وضوء کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا
حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق
جلد دوم
ش-ے
مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
بیت العمار کراچی
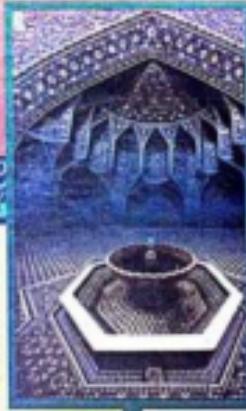
وضو

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

(حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق)

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

(جلد دوم)

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: پنجم ۱۴۴۲-۲۰۲۰
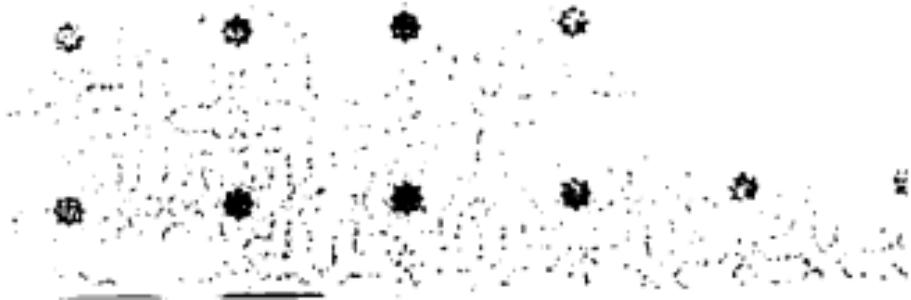
ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ملنے کے پتے
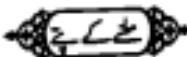
ملک بھر کے مشہور کتب

خانوں میں دستیاب ہیں

ناشر

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰

0333-3136872, 0302-2205466

0333-3845224

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
قیامت کے دن امت کی پہچان کیسے ہوگی	۱۲۲
قے	۱۲۲
قے بچہ کرے	۱۲۳
قے سے وضو ٹوٹنے کا راز	۱۲۳
قے منہ بھر کر ہو تو ناپاک ہے	۱۲۳
قے میں بلغم خارج ہوا	۱۲۴
قے میں پاک چیز نکلے	۱۲۴
قے میں خون آئے	۱۲۴
قے میں کیڑا نکلے	۱۲۵
﴿ک﴾	
کاغذ	۱۲۶
کاغذ پر آیت لکھی ہوئی ہو	۱۲۶
کاغذ پر بے وضو قرآن لکھنا	۱۲۶
کافر پہلے کلی کرتا ہے پھر ہاتھ دھوتا ہے	۱۲۶
کافر کا جھوٹا پانی	۱۲۷
کافر کے گھر سے پانی لے کر وضو کرنا	۱۲۷
کافر نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا	۱۲۷
کافر ہو گیا	۱۲۸

صفحہ نمبر	عنوان
	«گ»
۱۶۲	گردن کا مسح
۱۶۳	گرم پانی سے وضو کرنا
۱۶۵	گرم پانی کا انتظام ہے تو تیمم کرنا
۱۶۶	گرمی دانہ
۱۶۷	گرمی کے موسم میں ڈھیلہ کیسے استعمال کرے
۱۶۷	گلوکوز چڑھوانا
۱۶۸	گلے کے مسح کا حکم
۱۶۸	گناہ دھل جاتے ہیں
۱۶۹	گناہ دھونے والی چیز
۱۶۹	گناہ کا کام
۱۷۰	گناہ معاف
۱۷۰	گناہ نکل جاتے ہیں
۱۷۰	گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے
۱۷۱	گناہوں کی معافی کے طریقے
۱۷۱	گنجا
۱۷۱	گندگی خارج ہونے کے بعد
۱۷۱	گندی نالیوں کے پانی کو سائنسی طریقہ سے صاف کیا

عنوان	صفحہ نمبر

﴿......شک......﴾

شبہ ہوجائے

☆ اگر وضو مکمل کرنے کے بعد کسی عضو کو نہ دھونے کے بارے میں شبہ ہوجائے لیکن وہ عضو متعین نہ ہو تو ایسی صورت میں شک دور کرنے کے لئے بائیں پیر کو دھولے۔

☆ اور اگر وضو کے دوران کسی عضو کو نہ دھونے کے بارے میں شبہ ہو، اور وہ متعین نہ ہو، تو ایسی حالت میں آخری عضو کو دوبارہ دھولے، مثلاً کہنیوں تک ہاتھ دھونے کے بعد یہ شبہ ہو کہ کسی عضو کو دھویا نہیں تو منہ دھوڈالے، اور اگر پیر دھوتے وقت یہ شبہ ہوجائے تو ہاتھ دھوڈالے، اور یہ اس وقت ہے کہ کبھی کبھار شبہ ہوتا ہو، اور اگر کسی کو اکثر وبیشتر اس قسم کا شبہ ہوتا ہو، اس کو چاہئے کہ اس شبہ کی طرف خیال نہ کرے اور اپنے وضو کو کامل سمجھے۔[1]

---

(۱) شک في بعض وضوئه أعاد ما شک فيه لو في خلاله ولم يکن الشک عادة له والا لا، ولو علم أنه لم يغسل عضوا وشک في تعيينه غسل رجله اليسرى لأنه آخر العمل . وفي الرد: (قوله:شک في بعض وضوئه) أي شک في ترک عضو من أعضائه (قوله: والا لا) أي وان لم يکن في خلاله بل کان بعد الفراغ منه وان کان أول ما عرض له الشک أو کان الشک عادة له ، وان کان في خلاله فلا يعيد شيئا قطعا للوسوسة عنه کما في التاتارخانية وغيرها. (قوله : غسل رجله اليسرى) قال في الفتح ولا يخفی أنّ المراد إذا کان الشک بعد الفراغ: وقياسه أنّه لو کان في أثناء الوضوء يغسل الأخير کما إذا علم أنّه لم يغسل رجليه عينا وعلم أنه ترک فرضًا مما قبلهما وشک في أنه ما هو يمسح رأسه . والفرق بين هذه والمسئلة التي قبلها أنه لايتيقن بترک شئ هناک أصلاً . (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة ، (۱/ ۱۵۰) ط:سعيد)

☆ الفتاوى التاتارخانية، کتاب الطهارة، الفصل الثاني، نوع آخر في مسائل الشک ، (۱/ ۱۴۳) ط:ادارة القرآن.

☆ الفتاوى الهندية، کتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس ، (۱/ ۱۳) ط:رشيدية.

شراب

☆شراب ناپاک ہے، تمام گناہوں کی ماں ہے، اس پینا ناجائز اور حرام ہے، اس سے بچنا ہر مسلمان مرد وعورت پر لازم ہے۔ [۱]

ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا جسے برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا [۲]
تاہم اگر کسی نے وضو کرنے کے بعد شراب پی لی، اور نشہ نہیں ہوا تو وضو نہیں ٹوٹے

---

(۱) يٰأيها الذين امنوا إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون . [سورة المائدة : ۹۰]

☆ عن شعبه ، عن سعيد بن إبراهيم عن أبيه أنه سمع عثمان رضي الله عنه يخطب فذكر الخمر ، فقال : هي مجمع الخبائث أو أم الخبائث ، ثم انشا يحدث عن بني اسرائيل ، فقال : إنّ رجلاً خيّر بين أن يقتل صبيا ، أو يمحو كتابا أو يشرب خمرًا ، فاختار الخمر ، فما برح حتى فعلن كلهن . (مصنف ابن ابي شيبة : (۹۷/۵) رقم الحديث : ۲۳۰۶۸ ، كتاب الأشربة في الخمر وماجاء فيها ، ط: مكتبة الرشد ، الرياض)

☆ سنن النسائي : (۳۳۰/۲) كتاب الأشربة ، ذكر الآثام المتولدة عن شرب الخمر ..... الخ ، ط: قديمي .

☆ وعن ابن عباس رضي الله عنهما ، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : إنّ الله تعالىٰ حرم الخمر والميسر والكوبة وقال : كل مسكر حرام . (مشكوة المصابيح : (ص: ۳۸۵) كتاب اللباس ، باب التصاوير ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

(۲) . قال عبدالله بن عمر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :من شرب الخمر لم يقبل الله له صلاة أربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد لم يقبل الله له صلاة أربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد في الرابعة لم يقبل الله له صلاة أربعين صباحاً فان تاب لم يتب الله عليه وسقاه من نهر الخبال. (سنن الترمذي، كتاب الأشربة، باب شارب الخمر ، (۸/۲) ط:قديمي)

☆ سنن النسائي، كتاب الأشربة، توبة شارب الخمر ، (۳۳۱/۲) ط:قديمي .

☆ مشكاة المصابيح، كتاب الحدود، باب بيان الخمر ووعيد شاربها ، (۳۱۷/۲) ط:قديمي

گا،[1] البتہ منہ ناپاک ہو جائے گا، نماز سے پہلے کلی کر کے منہ کو پاک کرنا لازم ہوگا ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ [2]

☆ ہمیشہ شراب پینے والے کے بدن سے پسینہ نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ [3]

شرابی کا پسینہ

ہمیشہ شراب پینے والے کے بدن سے پسینہ نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ [4]

ومنها الاغماء والجنون والغشى والسكر ...... وحد السكر فى هذا الباب ان لايعرف الرجل من المرأة عند بعض المشايخ وهو اختيار صدر الشهيد والصحيح ما نقل عن شمس الائمة الحلوانى انه اذا دخل فى بعض مشيته تحرك ، كذا فى الذخيرة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس ، (۱/۱۲) ط: رشيدية)

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثانى، نوع آخر فى النوم والغشى والجنون، (۱/۱۳۸) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

رد المحتار، كتاب الطهارة ، (۱/۱۴۴) ط: سعيد

كل ما يخرج من بدن الانسان مما يوجب خروجه الوضوء والغسل فهو مغلظ كالغائط والبول وكذلك الخمر. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل السابع ، (۱/۴۶) ط: رشيديه)

الفتاوى التاتارخانية ، كتاب الطهارة، الفصل السابع، النوع الثاني ، (۱/۲۹۸) ط: ادارة القرآن

البحر الرائق ، كتاب الطهارة، باب الأنجاس ، (۱/۲۳۰) ط: سعيد

والا لا وكدمع وعرق وفى الرد: اى بلا علة . ((رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۳۵) ط: سعيد)

العلة للنقض هى النجاسة بشرط الخروج. (البحر الرائق، كتاب الطهارة ، (۱/۳۰) ط: سعيد)

رد المحتار كتاب الطهارة، مطلب فى نواقض الوضوء ، (۱/۱۳۵) ط: سعيد

تبيين الحقائق ، كتاب الطهارة ، (۱/۴۵) ط: سعيد

انظر الهامش السابق ، رقم : ۳ .

شربت

شربت سے وضو، غسل درست نہیں ہے۔ (۱)

شرمگاہ

☆اگر عورت نے اپنی انگلی یا روئی وغیرہ شرمگاہ میں ڈالی اور تر نکلی تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔ (۲)

☆شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا جبکہ مذی نہ نکلی ہو، اور اگر مذی نکلی ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۳)

---

(۱) (و) لا (بمعتصرنبات) أي معتصر من شجر أو ثمر لأنه مقيد. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱۸۰/۱) ط:سعيد)

ـ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الرابع، نوع آخر في بيان المياه التي لا يجوز الوضوء بها على الوفاق وعلى الخلاف، (۲۰۷/۱) ط:ادارة القرآن

ـ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۲۱/۱) ط:رشيدية

(۲) مس ذكره أو ذكر غيره ليس بحدث عندنا كذا في الزاد. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۳/۱) ط:رشيدية)

ـ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء، نوع آخر من هذا الفصل، (۱۴۳/۱) ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

ـ تبيين الحقائق، كتاب الطهارة، (۵۸/۱) ط:سعيد

(۳) وكذلك المرأة إذا وضعت اصبعها، أو قطنة، ونحوها في قبلها فإن خرج مبتلاً انتقض الوضوء، وإلا فلا. (الفقه على المذاهب الأربعة: (۸۹/۱) كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، مبحث نواقض الوضوء، ط: المكتبة الحقيقية)

ـ وفي الظهيرية: المرأة لو أدخلت إصبعها في فرجها ينتقض وضوؤها، لأنّه لا يخلو عن البلة. (الفتاوى التاتارخانية: (۲۳۰/۱) كتاب الطهارة، الفصل الثاني في مايوجب الوضوء، ط: مكتبه فاروقيه)

ـ تبيين الحقائق: (۸/۱) كتاب الطهارة، ط: امداديه ملتان.

ـ المذي ينقض الوضوء. (الفتاوى الهندية: (۱۰/۱) كتاب الطهارة، الباب الأوّل في الوضوء، الفصل الخامس في نواقض الوضوء، ط: رشيديه) =

☆اگر کوئی شخص وضو کر کے اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی پلنگ یا بیڈ وغیرہ پر لیٹ گیا، اور دونوں ننگے تھے، اور ایک کا وجود دوسرے سے لگ گیا تو دونوں میں سے کسی کا وضو نہیں ٹوٹے گا، بشرطیکہ مذی وغیرہ خارج نہ ہوئی ہو، اور دونوں کی شرمگاہیں آپس میں نہ لگی ہوں، ایسی صورت میں اگر مرد کے عضو میں ایستادگی ہوئی اور دونوں کے درمیان بدن کی حرارت کے احساس سے مانع ہونے والی کوئی چیز حائل نہیں تھی تو مرد کا وضو ٹوٹ جائے گا لیکن عورت کا وضو محض شرمگاہوں کے آپس میں ملنے ہی ٹوٹ جائے گا۔

☆اگر دو عورتیں برہنہ حالت میں اکٹھی لیٹیں اور ان کی شرمگاہیں آپس میں مل گئیں تو دونوں کا وضو ٹوٹ جائے گا لیکن دو عورتوں کا برہنہ ہو کر لیٹنا ناجائز اور حرام ہے۔

دو بالغ آدمیوں کی شرمگاہیں آپس میں مل جائیں خواہ دونوں مرد ہوں یا عورتیں یا ایک مرد اور دوسری عورت تو وضو ٹوٹ جائے گا، ہاں اگر درمیان میں کوئی ایسی چیز حائل ہو جس کی وجہ سے ایک کو دوسرے کے جسم کی حرارت محسوس نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

☆مرد و عورت کے عضو مخصوص کو شرمگاہ کہا جاتا ہے، شہوت کے وقت مرد کے عضو مخصوص میں قدرتی طور پر اُبھار پیدا ہو جاتا ہے، اسے انتشار کہتے ہیں، اس انتشار کی حالت میں اگر دونوں کی شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور درمیان میں کوئی

= ☆ المحيط البرهاني : (١/١٨١) كتاب الطهارات ، الفصل الثاني في بيان مايوجب الوضوء ، ط: إدارة القرآن .

☆ الفتاوى التاتارخانية : (١/٢٣٢) كتاب الطهارة ، الفصل الثاني في مايوجب الوضوء ، ط: مكتبة الفاروقية .

☆ وفي المغني لابن قدامة : المذي ينقض الوضوء وهو مايخرج لزجا متسببا عند الشهوة فيكون على رأس الذكر . (عمدة القاري : (٢/٢١٦) كتاب العلم ، باب من استحيا فأمر غيره بالسؤال ، ط: دار إحياء التراث العربي)

چیز کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا، چاہے مذی وغیرہ نکلے یا نہ نکلے اور یہ ملنا دو عورتوں کے درمیان ہو، خواہ دو مردوں کے درمیان، یا ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان سب کا حکم ایک ہے۔[1]

☆ مزید ''خاص حصہ'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

۱: (ومباشرة فاحشة) بتماس الفرجين ولو بين المرأتين والرجلين مع الانتشار (للجانبين) المباشر والمباشر ولو بلا بلل على المعتمد.

وفي الرد: (قوله: بتماس الفرجين) أي من غير حائل من جهة القبل أو الدبر، شرح المنية ... (قوله: مع الانتشار) هذا في حق نقض وضوئه لا وضوئها فانه لا يشترط في نقضه انتشار آلة الرجل، منية --- (قوله: للجانبين) فينتقض وضوء المرأة ......(قوله: على المعتمد) وهو قولهما لأنها لا تخلو عن خروج مذي غالبا وهو كالمتحقق في مقام وجوب الاحتياط اقامة للسبب الظاهر مقام الأمر الباطن، وقال محمد لا تنقض ما لم يظهر شيئ وصححه في الحقائق ورده في البحر والنهر ......

ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱۳۶/۱) ط:سعيد

۲: ومنها المباشرة الفاحشة، اذا باشر امرأته مباشرة فاحشة بتجرد وانتشار وملاقاة الفرج بالفرج فعليه الوضوء في قول ابي حنيفة و ابي يوسف رحمهما الله تعالى استحسانا......

(الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۳/۱) ط:رشيدية)

۳: البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۴۲/۱) ط:سعيد

۴: عن ابي ريحانة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم عشرًا: الوشر، والوشم، والنتف، ومكامعة الرجل الرجل بغير شعار، ومكامعة المرأة المرأة بغير شعار، والحرير أن تصنعوه من اسفل ثيابكم كما يصنع العجم، والنمر، والنهبة، والخاتم إلاّ لذي سلطان. (المعتصر من المختصر: (۳۲۱/۲) كتاب جامع مما ليس في الموطا، في الخصال المنهي عنها، ط: عالم الكتب بيروت)

۵: قوله: (وعن مكامعة الرجل الرجل بغير شعار) ...... أي مضاجعة الرجل صاحبه في ثوب واحد لاحاجز بينهما بمعنى بأن يكونا عاريين، والظاهر الإطلاق. ويحتمل أن يكون النهي مقيدًا بما إذا لم يكونا ساتري العورة وكذا قوله: ومكامعة المرأة المرأة بغير شعار. (مرقاة المفاتيح: (۲۲۷/۸) رقم الحديث: ۴۳۵۵، كتاب اللباس، الفصل الثاني، ط: دار الكتب العلمية)

وأما المضاجعة: فلايجوز أن يجتمع رجل وامرأة غير زوجته في مضجع واحد، لا متجردين، ولا غير متجردين، ولايجوز أن أن يجتمع رجلان ولا امرأتان في مضجع واحد، وقد نهى عن =

☆ مرد یا عورت اپنے خاص حصہ میں پچکاری یا کسی اور طریقہ سے تیل یا کوئی دواء، یا پانی ڈالیں اور وہ باہر نکل آئے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا کیونکہ خاص حصہ میں نجاست نہیں رہتی، اس لئے تیل اور دواء وغیرہ ناپاک ہو کر نکلنے کا احتمال نہیں ہوتا۔ [1]

☆ اگر کوئی مرد یا عورت اپنے خاص حصہ میں کوئی چیز مثلاً روئی، کپڑا وغیرہ رکھ لیں، اور ناپاکی اندر سے نکل کر اس روئی یا کپڑے کو گیلا کر دے تو وضو نہیں ٹوٹے گا، بشرطیکہ روئی اور کپڑے کی باہر کی جانب اس نجاست کا کچھ اثر نہ ہو یا وہ روئی یا کپڑا اس خاص حصہ میں اس طرح رکھا ہو کہ باہر سے نظر نہ آئے۔

مثال: ① کسی مرد نے اپنے خاص حصہ میں روئی رکھ لی اور پیشاب یا منی نے اپنے خاص مقام سے آ کر اس روئی کو گیلا کر دیا، مگر اس روئی کا وہ حصہ جو باہر سے دکھائی دیتا ہے گیلا نہیں ہوا یا وہ روئی اس خاص حصہ میں ایسی چھپی ہوئی ہے کہ باہر سے بالکل نظر نہیں آتی، تو اس صورت میں اگر پوری روئی گیلی ہو جائے تب بھی اس مرد کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مثال: ② کسی عورت نے اپنے خاص حصہ میں روئی یا کپڑا رکھ لیا اور پیشاب یا حیض نے اپنے خاص مقام سے آ کر اس روئی یا کپڑے کو تر کر دیا مگر روئی یا

= المكامعة أو المكاعمة ومعناها التي لاستر بينهما، وقد حرم الشافعية تلك المضاجعة بين رجلين أو امرأتين عاريين في ثوب واحد. (الفقه الإسلامي وأدلته: (۳/ ۲۶۶۰) الباب السابع الحظر والإباحة، المبحث الرابع: الوطء والنظر واللمس ...... الخ، ثالثاً: اللمس، ط: دار الفكر دمشق)

[1] اذا اقطر في احليله ثم خرج لا ينقض كما في الصوم، كذا في الظهيرية.
الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة. الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/ ۱۰) ط: رشيدية

[2] وان اقطر الدهن في احليله فعاد فلا وضوء عليه عند أبي حنيفة خلافا لهما ...... وذلك لأنه لم يستتبع شيئا من النجاسة اذ ليس في قصبة الذكر نجاسة.
(حلبي كبير، كتاب الطهارة، (ص: ۱۲۶) ط: سهيل اكيڈمي)

[3] البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۳۰) ط: سعيد

کپڑے کا وہ حصہ جو باہر سے دکھلائی دیتا ہے تر نہیں ہوا یا وہ روئی اور کپڑا اس خاص حصہ میں ایسا چھپ گیا کہ باہر سے نظر نہیں آتا تو اس صورت میں اگر پوری روئی یا کپڑا اتر جائے تب بھی اس عورت کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

☆ اگر دو شخص اپنے خاص حصوں کو ملا دیں مگر درمیان میں ایسا موٹا کپڑا وغیرہ حائل ہے جس کی وجہ سے ایک کو دوسرے کے جسم کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تو وضو نہیں ٹوٹے گا، خواہ دونوں مرد ہوں یا دونوں عورتیں یا ایک عورت دوسرا مرد، بالغ ہوں یا نابالغ۔ (۲) تاہم بیوی کے علاوہ کسی اور سے اس طرح ملنا ناجائز و حرام ہے۔

شرمگاہ پر تری دیکھی

کسی نے وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ پر تری دیکھی جو بہہ رہی تھی تو اس کا وضو ٹوٹ گیا وہ دوبارہ وضو کرے، اور اگر اس کو معلوم نہ ہو کہ وہ کیا ہے؟ یعنی صرف وہم سا ہو، حقیقت کچھ نہ ہو تو توجہ نہ دے اور شیطانی وسوسہ سمجھ کر نظر انداز کر دے۔

(۱) (كما) ينقض (لو حشا احليله بقطنة و ابتل الطرف الظاهر) هذا لو القطنة عالية او محاذية لرأس الاحليل وان متسفلة عنه لا ينقض. وكذا الحكم في الدبر والفرج الداخل (وان ابتل) الطرف (الداخل لا) ينقض ولو سقطت فان رطبة انتقض والا لا.

(ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۴۹-۱۴۸) ط:سعيد)

ﷺ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۰) ط:سعيد

ﷺ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء، (۱/۱۲۱) ط:ادارة القرآن

(۲) انظر رقم الهامش : ۳.

ﷺ فرع: لو شك في السائل من ذكره اماء هو ام بول ان قرب عهده بالماء او تكرر مضى والا اعاده بخلاف ما لو غلب على ظنه انه احدهما، فتح.

ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۵۱) ط:سعيد

ﷺ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، نوع آخر في مسائل الشك، (۱/۱۳۶) ط:ادارة القرآن

ﷺ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۱/۲۵) ط:سعيد

شرمگاہ پرنمی دیکھی

☆ اگر وضو یا غسل سے فارغ ہونے کے بعد اپنی شرمگاہ پرنمی دیکھی، لیکن اس کومعلوم نہیں ہے کہ یہ پانی ہے یا پیشاب ہے، تو اس کو دوبارہ وضو کرنا چاہئے۔ (۱)

☆ اور اگر نماز پڑھتے ہوئے یہ صورت پیش آئی ہے مگر خود اس کو نجاست کا یقین نہیں ہے تو اس کو چاہئے کہ نماز پڑھتا چلا جائے، تری کی طرف بالکل دھیان نہ دے، ہاں اگر پیشاب ہونے کا یقین ہو تو وضو کر کے نماز کو یا تو بناء کرے یا شروع سے پڑھے۔ (۲)

(کما) ینقض (لو حشا احلیله بقطنة و ابتل الطرف الظاهر) هذا لو القطنة عالیة او محاذیة لرأس الاحلیل وان متسفلة عنه لا ینقض. وکذا الحکم فی الدبر والفرج الداخل (وان ابتل الطرف (الداخل لا) ینقض ولو سقطت فان رطبة انتقض والا لا.

(ردالمحتار، کتاب الطهارة، (۱/۱۳۹–۱۳۸) ط:سعید)

البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۳۰) ط:سعید

الفتاوی التتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الثاني في بیان ما یوجب الوضوء، (۱/۱۲۱) ط:ادارة القرآن

(۲) انظر رقم الهامش : ۳.

فرع: لو شک فی السائل من ذکره أماء هو ام بول ان قرب عهده بالماء او تکرر مضی والا اعاده بخلاف ما لو غلب علی ظنه انه احدهما، فتح.

ردالمحتار، کتاب الطهارة، (۱/۱۵۱) ط:سعید

الفتاوی التتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الثاني، نوع آخر في مسائل الشک، (۱/۱۲۶) ط:ادارة القرآن

بدائع الصنائع، کتاب الطهارة، (۱/۲۵) ط:سعید(۱) تقدم تخریجه تحت العنوان "شرمگاہ پر تری دیکھی"

ومن شک فی الحدث فهو علی وضوئه ولو کان محدثا فشک فی الطهارة فهو علی حدثه. خلاصة الفتاوی، الفصل الثالث فی الوضوء، (۱/۱۸) ط:قدیمی

ولو ایقن بالطهارة وشک بالحدث او بالعکس اخذ بالیقین. (الدر المختار مع الرد، کتاب الطهارة، نواقض الوضوء، (۱/۱۵۰) ط:سعید) =

اور ایسے شخص کے وسوسہ کا علاج یہ ہے کہ وہ استنجاء کے بعد پانی لے کر شرمگاہ پر چھڑک دے، تا کہ اگر تری نظر آئے تو اسے اطمینان ہو کہ یہ وہی پانی ہے جو اس نے خود چھڑکا تھا۔ (۱)

شرمگاہ کا حال تھن کا سا ہے

"استنجاء میں وسوسہ آئے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۸۷/۱)

شرمگاہ کی طرف دیکھنا

پاخانہ، پیشاب کرتے ہوئے بلاضرورت شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے۔ (۲)

شرمگاہ کے باہر کے حصہ پر انگلی لگائی

بعض دفعہ سیلان اور لیکوریا کی مریضہ عورت نماز یا تلاوت کے دوران کچھ وقفے سے کھال کے اندر انگلی سے چھو کر دیکھ لیا کرتی ہے کہ آیا پانی نکلا ہے یا نہیں تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۳)

= ☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۳/۱) ط:رشيدية

☜ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۲۵/۱) ط:سعيد

(۱) ولو عرض له شيطان كثيرا لايلتفت الى ذلك كما في الصلاة وينضح فرجه بماء حتى لو رأى بللا حمله على بلة الماء، هكذا في الظهيرية.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۴۹/۱) ط:رشيدية

☜ ويلبس سراويله ويرش فيه الماء أو يحشو بقطنة ان كان يريبه الشيطان.

ردالمحتار، كتاب الطهارة باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۳۴۶/۱) ط:سعيد

(۲) ولا ينظر لعورته الا لحاجة. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۲۴۳/۱) ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۵۰/۱) ط:رشيدية

☜ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۳۴۵/۱) ط.سعيد

(۳) عشرة أشياء لا تنقض الوضوء ...... ومنها مس ذكر و دبر و فرج مطلقًا.

(قوله: مطلقًا) ولو من غير الماس، ولو كان الممسوس مشتهى، وسواء كان المس بباطن الكف، =

البتہ اگر آگے کول سوراخ کے اندر انگلی داخل کی تو وضوٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ انگلی کے ساتھ اندرونی نجاست بھی باہر آئے گی اور اس سے وضوٹوٹ جائے گا۔[1]

شرمگاہ میں انگلی داخل کی

☆ اگر کسی نے اپنی بیوی کی شرمگاہ میں انگلی داخل کی تو عورت کا وضوٹوٹ گیا، خواہ انگلی پر کپڑا ہو یا نہ ہو، اس لئے کہ جب انگلی نکلے گی تو اس پر نجاست ضرور لگی ہوگی، اور نجاست نکلنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے، البتہ اگر انگلی فرج داخل میں یعنی گول

= او بغیره بشهوة أو لا . (حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۹۳) كتاب الطهارة ،فصل : عشرة أشياء لاتنقض الوضوء ، ط: قديمي)

قال الحنفية: لاينقض الوضوء بمس الفرج والذكر. (الفقه الإسلامي وأدلته: (۱/ ۳۳۱) الباب الأول الطهارات، الفصل الرابع الوضوء ومايتبعه، مس الفرج القبل أو الدبر، ط: دار الفكر، دمشق)

.. مس ذكره أو ذكر غيره ليس بحدث عندنا كذا في الزاد.

(الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس ، (۱/ ۱۳) ط:رشيدية)

. الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء، نوع آخر من هذاالفصل ، (۱/ ۱۴۳) ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

.. تبيين الحقائق، كتاب الطهارة ، (۱/ ۵۸) ط:سعيد

(۱) والا لا وكذا لو ادخل اصبعه في دبره ولم يغيبها فان غيبها او ادخلها عند الاستنجاء بطل وضوءه وصومه.

وفي الرد: (قوله: ولم يغيبها) لكن الصحيح أنه تعتبر البلة أو الرائحة، ذكره في المنتقى لأنه ليس بداخل من كل وجه ولهذا لايفسد صومه فلا ينتقض وضوءه اهـ حلبة عن شارح الجامع لقاضيخان فاذا وجدت البلة أو الرائحة ينقض وفي المنية: وان أدخل المحقنة ثم أخرجها وان لم يكن عليها بلة لم ينقض والأحوط ان يتوضأ اهـ وفي شرحها : وكذا كل شيء يدخله و طرفه خارج غير الذكر. (الدرالمختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة ، (۱/ ۱۳۹) ط:سعيد)

. الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس ، (۱/ ۱۰) ط: رشيدية

.. الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، نوع آخر في الاحتقان وغيره ، (۱/ ۱۲۸) ط:ادارة القرآن

سوراخ کے اندر نہیں گئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔[1]

شرمگاہ میں انگلی ڈال لے

''مقعد میں انگلی ڈالی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۲/۲)

شرمگاہ میں روئی ڈال لے

☆ اگر عورت شرمگاہ میں روئی ڈال لے، اور روئی اس مقام سے ابھری ہوئی باہر ہے، یا کم از کم برابر کی سطح میں ہے، اور تری روئی کے اوپر آ گئی ہے، تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

اور اگر روئی کے اوپر کا حصہ تر نہیں ہوا صرف اندر کا حصہ تر ہوا ہے، تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اور اگر روئی سوراخ کے سرے سے اندر کی طرف ہے، تو اس صورت میں روئی تر ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ اس صورت میں نکلنا نہیں پایا گیا۔

☆ اور اگر روئی سوراخ سے نکل کر گر گئی، تو اگر وہ تر ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر خشک ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔[2]

---

(۱) ولي الظهيرية: المرأة لو أدخلت إصبعها في فرجها ينتقض وضوؤها؛ لأنه لايخلو عن البلة. (الفتاوى التاتارخانية: (۲۳۰/۱) كتاب الطهارة، الفصل الثاني في مايوجب الوضوء، ط: مكتبه فاروقيه)

(۲) ولو أدخلت في فرجها أو دبرها بيدها أو شيئاً آخر ينتقض وضوءها إذا أخرجته؛ لأنه يستصحب النجاسة. (تبيين الحقائق: (۸/۱) كتاب الطهارة، ط: امداديه ملتان)

فتح القدير: (۳۳/۱) كتاب الطهارة، فصل في نواقض الوضوء، ط: رشيديه

(كما) ينقض (لو حشا إحليله بقطنة وابتل الطرف الظاهر) هذا لو القطنة عالية أو محاذية لرأس الإحليل. وإن متسفلة عنه لا ينقض، وكذا الحكم في الدبر والفرج الداخل (وإن ابتلّ) الطرف (الداخل لا) ينقض ولو سقطت، فإن رطبة انتقض وإلا لا. (الدر مع الرد: (۱۴۸/۱، ۱۴۹) كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف إذا لم يرتكب مكروه مذهبه، ط: سعيد)=

شرمگاہ میں روئی رکھ دی

''خاص حصہ میں کپڑا رکھ دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۹/۱)

شرمگاہ میں کپڑا رکھ دیا

''خاص حصہ میں کپڑا رکھ دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۹/۱)

شروع میں ہاتھ دھونا

وضو کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ شروع میں دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا جائے، مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کا پانی لایا گیا، آپ نے دونوں ہتھیلیوں کو (اولاً) دھویا۔[1]

شریعت کے حکم پر جان بھی قربان

ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ جہاد کی غرض سے سفر میں تھے ان میں سے ایک صاحب کے سر پر دشمنوں کی طرف سے پتھر آ کر اس زور سے لگا کہ سر پھٹ گیا، اس کے بعد غسل کی حاجت ہوئی تو ساتھیوں سے مسئلہ پوچھا کہ ایسی حالت میں تیمم جائز ہے یا

= البحر الرائق: (۳۰/۱) كتاب الطهارة، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۲٦/۱) كتاب الطهارة، فصل: بيان ما ينقض الوضوء، ط: سعيد.

(۱) عن عبد الرحمن بن ميسرة الحضرمي، قال: سمعت المقدام بن معديكرب الكندي قال: أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء فتوضأ فغسل كفيه ثلاثا ... الحديث. (سنن أبي داود: (۲۸/۱) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، ط: رحمانيه)

المعجم الكبير للطبراني. (۲٦٦/۲۰) رقم الحديث: ٦٥۳، باب الميم، شريح بن عبيد الحضرمي، عن المقدام بن معديكرب، ط: مكتبه ابن تيميه، القاهرة

مسند أحمد. (۲۲٥/۲۸) رقم الحديث: ۱۷۱۸۸، مسند الشاميين، حديث المقدام بن معديكرب الكندي أبي كريمة، ط: مؤسسة الرسالة.

شک ہو گیا

اگر کسی کو وضو یا غسل کرنے کے بعد پیشاب نکلنے کا شک ہوا، لیکن غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ کوئی چیز نہیں نکلی ہے تو شک کی بنا پر وضو نہیں ٹوٹے گا۔ دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر قطرہ نکلنے کا یقین ہوگا تو پھر وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱)

شمال کی طرف منہ کر کے پیشاب، پاخانہ کرنا

اگر جنوب و شمال کی جانب قبلہ نہیں ہے تو اس کی طرف منہ کر کے پیشاب و پاخانہ کرنا منع نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) ومن شک فی الحدث فهو علی وضوئه ولو کان محدثا فشک فی الطهارة فهو علی حدثه

خلاصة الفتاوی، الفصل الثالث فی الوضوء، (۱۸/۱) ط: قدیمی

: ولو ایقن بالطهارة وشک بالحدث أو بالعکس اخذ بالیقین.

الدر المختار مع الرد، کتاب الطهارة، نواقض الوضوء، (۱۵۰/۱) ط: سعید

: الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۳/۱) ط: رشیدیة

بدائع الصنائع، کتاب الطهارة، (۲۵/۱) ط: سعید

: (وینقضه خروج) کل خارج (نجس) .... (منه) أی من المتوضئ الحی معتادا أولا من السبیلین اولا (الی مایطهر) ثم المراد بالخروج من السبیلین مجرد الظهور.

وفی الرد: (قوله مجرد الظهور) أی الظهور المجرد عن السیلان فلو نزل البول الی قصبة الذکر لا ینقض لعدم ظهوره.

رد المحتار، کتاب الطهارة، (۱۳۵/۱-۱۳۴) ط: سعید

(وینقضه خروج نجس منه) افاد بقوله خروج نجس ان الناقض خروجه لا عینه. (البحر الرائق: (۲۹/۱) کتاب الطهارة. نواقض الوضوء، ط: سعید)

تبیین الحقائق: (۷/۱) نواقض الوضوء، ط: امدادیه ملتان

(۲) وقال الداودی: اختلف فی قوله: شرقوا او غربوا فقیل انما ذلک فی المدینة وما أشبهها کأهل شام والیمن وأما من کانت قبلته من جهة المشرق او المغرب فانه یتیامن أو یتشاءم. (عمدة القاری شرح صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب لا تستقبل القبلة بغائط أو بول الخ، (۲۲۱/۲) ط. رشیدیة) =

شوربا

''شوربے'' سے وضو، غسل درست نہیں ہے۔ (۱)

شہادت کا ثواب

باوضو رہنے سے شہادت کا ثواب ملتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بیٹے! اگر تم سے ہو سکے تو ہمیشہ باوضو رہا کرو، ملک الموت جب بندے کی روح قبض کرتے ہیں، تو اگر وہ باوضو ہوتا ہے تو شہادت اس کے لئے لکھتے ہیں۔ (۲)

شہادت کی موت

باوضو سونا سنت ہے، اور اس کی بڑی فضیلت ہے، موت آنے کی صورت میں

= فتح الباري شرح صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب لا تستقبل القبلة بغائط أو بول الخ، (۳۴۲/۱) ط: دار الكتب العلمية

(۱) (ولا) يجوز (بماء غلب عليه غيره فأخرجه عن طبع الماء كالأشربة والخل وماء الباقلاء والمرق وماء الورد وماء الزردج) لأنه لا يسمى ماء مطلقا والمراد بماء الباقلاء وغيره ما تغير بالطبخ فإن تغير بدون الطبخ يجوز التوضي به. (فتح القدير مع الهداية، كتاب الطهارة، باب الماء الذي يجوز به الوضوء وما لا يجوز، (۶۲/۱) ط: رشيدية)

= الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱۹۷/۱) ط: سعيد

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۶۹/۱) ط: سعيد

(۲) يا بني إن استطعت أن تكون أبدا على وضوء فافعل، فإن ملك الموت إذا قبض روح العبد وهو على وضوء كتب له شهادة، هب عن أنس (كنز العمال: (۲۹۳/۹) رقم الحديث: ۲۶۰۶۵، حرف الطاء، كتاب الطهارة من قسم الأقوال، الباب الثاني في الوضوء، الفصل الأول، النوع الثاني في فضائل الوضوء، ط: مؤسسة الرسالة)

= المطالب العالية: (۴۷۳/۲) رقم الحديث: ۸۵، كتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء وفضل الوضوء، ط: دار العاصمة، السعودية.

= مسند أبي يعلى: (۳۰۶/۶) رقم الحديث: ۳۶۲۴، مسند أنس بن مالك، شريك عن أنس، ط: دار المأمون، للتراث دمشق.

شہادت کا ثواب ملتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے کہ جو باوضو سوئے اور اسی رات انتقال ہو جائے تو شہید مرتا ہے (یعنی شہادت کا ثواب پاتا ہے)۔[۱]

شہد کی مکھی

"مچھر" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۹/۲)

شہید کا خون

شہید کے بدن پر جو خون ہوتا ہے وہ پاک ہے۔[۲]

شیاطین کے اڈے

بیت الخلاء شیاطین کے اڈے ہیں، جہاں وہ آتے جاتے ہیں، اور اس بات

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من بات على طهارة ، ثم مات من ليلة مات شهيدا . (عمل اليوم والليلة لابن السني : (ص:٢٦٥) رقم الحديث : ٧٢٣ ، باب فضل من بات طاهرا ، ط: دار القبلة ، بيروت)

كنز العمال : (١٥/٣٣٧) رقم الحديث : ٤١٢٩٠ ، حرف الميم ، كتاب المعيشة والعادات من قسم الأقوال، الباب الرابع في معايش متفرقة الفصل الاول في النوم وآدابه وأذكاره ، ط: مؤسسة الرسالة .

۔ اتحاف السادة المتقين : (٢/٣٧٦) كتاب أسرار الطهارة ، باب آداب قضاء الحاجة ، فضيلة الوضوء ، ط: مؤسسة التاريخ العربي .

: وفي هذا الحديث ثلاث سنن مهمة مستحبة ليست بواجبة ، أحدها : الوضوء عند إرادة النوم . (شرح النووي على المسلم : (٢/٣٤٨) كتاب الذكر ، باب الدعاء عند النوم ، ط: قديمى)

(۲) (ودم) مسفوح من سائر الحيوانات الا دم شهيد ما دام عليه.

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس ، (١/٣١٩) ط:سعيد

: البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس ، (١/٢٣٠) ط:سعيد

: طحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الطهارة، باب الأنجاس ، (١/٢١٩) ط:المكتبة الغوثية.

کا انتظار کرتے ہیں کہ کب کوئی شخص آئے اور وہ اس کو تکلیف پہنچائیں، اور اس کا نقصان کریں، کیونکہ بیت الخلاء ایک ایسی جگہ ہے جہاں نجاست اور غلاظت کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا اور انسان اپنا ستر کھول کر بیٹھ جاتا ہے، اور اللہ کا ذکر نہیں کر سکتا، اس لئے جنات اور شیاطین کی شرارت، خباثت اور تکلیف سے محفوظ رہنے کے لئے بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت دروازے سے باہر یہ دعا پڑھ لینی چاہئے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ"[1]

شیر خوار بچے کا پیشاب

☆ دودھ پینے والے شیر خوار لڑکے یا لڑکی کا پیشاب بھی ناپاک ہے، اور یہ نجاست غلیظہ میں شامل ہے، لہٰذا اگر ایسا بچہ بھی کپڑے پر پیشاب کر دے تو اس کا دھونا ضروری ہے، اور اگر بدن پر لگ گیا تو بدن کو بھی دھو کر پاک کرنا ضروری ہے، اگر کپڑے اور بدن کو دھو کر پاک کئے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز صحیح نہیں ہوگی، بدن اور کپڑے کو پاک کر کے نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ ناپاک بدن یا ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز نہیں ہوتی۔

☆ واضح رہے کہ بدن اور کپڑے کے اس حصے کو دھونا کافی ہے جس حصے پر پیشاب لگا ہے، باقی بدن اور کپڑے کو دھونا ضروری نہیں ہے۔

☆ چھوٹے لڑکے اور لڑکی نے کھانا شروع کیا ہو یا نہ کیا ہو، بہر صورت ان کا

---

(۱) عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ان ھذہ الحشوش محتضرة فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث.

سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب ما یقول الرجل اذا دخل الخلاء، (۱/۱۳) ط: رحمانیہ

☆ المستدرک علی الصحیحین، کتاب الطھارۃ، رقم الحدیث: ٦٦٨، (۱/۲۹۷) ط: دار الکتب العلمیۃ

☆ مسند احمد، حدیث زید بن ارقم، رقم الحدیث: ۱۹۳۰۵، (۴/۳۶۹) ط: عالم الکتاب

☆ مشکاۃ المصابیح، کتاب الطھارۃ، باب آداب الخلاء، الفصل الثانی، (۱/۴۳) ط: قدیمی

پیشاب نجاست غلیظہ ہے۔

☆ کپڑے پر پیشاب لگنے کی صورت میں پاک کرنے کے لئے اتنا کافی ہے کہ پیشاب کی جگہ اتنا پانی بہا دیا جائے کہ اتنے پانی سے وہ کپڑا تین مرتبہ بھیگ سکے۔ (۱)

شیرہ

''شیرہ'' سے وضو اور غسل درست نہیں۔ (۲)

شیشے کے برتن میں بھرے ہوئے پانی سے وضو کرنا

''برتن'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۳/۱)

---

(۱) كل ما يخرج من بدن الانسان مما يوجب خروجه الوضوء والغسل فهو مغلظ كالغائط والبول..... وكذلك بول الصغير والصغيرة أكلا أو لا ، كذا في الاختيار شرح المختار.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثاني ، (۴۶/۱) ط: رشيديه

(۲) الفتاوى التاتارخانية ، كتاب الطهارة، الفصل السابع ، (۲۸۷/۱) ط: ادارة القرآن

(۳) البحر الرائق ، كتاب الطهارة، باب الأنجاس ، (۲۳۰/۱) ط: سعيد

(۴) غير المرئي من النجاسة يطهر بثلاث غسلات وبالعصر في كل مرة لأن التكرار لا بد منه للاستخراج ولا يقطع بزواله فاعتبر غالب الظن كما في أمر القبلة وانما قدروا بالثلاث لأن غالب الظن يحصل عنده فأقيم السبب الظاهر مقامه تيسيرا.

(۵) البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس ، (۲۳۷/۱) ط: سعيد

(۶) ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس ، (۳۱۸/۱) ط: سعيد

(۷) الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الأول ، (۴۱/۱) ط: رشيدية

(۸) (و) لا (بعصير نبات) أي معتصر من شجر أو ثمر لأنه مقيد وكذا نبيذ التمر.

ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه ، (۱۸۰/۱–۱۸۱) ط: سعيد

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الرابع، نوع آخر في بيان المياه التي لا يجوز الوضوء بها على الوفاق وعلى الخلاف . (۲۰۷/۱) ط ادارة القرآن

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني . (۲۱/۱) ط: رشيدية

شیطان بھاگتا ہے

شیطان مؤمن کا دشمن ہے، اور وضو مؤمن کا ہتھیار ہے، اور ہتھیار سے دشمن بھاگتا ہے اس لئے سنت کے مطابق وضو کرنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے، غصہ کے وقت وضو کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ شیطان بھاگ جائے اور غصہ کی تیزی ختم ہوجائے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کامل وضو سے شیطان بھاگتا ہے۔[1]

شیطان کی سازش

عام طور پر شیطان وضو کے ٹوٹنے کا وسوسہ ڈال کر نماز خراب کرتا رہتا ہے، بسا اوقات معلوم ہوتا ہے کہ ہوا نکل گئی، یا پیشاب کا قطرہ نکل آیا تو ایسے وسوسہ پر دھیان نہ دے اور نماز نہ توڑے، ہاں علامتوں کے ذریعہ یقین ہوجائے، جسم کی ہیئت سے

---

۱. (وقال) عمر بن الخطاب رضي الله عنه (ان الوضوء الصالح) اي الكامل بالإسباغ والمبالغة (يطرد عنك الشيطان) لكونه سلاح المؤمن. (اتحاف السادة المتقين: (۲/ ۳۷۶) كتاب اسرار الطهارة، باب قضاء الحاجة، فضيلة الوضوء، ط: مؤسسة التاريخ العربي)

۲. ذكر ما يستفاد منه: فيه أن الذكر يطرد الشيطان، وكذا الوضوء والصلاة. (عمدة القاري: (۷/ ۱۹۳) كتاب التهجد، باب عقد الشيطان على قافية الرأس، ط: دار إحياء التراث العربي)

۳. التمهيد لما في الموطا من المعاني: (۱۹/ ۳۵) باب العين، تابع لحرف العين، تابع عبد الله بن ذكوان، حديث تاسع و أربعون لأبي الزناد، ط: وزارة عموم الأوقاف والشئون الإسلامية.

۴. عن عطية بن عروة السعدي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الغضب من الشيطان وإن الشيطان خلق من النّار وإنّما يطفأ النار بالماء فإذا غضب أحدكم فليتوضأ. (مشكاة المصابيح: (ص: ۴۳۳) كتاب الآداب، باب الغضب والكبر، الفصل الثاني، ط: قديمى)

۵. ويستحب الوضوء عند الغضب. (شرح السنة للبغوي: (۱/ ۴۵۰) كتاب الطهارة، باب استحباب الوضوء لكل صلوة، ط: المكتب الإسلامي)

ہوا نکلنے کا علم اور احساس ہو جائے تب اس کا اعتبار کرے، ایسا بھی نہ ہو کہ علامتوں سے احساس ہو گیا کہ واقعۃً ہوا خارج ہوئی ہے، یا قطرہ نکلا ہے، پھر بھی اس کو وسوسہ سمجھے اور وضو نہ ہونے کے باوجود نماز پڑھتا رہے، ایسا بھی نہ کرے بلکہ یقین کی صورت میں وضو کر کے نماز میں شامل ہو جائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شیطان آدمی کی نماز میں نہایت ہی لطیف (باریک) طریقہ سے آتا ہے کہ اس کی نماز تڑوا دے، جب اس سے تھک جاتا ہے تو مقعد میں پھونک مارتا ہے، تم میں سے کسی کو اس کا وسوسہ آئے تو نماز نہ توڑے تاوقتیکہ آواز یا بو کا احساس نہ ہو جائے۔ (۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نماز پڑھنے کی حالت میں تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے، اور اس کے پاخانہ کی جگہ میں پھونکتا ہے، اور اسے وسوسہ ڈالتا ہے کہ تمہارا وضو ٹوٹ گیا، حالانکہ وضو نہیں ٹوٹتا، جب تم میں سے کسی کو ایسا وسوسہ آئے تو نماز نہ توڑے یہاں تک کہ اپنے

---

(۱) وعن عبد الله بن مسعود قال: إنّ الشيطان ليطيف بالرجل في صلاته ليقطع عليه صلاته فإذا أعياه نفخ في دبره، فإذا أحس أحدكم من ذلك شيئاً فلا ينصرف حتى يجد ريحًا أو يسمع صوتًا (مجمع الزوائد: (۲۴۲/۱) رقم الحديث: ۱۲۵۲، كتاب الطهارة، باب فيمن كان على طهارة وشك في الحدث، ط: مكتبة القدسي، القاهرة)

المعجم الكبير للطبراني: (۲۳۹/۹) رقم الحديث: ۹۲۳۱، باب العين، من اسمه عبد الله، عبد الله بن مسعود خطبة ابن مسعود ومن كلامه، ط: مكتبه ابن تيميه، القاهرة.

وليس السمع أو وجدان الريح شرطًا في ذلك، بل المراد حصول اليقين، وهذا الحديث الجليل أصل من أصول الإسلام، وقاعدة جليلة من قواعد الفقه، وهو أنه دل على أنّ الأشياء يحكم ببقائها على أصولها حتى يتيقن خلاف ذلك، وأنه لا أثر للشك الطارئ عليها، فمن حصل له ظن أو شك بأنه أحدث وهو على يقين من طهارته لم يضره ذلك حتى يحصل له اليقين، كما أفاده قوله: حتى يسمع صوتًا أو يجد ريحًا، فإنه علقه بحصول ما يحسه، وذكرهما تمثيل، وإلا فكذلك سائر النواقض كالمذي والودي. (سبل السلام: (۹۵/۱) كتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، مس الذكر وحكمه، ط: دار الحديث)

کان سے ہلکی آواز نہ سن لے یا اپنی ناک سے بوکا احساس نہ ہوجائے۔[1]

ان احادیث کا تعلق ان لوگوں سے ہے جن کو وہم، شک یا وسوسہ کی بیماری لاحق ہے، عام لوگوں کے ساتھ نہیں۔

شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے

وضو کے ساتھ رہنے سے آدمی شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے،[2] ہر وقت باوضو رہنا کامل مومن کے علاوہ کسی اور سے نہیں ہوسکتا۔[3]

---

[1] وعن ابن عباس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن الرجل يخيل إليه في صلاته أنه أحدث في صلاته ولم يحدث، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الشيطان يأتي أحدكم وهو في صلاته، حتى يفتح مقعده فيخيل إليه أنه أحدث ولم يحدث فإذا وجد أحدكم ذلك فلا ينصرف حتى يسمع صوت ذلك بأذنه أو يجد ذلك بأنفه. (مجمع الزوائد: (۲۴۲/۱) رقم الحديث: ۱۱۳۸، كتاب الطهارة، باب فيمن كان على طهارة و شك في الحدث، ط: مكتبة القدس، القاهرة)

= المعجم الكبير للطبراني: (۲۲۲/۱۱) رقم الحديث: ۱۱۵۵۶، باب العين، أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، ط: مكتبة ابن تيميه، القاهرة.

= كنز العمال: (۲۵۱/۱) رقم الحديث: ۱۲۶۹، حرف الهمزة، الكتاب الأول، الباب الثالث في لواحق الإيمان، الفصل الرابع: في الشيطان و وسوسته، ط: مؤسسة الرسالة.

[2] وقال عمر رضي الله عنه ان الوضوء الصالح يطرد عنك الشيطان. (احياء علوم الدين، كتاب أسرار الطهارة، القسم الثاني، فضيلة الوضوء، (۱۸۱/۱) ط: دار الحديث)

= ذكر ما يستفاد منه: فيه أن الذكر يطرد الشيطان و كذا الوضوء والصلاة. (عمدة القاري، كتاب التهجد، باب عقد الشيطان على قافية الرأس اذا لم يصل بالليل، (۲۸۲/۷) ط: رشيدية)

= فتح الباري، كتاب التهجد، باب عقد الشيطان على قافية الرأس اذا لم يصل بالليل، (۳۳/۳) ط: دار الكتب العلمية

= التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، باب العين، تابع حرف العين، تابع عبد الله بن ذكوان، حديث تاسع وأربعون لأبي الزناد، (۳۵/۱۹) ط: مؤسسة القرطبة

[3] عن ثوبان رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: استقيموا ولن تحصوا واعلموا أن خير أعمالكم الصلاة ولا يحافظ على الوضوء الا مؤمن، رواه مالك وأحمد =

شیطان ناک کے اندر رات گزارتا ہے

''ناک کے اندر شیطان رات گزارتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٢٧١/٢)

شیطان وضو کے دوران وسوسہ ڈالتا ہے

''وسوسہ ڈالتا ہے شیطان'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٢٩٦/٢)

شیطانی خواب سے محفوظ

''سوتے وقت وضو کی فضیلت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٣١٩/١)

شیعہ کے گھر سے پانی لے کر وضو کرنا

ضرورت کے وقت شیعہ کے گھر سے پانی لے کر وضو اور غسل کرنا جائز ہے، نماز ہوجائے گی، لیکن ان کے گھر کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔ (١)

= وابن ماجة والدارمي. (مشكاة المصابيح، كتاب الطهارة، الفصل الثاني ، (ص:٣٩) ط: قديمي)

المستدرك على الصحيحين، كتاب الطهارة، رقم الحديث:٤٣٧ ، (٢٢٠/١) ط:دارالكتب العلمية

صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، رقم الحديث:١٠٣٧ ، (٣١١/٣) ط:مؤسسة الرسالة

(١) (الطهارة من الاحداث جائزة بماء السماء والاودية والعيون والآبار والبحار)لقوله تعالى وانزلنا من السماء ماء طهورا وقوله عليه السلام الماء طهور لا ينجسه شيئ الا ما غير لونه او طعمه او ريحه وقوله عليه السلام في البحرهو الطهور ماؤه والحل ميتته ومطلق الاسم ينطلق على هذه المياه.

(الهداية مع فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الماء الذى يجوز به الوضوء وما لايجوز ، (٧١/١-٧٠) ط:رشيدية)

البحرالرائق، كتاب الطهارة ، (٦٦/١) ط:سعيد

ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه ، (١٧٩/١) ط:سعيد

﴿ ص ﴾

صابن سے ہاتھ دھونا

استنجا کرنے کے بعد ہاتھ کو صابن وغیرہ سے صاف کرنا چاہئے، ورنہ مٹی مل کر صاف کرلینا چاہئے۔ (۱)

صابن لگانا

سرد علاقوں میں ہاتھ پاؤں کو پھٹنے سے بچانے کے لئے وضو مکمل کرنے کے بعد ہاتھ پاؤں پر مختلف قسم کا صابن، ''لوشن'' یا ''کریم'' وغیرہ لگایا جاتا ہے، اور اس کے ساتھ نماز ادا کی جاتی ہے، تو یہ جائز ہے، وضو متاثر نہیں ہوگا کیونکہ صابن وغیرہ پاک ہے، صفائی ستھرائی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اور یہ جائز ہے۔ (۲)

صاع

''مُد'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۹۱/۲)

(۱) عن أبي هريرة قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا أتى الخلاء أتيته بماء في تور أو ركوة فاستنجى قال أبو داوٗد في حديث وكيع ثم مسح يده على الأرض ثم أتيته بإناء آخر فتوضأ. (سنن أبي داوٗد، كتاب الطهارة، باب الرجل يدلك يده بالأرض اذا استنجى، (۱۸/۱) ط: رحمانيه)

☆ مسند احمد، مسند أبي هريرة، رقم الحديث: ۹۸٦۱، (۳۵۴/۲) ط: عالم الكتاب

☆ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، باب دلك اليد بالأرض بعد الاستنجاء، رقم الحديث: ۵۲۱، (۱۰٦/۱) ط: مكتبة دار الباز، مكة المكرمة

☆ ويبدأ يغسل يديه ثلاثا ...... ثم يدلك يده على حائط أو أرض طاهرة ثم يغسلها ثلاثا.

(رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۳۳٦/۱-۳۳۵) ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۴۹/۱) ط: رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۲۳۰/۱) ط: سعيد

(۲) وتجوز الطهارة بماء خالطه شيء طاهر فغير أحد أوصافه ... والماء الذي يختلط به الاشنان أو الصابون أو الزعفران. (حلبي كبير: (ص: ۹) فصل في المياه، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

☆ الجوهرة النيرة: (۱۳/۱) كتاب الطهارة، ط: حقانيه. =

صدقہ کا ثواب ہر قدم پر

مسجد میں نماز کے لئے جانے کی حالت میں ہر قدم پر صدقہ کا ثواب ملتا ہے،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قدم مسجد کی جانب اٹھے، اس میں صدقہ کا ثواب ہے۔ (۱)

صرف ڈھیلے سے استنجاء کرنا

☆ اگر پیشاب مخرج سے تجاوز کر گیا، اور تجاوز کئے ہوئے حصہ کی مقدار ایک درہم سے زائد نہیں ہوئی، تو پانی سے دھوئے بغیر صرف ڈھیلہ استعمال کر کے وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اور پاخانہ کا حکم یہ ہے کہ ڈھیلے سے استنجاء کرنے کے بعد اگر مخرج سے متجاوز نجاست کا وزن ایک مثقال یا اس سے کم ہو تو نماز ہو جائے گی، اگر چہ پھیلاؤ میں ایک درہم سے بھی زیادہ ہو۔

☆ اور اگر پیشاب مخرج سے تجاوز کر کے ایک درہم کی مقدار سے زائد پھیل گیا ہے اسی طرح پاخانہ نکلنے کے بعد ایک مثقال سے زیادہ پھیل گیا ہے تو اس کو پانی سے دھونا ضروری ہے، ان حالتوں میں صرف ڈھیلے سے استنجاء کر کے نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۲)

= اللباب في شرح الكتاب: (۱۹/۱) كتاب الطهارة، ط: المكتبة العلمية.

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الكلمة الطيبة صدقة وكل خطوة تمشيها إلى الصلاة صدقة. (صحيح ابن خزيمة: (۲/۳۷۵) رقم الحديث: ۱۴۹۳، كتاب الإمامة، باب ذكر كتابة الصدقة بالمشي إلى الصلاة، ط: المكتب الإسلامي، بيروت)
السنن الكبرى للبيهقي: (۳/۲۲۳) رقم الحديث: ۵۸۷۵، كتاب الجمعة، باب فضل المشي إلى الصلاة وترك الركوب، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.
صحيح البخاري: (۱/۴۱۹) كتاب الجهاد، باب من أخذ بالركاب ونحوه، ط: قديمي.

(۲) (ويجب أي يفرض غسله (إن جاوز المخرج نجس) مانع ويعتبر القدر المانع للصلاة (فيما وراء موضع الاستنجاء) لأن ما على المخرج ساقط شرعا وإن كثر لهذا لا تكره الصلاة معه. =

☆ درہم کا وزن تین ماشہ، ایک رتی اور ایک رتی کا پانچواں حصہ اور موجودہ حساب سے ٣،٠٦١٨ گرام ہے۔

☆ مثقال کا وزن ٤ ماشہ، ٤ رتی اور موجودہ حساب سے ٤،٣٧٤ گرام ہے۔

﴿......ض......﴾

ضرب

تیمم کرنے کے لئے پاک مٹی وغیرہ پر جو ہاتھوں کو مار کر ملا جاتا ہے اس کو "ضرب" کہتے ہیں۔ (١)

ضرر کا اعتبار کب ہوگا؟

پانی کے ضرر کرنے اور بیمار ہو جانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ اسی حالت میں معتبر ہے کہ خود اپنی عادت سے معلوم ہو، یا عام تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم ہو، یا کوئی مسلمان معتبر طبیب یا ڈاکٹر کہے کہ ضرر ہوگا، یا مرض بڑھ جائے گا، یا دیر میں اچھا ہوگا تو تیمم کرنا جائز ہوگا۔ (٢)

= (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء (١/ ٣٣٨- ٣٣٩) ط: سعيد)

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (١/ ٣٩) ط. رشيدية

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس (١/ ٢٣٢) ط: سعيد

(١) وإنما آثر عبارة الضرب على عبارة الوضع لكونها مأثورة وإلا فهي ليست بشرط لازم لأن محمدا قد نص في بعض روايات الأصول على أن الوضع كاف. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (١/ ٢٣٧) ط سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (١/ ١٤٥) ط سعيد

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، (١/ ٢٢٦) ط. ادارة القرآن

(٢) (من عجز عن استعمال الماء لبعده ميلا أو لمرض) يشتد أو يمتد بغلبة ظن أو قول حاذق مسلم وفي الرد: (قوله: بغلبة ظن) أي عن أمارة أو تجربة. شرح المنية (قوله: أو قول حاذق مسلم) =

﴿......ط......﴾

طبی فوائد وضو کے

طبی اور ڈاکٹری مشاہدہ یہ ہے کہ انسان کے اندرونی جسم کے زہریلے مواد بدن کے اطراف سے خارج ہوتے رہتے ہیں، اور وہ ہاتھ پاؤں منہ کے اطراف اور سر پر آکر ٹھہر جاتے ہیں اور مختلف قسم کے زہریلے پھوڑے، پھنسیوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں، اور بدن کے اطراف کو دھونے سے وہ گندے مواد دور ہوتے رہتے ہیں، یا تو جسم کے اندر ہی اندر ان کا جوش پانی سے بجھ جاتا ہے، یا خارج ہوتا رہتا ہے۔ (۱)

طواف بے وضو کرنا

☆ بے وضو کعبہ شریف کا طواف کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

: ای اخبار طبیب حاذق مسلم غیر ظاهر الفسق وقیل عدالته شرط، شرح المنیة. (رد المحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/۲۲۳) ط:سعید)

: البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/۱۴۰) ط:سعید

: الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الأول، (۱/۲۸) ط:رشیدیة

وللمه ذلک أنها ظاهرة تسرع الیها الأوساخ وهي التي ترى و تبصر عند ملاقاة الناس بعضهم لبعض و أيضا التجربة شاهدة بأن غسل الأطراف و رش الماء على الوجه والرأس ينبه النفس من نحو النوم والغشي المثقل تنبيها قويا وليرجع الانسان في ذلک الى ما عنده من التجربة والعلم والى ما أمر به الأطباء في تدبير من غشي عليه أو أفرط به الاسهال والفصد. (حجة الله البالغة، القسم الأول، المبحث الخامس، باب أسرار الوضوء والغسل (۱/۱۶۷-۱۶۶) ط:قدیمی)

۲: الوضوء أنواع ثلاثة ... وواجب وهو الوضوء للطواف ان طاف بالبيت بغير وضوء جاز ويكون تاركا للواجب. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/۹) ط:رشیدیة)

: وصفتها فرض للصلاة وواجب للطواف. (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، (۱/۸۹) ط:سعید)

: الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الأول، (۱/۱۱۳) ط:ادارة القرآن

طوائف کے بنائے ہوئے کنویں

طوائف کے بنائے ہوئے کنویں سے وضو اور غسل کرنا منع نہیں ہے، اگر دوسرا پانی موجود ہے تو احتیاط کرے۔ (۱)

= وایضا فیه : ولو طافه (ای طواف القدوم . من النافل) محدثا ، فعلیه صدقة ولو اعاده ای طواف القدوم طاهرا من الحدثین فی الجنابة او الحدث سقط عنه الجزاء وحکم کل طواف تطوع کحکم طواف القدوم . (ص: ۴۹۸) فصل : فی الجنایة فی طواف القدوم ، ط: ایضا)

وایضا فیه : ولو طاف للعمرة کله او اکثره او اقله ولو شوطا جنبا او حائضا او نفساء او محدثا فعلیه شاة ، ...... ولا فرق فیه ای فی طواف العمرة بین الکثیر والقلیل والجنب ، والمحدث ، لأنه لامدخل فی طواف العمرة للبدنة ...... لا للصدقة ...... وإن اعاده ای الأقل منه سقط عنه الدم ، ولو ترک کله او اکثره فعلیه أن یطوفه حتما او وجوبا ، او فرضا ، ولا یجزی عنه البدل اصلا ، لأنه رکن العمرة . (ص: ۴۹۹ ، ۵۰۰) فصل : فی الجنایة فی طواف العمرة ، ط: ایضا)

الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۰ ، ۵۵۱) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط :سعید .

غنیة الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی افعال الحج المطلب الأوّل فی ترک الواجب فی طواف الصدر ، المطلب الثانی : فی ترک الواجب فی طواف الصدر ، المطلب الثالث : فی ترک الواجب فی طواف القدوم ، و : (ص:۲۷٦) المطلب الرابع : فی ترک الواجب فی طواف العمرة ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامیة) .

(۱) فتاوی دارالعلوم دیوبند، کتاب الطهارة، الباب الثالث، فصل ثالث ، (۱/ ۱۷۱) ط. دارالاشاعت

(الطهارة من الاحداث جائزة بماء السماء والاودیة و العیون والآبار والبحار)لقوله تعالی وانزلنا من السماء ماء طهورا وقوله علیه السلام الماء طهور لا ینجسه شیئ الا ما غیر لونه او طعمه او ریحه وقوله علیه السلام فی البحرهو الطهور ماؤه والحل میته ومطلق الاسم ینطلق علی هذه المیاه. الهدایة مع فتح القدیر، کتاب الطهارة، باب الماء الذی یجوز به الوضوء وما لایجوز ، (۱/ ٦۱-٦۰) ط:رشیدیة)

البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/ ٦٦) ط:سعید

الدر المختار مع ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب المیاه ، (۱/ ۱۷۹) ط:سعید

وعن الحسن بن علی رضی الله عنهما قال : حفظت من رسول الله صلی الله علیه وسلم : دع ما یریبک إلی مالا یریبک ...... الحدیث . (مشکاة المصابیح : (ص: ۲۴۲) کتاب البیوع، الفصل الثانی ، ط: قدیمی) =

طہارت کاملہ کی نیت سے تیمم کیا

اگر کسی مریض کے لئے پانی استعمال کرنا مضر ہے، اور اس نے طہارت کاملہ کی نیت سے تیمم کیا، تو اس سے نماز پڑھنا درست ہے۔[1]

= والنبي صلى الله عليه وسلم يقول : دع ما يريبك إلى ما لا يريبك و يقول : فمن اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه وعرضه . (مرعاة المفاتيح : (۲۰۸/۸) تحت رقم الحديث : ۲۵۵۳ ، كتاب المناسك ، ط : إدارة البحوث الإسلامية)

۔ ولو كان يجد الماء الا انه مريض يخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه او ابطأ برؤه يتيمم . (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول (۲۸/۱) ط: رشيدية)

۔ الفتاوى التتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمم ومن لا يجوز ، (۲۴۳/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

۔ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۲۳۲/۱-۲۳۴) ط: سعيد.

(۱) : منها النية، وكيفيتها ان ينوي عبادة مقصودة لاتصح الا بالطهارة ونية الطهارة او استباحة الصلاة تقوم مقام ارادة الصلاة ... لو تيمم لصلاة الجنازة او لسجدة التلاوة اجزاه ان يصلي به المكتوبة بلاخلاف، كذا في المحيط ولو تيمم لقراءة القرآن عن ظهر القلب او عن المصحف او لزيارة القبور او لدفن الميت او للاذان او للاقامة او لدخول المسجد او لخروجه بان دخل المسجد وهو متوضئ ثم احدث او لمس المصحف وصلى بذلك التيمم قال عامة العلماء لا يجوز كذا في فتاوى قاضي خان. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول ، (۲۶/۱-۲۵) ط: رشيدية)

۔ ردالمحتار، كتاب الطهارة ، باب التيمم ، (۲۳۷/۱-۲۳۸) ط: سعيد

۔ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱۵۰/۱) ط: سعيد

﴿ع﴾

عام حوض سے وضو کرنا

مسجد کا عام وضو خانہ اور عام حوض جس سے ہر طبقہ اور ہر مزاج کے لوگ وضو کرتے ہیں اس سے وضو کرنا بہتر ہے، تاکہ ذہن میں تشدد نہ رہے اور تواضع، عاجزی وانکساری کا ذہن بن جائے۔

حضرت شعبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ بڑھیا کے بند گھڑے کے پانی سے عام وضو خانہ کا پانی بہتر ہے۔ (۱)

عذاب والی جگہ کا پانی

جن مقامات پر اللہ تعالیٰ کا عذاب کسی قوم پر آیا ہو جیسے قوم ثمود اور عاد کی قوم، اس مقام کے پانی سے وضو اور غسل نہیں کرنا چاہئے، ہاں اگر مجبوری ہے کہ پانی ایک میل سے پہلے نہ ملے اور ضروری پاکی کسی اور طرح سے بھی حاصل نہ ہو سکے تو پھر اسی پانی سے وضو غسل کر لے۔ (۲)

---

(۱) عن الشعبی قال: مطاهر کم أحب إلى من جرّ عجوز مخمرّ. (مصنف عبد الرزاق: (۱/۷۳) رقم الحديث: ۲۳۹، كتاب الطهارة، باب الوضوء من المطاهر، ط: المكتب الإسلامي، بيروت)

(۲) عن نافع أن عبدالله بن عمر اخبره أن الناس نزلوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الحجر أرض ثمود فاستقوا من آبارها وعجنوا به العجين فأمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يهريقوا ما استقوا ويعلفوا الابل العجين وأمرهم أن يستقوا من البئر التي كانت تردها الناقة. (الصحيح لمسلم، كتاب الزهد، باب النهي عن الدخول على أهل الحجر الا من يدخل باكيا، رقم الحديث: ۷۶۵۷، (۲/۴۱۱) ط: قديمي)=

عذر آدمیوں کی طرف سے ہے

اگر وہ عذر جس کی وجہ سے تیمم کیا گیا ہے آدمیوں کی طرف سے ہو، تو جب وہ عذر باقی نہ رہے، تو جتنی نمازیں اس تیمم سے پڑھی ہیں، سب وضو کر کے دوبارہ پڑھنی چاہئیں۔

مثال کے طور پر اگر کوئی شخص جیل میں ہے اور جیل کے ملازم اس کو پانی نہ دیں، یا کوئی شخص اس سے کہے کہ اگر تو وضو کرے گا تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا، تو یہ آدمی تیمم کر کے نماز پڑھے، اور عذر ختم ہونے کے بعد ان تمام نمازوں کو دوبارہ پڑھے۔

البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہے، حالات اور ضرورت کے اعتبار سے اس قول پر فتویٰ دیا جاسکتا ہے۔[1]

تفصیل کے لئے "نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا" کے "جیل میں نماز" عنوان کے تحت دیکھیں۔

= صحيح ابن حبان، كتاب التاريخ، باب بدء الخلق، رقم الحديث: ٦٢٠٢، (٨٢/١٤) ط: مؤسسة الرسالة، بيروت

وفي هذا الحديث فوائد ... ومنها مجانبة آبار الظالمين والتبرك بآبار الصالحين. (شرح النووي: كتاب الزهد، باب النهي عن الدخول على أهل الحجر إلا من يدخل باكيا، (٤١١/٢) ط: قديمي)

تتمة: ينبغي أن يزاد في المندوبات أن لا يتطهر من ماء أو تراب من أرض مغضوب عليها كآبار ثمود فقد نص الشافعية على كراهة التطهير منها بل نص الحنابلة على المنع منه وظاهره أنه لا يصح عندهم ومراعاة الخلاف عندنا مطلوبة. (رد المحتار، كتاب الطهارة قبيل مطلب في تعريف المكروه، (١٣١/١) ط: سعيد)

(١) المحبوس في السجن إذا منع عن الطهارة بالماء يصلي بالتيمم ويعيد، وقال أبو يوسف لا يعيد) قيد السجن إما باعتبار الغالب أو الإشارة إلى كونه في المصر، فإن محل الخلاف ما إذا كان محبوسا في المصر أما لو كان محبوسا في موضع في الصحراء فإنه لا يعيد بالاتفاق كذا في المبسوط لنا إذا حبس في موضع في الصحراء فعند أبي يوسف لا يعيد، لأنه عاجز عن =

عذر دور کرنے کی کوشش کرنا

''معذور عذر دور کرنے کی کوشش کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۳٤/۲)

عذر کو روکنے کی کوشش کرے

''معذور عذر دور کرنے کی کوشش کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۳٤/۲)

عذر کی وجہ سے کپڑا ناپاک ہوجائے

''نجاست لگ جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۷۷/۲)

عذر کے بغیر تیمم کرنا

جب تک بیماری وغیرہ کا کوئی عذر نہ ہو تیمم کرنا درست نہیں ہے، اور اگر سردی کے موسم میں ضرر کا اندیشہ ہو، تو اگر پانی گرم کرنے کی قدرت ہے تو پانی گرم کرا کے اس سے وضو کرے، ایسی حالت میں بھی تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ (۱)

= استعمال الماء، فصار كالخائف من عدو و نحوه الخ. (حلبي كبير: (ص: ٧٢) فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

ثم ان نشا الخوف بسبب وعيد عبد أعاد الصلاة والا لا لانه سماوي.

وفي الرد: اعلم ان المانع من الوضوء ان كان من قبل العباد كأسير منعه الكفار من الوضوء ومحبوس في السجن ومن قيل له: ان توضأت قتلتك جاز له التيمم ويعيد الصلاة اذا زال المانع كذا في الدرر والوقاية اي وأما اذا كان من قبل الله تعالى كالمرض فلا يعيد (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۳۵/۱) ط: سعيد)

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۲۸/۱) ط. رشيديه

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۳۲/۱) ط سعيد

ومنها عدم القدرة على الماء والأصل انه متى امكنه استعمال الماء من غير لحوق الضرر في نفسه او ماله وجب استعماله (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۲۹/۱) ط: رشيديه)

رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم (۲۳۲/۱) ط سعيد

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم (۱۳۹/۱) ط سعيد

عرش الٰہی میں محفوظ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے گا اسے مہر لگا کر عرش الٰہی میں محفوظ کر دیا جائے گا اور قیامت کے دن ہی اسے لایا جائے گا۔

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ (۱)

عرق

کسی پھل یا درخت یا پتوں سے نچوڑے ہوئے عرق سے وضو کرنا درست نہیں، ایسی صورت میں اگر پانی نہ ملے تو تیمم کرے۔ (۲)

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال: من توضأ ثم فرغ من وضوئه فقال: سبحانک اللّٰهم وبحمدک اشهد ان لا إله إلا انت استغفرک واتوب إلیک ختم علیها بخاتم ثم وضعت تحت العرش فلم تکسر إلی یوم القیامة. (مصنف عبد الرزاق: (۱/۱۸٦) رقم الحدیث: ۷۳۰، کتاب الطهارة، باب وضوء المقطوع، ط: المکتب الإسلامي، بیروت)
ث: الترغیب والترهیب: (۱/٦۹) کتاب الطهارة، الترغیب فی کلمات یقولهن بعد الوضوء، ط: دار الکتب العلمیة.
ج: مصنف ابن ابی شیبة: (۱/۱۳) رقم الحدیث: ۱۹، کتاب الطهارة، فی الرجل ما یقول إذا فرغ من وضوئه، ط: مکتبة الرشد، الریاض.
ح: مجمع الزوائد: (۱/۲۳۹) رقم الحدیث: ۱۲۳۱، کتاب الطهارة، باب ما یقول بعد الوضوء، ط: مکتبة القدسی، القاهرة.
۲. (و) لا (بعصیر نبات) ای معتصر من شجر او ثمر لانه مقید ... وکذا نبیذ التمر.
(رد المحتار، کتاب الطهارة، باب المیاه، (۱/۱۸۰) ط: سعید)
. الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الرابع، نوع آخر فی بیان المیاه التی لا یجوز الوضوء بها علی الوفاق وعلی الخلاف، (۱/۲۰۷) ط: ادارة القرآن
. الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثانی، (۱/۲۱) ط: رشیدیة

عرق گلاب

عرق گلاب سے وضو اور غسل کرنا درست نہیں ہے۔ (۱)

عضو کا حال تھن کا سا ہے

"استنجاء میں وسوسہ آئے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۸۷/۱)

عضو کو دھونے سے ڈاکٹر نے منع کیا

اگر ماہر ڈاکٹر یا ماہر حکیم نے کسی بیماری کی وجہ سے عضو کو دھونے سے منع کیا تو اس کا دھونا فرض نہیں ہوگا، بلکہ مسح کرے، اگر مسح کرنے میں ضرر ہو تو مسح بھی معاف ہے۔ (۲)

عضو کو نہ دھونے میں شبہ ہو

"شبہ ہو جائے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۹/۱)

عضو کی پاکی کے ساتھ ہاتھ بھی پاک ہو جاتا ہے

جس عضو کو دھویا جاتا ہے اس کی پاکی کے ساتھ ہاتھ بھی پاک ہو جاتا ہے، اس کے بعد پھر ہاتھ کو بعد میں دھو کر پاک کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، اور اگر دھو لے تو کوئی حرج بھی نہیں ہے، خواہ جس عضو کو دھویا جا رہا ہے وہ استنجاء کی جگہ ہو یا کوئی اور جگہ ہو، طہارت و پاکی میں ہاتھ سے بدبو کو دور کرنا اور مخرج کو نجاست سے دور کرنا شرط ہے، ہاں اگر اس کو دور کرنے سے عاجز ہو تو معاف ہے۔ (۳)

نفس المرجع

تقدم تخريجه تحت العنوان: "تیمم کے لئے مریض کی طبیعت یا ڈاکٹر کے قول کا اعتبار ہے" و "پٹی"

ومع طهارة المغسول تطهر اليد (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، (۳۴۵/۱) ط: سعيد) =

عضو مخصوص

وضو کرنے کے بعد عضو مخصوص کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، خواہ ہتھیلی سے چھوا جائے یا انگلیوں کی اندرونی جانب سے، ہاں اگر چھونے کی وجہ سے مذی وغیرہ نکل گئی ہے تو نجاست نکلنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱)

عضو مخصوص سے کوئی چیز نکلے

''خاص حصہ سے کوئی چیز نکلے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۶/۱)

عطر کا پھایہ

☆ اگر عطر کا پھایہ کان کے نرمہ میں رکھا ہو، تو مسح کے وقت اس کا نکالنا سنت ہے، کیونکہ کان کے اندر کے تمام حصے کا مسح کرنا سنت ہے، اور پھایہ نکالے بغیر پورے کان کا مسح کرنا ممکن نہیں ہے، اور سنت جس چیز پر موقوف ہو وہ چیز بھی سنت ہوتی ہے، لہٰذا اس کا نکالنا بھی سنت ہے۔ (۲)

= . الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۳۹/۱) ط: رشيدية

: الفتاوی التاتارخانية، کتاب الطهارة، الفصل الأول نوع منه في بيان سنن الوضوء و آدابه، (۱۰۲/۱) ط: ادارة القرآن

. مس ذكره أو ذكر غيره ليس بحدث عندنا كذا في الزاد. (الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۳/۱) ط: رشيدية)

: الفتاوی التاتارخانية، کتاب الطهارة، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء، نوع آخر من هذا الفصل، (۱۳۳/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

: تبيين الحقائق، كتاب الطهارة، (۵۸/۱) ط. سعيد

المذي ينقض الوضوء. (الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۰/۱) ط: رشيدية)

تبيين الحقائق، كتاب الطهارة، (۷۲/۱) ط سعيد

البناية شرح الهداية، كتاب الطهارة فصل في الغسل، (۲۸۸/۱) ط رشيدية

ومنها مسح الأذنين ويمسح ظاهر الأذنين بباطن الابهامين و باطن الأذنين بباطن =

اور اگر روئی کا پھایہ کان کے سوراخ میں رکھا ہوا ہے تو غسل کے وقت اس کا نکالنا مستحب ہے، لیکن کان کے سوراخ میں انگلی ڈالنا مستحب ہے، اور پھایہ نکالے بغیر سوراخ میں انگلی ڈالنا ممکن نہیں ہے اس لئے غسل کے دوران کان کے سوراخ میں انگلی ڈالتے وقت پھایہ کو نکالنا بھی مستحب ہے۔ (۱)

عقل جاتی رہے

اگر وضو کرنے کے بعد جنون، مرگی اور بے ہوشی سے یا شراب، گانجا اور بھنگ وغیرہ کے استعمال سے عقل جاتی رہی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

: ... كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۸/۱-۷) ط: رشيدية)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲٦/۱) ط: سعيد

رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱۲۱/۱) ط: سعيد

... ما يتوقف عليه المطلوب مطلوب. (الموافقات للشاطبي: (۳۸/۱) المقدمة الخامسة، ط: دار الحديث القاهرة)

: فيض القدير للمناوي: (۹۰/۲) تحت رقم الحديث: ۹۸۰، ط: دار الحديث، القاهرة.

: تفسير الرازي: (۸۳/۳) سورة البقرة: الآية: ۱۲۲، ط: دار إحياء التراث العربي.

ومن الأدب ذلك أعضائه وادخال خنصره صماخي أذنيه.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۹/۱) ط: رشيدية

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲٦/۱) ط: سعيد

رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱۲۵/۱) ط: سعيد

ومنها الاغماء والجنون والغشي والسكر، الاغماء ينقض الوضوء قليله وكثيره وكذا الجنون والغشي والسكر وحد السكر في هذا الباب ان لا يعرف الرجل من المرأة عند بعض المشايخ وهو اختيار الصدر الشهيد والصحيح ما نقل عن شمس الأئمة الحلواني أنه اذا دخل في بعض مشيه تحرك كذا في الذخيرة

(الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۲/۱) ط: رشيدية)

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، نوع آخر في النوم والغشي والجنون، (۲۳۸/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱۴۳/۱) ط: سعيد

عمارؓ اور عمرؓ دونوں سفر میں گئے

"عمرؓ اور عمارؓ دونوں سفر میں گئے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۰۶)

عمامہ

عذر کے بغیر عمامہ وغیرہ پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، اسی طرح عورت کے لئے دوپٹہ، رومال، اوڑھنی یا اسکارف وغیرہ سے ڈھکے ہوئے سر کا اوپر سے مسح کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اگر وہ اتنی پتلی چیز ہے کہ پانی اس سے جذب ہو کر بال تک پہنچ جاتا ہو تو جائز ہے۔[1]

عمرؓ اور عمارؓ دونوں سفر میں گئے

روایت ہے کہ تیمم کا حکم نازل ہونے کے بعد حضرت عمر اور عمار رضی اللہ عنہما کہیں سفر کو گئے تھے اتفاق سے دونوں پر غسل واجب ہوا، اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا، تیمم کے مفصل احکام معلوم نہیں تھے، اس لئے عمار رضی اللہ عنہ نے مٹی میں اچھی طرح لوٹ پوٹ کر تیمم کر لیا گویا غسل کی جگہ تمام بدن کا تیمم کر لیا اور نماز پڑھ لی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ تیمم صرف وضو کا قائم مقام ہو سکتا ہے، غسل کے لئے جائز نہیں، نماز نہیں پڑھی، واپس آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر دونوں ہاتھ مبارک مار کر چہرہ اور بازؤں پر کسی قدر پھیر کر اشارہ فرمایا کہ بس اس قدر کافی

---

[1] ولایجوز المسح علی العمامة ونحوها إلا للمعذور کما لایصح ان تمسح المرأة علی ما یغطی رأسها من مندیل او طرحة او نحو ذلک إذا کان خفیفاً ینفذ منه الماء إلی الشعر. (کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة: (۶۱/۱) کتاب الطهارة، فرائض الوضوء، ط: مکتبة الحقیقیة)

- بدائع الصنائع: (۵/۱) کتاب الطهارة، مبحث مسح الرأس، ط: سعید.
- الفتاوی الهندیة: (۶/۱) کتاب الطهارة، الفصل الأول في فرائض الوضوء، ط: رشیدیه.

تھا، یعنی وضو اور غسل کے تیمم کا طریقہ ایک ہے، مٹی میں لوٹ پوٹ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ [1]

عمر میں برکت ہوتی ہے

اہتمام سے سنت اور آداب کی رعایت رکھتے ہوئے وضو کرنے سے عمر میں برکت ہوتی ہے، اور کراما کاتبین محافظین فرشتے محبت کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم پر وضو کامل طور پر اہتمام سے کرنا لازم ہے اس سے تمہارے کراما کاتبین محافظین فرشتے تم سے محبت کریں گے اور تمہاری عمر میں برکت ہوگی۔ [2]

یعنی دینی اعتبار سے محافظین فرشتوں کی محبت نصیب ہوتی ہے، اور دنیاوی اعتبار سے عمر میں برکت ہوتی ہے۔

---

[1] عن سعيد بن عبد الرحمن بن أبزى عن أبيه قال: جاء رجل الى عمر بن الخطاب فقال اني أجنبت فلم أصب الماء فقال عمار بن ياسر لعمر بن الخطاب اما تذكر انا كنا في سفر انا و انت فأما انت فلم تصل وأما انا فتمعكت فصليت فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما كان يكفيك هكذا فضرب النبي صلى الله عليه وسلم بكفيه الأرض ونفخ فيهما ثم مسح بهما وجهه و كفيه. (صحيح البخاري، كتاب التيمم، (۳۸/۱) ط: قديمي)

الصحيح لمسلم، باب التيمم، (۱۶۱/۱) ط: قديمي

سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۵۸/۱) ط: رحمانيه

[2] عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا بني عليك بإسباغ الوضوء يحبك حافظاك، ويزد في عمرك. (المطالب العالية: (۲۷۳/۲) رقم الحديث ۸۵، كتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء و فضل الوضوء، ط: دار العاصمة، السعودية)

مجمع الزوائد: (۲۷۱/۱) رقم الحديث: ۱۲۷۰، كتاب الطهارة، باب الغسل من الجنابة ط: مكتبة القدس، القاهرة

مسند أبي يعلى الموصلي: (۳۰۶/۶) رقم الحديث: ۳۶۲۴، مسند أنس بن مالك، ط: دار المأمون للتراث، دمشق.

عورت ڈھیلہ کیسے استعمال کرے

"ڈھیلہ استعمال کرنے کا طریقہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۸/۱)

عورت کو غسل سے تکلیف ہوتی ہے

"غسل سے تکلیف ہوتی ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۸۳/۲)

عورتوں کے لئے ڈھیلے کا حکم

ڈھیلے سے استنجاء کرنا جس طرح مردوں کے لئے مستحب ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی مستحب ہے۔ (۱)

عورت کے وضو اور غسل کا بچا ہوا پانی

اگر شہوت اور برے خیال کا اندیشہ ہو تو عورت کے وضو اور غسل کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو اور غسل نہیں کرنا چاہئے، اگر چہ اس پانی سے وضو غسل کرنا جائز ہے۔ (۲)

---

(۱) ان المرأة كالرجل الا في الاستبراء فانه لا استبراء عليها بل كما فرغت تصبر ساعة لطيفة ثم تستنجي. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء و الاستنجاء، (۳۴۵/۱-۳۴۴) ط:سعيد)

﴿ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۲۴۰/۱) ط:سعيد

﴿ فتح القدير، كتاب لطهارة، باب الانجاس وتطهيرها، فصل في الاستنجاء، (۱۸۸/۱) ط:رشيدية

(۲) ومن منهياته التوضؤ بفضل ماء المرأة .

(قوله:ومن منهياته) يشمل المكروه تنزيها فانه منهي عنه اصطلاحا حقيقية كما قدمناه عن التحرير آنفا، فافهم (قوله:التوضؤ الخ) قال في السراج: ولا يجوز للرجل أن يتوضا ويغتسل بفضل المرأة اهـ ومفاده أنه يكره تحريما وعند الامام أحمد اذا اختلت امرأة مكلفة بماء قليل كخلوة نكاح وتطهرت به في خلوتها طهارة كاملة عن حدث لا يصح لرجل لو خنثى أن يرفع به =

عیادت کرنے کے لئے وضو کرنا

عیادت کے لئے جانے کے واسطے وضو کر کے جانا سنت ہے۔ (۱)

عید کی نماز کے لئے تیمم کرنا

☆عید کی نماز کے لئے تیمم کرنا اس وقت جائز ہے جب عید کی نماز فوت ہو جانے کا خوف ہو، اسی طرح اگر یہ خوف ہو کہ وہ وضو کرے گا تو امام نماز سے فارغ ہو جائے گا، یا سورج کا زوال ہو جائے گا اور عید کی نماز کا وقت ختم ہو جائے گا، تو ان

= حنفنه كما هو مسطور في متون مذهبه وهو امر تعبدي لما رواه الخمسة انه صلى الله عليه وسلم نهى أن يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة . قال في غرر الأفكار شرح درر البحار في فصل المياه بعد ما ذكر المسألة : ولنا ما روى مسلم أن ميمونة قالت: اغتسلت من جفنة ففضلت فيها فضلة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم يغتسل فقلت: اني قد اغتسلت منه فقال: الماء ليس عليه جنابة، وما روى أحمد منسوخ بهذا اهـ

أقول : مقتضى النسخ أنه لا يكره تحريما عندنا بل ولا تنزيها وهو مخالف لما مر عن السراج وفيه أن دعوى النسخ تتوقف على العلم بتأخر الناسخ ولعله مأخوذ من قول ميمونة اني قد اغتسلت فانه يشعر بعلمها بالنهي قبله فيكون الناسخ متأخرا والله أعلم وقد صرح الشافعية بالكراهة فينبغي كراهته وان قلنا بالنسخ مراعاة للخلاف فقد صرحوا بانه يطلب مراعاة الخلاف وقد علمت انه لا يجوز التطهير به عند أحمد. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۳۳) ط:سعيد)

المبسوط للسرخسي، كتاب الصلاة، باب الوضوء والغسل، (۱/۱۰۹) ط:دار الفكر، بيروت

(۱) وعن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من توضأ فأحسن الوضوء، وعاد أخاه المسلم محتسبا بوعد من جهنم مسيرة ستين خريفًا . رواه أبو داود (مشكاة المصابيح : (ص: ۱۳۵) كتاب الجنائز ، باب عيادة المريض و ثواب المريض ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

قوله . وعاد أخاه المسلم : ولعل الأمر بالطهارة للعيادة ، لأنها عبادة بنقطة زيادة ، والزيادة على رعاية صاحب العيادة ، فيكون جامعًا بين الامتثال لأمر الله والشفقة على خلق الله . وقال الطيبي : فيه أن الوضوء سنة في العيادة . (مرقاة المفاتيح : (۳/۲۶،۲۷) كتاب الجنائز ، باب عيادة المريض وثواب المريض ، ط دار الكتب العلمية)

شرح الطيبي : (۳/۱۳۳۳) تحت رقم الحديث : ۱۵۵۲ ، كتاب الجنائز ، باب عيادة المريض وثواب المريض ، ط: مكتبه نزار مصطفى الباز .

تمام صورتوں میں تیمم کرنا جائز ہوگا، لیکن اگر عید کی نماز کے کسی حصہ کے ملنے کی امید ہے، یا دوسری جگہ عید کی نماز ملنے کی امید ہے تو وضو کرنا لازم ہوگا تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

☆ اگر عید کی نماز کے لئے وضو کرنے کی صورت میں امام کے نماز سے فارغ ہوجانے کا خوف ہو اور دوسری جگہ عید کی نماز ملنے کی امید بھی نہ ہو تو پانی موجود ہونے کے باوجود تیمم کرکے نماز میں شریک ہونا جائز ہوگا۔

اور اگر وضو کرکے امام کے سلام سے پہلے پہلے شرکت کی امید ہو یا دوسری جگہ عید کی نماز ملنے کی امید ہو تو تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ وضو کرکے شریک ہونا لازم ہوگا۔ (۲)

عید کی نماز میں بناء کرتے وقت تیمم کرنا

☆ اگر کسی نے عید کی نماز وضو کرکے شروع کی تھی مگر درمیان میں وضو ٹوٹ

---

(۱) (و) جاز (لخوف فوت صلاة جنازة) ای کل تکبیراتها ...... (او) فوت (عید) بفراغ امام او زوال شمس (ولو) کان یبنی (بناء) بعد شروعه متوضئا وسبق حدثه (بلا فرق بین کونه اماما او لا) فی الاصح لان المناط خوف الفوات لا الی بدل فجاز لکسوف وسنن رواتب ولو سنة فجر خاف فوتها وحدها.

وفی الرد: (قوله: خاف فوتها وحدها) ای فیتیمم علی قیاس قولهما اما علی قول محمد فلا لانها اذا فاتته لاشتغاله بالفریضة مع الجماعة یقضیها بعد ارتفاع الشمس عنده وعندهما لا یقضیها اصلا بحر. وصورة فوتها وحدها لو وعده شخص بالماء او امر غیره بنزحه له من بئر وعلم انه لو انتظره لا یدرک سوی الفرض یتیمم للسنة ثم یتوضا للفرض ویصلی قبل الطلوع وصورها شیخنا بما اذا فاتت مع الفرض واراد قضاء ها ولم یبق الی زوال الشمس مقدار الوضوء وصلاة رکعتین فیتیمم ویصلیها قبل الزوال لانها لا تقضی بعده ثم یتوضا ویصلی الفرض بعده وذکر لها ط صورتین آخرتین. (رد المحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/ ۲۴۳-۲۴۱) ط: سعید)

(۲) البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/ ۱۵۹-۱۵۸) ط: سعید

(۳) کتاب المبسوط، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/ ۲۶۰) ط: المکتبة الغفاریة

(۴) نفس المرجع.

گیا، اب اگر وضو کرے گا تو عید کی نماز فوت ہو جانے کا ڈر ہے، تو تیمم کر کے بناء کرنا یعنی امام کے ساتھ نماز میں شامل ہونا درست ہے، اور اگر وضو کر کے آنے کی صورت میں عید کی نماز فوت ہونے کا ڈر نہ ہو تو وضو کر کے امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے تیمم نہ کرے۔

☆ بناء کرنے والا امام ہے یا مقتدی اس میں کوئی فرق نہیں ہے، جب عید کی نماز فوت ہو جانے کا خطرہ ہو تو امام بھی وضو ٹوٹ جانے کی صورت میں تیمم کر سکتا ہے اور مقتدی بھی۔ (۱)

عیدگاہ کے قریب پیشاب کرنا

عیدگاہ کے اس قدر قریب پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے جس کی بدبو سے نمازیوں کو تکلیف ہو۔ (۲)

---

(۱) نفس المرجع

(۲) وکذا یکرہ ... فی ظل ینتفع بالجلوس فیہ (وبجنب مسجد و مصلی عید

الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطہارۃ، باب الاستنجاء، (۱/۳۴۳) ط: سعید

البحر الرائق، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، (۱/۲۴۳) ط: سعید

الفتاوی الہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط: سعید.

﴿ غ ﴾

غسل اور وضو دونوں سے معذور ہو

''وضو اور غسل دونوں سے معذور ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۹۹/۲)

غسل اور وضو کے تیمم ٹوٹنے میں فرق

''تیمم جن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۲۹/۱)

غسل اور وضو کے درمیان فرق

''غسل میں بدن سے پانی ٹپکنا شرط ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۸۷/۲)

غسل اور وضو کے لئے ایک تیمم

''وضو اور غسل کے لئے ایک تیمم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۰۱/۲)

غسل بھی واجب ہے صرف وضو کے قابل پانی ہے

''وضو کے قابل پانی ہے اور غسل بھی واجب ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

غسل خانہ میں پیشاب کرنا

غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ ہے، اس سے وسوسہ کی بیماری ہوتی ہے۔[1]

---

(۱) ویکرہ فی محل التوضؤ لأنہ یورث الوسوسۃ. قولہ: ویکرہ فی محل التوضؤ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم: لایبولن احدکم فی مستحمہ، لم یغتسل فیہ، او یتوضأ فإن عامۃ الوسواس منہ. (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۵۳) کتاب الطھارۃ، فصل فیما یجوز بہ الاستنجاء، ط: قدیمی)

☜ الدر المختار مع الرد: (۳۴۴/۱) کتاب الطھارۃ، فصل فی الاستنجاء، ط: سعید.

☜ مجمع الأنھر: (۱۰۱/۱) کتاب الطھارۃ، باب الأنجاس، ط: دار الکتب العلمیۃ.

غسل زمزم سے کرنا

"زمزم" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۹۲/۱)

غسل سے تکلیف ہوتی ہے

ایک آدمی کی صرف ایک بیوی ہے، اکثر وہ بیمار رہتی ہے، جب وہ غسل کرتی ہے تو کمزوری کی وجہ سے کبھی زکام ہو جاتا ہے، اور کبھی کان اور سر میں درد ہو جاتا ہے، اسی خوف سے وہ اپنے شوہر کو ہمبستری کرنے نہیں دیتی ہے، اس وجہ سے شوہر کو گناہ کے مرتکب ہونے کا خطرہ رہتا ہے، تو ایسی صورت میں اگر عورت کو سر کا دھونا ضرر کرتا ہے تو غسل کے وقت سر کو نہ دھوئے باقی تمام اعضاء کو دھولے، اور سر کا مسح کرے اور اگر سر کا مسح کرنے کی صورت میں بیمار ہو جانے کا خوف ہو تو سر پر مسح نہ کرے، بلکہ سر پر پٹی باندھ کر اس پر مسح کرے، اور وہ عورت اپنے شوہر کو ہمبستری سے منع نہ کرے، ایک روایت یہ بھی کہ اگر سر میں ایسا درد ہے کہ مسح بھی نہ کر سکے تو وہ تیمم کرے۔

اس روایت کی رو سے معلوم ہوا کہ اگر تندرست آدمی کو غسل سے بیمار ہونے کا خوف، گمان غالب کی حد تک ہو، یا سابقہ تجربہ یہی ہو تو وہ تیمم کر سکتا ہے، لہٰذا ایسی صورت میں وہ عورت تیمم کرے اور شوہر کو ہمبستری سے نہ روکے، جب تک یہ خوف باقی رہے گا تیمم کرنا درست ہوگا، اور جب یہ خوف ختم ہو جائے گا، غسل کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

(۱) والحاصل لزوم غسل المحل ولو بماء حار فان ضر مسحه، فان ضر مسحها، فان ضر سقط اصلاً. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، (۲۸۰/۱) ط: سعيد)

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الخامس، الفصل الثاني، (۳۵/۱) ط: رشيديه

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، (۱۸۷/۱) ط: سعيد

(من عجز عن استعمال الماء لبعده ميلا او لمرض يشتد او يمتد بغلبة ظن او قول حاذق مسلم. وفي الرد: (قوله: بغلبة ظن) اى عن امارة او تجربة، شرح المنية (قوله: او قول حاذق مسلم) اى اخبار طبيب حاذق مسلم غير ظاهر الفسق وقيل عدالته شرط، شرح المنية. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۳۲/۱) ط: سعيد) =

غسل کا تیمم کب ٹوٹتا ہے؟

''تیمم جن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۲۹/۱)

غسل کا خلیفہ تیمم ہونے کی وجہ

''تیمم کو وضو اور غسل کا خلیفہ ٹھہرانے کی وجہ''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲٤٦/۱)

غسل کرنے کی جگہ

جہاں پر لوگ غسل کرتے ہیں وہاں پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔[1]

غسل کے بعد پانی خشک کرنا

''پانی کو تولیہ وغیرہ سے خشک کرنا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۷/۱)

غسل کے بعد شرمگاہ پر نمی دیکھی

''شرمگاہ پر نمی دیکھی''عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤٧/٢)

= البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۳۰/۱) ط: سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الأول، (۲۸/۱) ط: رشيدية

(من به وجع رأس لا يستطيع معه مسحه) محدثا ولا غسله جنبا ففي الفيض عن غريب الرواية يتيمم وأفتى قارئ الهداية أنه يسقط عنه فرض مسحه . (الدر المختار: (۲٦٠/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، قبيل باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

فتاوى قارئ الهداية: (ص: ٧٠) كتاب الطهارة، دار الكتب العلمية .

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ١٢٦) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمي .

(۱) ويكره في محل التوضؤ ، لأنه يورث الوسوسة . قوله: ويكره في محل التوضؤ لقوله صلى الله عليه وسلم: لايبولن أحدكم في مستحمه، ثم يغتسل فيه، أو يتوضأ فإن عامة الوسواس منه . (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ٥٣) كتاب الطهارة، فصل فيما يجوز به الاستنجاء، ط: قديمي)

الدر المختار مع الرد: (۳۴۳/۱) كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، ط: سعيد .

مجمع الأنهر: (۱۰۱/۱) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ط: دار الكتب العلمية .

غسل کے بعد وضو کرنا

وضو نام ہے، ہاتھ اور پاؤں دھونے اور سر کے مسح کرنے کا نام ہے، (۱) جب کوئی آدمی غسل کر لیتا ہے تو اس کے ساتھ وضو بھی ہو جاتا ہے، (۲) غسل سے پہلے وضو کر لینا سنت ہے، لیکن اگر کسی نے غسل سے پہلے وضو نہیں کیا تب بھی غسل ہو جائے گا، اور غسل کے ساتھ ساتھ وضو بھی ہو جائے گا۔ (۳)

---

(۱) الفصل الأول في فرائض الوضوء...... وهي أربع الأول غسل الوجه ..... والثاني غسل اليدين والثالث غسل الرجلين ..... والرابع مسح الرأس. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/۳-۵) ط:رشيدية)

□ ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/۹۹-۹۵) ط:سعيد

□ البحرالرائق، كتاب الطهارة، (۱/۱۲-۹) ط:سعيد

(۲) عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يتوضأ بعد الغسل، قال أبو عيسى: هذا قول غير واحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين أن لا يتوضأ بعد الغسل. (جامع الترمذي، أبواب الطهارة، باب في الوضوء بعد الغسل، (۱/۳۰) ط:قديمي)

□ ويقول القاضي في العارضة: لم يختلف أحد من العلماء في أن الوضوء داخل في الغسل. (معارف السنن، أبواب الطهارة، باب في الوضوء بعد الغسل، (۱/۳٦۸) ط:سعيد)

□ أما لو توضأ بعد الغسل واختلف المجلس على مذهبنا أو فصل بينهما بصلاة كقول الشافعية فيستحب. وفي الرد: قال العلامة نوح أفندي: بل ورد ما يدل على كراهته، أخرج الطبراني في الأوسط عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه سلم: من توضأ بعد الغسل فليس منا اهـ تأمل، و الظاهر أن عدم استحبابه لو بقي متوضئا الى فراغ الغسل، فلو أحدث قبله ينبغي اعادته، ولم أره فتأمل. (رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۵۸) ط:سعيد)

□ البحرالرائق، كتاب الطهارة، (۱/۵۰) ط:سعيد

(۳) وسنة الغسل أن يبدأ المغتسل فيغسل يديه و فرجه ..... ثم يتوضأ وضوءه للصلاة. (الجوهرة النيرة: (۱/۱۱) كتاب الطهارة، ط: حقانيه)

□ الدر المختار مع الرد: (۱/۱۵۷) كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد.

□ ويقول القاضي في العارضة: لم يختلف أحد من العلماء في أن الوضوء داخل في الغسل، وأن نية طهارة الجنابة يأتي على طهارة الحدث ويقضي عليها، ويطهر البدن بالغسل من الجنابة طهارة =

مسح کا معنی ہے گیلا ہاتھ سر پر پھیرنا،[1] جب سر پر پانی ڈال کر تر کر لیا تو مسح سے بڑھ کر غسل ہو گیا، لہٰذا غسل کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، بلکہ غسل سے پہلے ہی وضو کر لینا چاہیے۔

☆غسل کے بعد جب تک وضو نہ ٹوٹے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔[2]

غسل کے دوران وضو ٹوٹ جاتا ہے

غسل کرنے سے پہلے وضو کیا لیکن غسل کے دوران وضو ٹوٹ گیا اور اس کے بعد وضو کے تمام اعضاء دوبارہ دُھل گئے، اور اس کے بعد وضو توڑنے والی کوئی چیز پیش نہیں آئی تو اس کا وضو ہو گیا، دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں، ایسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے، اور اگر غسل کے دوران وضو ٹوٹنے کے بعد وضو کے تمام اعضاء پر دوبارہ پانی نہیں ڈالا تو وضو نہیں رہے گا نماز سے پہلے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔[3]

= عامة الخ . (معارف السنن : (۱/۳٦۸م ابواب الطهارة ، باب في الوضوء بعد الغسل ، ط: مجلس الدعوة والتحقيق الإسلامي)

ت عارضة الأحوذي : (۱/۱۳۳) ابواب الطهارة ، باب ماجاء في الوضوء بعد الغسل ، ط: دار الكتب العلمية)

ث تحفة الأحوذي : (۱/۳۷۷م ابواب الطهارة ، باب ماجاء في الوضوء بعد الغسل ، ط: قديمي.

ج البحر الرائق، كتاب الطهارة ، (۱/۵۰-۳۹) ط:سعيد

(۱) هو في اللغة امرار اليد على الشي واصطلاحا اصابة اليد المبتلة العضو ولو ببلل باق بعد غسل لا بعد مسح . (البحر الرائق، كتاب الطهارة ، (۱/۱۳) ط:سعيد)

ح ردالمحتار، كتاب الطهارة ، (۱/۹۸) ط:سعيد

خ الفتاوى الهندية ، كتاب الطهارة ،الباب الأول، الفصل الأول ، (۱/۵) ط:رشيدية

(۲) انظر رقم الحاشية:۲

(۳) تقدم تخريجه تحت العنوان ''غسل کے بعد وضو کرنا''

غسل میں بدن سے پانی ٹپکنا شرط ہے

غسل میں بدن کے ایک حصہ کا پانی دوسرے حصہ کی طرف اس شرط کے ساتھ لے جانا درست ہے کہ وہ ٹپکے، لیکن یہ ایک عضو کا پانی دوسرے عضو کے واسطے لے جانا وضو کے اندر صحیح نہیں ہے، دونوں میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ غسل میں سارا بدن ایک عضو کے حکم میں ہے، اس لئے ایک عضو کا پانی دوسرے عضو کی طرف منتقل کر کے لے جانا درست ہے البتہ یہ شرط ہے کہ پانی اتنا ہو کہ وہ دوسرے عضو پہ جا کر ٹپکے، تا کہ اس پر کلنا دھونے کا اطلاق ہو سکے۔

اور وضو میں ہر ہر عضو الگ الگ شمار ہوتا ہے اس لئے ایک عضو کے پانی سے دوسرے عضو کو دھونا درست نہیں ہے، بلکہ دوسرے عضو کے لیے نیا پانی لینا ضروری ہے۔ (۱)

غسل نہیں کر سکتا پانی سے وضو کر سکتا ہے

"وضو کر سکتا ہے غسل نہیں کر سکتا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۲۹/۲)

غسل واجب ہونے والی چیزوں سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے

جن چیزوں کے نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے ان کے نکلنے سے وضو بھی

(۱) لأن الاغتسال لما ثبت بأمر واحد وهو قوله تعالىٰ: ﴿فاطّهروا﴾ [المائدة: ٦] جعلت الأعضاء كلها كعضو واحد حتى جاز غسل عضو ببلل عضو آخر وفي الوضوء لما اختصّ كل عضو بأمر على حدة جعل كل عضو منفرداً عن الآخر حتى لم يجز غسل اليد ببلل الوجه وغسل الرجل ببلل اليد. (كشف الأسرار: (۳/۳۱۰) باب القياس، باب شروط القياس، ط: دار الكتاب الإسلامي)

(وصح نقل بلة عضو إلى) عضو (آخر فيه) بشرط التقاطر (لا في الوضوء) لما مر أن البدن كله كعضو واحد. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۵۹) ط: سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۵۰) ط: سعيد

ٹوٹ جاتا ہے، جیسے حیض، نفاس، منی وغیرہ سے غسل واجب ہوتا ہے اسی طرح وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ (۱)

غسل واجب ہے جسم ناپاک ہے پانی کم ہے

''پانی کم ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۵۷)

غشی

اگر وضو کرنے کے بعد غشی طاری ہوئی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

غفلت کی حالت میں نماز پڑھنا منع ہے

''نفس پر بڑا اثر ہوتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۸۲)

---

(۱) إذا ظهر شيء من البول والغائط على رأس المخرج انتقضت الطهارة لوجود الحدث، وهو خروج النجس ..... وكذ المني، والمذي، والودي، ودم الحيض والنفاس، ودم الاستحاضة؛ لأنها كلها أنجاس ..... وقد انتقلت من الباطن إلى الظاهر فوجد خروج النجس من الآدمي الحي فيكون حدثًا إلا أن بعضها يوجب الغسل، وهو المني، ودم الحيض والنفاس، وبعضها يوجب الوضوء، وهو المذي والودي ودم الاستحاضة. (بدائع الصنائع: (۱/۲۵) كتاب الطهارة، فصل في بيان ما ينقض الوضوء، ط: سعيد)

☆ قال الحنابلة: ينتقض الوضوء بكل ما يوجب الغسل غير الموت، فإنّه يوجب الغسل ولا يوجب الوضوء. (الفقه الإسلامي وأدلّته: (۱/۳۳۶) الباب الأوّل: الطهارات، المطلب السابع: نواقض الوضوء، مايوجب الغسل، ط: دار الفكر، دمشق)

(۲) ومنها الاغماء والجنون والغشي والسكر، الاغماء ينقض الوضوء قليله وكثيره وكذا الجنون والغشي. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱/۱۲) ط: رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني نوع آخر في النوم والغشي والجنون، (۱/۱۳۸) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۴۳) ط: سعيد

غیبت

غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔ (۱)

البتہ وضو کرنے کے بعد کسی مسلمان بھائی کی غیبت کرنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، اسی وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ (۲)

غیر مختون

''ختنہ نہیں ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۹/۱)

غیر مسلم پانی دینے والا ہے

بس، کوچ یا ریلوے اسٹیشن پر اگر پانی دینے والا غیر مسلم ہے، تو اس سے پانی لے کر وضو کر لینا جائز ہے، ہاں اگر یقین ہو کہ اس کا برتن ناپاک ہے، تو پھر تیمم کرنا

---

(۱) قال الله تعالیٰ: ﴿ ولا یغتب بعضکم بعضاً أیحب أحدکم أن یأکل لحم أخیہ میتاً فکرھتموہ ﴾. [الحجرات: ۱۲]

(۲) والآیۃ دالۃ علی حرمۃ الغیبۃ. وقد نقل القرطبي وغیرہ الإجماع علی أنّھا کبیرۃ. (روح المعاني: (۳۱۰/۱۳) سورۃ الحجرات: ۱۲، ط: دار الکتب العلمیۃ)

(۳) أخرج الشیخان عن أبي بکر رضی الله عنہ أنّ رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال في خطبۃ الوداع: إن دماء کم وأعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا، في شھرکم ھذا، في بلدکم ھذا، ألا ھل بلغت. ومسلم: کل مسلم علی المسلم حرام دمہ، وعرضہ و مالہ. (الزواجر عن اقتراف الکبائر: (۱۲/۲) کتاب النکاح، الکبیرۃ الثامنۃ والأربعون بعد المائتین: الغیبۃ والسکوت علیھا رضا وتقریر، ط: دار الفکر، بیروت)

(۴) ومندوب في نیف وثلاثین موضعاً ذکرتھا في الخزائن منھا بعد کذب وغیبۃ وقھقھۃ..... رد المحتار، کتاب الطھارۃ (۸۹/۱) ط: سعید

(۵) الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الأول، الفصل الثالث (۹/۱) ط: رشیدیۃ

(۶) البحر الرائق، کتاب الطھارۃ (۱۶/۱) ط: سعید

جائز ہے۔ (۱)

واضح رہے کہ بلڈنگ وغیرہ پر جو پانی تقسیم ہوتا ہے اگر اس میں اور برتن میں نجاست نظر نہ آئے تو پاک ہے، استعمال کرنا درست ہے، خوامخواہ شبہ نہیں کرنا چاہئے۔ (۲)

---

(۱) ولو ادخل الكفار او الصبيان ايديهم لاينجس إذا لم يكن على ايديهم نجاسة حقيقة ..... ولو ادخل الصبي يده في الإناء ...... لايتوضأ به احتياطًا ...... ولو توضأ به جاز ؛ لأنّه لاينجس بالشک.) حلبي كبير : (ص: ۱۳۰) فصل في الحياض ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

☆ ويجوز للرجل أن يتوضأ من الحوض الّذي يخاف أن يكون فيه قذر ولايتيقّن به وليس عليه أن يسأل عنه ، ولا يدع التوضؤ منه حتى يتيقن أن فيه قذرًا للأثر . (الفتاوىٰ الهندية : (۲۵/۱) كتاب الطهارة ، الباب الثالث في المياه ، الفصل الثاني فيما لايجوز به التوضؤ ، ط: رشيديه)

☆ المحيط البرهاني : (۲۵۲/۱) كتاب الطهارات ، الفصل الرابع في المياه الّتي يجوز بها الوضوء والّتي لايجوز بها الوضوء ، ط: إدارة القرآن .

☆ (الطهارة من الاحداث جائزة بماء السماء والاودية والعيون والآبار والبحار)لقوله تعالى وانزلنا من السماء ماء طهورا وقوله عليه السلام الماء طهور لا ينجسه شيء الا ما غير لونه او طعمه او ريحه وقوله عليه السلام فى البحرهو الطهور ماؤه والحل ميته ومطلق الاسم ينطلق على هذه المياه. (الهداية مع فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الماء الذى يجوز به الوضوء وما لايجوز ، (۱/ ۶۱-۶۰) ط:رشيدية)

☆ البحرالرائق، كتاب الطهارة، (۶۶/۱) ط:سعيد

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه ، (۱۷۹/۱) ط:سعيد

(۲) لاباس بالوضوء اذا لم يغير احد أوصافه كذا في شرح الوقاية وفي النصاب وعليه الفتوى كذا في المضمرات.

(الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول ، (۱۷/۱) ط:رشيدية

☆ الفتاوى التتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثالث، (۱۶۳/۱) ط:ادارة القرآن

﴿......ف......﴾

فاقد الطہورین

"فاقد الطہورین" یعنی جسے پاک کرنے والی دونوں چیزیں پانی اور مٹی وغیرہ دستیاب نہ ہو، اسے چاہئے کہ نماز کی ظاہری صورت عمل میں لائے، یعنی قبلہ رخ ہوکر قیام، رکوع اور سجدہ وغیرہ سب کی نقل اتارے لیکن نماز کی نیت نہ کرے، قرأت بھی نہ کرے، تسبیح نہ پڑھے، تشہد بھی نہ پڑھے، خواہ حالت جنابت میں ہو، حدث اصغر لاحق ہو، صرف مشابہت اختیار کرے، پھر جب وضو کے لئے پانی ہوئے یا تیمم کے لئے پاک مٹی مل جائے، تو وضو یا تیمم کرکے اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔[1]

☆ مزید "پانی اور مٹی نہ ملے" عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔ (۱/۱۵۳)

فالج زدہ مریض

اگر فالج زدہ مریض خود وضو کرنے پر قادر نہیں ہے، یا گرم پانی کے بغیر وضو نہیں کرسکتا اگر اس کے پاس کوئی وضو کرانے والا نہیں ہے، یا گرم پانی نہیں ہے تو وہ تیمم کرسکتا ہے۔[2]

---

(۱) (والمحصور فاقد) الماء والتراب (الطهورين) بان حبس في مكان نجس ولا يمكنه اخراج تراب مطهر وكذا العاجز عنهما لمرض (يؤخر عنده، وقالا يتشبه) بالمصلين وجوبا فيركع ويسجد ان وجد مكانا يابسا والا يؤمي قائما لم يعيد كالصوم (به يفتى واليه صح رجوعه) اى الامام كما في الفيض. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۵۱-۲۵۲) ط: سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۶۳) ط: سعيد

فتح القدير، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۲۵) ط: رشيدية

(۲) (من عجز) مبتدأ خبره تيمم ...... (أو لمرض) يشتد أو يمتد ...... (او برد) يهلك الجنب او يمرضه ... (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۳۲-۲۳۳) ط: سعيد) =

فرائضِ وضو

''وضو کے فرائض'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۹/۲)

فرشتوں کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کر کے نماز کے لئے مسجد کی جانب آتا ہے تو جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے نماز کا ثواب پاتا ہے، اور جب تک وہ نماز پڑھ کر اس جگہ بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اس کی توبہ قبول فرما، یہ تب تک ہوتا ہے جب تک؛

= ويجوز التيمم اذا خاف الجنب اذا اغتسل بالماء ان يقتله البرد او يمرضه هذا اذا كان في خارج المصر اجماعاً فان كان في المصر فكذا عند ابي حنيفة خلافاً لهما والخلاف فيما اذا لم يجد ما يدخل به الحمام فان وجد لم يجز اجماعاً وفيما اذا لم يقدر على تسخين الماء فان قدر لم يجز، هكذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۲۸/۱) ط:رشيدية)

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱۴۰/۱) ط:سعيد

⇦ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمم ومن لا يجوز، (۲۳۳/۱) ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

⇦ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۳۳/۱) ط:سعيد

⇦ ولا فرق عندنا بين أن يشتد بالتحرك كالمبطون أو بالاستعمال كالجدري أو كان لا يجد من يوضئه ولا يقدر بنفسه اتفاقا وان وجد خادما كعبده وولده واجيره لا يجزئه التيمم اتفاقا كما نقله في المحيط وان وجد غير خادمه من لو استعان به أعانه ولو زوجته فظاهر المذهب انه لا يتيمم من غير خلاف بين أبي حنيفة و صاحبيه كما يفيده كلام المبسوط والبدائع وغيرهما. ...
(البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۴۰/۱) ط:سعيد)

⇦ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۳۳/۱) ط:سعيد

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۲۸/۱) ط:رشيدية

باوضو بیٹھنا سبب اور نیکی کی توفیق نصیب ہے۔ (۱)

فرشتہ کے ساتھ سونا

باوضو کر کے سونے سے ایک فرشتہ بھی بستر میں ساتھ ہوتا ہے اور وہ فرشتہ اس بندے کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جو باوضو سوتا ہے اس کے ساتھ بستر میں ایک فرشتہ ہوتا ہے، جب بھی یہ استغفار کرتا ہے تو فرشتہ اس کے حق میں دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! فلاں بن فلاں کی مغفرت فرما اس نے رات پاکی کے ساتھ گزاری۔ (۲)

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا توضأ أحدكم ثم أتى المسجد لاينهزه إلا الصلاة، لايريد إلا الصلاة، فإذا دخل المسجد كان في صلاة ما كانت الصلاة هي تحبسه، والملائكة يصلون على أحدكم ما دام في مجلسه الذي صلى فيه، فيقولون: اللهم اغفر له، اللهم ارحمه، اللهم تب عليه ما لم يؤذ فيه، ما لم يحدث فيه. (صحيح ابن خزيمة: (۳۸۰/۲) رقم الحديث: ۱۵۰۳، كتاب الإمامة، باب فضل الجلوس في المسجد، و انتظار الصلاة ... الخ، ط: المكتب الإسلامي، بيروت)

= صحيح البخاري: (۲۸۴/۱) كتاب البيوع، باب ماذكر في الأسواق، ط: قديمي.

= سنن ابن ماجه: (ص: ۵۶) أبواب الصلاة، باب المشي إلى الصلاة، ط: قديمي.

(۲) عن ابن عمر رضي الله عنه من بات طاهرًا بات في شعاره ملك، فلايستغفر ساعة من الليل إلا قال الملك: اللهم اغفر لعبدك فلان، فإنه بات طاهرًا. (اتحاف السادة المتقين: (۳۶۷/۲) كتاب أسرار الطهارة، باب فضاء الحاجة، فضيلة الوضوء، ط: مؤسسة التاريخ العربي)

= كشف الأستار: (۱۵۰/۱) رقم الحديث: ۲۸۸، كتاب الطهارة، باب فيمن يبيت على طهارة، ط: مؤسسة الرسالة.

= عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من بات طاهرًا بات في شعاره ملك، فلايستيقظ ساعة من الليل إلا قال الملك: اللهم اغفر لعبدك فلان، فإنه بات طاهرًا. (مسند عبد الله بن المبارك: (۳۷/۱) رقم الحديث: ۶۳، الصلاة، من بات طاهرًا بات في شعاره ملك ... الخ، ط: مكتبة المعارف، الرياض) =

فصد کرانا

''خون نکلوانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۲۹/۱)

فضائل وضو

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''طہارت آدھا ایمان ہے''۔
اور طہارت میں وضو بھی داخل ہے۔

ایمان کے دو حصے ہیں: اعتقاد اور عمل، اور عمل کا سب سے بڑا حصہ نماز ہے
اور نماز طہارت (پاکی) پر موقوف ہے۔اس لئے اس کو آدھا ایمان فرمایا ہے۔[1]

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کرنے سے اللہ تعالیٰ چھوٹے
گناہوں کو معاف کرتا ہے۔اور آخرت میں بڑے مرتبے دیتا ہے، اور وضو کرنے
سے تمام بدن کے گناہ نکل جاتے ہیں۔

= ⇐ صحيح ابن حبان: (٣٢٨/٣) رقم الحديث: ١٠٥١، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ذكر استغفار الملك للبائت متطهرًا عند استيقاظه، ط: مؤسسة الرسالة بيروت.

⇐ مجمع الزوائد: (٢٢٦/١) رقم الحديث: ١١٢٢، كتاب الطهارة، باب فيمن يبيت على طهارة، ط: مكتبة القدسي، القاهرة.

(١) عن أبي إسحاق، عن جرى النهدى، عن رجل من بني سليم، قال: عدهن رسول الله صلى الله عليه وسلم في يدي أو في يده، التسبيح نصف الميزان، والحمد يملؤه، والتكبير يملأ ما بين السماء والأرض، والصوم نصف الصبر، والطهور نصف الإيمان. (جامع الترمذي: (١٩١/١) أبواب الدعوات، ط: قديمي)

⇐ عن أبي مالك الأشعري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الطهور شطر الإيمان الحديث. (صحيح مسلم: (١١٨/١) كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ط: قديمي)

⇐ مشكاة المصابيح: (ص: ٣٨) كتاب الطهارة، الفصل الأول، ط: قديمي.

⇐ ويحتمل أن يكون معناه أن الإيمان تصديق بالقلب وانقياد بالظاهر وهما شرطان للإيمان والطهارة متضمنة الصلوة فهي انقياد في الظاهر. (شرح المسلم للنووي: (١١٨/١) كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ط: قديمي)

☆ بعض احادیث میں ہے کہ چہرہ دھونے سے آنکھ کے گناہ معاف ہوتے ہیں، اور ہاتھ دھونے سے ہاتھ کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اور پیر دھونے سے پیر کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، یعنی ظاہری میل کے ساتھ گناہ بھی دھل جاتے ہیں، یہاں تک کہ آدمی وضو کے بعد گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مسلمان مسنون طریقے سے وضو کرے، اور اس کے بعد کلمۂ شہادت پڑھے، اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔[1]

(۱) عن ابي مالک الأشعري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الطهور شطر الايمان الحديث. (مشكاة المصابيح، كتاب الطهارة، (۳۸/۱) ط: قديمي)

☆ عن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ألا أدلكم على ما يمحو الله به الخطايا ويرفع به الدرجات؟ قالوا: بلى يا رسول الله! قال: إسباغ الوضوء على المكاره وكثرة الخطا الى المساجد وانتظار الصلاة بعد الصلاة فذلكم الرباط، وفي حديث مالک بن أنس فذلكم الرباط فذلكم الرباط مرتين رواه مسلم، وفي رواية الترمذي ثلاثا. (مشكاة المصابيح، كتاب الطهارة، (۳۸/۱) ط: قديمي)

☆ عن عثمان قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من توضأ فأحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت أظفاره، متفق عليه

وعن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا توضأ العبد المسلم أو المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء أو مع آخر قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء أو مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء أو مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب، رواه مسلم. (مشكاة المصابيح، كتاب الطهارة، (۳۸/۱) ط: قديمي)

☆ ـــعن عمر بن الخطاب قال: قال رسول الله ﷺ: من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال: أشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين فتحت له ثمانية ابواب الجنة يدخل من أيها شاء. (سنن الترمذي، كتاب الطهارة، باب فيما يقال بعد الوضوء، رقم الحديث: ۵۵، (۷۸/۱) ط: دار احياء التراث العربي)

☆ سنن النسائي، كتاب الطهارة، القول بعد الفراغ من الوضوء، رقم الحديث: ۱۴۱، (۹۳/۱) ط: دار الكتب العلمية.

☆ مشكاة المصابيح، كتاب الطهارة، (۳۹/۱) ط: قديمي.

فقہ کی کتابوں کو بے وضو ہاتھ لگانا

فقہ کی کتابوں کو بے وضو ہاتھ لگانا جائز ہے، البتہ وضو کے ساتھ ہاتھ لگانا بہتر ہے۔ (۱)

فلم بینی سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

ٹی وی، وی سی آر یا فلم وغیرہ دیکھنا ناجائز اور حرام ہے، یہ فاسق فاجروں کا کام ہے، اس سے انسان گناہگار ہو جاتا ہے۔ (۲)

(۱) ويكره مس المصحف كما يكره للجنب و كذا كتب الأحاديث و الفقه عندهما والأصح أنه لا يكره عنده اهـ قال في شرح المنية: وجه قوله انه لا يسمى ماسا للقرآن لأن ما فيها منه بمنزلة التابع اهـ ومشى في الفتح على الكراهة فقال: قالوا: يكره مس كتب التفسير والفقه والسنن لأنها لا تخلو عن آيات القرآن وهذا التعليل يمنع من شروح النحو اهـ. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱۷۶/۱) ط:سعيد)

- البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۲۰۲/۱) ط:سعيد.
- فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱۵۰/۱) ط: رشيديه.

(۲) وفي السراج: ودلت المسألة أن الملاهي كلها حرام، ويدخل عليهم بلا إذنهم، لإنكار المنكر قال ابن مسعود رضي الله عنه: صوت اللهو والغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء النبات". قلت: وفي البزازية: استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق، والتلذذ بها كفر" أي بالنعمة فصرف الجوارح إلى غير ما خلق لأجله كفر بالنعمة لا شكر، فالواجب كل الواجب أن يجتنب كي لا يسمع، لما روى أنه عليه الصلاة والسلام ادخل اصبعه في أذنه عند سماعه.

وفي الرد: ذكر شيخ الإسلام أنّ كل ذلك مكروه عند علمائنا: واحتج بقوله تعالى: ﴿ومن النّاس من يشتري لهو الحديث﴾ الآية، جاء في التفسير: أنّ المراد الغناء ---- سماع غناء، فهو حرام بإجماع العلماء ... والحاصل: أنّه لا رخصة في السماع في زماننا. (الدر مع الرد: (۳۴۹/۶) كتاب الحظر والإباحة، ط: سعيد)

- الفتاوى الهندية: (۳۵۳/۵) كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء واللهو، ط: رشيديه.
- أمّا التلفزيون والفديو، فلا شك في حرمة استعمالها بالنظر إلى ما يشتملان عليه من المنكرات الكثيرة من الخلاعة والمجون، والكشف عن النّساء المتبرجات أو العاريات، وما إلى ذلك =

پر ہو، اگر اس سے مذی وغیرہ خارج نہیں ہوئی تو وضو باقی رہے گا، ورنہ مذی وغیرہ خارج ہونے کی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱)

واضح رہے کہ گناہ کا کام کرنے کے بعد وضو کرنا بہتر ہے۔ (۲)

---

(۱) مس الشاب المعشوق. (تكملة فتح الملهم: (۳/ ۲۲۳) كتاب اللباس والزينة، باب تحريم صورة الحيوان، ط: دار العلوم كراتشي)

(۲) المندوب لنقض الوضوء (الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۰) كتاب الطهارة، الفصل الخامس: في نواقض الوضوء، ط: رشيدية)

- الفتاوى التاتارخانية: (۱/ ۲۳۲) كتاب الطهارة، الفصل الثاني في موجب الوضوء، ط: زكريا.

- وليس في المستحب والمندوب غسل وفيهما الوضوء، كقوله عليه الصلاة والسلام: كل فعل يستحب فيه الوضوء. (البناية: (۱/ ۳۳۳) فصل في الغسل، ط: المصباح)

- ومندوب في نيف وثلاثين موضعا ذكرتها في الخزائن منها بعد كذب وغيبة — وبعد كل خطيئة. (رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۸۹-۹۰) ط: سعيد)

- الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/ ۹) ط: رشيدية

- البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲٦) ط: سعيد

- ومندوب للمداومة على الطهارة وإذا استيقظ منه...... وبعد غيبة وكذب ونميمة وكل خطيئة. نور الإيضاح فصل الوضوء على ثلاثة أقسام.

﴿......ق......﴾

قاعدہ

وضو میں اعضاء کے شمار اور گنتی کا اعتبار کرنے میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر ایک یا دو عضو زخمی ہیں تو وضو کر لینا چاہئے، صحیح سالم اعضاء کو دھولے اور باقی اعضاء پر مسح کرے۔
اور اگر تین عضو میں عذر ہے تو وضو معاف ہے، اب تیمم کرے اور جو حصہ صحیح سالم ہے اس کو بھی نہ دھوئے۔

اور غسل میں پیمائش اور مساحت کا اعتبار ہے، جب آدھے سے زیادہ بدن دھونے سے معذور ہو تو تیمم جائز ہے، اور جب زیادہ حصہ صحیح ہو تو اس کو دھونا اور باقی پر مسح کرنا ضروری ہے، غسل میں اعضاء کا شمار معتبر نہیں ہے۔

مثلاً اگر کوئی آدمی سینہ سے پاؤں تک زخمی ہے، تو تیمم کرنا جائز ہے، حالانکہ جو اعضاء تندرست ہیں وہ شمار کے اعتبار سے زیادہ ہیں، مثلاً ہاتھ، سر، آنکھ، ناک، کان وغیرہ شمار کے اعتبار سے زیادہ ہیں۔ (1)

---

(۱) (يتيمم لو كان أكثره) أي أكثر أعضاء الوضوء عددا وفي الغسل مساحة (مجروحا) لو به جدري اعتبارا للأكثر (وبعكسه يغسل) الصحيح (ويمسح الجريح) (و) كذا (إن استويا غسل الصحيح) من أعضاء الوضوء ولا رواية في الغسل (ومسح الباقي) منها (وهو) الأصح لأنه (الأحوط) وكان أولى.

وفي الرد: وقد اختلفوا في حد الكثرة فمنهم من اعتبرها في نفس العضو حتى لو كان أكثر كل عضو من الأعضاء الواجب غسلها جريحا تيمم وإن كان صحيحا يغسل و قيل في عدد الأعضاء حتى لو كان رأسه ووجهه و يداه مجروحة دون رجليه مثلا تيمم وفي العكس لا اهـ درر البحار قال في البحر: وفي الحقائق المختار الثاني ولا يخفى أن الخلاف في الوضوء أما في الغسل فالظاهر اعتبار أكثر البدن مساحة اهـ . (رد المحتار ، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۲۵۷/۱) ط:سعيد)

ﷺ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمم ومن لا يجوز له ، (۲۴۲/۱) ط:ادارة القرآن

ﷺ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱۶۳/۱) ط:سعيد

اگر جسم میں ایسے زخم ہوں کہ ان کو پانی میں نہیں ڈال سکتا اور دوسرے سے ڈلوانا بھی نہیں ہوسکتا تو تیمم جائز ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ کسی دوسرے سے پانی ڈلوا کر پاک ہوجائے۔ (۱)

اگر ہاتھ سے کم بدن پر زخم ہیں لیکن تندرست جگہ پر پانی پڑنے سے زخموں کو تکلیف پہنچے گی، تو تیمم جائز ہے۔ (۲)

جہاں پانی کے ضرر کرنے اور بیمار ہوجانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ اسی وقت میں معتبر ہے کہ خود اپنی عادت سے معلوم ہو، یا عام تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم ہو، یا کوئی معتبر طبیب اور ڈاکٹر کہے کہ ضرر ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا تو ان صورتوں میں تیمم کرنا جائز ہوگا۔ (۳)

وتوجيهه (شقاق) ولا يقدر على الماء تيمم .

قوله : ولا يقدر على الماء) أي على استعماله لمانع في اليد الأخرى . قوله : تيمم) زاد في ... وصلاته جائزة عنده خلافًا لهما . (الدر مع الرد : (۱۰۲/۱) كتاب الطهارة ، مطلب في ... لا الشقاق ... الخ ، ط : سعيد)

تيمم لو تجرح بعينه وإن وجد من يوضئه خلافًا لهما .

قوله : وإن وجد من يوضئه) أي بناء على ما مر من أنه لا يعد قادرًا بقدرة غيره عند الإمام لكن عبر ... في القنية والمبتغى بقيل جازمًا بالغسل ، وهو الموافق لما مر في المريض العاجز ، من ... وجد من يعينه لا يتيمم في ظاهر الرواية ، فتبه لذالك . (الدر مع الرد : (۲۵۸/۱) كتاب ... الطهارة ، مطلب فاقد الطهورين ، ط : سعيد)

تبيين الحقائق : (۳۷/۱) كتاب الطهارة ، ط : إمداديه ملتان .

قوله : لو كان أكثره) أي أكثر أعضاء الوضوء عددًا ... (مجروحًا) أو به جدري اعتبارًا ... (وبعكسه يغسل) الصحيح ويمسح الجريح (و) كذا (استويا غسل الصحيح من ... أعضاء الوضوء ... (قوله : وبعكسه) وهو ما لو كان أكثر الأعضاء صحيحًا يغسل الخ ، لكن إذا ... يمكنه غسل الصحيح بدون إصابة الجرح وإلا تيمم حلبة . (الدر مع الرد : (۲۵۷/۱) كتاب الطهارة ، مطلب فاقد الطهورين ، ط : سعيد)

من عجز عن استعمال الماء لبعده ميلا أو لمرض يشتد أو يمتد بغلبة ظن أو قول حاذق مسلم ...

بدن سے جس چیز کے نکلنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے، وہ چیز ناپاک ہوتی ہے اور جس چیز کے نکلنے سے وضونہیں ٹوٹتا وہ ناپاک بھی نہیں ہوتی۔

اگر تھوڑا سا خون نکل کر زخم سے بہانہیں، یاذراسی قے ہوئی، منہ بھر کر نہیں ہوئی، اوراس میں کھانا یاپانی یاپت یاجماہواخون نکلا تو یہ تھوڑا ساخون اور تھوڑی سی قے ناپاک نہیں ہے، اگر کپڑے یابدن میں لگ جائے تو ناپاک نہیں ہوگا، اوراس کا دھونا واجب نہیں ہوگا۔

اوراگر منہ بھر کر قے ہوئی یا خون نکل کر زخم سے بہہ گیاتو وہ ناپاک ہے، اس کا دھونا واجب ہے، اوراگر منہ بھر کر قے کر کے کسی برتن مثلاً کٹورے، گلاس یالوٹے کو منہ لگا کر کلی کے واسطے پانی لیاتو وہ برتن ناپاک ہوجائے گا، اس لئے ایسی حالت میں ہاتھ سے پانی لے کر کلی کرنی چاہئے، اورایسے برتن وغیرہ کو بعد میں دھو کر پاک کر کے استعمال کریں۔[1]

= وفی الرد: (قوله: بغلبة ظن) ای عن امارة او تجربة، شرح المنية(قوله: او قول حاذق مسلم) ای اخبار طبیب حاذق مسلم غیر ظاهر الفسق وقیل عدالته شرط، شرح المنية.

☆ (رد المحتار، کتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۳۳/۱) ط:سعيد)

☆ البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۳۰/۱) ط:سعيد

☆ الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الأول، (۲۸/۱) ط:رشيدية

(۱) (و) کل (ما ليس بحدث) أصلا بقرينة زيادة الباء کقیء قليل و دم لو ترک لم يسل (ليس بنجس) عند الثاني و هو الصحيح رفقا بأصحاب القروح خلافا لمحمد و في الجوهرة: يفتى بقول محمد لو المصاب مائعا.

(قوله: مائعا) أي کالماء ونحوه، أمّا في الثياب والأبدان فيفتی بقول أبي يوسف.

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، (۱۳۰/۱) ط:سعيد)

☆ حاشية الطحطاوي على الدر المختار: (۸۱/۱) کتاب الطهارة، ط: المکتبة العربية.

☆ الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۱/۱، ۱۲) ط:رشيدية

☆ فتح القدير، کتاب الطهارات، (۴۷/۱) ط:دار الکتب العلمية

☆ وإذا تنجس فمه فشرب الماء من فوره تنجس، وإن کان بعد ما تردد البزاق في فمه مرات =

قافلہ کے قریب پیشاب کرنا

کسی قافلہ کے قریب پیشاب، پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

قبر پر پاخانہ یا پیشاب کرنا

قبر کے اوپر یا قریب میں پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مقبرہ نصیحت وعبرت حاصل کرنے کا مقام ہے، لہذا یہ بڑی بدتمیزی اور بداخلاقی ہوگی کہ وہاں پر انسان اپنی شرمگاہ کھولے، اور اس کو نکلنے والی گندگی سے آلودہ کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی زیارت کرنے کی ترغیب دی ہے، تا کہ آخرت کی یاد آئے اور دنیا سے بے رغبت ہو جائے، تو لوگ جس مقام پر عبرت حاصل کرنے اور آخرت کی یاد کے لئے آتے ہیں، اس مقام کو پاخانہ پیشاب کی جگہ بنالینا جہالت اور حماقت ہی ہے، قبروں کی زیارت میں عبرت حاصل کرنا، نصیحت پکڑنا، اور دل میں اللہ کا ڈر پیدا کرنا مقصد ہے اور یہ حرکت ان تمام چیزوں کے منافی ہے مزید یہ کہ ایسی حرکت سے مقبروں کی توہین ہے۔ (۲)

= والقاه او ابتلعه قبل الشرب فلايكون سوره نجسًا عند ابي حنيفة وابي يوسف لكنه مكروه لقول محمد بعدم طهارة النجاسة بالبزاق عنده .

(قوله: وإذا تنجس فمه) كان شرب خمرًا او اكل او شرب نجسًا أو قاء ملء الفم . (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۲۹) كتاب الطهارة، فصل في بيان احكام السؤر، ط: قديمي)

: حلبي كبير: (ص: ۱٦٥) فصل في الآسار، ط: سهيل اكيلمى لاهور.

وكذا يكره ...... في ظل) ينتفع بالجلوس فيه (وبجنب مسجد ومصلى عيد وفي مقابر وبين دواب وفي طريق) الناس (و) في (مهب ريح وجحر فارة او حية او نملة او ثقب) زاد العيني: وفي موضع يعبر عليه احد او يقعد عليه وبجنب طريق او قافلة او خيمة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الاستنجاء، (۱/۳۴۳) ط: سعيد)

: البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۲۴۳) ط: سعيد

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط: سعيد

: عن ابن مسعود رضي الله عنه انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كنت نهيتكم عن =

....

= زيارة القبور فزوروها ، فإنّها تزهد في الدنيا ، وتذكر الآخرة . (مشكاة المصابيح : (۱/
۱۵۴) كتاب الجنائز ، باب زيارة القبور ، الفصل الثالث ، ط: قديمى)

:: وعن عائشة رضى الله عنها ، قالت : كنت أدخل بيتي الذي فيه رسول الله صلى الله عليه
وسلم وإنّي واضع ثوبي ، وأقول : إنّما هو زوجي وأبي ، فلما دفن عمر رضى الله عنه معهم فوالله
ما دخلت إلّا وأنا مشدودة على ثيابي حياء من عمر . رواه أحمد (مشكاة المصابيح) في
الطيبي : فيه أنّ احترام الميت كاحترامه حيًّا .

وفي شرح الصدور للسيوطي : أخرج ابن أبي شيبة عن عقبة بن عامر الصحابي رضى الله عنه قال : لأن
أطأ على جمرة أو على حد سيف حتى تخطف رجلي أحب إلي من أن أمشي على قبر رجل ، وما أبالي
في القبور قضيت حاجتي أي من البول والغائط أم في السوق بين ظهرانيه ، والنّاس ينظرون وأخرج ابن
أبي الدنيا في كتاب القبور عن سليم بن عفر أنه مرّ على مقبرة هو حاقن قد غلبه البول ، فقيل له : لو
نزلت فبلت ، قال : سبحان الله ، والله إنّي لأستحيى من الأموات كما أستحيى من الأحياء . (مرقاة
المفاتيح : (۲۲۲/۴) كتاب الجنائز ، باب زيارة القبور ، الفصل الثالث ، ط: رشيديه)

وكان هديه (صلى الله عليه وسلم) أن لا تهان القبور وتوطأ ، وألا يجلس عليها ، ويتكأ عليها . (
زاد المعاد : (۵۰۷/۱) فصل : لا تتخذ القبور مساجد ، ط: مؤسّسة الرسالة ، بيروت)

ﻫ في الحديث دليل على تحريم العبادة عند القبر ..... وإنّما هدي الإسلام أن القبور تزار من أجل
السلام على الأموات ، والدعاء لهم بالمغفرة ، واتعاظ الزائر بأحوال الموتىٰ ، هذا هو هدي الإسلام
في القبور ، وأن لا تهان القبور أيضًا ولا تمتهن ، بل يحافظ عليها ، فلا تهان ولا تداس . فهدي
الإسلام وسط بين الإفراط والتفريط ، بين الغلو فيها وبين التساهل في شأنها وإهانتها ، يحافظ على
الإسلام ، ولكنه لا يغلو فيها ، هدى الإسلام هو الوسط في كل شيئ ، والحمد لله ، لأنّ من النّاس من
يمتهن القبور ، ويبنى عليها المساكن ، أو يجعلها محلاً للقمامات ، والقاذورات أو يدوس الأقدام
عليها أو مرور الحيوانات عليها أو يقضون حوائجهم ويبولون عليها ، وهذا حرام لا يقره الإسلام .
(إعانة المستفيد بشرح كتاب التوحيد لصالح بن فوزان ، (۲۸۹/۱) الباب العشرون : باب ما جاء
في التغليظ فيمن عبد الله عند قبر رجل صالح ، فكيف إذا عبده ؟ ، ط: مؤسّسة الرسالة)

ﻭ وكذا يكره ... في ظل ينتفع بالجلوس فيه وبجنب مسجد ومصلى عيد وفي مقابر وبين
دواب وفي طريق) الناس (و) في (مهب ريح وجحر فأرة أو حية أو نملة أو ثقب) زاد العيني
وفي موضع يعبر عليه احد أو يقعد عليه وبجنب طريق أو قافلة أو خيمة .
(الدر المختار مع رد المحتار ، كتاب الطهارة ، باب الاستنجاء ، (۳۴۳/۱) ط: سعيد)

ﺯ البحر الرائق ، كتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، (۲۴۳/۱) ط: سعيد

: الفتاوى الهندية ، كتاب الطهارة ، الباب السابع ، الفصل الثالث ، (۵۰/۱) ط: سعيد

قبر پر وضو کرنا

☆قبر پر وضو کرنا درست نہیں۔

☆ایسی جگہ پر بھی وضو کرنا درست نہیں، جہاں سے پانی قبر پر گرے۔ [۱]

قبرستان میں پیشاب پاخانہ کرنا

قبرستان میں پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ [۲]

قبر والوں کو عذاب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے، تو آپ نے فرمایا، ان دونوں قبر والوں کو قبر کا عذاب ہو رہا ہے، اور ان کو بہت بڑی چیز کے بارے میں عذاب نہیں ہو رہا ہے، ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔

(حالانکہ یہ دونوں چیزیں ایسی نہیں تھیں کہ ان سے بچنا مشکل ہو، آسانی کے ساتھ بچ سکتے تھے)۔ [۳]

---

(۱) نفس المرجع السابق.

(۲) تقدم تخريجه تحت العنوان "قبر پر پاخانہ یا پیشاب کرنا"

(۳) عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه مر بقبرين يعذبان فقال انهما ليعذبان و ما يعذبان في كبير أما أحدهما فكان لايستتر من البول وأما الآخر فكان يمشي بالنميمة ثم أخذ جريدة رطبة فشقها بنصفين ثم غرز في كل قبر واحدة فقالوا يا رسول الله لم صنعت هذا؟ فقال لعله أن يخفف عنهما ما لم ييبسا. (صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب الجريد على القبر، (۱۸۲/۱) ط:قديمي)

☆ جامع الترمذي، أبواب الطهارة، باب التشديد في البول، (۱/ ۲۱) ط:قديمي

☆ صحيح ابن حبان، كتاب الجنائز، باب المريض وما يتعلق به، رقم الحديث: ۳۱۲۹، (۲۹۹/۷) ط:مؤسسة الرسالة

قبلہ رُخ ہوکر ڈھیلہ استعمال کرنا

ڈھیلہ استعمال کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ [1]

قبلہ کی جانب رخ کر کے استنجاء کرنا

استنجاء کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے۔ [2]

قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کر کے پاخانہ پیشاب کرنا

☆ قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کر کے پاخانہ یا پیشاب کرنا حرام ہے، خواہ گھر کے اندر ہو یا میدان میں یا جنگل میں ہر جگہ حرام ہے۔

☆ اگر کوئی شخص غلطی سے پاخانہ پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ

---

(۱) ومن المكروهات أن يستقبل القبلة مطلقا ، وأما عند الإستنجاء فمكروه تنزيهي خلاف الأدب كمد الرجل إلى القبلة كما في الحلبي وعند قضاء الحاجة تحريمي . (بريقة محمودية في شرح طريقة محمدية : (۱۱۵/۳) الباب الثاني في الأمور المهمة في الشريعة المحمدية ، الفصل الثالث في التقوى ، النوع الثالث : الأعضاء التي تجري فيها التقوى ، الصنف السابع في آفات الفرج ، ط: مطبعة الحلبي)

☆ (كما كره) تحريما (استقبال قبلة واستدبارها لـ) أجل (بول أو غائط) فلو للاستنجاء لم يكره (ولو في بنيان) لاطلاق النهي (فان جلس مستقبلا لها) غافلا (ثم ذكره انحرف) ندبا لحديث الطبري : من جلس يبول قبالة القبلة فذكرها فتحرف عنها اجلالا لها لم يقم من مجلسه حتى يغفر له ، (ان أمكنه والا فلا) بأس.

وفي الرد: (قوله: لم يكره) أي تحريما لما في المنية أن تركه أدب ولما مر في الغسل أن من آدابه أن لا يستقبل القبلة لأنه يكون غالبا مع كشف العورة حتى لو كانت مستورة لا بأس به ولقولهم يكره مد الرجلين الى القبلة في النوم وغيره عمدا وكذا في حال مواقعة أهله.

الدر المختار مع رد المحتار ، كتاب الطهارة ، باب الأنجاس (۱/ ۳۴۱) ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية ، كتاب الطهارة ، الباب السابع ، الفصل الثالث (۱/ ۵۰) ط: سعيد

☆ البحر الرائق ، كتاب الطهارة ، باب الأنجاس (۱/ ۲۴۳) ط: سعيد

(۲) نفس المرجع السابق .

کر کے بیٹھ جائے تو یاد آنے پر اگر قبلہ کی جانب سے مڑ جانا ممکن ہے تو فوراً مڑ جائے ورنہ جہاں تک ممکن ہو پاخانہ میں قبلہ کی جانب منہ ہونے سے بچے۔ [۱]

قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے پیشاب کرنا

''قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۵/۱)

قبلہ کی طرف تھوکنا

''تھوکنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۱۹/۱)

قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا

☆ جنگل ہو یا آبادی قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پاخانہ پیشاب کرنا مکروہ تحریمی ہے، کعبۃ اللہ کی بے حرمتی ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔ [۲]

☆ چھوٹے بچوں کو پاخانہ پیشاب کے لئے ایسی جگہ بٹھلانا جہاں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہونا جائز اور حرام ہے، اور اس کا گناہ بٹھلانے والے پر ہے۔ [۳]

قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب پاخانہ کرنا

قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے، اسی طرح آبدست کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے۔ [۴]

نص المرجع

[۱] تقدم تخريجه تحت العنوان ''قبلہ رُخ ہو کر ڈھیلا استعمال کرنا''

[۲] ويكره للمرأة أن تمسك ولدها للبول والغائط نحو القبلة، كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۵۰/۱) ط: رشيديه)

[۳] الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة باب الأنجاس، (۳۴۲/۱) ط: سعيد

[۴] البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۲۴۳/۱) ط: سعيد.

[۵] تقدم تخريجه تحت العنوان ''قبلہ رُخ ہو کر ڈھیلا استعمال کرنا'' و ''آبدست کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا''

قرا قرہونا

''ریح'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۷۵/۱)

قرآن اخبار میں لکھا ہوا ہو

''اخبار میں لکھی ہوئی آیات'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۳/۱)

قرآن بے وضو پڑھانا

قرآن مجید بے وضو پڑھانا بھی جائز ہے، خواہ دیکھ کر پڑھے پڑھائے یا زبانی پڑھائے جبکہ قرآن مجید کو ہاتھ نہ لگے، بے وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانا منع ہے۔ (۱)

قرآن بے وضو پڑھ کر ایصال ثواب کرنا

''بے وضو قرآن پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۴۴/۱)

قرآن بے وضو پڑھنا

بے وضو قرآن مجید پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ قرآن مجید کو ہاتھ نہ لگے۔ (۲)

قرآن بے وضو چھونا

قرآن مجید کو بے وضو چھونا جائز نہیں ہے، البتہ ایسے کپڑے سے چھونا جائز ہے جو بدن سے الگ ہو جیسے دوپٹہ اور رومال وغیرہ۔ (۳)

(۱) المحدث لا يمس المصحف ... ولا باس بان يقرأ القرآن. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثانى بيان احكام المحدث، (۱۴۷/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

(۲) ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۲۹۳/۱) ط: سعيد.

(۳) العناية في شرح الهداية: (۱۶۹/۱) كتاب الطهارة، باب الحيض والإستحاضة، ط: رشيدية.

(۴) نفس المرجع

وفيه قال لي بعض الاخوان أيجوز بالمنديل الموضوع على العنق؟ قلت لا اعلم فيه نقلا =

قرآن بے وضو لکھنا

''وضو نہ ہونے کی حالت میں قرآن لکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۸۰/۲)

قرآن چھونے کے لئے تیمم کرنا

وضو کرنے کے لئے پانی موجود ہونے کی صورت میں قرآن مجید کو چھونے کے لئے تیمم کرنا درست نہیں ہے بلکہ وضو کر کے قرآن مجید کو ہاتھ لگائے۔ (۱)

قرآن چھونے کے لئے تیمم کیا

اگر پانی استعمال کرنے پر قادر نہ ہونے کی صورت میں قرآن مجید کو چھونے کے لئے تیمم کیا تو اس سے جنازہ کی نماز پڑھنا یا دوسری نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

قرآن دوسری زبانوں میں تحریر ہو

اگر قرآن دوسری زبانوں میں تحریر ہو تو اس کی تعظیم کرنا بھی واجب ہے یا کی

= والذي يظهر أنه ان تحرك طرفه بحركته لا يجوز والا جاز لاعتبارهم اياه تبعا له كبدنه.
(رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱۷۳/۱) ط: سعيد)
(۱) الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۳۹/۱) ط: رشيدية.
بدائع الصنائع، كتاب الطهارة. (۳۳/۱) ط: سعيد.
(۲) تيممه لدخول المسجد ومس مصحف مع وجود الماء ليس بشيء بل هو عدم لأنه ليس لعبادة يخاف فوتها. (الدر المختار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۴۴/۱) ط: سعيد)
البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۵۰/۱) ط: سعيد.
حلبي كبير: (ص: ۸۳) فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.
ولو تيمم لقراءة القرآن عن ظهر القلب او عن المصحف--- وصلى بذلك التيمم اختلفوا فيه. قال عامة العلماء: لا يجوز.
(فتاوى قاضي خان على هامش الهندية، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۵۲/۱-۵۳) ط: رشيدية)
الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۲۶/۱) ط: رشيدية
البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۵۰/۱) ط: سعيد

اور وضو کے بغیر ہاتھ لگانا منع ہے۔[1]

قرآن کریم کا حفظ پڑھنا

بے وضو قرآن کریم حفظ پڑھنا جائز ہے، اور اگر قرآن مجید کھلا ہوا رکھا ہے، اور اس کو ہاتھ لگائے بغیر صرف دیکھ کر پڑھے تو بھی درست ہے۔[2]

قرآن کریم کا صفحہ

☆ بے وضو قرآن کریم کے صفحات کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔

☆ قرآن کریم کے خالی صفحات پر بھی بے وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے، جیسے قرآن مجید کے اوپر نیچے خالی صفحات ہوتے ہیں ان میں قرآن مجید کی کوئی آیت لکھی ہوئی نہیں ہوتی ہے اس کو بھی بے وضو چھونا جائز نہیں ہے، اسی طرح جلد کے گتے کے بعد قرآن مجید شروع ہونے سے پہلے درمیان میں کچھ خالی صفحات ہوتے ہیں ان کو بھی بے وضو چھونا جائز نہیں ہے، بلکہ جلد پر بھی بے وضو ہاتھ لگانا منع ہے کیونکہ اس جلد اور خالی کاغذات وغیرہ سب کا حکم ایک ہے۔[3]

---

(۱) ولو كان القرآن مكتوبا بالفارسية يحرم على الجنب والحائض مسه بالاجماع وهو الصحيح. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/ ۲۰۲) ط:سعيد)

: ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/ ۲۹۳) ط:سعيد

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/ ۳۹) ط:رشيدية

(۲) تقدم تخريجه تحت العنوان "قرآن بے وضو پڑھنا"

(۳) لايجوز مس المصحف كله المكتوب او غيره بخلاف غيره فانه لايمنع الا مس المكتوب (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/ ۲۰۱) ط:سعيد)

: (قوله: ومسه) اي القرآن ولو في لوح او درهم او حائط لكن لا يمنع الا من مس المكتوب بخلاف المصحف فلا يجوز مس الجلد وموضع البياض منه، وقال بعضهم يجوز وهذا اقرب الى القياس والمنع اقرب الى التعظيم كما في البحر اي والصحيح المنع كما نذكره ومثل القرآن سائر الكتب السماوية كما قدمناه عن القهستاني وغيره وفي التفسير والكتب الشرعية خلاف مر. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/ ۲۹۳) ط:سعيد) =

قرآن کریم کو بے وضو ہاتھ لگانا

☆ پورے قرآن مجید یا اس کے کسی حصے کو بلا وضو ہاتھ لگانا اور لکھنا جائز نہیں ہے۔
البتہ چند شرائط کے ساتھ قرآن مجید کو بے وضو ہاتھ لگانا جائز ہے، اور وہ شرائط یہ ہیں:

① پہلی شرط ناگزیر صورت حال ہے، مثلاً قرآن مجید پانی میں ڈوب جانے یا آگ میں جل جانے کا اندیشہ ہے تو اس کو بچانے کے لئے فوراً بے وضو ہی اٹھالینا جائز ہے۔

② دوسری شرط یہ ہے کہ قرآن مجید ایسے غلاف میں ہو جو اس سے جڑا ہوا نہ ہو، مثلاً وہ کپڑے یا پلاسٹک وغیرہ کی تھیلی میں ہو، یا چمڑے یا کاغذ یا رومال میں لپٹا ہوا ہو، ان حالات میں اس کو بے وضو ہاتھ لگانا اور اٹھانا جائز ہے۔

لیکن اس کی بندھی ہوئی جلد، اور ہروہ چیز جو فروخت کی صورت میں وضاحت کے بغیر اس کے ساتھ شامل تصور کی جاتی ہو، اس کو بے وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے اگر چہ وہ چیز قرآن مجید سے جدا ہو۔

③ تیسری شرط یہ ہے کہ ہاتھ لگانے والا نابالغ ہو، اور پڑھنے کی غرض سے ہاتھ لگائے، یہ حکم زحمت اور دشواری سے بچنے کی غرض سے ہے، بالغ خواہ معلم ہو یا شاگرد بے وضو قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتا، اور حیض اور نفاس والی عورت خواہ معلمہ ہو یا طالبہ ان کے لیے قرآن مجید کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔

④ چوتھی شرط ہاتھ لگانے والا مسلمان ہو۔

اگر مذکورہ شرائط نہ پائی جائیں، تو ناپاک، بے وضو شخص کے لئے قرآن شریف کو ہاتھ لگانا اور جسم کے کسی حصے سے چھونا جائز نہیں ہے۔

☆ بے وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگائے بغیر تلاوت کرنا، حفظ کرنا، یا کوئی اور

:: الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۳۹/۱) ط: رشيدية
:: حاشية الطحطاوی علی الدر، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱۵۰/۱) ط: رشيدية

آدمی اوراق کھول تار ہے تو ہاتھ لگائے بغیر دیکھ کر پڑھنا جائز ہے۔[۱]

قرآن مجید کا ترجمہ

''ترجمہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۱٤/۱)

قرآن مجید کپڑے میں لپٹا ہوا ہو

اگر قرآن مجید ایسے کپڑے میں لپٹا ہوا ہو جو اس کے ساتھ سلا ہوا یا چپکا نہ ہو تو اس کو بے وضو چھونا مکروہ نہیں ہے۔[۲]

(۱) الحنفية قالوا: يشترط لجواز مس المصحف كله أو بعضه أو كتابته شروط: أحدها: من الضرورة كما إذا خاف على المصحف من الغرق أو الحرق فيجوز له في هذه الحالة أن يمسه لإنقاذه، ثانيها: أن يكون المصحف في غلاف منفصل عنه كأن يكون موضوعا في كيس أو في جلد أو ورقة أو ملفوفا في منديل أو نحو ذلك فإنه في هذه الحالة يجوز مسه وحمله أما جلده المتصل به وكل ما يدخل في بيعه بدون نص عليه عند البيع، فإنه لا يحل مسه ولو كان منفصلا عنه على المفتى به، ثالثها: أن يمسه غير بالغ ليتعلم منه دفعا للحرج والمشقة أما البالغ والحائض سواء كان معلما أو متعلما فإنه لا يجوز لهما مسه، رابعها: أن يكون مسلما فلا يحل للمسلم أن يمكن غيره من مسه إذا قدر وقال محمد: يجوز لغير المسلم أن يمسه إذا اغتسل أما تحفيظ غير المسلم القرآن فإنه جائز، فإذا تخلفت هذه الشروط فإنه لا يحل لغير الطاهر المتوضئ أن يمس المصحف بيده أو بأي عضو من أعضاء بدنه أما تلاوة القرآن بدون مصحف فإنها تجوز لغير المتوضئ وتحرم على الجنب والحائض ولكن يستحب لغير المتوضئ أن يتوضأ إذا أراد قراءة القرآن (الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، المبحث الثاني، (۴۷/۱) ط: دار احياء التراث)

- ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱۷۳/۱) ط: سعيد
- الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، بيان احكام المحدث، (۱۴۷/۱) ط: ادارة القرآن
- الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۳۹/۱) ط: رشيدية
- البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۲۰۳/۱) ط: سعيد

(۲) (ولا يجوز لهم) أي للجنب والحائض والنفساء (مس المصحف الا بغلافه) ---- (وكذلك) لايجوز مس المصحف الا بغلافه ......(للمحدث) أيضا لما تقدم من الدليل لأنه غير طاهر (هلد) =

قرآن مجید کو بے وضو ہاتھ لگانا

قرآن مجید کو بے وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔ (۱)

قرآن مجید کو چھونا

☆ بے وضو قرآن مجید کو چھونا اور ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔

☆ بے وضو قرآن مجید کو ایسے کپڑے اور جلد کے اوپر سے بھی چھونا مکروہ تحریمی ہے جو سی کر یا گوند وغیرہ سے چسپاں کر کے جوڑ دیا گیا ہو، خواہ ان اعضاء سے چھوئے جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں مثلاً ہاتھ یا منہ وغیرہ سے یا ان اعضاء سے جو وضو میں نہیں دھوئے جاتے جیسے بازو، سینہ، پیٹ اور پیٹھ وغیرہ یا ایسے کپڑے سے چھوئے جو اس کے جسم پر ہو جیسے آستین، عمامہ، رومال، چادر وغیرہ سے بہر صورت منع ہے۔

☆ بے وضو قرآن مجید کو جلد کے اوپر سے بھی چھونا جائز نہیں ہے۔ (۲)

= يعني جواز الأخذ بالغلاف (اذا كان الغلاف غير مشرز) أي غير مجبوك مشدود بعضه الى بعض مشتق من الشيرازة وهي أعجمية (وان كان الغلاف مشرزا) لايجوز الأخذ به ولا مسه قال في الهداية هو الصحيح يعني أن الغلاف ما يكون متجافيا لا ما يكون متصلا به لأنه صار تبعا للمصحف. (حلبي كبير (ص:۵۹-۵۸) ط:سهيل اكيڈمی)

- ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۱۷۳) ط:سعيد
- الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، بيان احكام المحدث، (۱/۱۲۷) ط:ادارة القرآن

المحدث لا يمس المصحف..... ولا باس بان يقرا القرآن. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني بيان احكام المحدث، (۱/۱۲۷) ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

- ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۲۹۳) ط:سعيد
- الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/۳۹-۳۸) ط:رشيدية
- تقدم تخريجه تحت العنوان "قرآن کریم کو بے وضو ہاتھ لگانا" و "قرآن مجید کپڑے میں لپٹا ہوا ہو"

قرآن مجید کو دستانے پہن کر چھونا

"دستانے پہن کر بلا وضو قرآن چھونا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱ ...

قرآن مجید کو کپڑے سے چھونا

بے وضو قرآن مجید کو ایسے کپڑے سے چھونا مکروہ نہیں ہے جو جسم پر نہ ہو بلکہ الگ ہو۔[1]

قرآن مجید کی آیت لکھی ہوئی ہو

☆اگر کاغذ یا کسی اور چیز پر جیسے کپڑے، جھلی وغیرہ پر قرآن مجید کی آیت لکھی ہوئی ہو، تو بے وضو اس پورے کاغذ کو چھونا مکروہ تحریمی ہے، خواہ اس مقام کو چھوئے جس میں آیت لکھی ہوئی ہے یا اس مقام کو چھوئے جو لکھائی نہ ہونے کی وجہ سے سادہ ہے۔[2]

---

(۱) وقد قال لي بعض الإخوان أيجوز بالمنديل الموضوع على العنق قلت لا أعلم فيه نقلا والذي يظهر أنه ان تحرك طرفه بحركته لا يجوز وإلا جاز لاعتبارهم إياه تبعا له كبدنه. (رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب يطلق الدعاء على ما يشتمل الثناء (۱/۱۷۳)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع (۱/۳۹)، ط: رشيدية

☆ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة (۱/۳۳)، ط: سعيد

(۲) لا يجوز مس المصحف كله المكتوب وغيره بخلاف غيره فإنه لا يمنع إلا مس المكتوب البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض (۱/۲۰۱)، ط: سعيد

☆ (قوله: ومسه) أي القرآن ولو في لوح أو درهم أو حائط لكن لا يمنع إلا من مس المكتوب بخلاف المصحف فلا يجوز مس الجلد وموضع البياض منه، وقال بعضهم يجوز وهذا أقرب إلى القياس والمنع أقرب إلى التعظيم كما في البحر أي والصحيح المنع كما نذكره ومثل القرآن سائر الكتب السماوية كما قدمناه عن القهستاني وغيره وفي التفسير والكتب الشرعية خلاف مر. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض مطلب لو أفتى مفت بشيء من هذه الأقوال (۱/۲۹۳)، ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/۳۹)، ط: رشيدية

☆ حاشية الطحطاوي على الدر، كتاب الطهارة، باب الحيض (۱/۱۵۰)، ط: رشيدية

۔ ہاں اگر پتھر یا دیوار یا روپیہ پر قرآن مجید کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہے، تو اس صورت میں بے وضو صرف اسی مقام کو چھونا مکروہ ہے جس میں لکھا ہوا ہے، اور جہاں پر قرآن مجید کی آیت لکھی ہوئی نہیں ہے بلکہ سادہ ہے اس مقام کو چھونا مکروہ نہیں ہے۔ (۱)

قطب تارہ کی طرف منہ کر کے پیشاب، پاخانہ کرنا

قطب تارہ کی طرف منہ کر کے پیشاب و پاخانہ کرنا درست ہے، کیوں کہ یہ تم کعبہ شریف کے لئے ہے کہ اس کی طرف پیشاب پاخانہ کرتے وقت منہ نہ کرے۔ (۲)

---

(۱) یحرم (به) ای بالأکبر (وبالأصغر) مس مصحف ای ما فیه آیة کدرهم وجدار.

وفی رد المحتار: قال ح: لكن لا يحرم في غير المصحف الا بالمكتوب ای موضع الكتابة، كذا في باب الحيض من البحر. (رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب يطلق الدعاء على مايشمل الثناء (۱/۱۷۳)، ط: سعيد

= ومحل الخلاف في المصحف أما غيره فلا يحرم منه الا المكتوب، كذا في باب الحيض من البحر. (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الطهارة (۱/۹۹)، ط: رشيديه)

= الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/۳۹)، ط: رشيدية

(۲) عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا أتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها ولكن شرقوا أو غرّبوا. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: كتاب الطهارة، باب آداب الخلاء، الفصل الأوّل (ص: ۴۲)، ط: قديمى)

= وقال الداودي: اختلف في قوله: شرقوا أو غربوا فقيل انما ذلك في المدينة وما أشبهها كأهل شام واليمن وأما من كانت قبلته من جهة المشرق أو المغرب فانه يتيامن أو يتشاءم (عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب لا تستقبل القبلة بغائط أو بول الخ، (۲/ ۲۲۱)، ط: رشيدية)

= فتح الباري شرح صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب لا تستقبل القبلة بغائط أو بول الخ، (۱/ ۳۲۷)، ط: دار الكتب العلمية)

= كره تحريمًا استقبال قبلة واستدبارها لبول أو غائط. (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، (۱/ ۳۴۱)، ط: سعيد) =

قطرہ

جس شخص کا مزاج قوی ہو، اور اس کو یقین ہو کہ پیشاب کے بعد قطرہ نہیں آئے گا تو ایسے آدمی کے لئے پیشاب کرنے کے بعد صرف پانی سے دھولینا کافی ہوگا، لیکن جس شخص کو پیشاب کے بعد دیر تک قطرہ آتا ہے، اگر وہ ڈھیلہ یا ٹشو استعمال نہیں کرے گا صرف پانی سے دھوئے گا تو یقیناً اس کا پاجامہ، لنگی اور کپڑا وغیرہ گندہ ہوگا اور وہ پیشاب کے معاملہ میں احتیاط نہ کرنے پر گناہ گار ہوگا۔ لہٰذا ایسے شخص پر ڈھیلہ یا ٹشو استعمال کرنا ضروری ہے۔ (۱)

جس شخص کو پیشاب کا قطرہ آتا ہے اگر سوراخ کے اندر قطرہ نظر آتا ہے لیکن

= ت البحر الرائق: كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۴۳)، ط: سعيد.

ت الفتاوى السراجية: كتاب الصلاة، فصل في الاستنجاء، (ص: ٦)، ط: سعيد.

ت فتاوى دار العلوم ديو بند، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثاني (۱/۲۷۴)، ط: دار الاشاعت)

(۱) يجب الاستبراء بمشي او تنحنح او نوم على شقه الايسر، ويختلف بطباع الناس.

(قوله: يجب الاستبراء الخ) هو طلب البراءة من الخارج بشيء مما ذكره الشارح حتى يستيقن بزوال الاثر .... ومحله اذا أمن خروج شيء بعده فيندب ذلک مبالغة في الاستبراء او المراد الاستبراء بخصوص هذه الاشياء من نحو المشي والتنحنح، اما نفس الاستبراء حتى يطمئن قلبه بزوال الرشح فهو فرض وهو المراد بالوجوب ولذا قال الشرنبلالي: يلزم الرجل الاستبراء حتى يزول اثر البول ويطمئن قلبه. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء و الاستنجاء (۱/۳۴۵-۳۴۴) ط: سعيد)

ت والاستبراء واجب حتى يستقر قلبه على انقطاع العود، كذا في الظهيرية، قال بعضهم يستنجي بعد ما يخطو خطوات، وقال بعضهم يركض برجله على الارض ويتنحنح ويلف رجله اليمنى على اليسرى وينزل من الصعود إلى الهبوط والصحيح ان طباع الناس مختلفة فمتى وقع في قلبه انه تم استفراغ ما في السبيل يستنجي، هكذا في شرح منية المصلي لابن امير الحاج والمضمرات. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/۴۹)، ط: رشيدية)

ت البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/۲۴۰)، ط: سعيد

باہر کی طرف منہ پر ظاہر نہیں ہوا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔[۱]

☆ اگر کسی آدمی کو پیشاب کا قطرہ آتا ہے لیکن مسلسل نہیں آتا تو جب بھی پیشاب کا قطرہ باہر آنے کا یقین ہوگا وضو ٹوٹ جائے گا، نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرنا ضروری ہوگا۔[۲]

☆ اور اگر پیشاب کا قطرہ مسلسل آنے کی وجہ سے معذور کے حکم میں آگیا یعنی پورے وقت میں وضو کرنے کے بعد اتنا وقت نہیں ملتا کہ چار رکعت فرض نماز قطرہ کے بغیر پڑھ سکے تو وہ معذور ہو جائے گا، اس کا حکم یہ ہے کہ فرض نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو کرے اور اس وضو سے اس وقت کے اندر جتنے فرائض، نوافل اور سنت پڑھنا چاہے پڑھے، جب وقت نکل جائے گا وضو ٹوٹ جائے گا۔[۳]

---

(۱) لم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور

وفي الرد: فلو نزل البول إلى قصبة الذكر لا ينقض لعدم ظهوره. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في نواقض الوضوء، (۱/۱۳۵)، ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۹)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۱)، ط: سعيد

(۲) (وينقضه خروج) كل خارج (نجس) بالفتح ويكسر (منه) أي من المتوضي الحي معتادًا أو لا من السبيلين أو لا (إلى ما يطهر) أي يلحقه حكم التطهير

وفي الرد: (قوله: معتادا) كالبول والغائط أو لا كالدودة والحصاة.

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء (۱/۱۳۵-۱۳۴) ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/۲۹) ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس (۱/۱۰) ط: رشيدية

(۳) المستحاضة ومن به سلس البول او استطلاق البطن او انفلات الريح او رعاف دائم او جرح لايرقأ يتوضئون لكل صلاة ويصلون بذلك الوضوء في الوقت ما شاءوا من الفرائض والنوافل هكذا في البحر الرائق. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع (۱/۴۱) ط: رشيدية)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة باب الحيض، (۱/۲۱۵) ط: سعيد

☆ حاشية الطحطاوي على الدر، كتاب الطهارة، باب الحيض (۱/۱۵۵) ط: رشيدية

قطرہ آنے کا یقین ہو

پیشاب کے بعد پیشاب کا قطرہ آنے کے یقین ہونے کے باوجود استنجاء میں ڈھیلہ یا ٹشو استعمال نہ کرے تو ایسی صورت میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے، ڈھیلے وغیرہ سے استنجاء کر کے اطمینان حاصل ہو جانے کے بعد وضو کر کے نماز پڑھے۔ (۱)

قطرہ خارج ہونے کا یقین ہو

''شک ہو گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۵۳/۲)

قطرے آتے رہتے ہیں

جس شخص کو پیشاب کے بعد قطرے آتے رہتے ہیں وہ پیشاب کرنے کے بعد پہلے ڈھیلہ یا ٹشو پیپر استعمال کرے پھر جب اطمینان ہو جائے کہ اب قطرے نہیں آرہے ہیں تب پانی سے استنجاء کرے یا عضو مخصوص کے سوراخ میں روئی وغیرہ رکھ لے پھر اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھے۔ (۲)

---

(۱) یجب الاستبراء بمشی او تنحنح او نوم علی شقه الایسر، ویختلف بطباع الناس.
(قوله: یجب الاستبراء الخ) هو طلب البراءة من الخارج بشیء مما ذکره الشارح حتی یستیقن بزوال الاثر...... ومحله اذا امن خروج شیء بعده فیندب ذلک مبالغة فی الاستبراء او المراد الاستبراء بخصوص هذه الاشیاء من نحو المشی والتنحنح، اما نفس الاستبراء حتی یطمئن قلبه بزوال الرشح فهو فرض وهو المراد بالوجوب ولذا قال الشرنبلالی: یلزم الرجل الاستبراء حتی یزول اثر البول ویطمئن قلبه. وقال: عبرت باللزوم لکونه اقوی من الواجب، لأن هذا یفوت الجواز لفوته فلایصح له الشروع فی الوضوء حتی یطمئن بزوال الرشح. (رد المحتار، کتاب الطهارة، باب الانجاس، مطلب فی الفرق بین الاستبراء والاستنقاء و الاستنجاء (۱/ ۳۴۵-۳۴۴) ط:سعید)

الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/ ۴۹) ط:رشیدیة
البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/ ۲۴۰) ط:سعید
(۲) انظر الحاشیة السابقة.

وإذا حشا إحلیله بقطنة خوفاً من خروج البول، ولولا القطنة یخرج منه البول، فلا بأس به =

قعدہ اور سجدہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

اگر کسی کو ''بواسیر'' کی شکایت ہے، نماز کے دوران رکوع اور سجدہ کی حالت میں اور بیٹھنے کی صورت میں ہمیشہ فضلہ خارج ہوتا رہتا ہے، البتہ کھڑے ہونے کی حالت میں فضلہ خارج نہیں ہوتا، تو ایسی صورت میں اگر بیٹھنے کی کوئی ایسی ہیئت ہو سکتی ہے کہ اس میں فضلہ خارج نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے، اور رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کھڑے ہی کھڑے نماز پڑھے اور رکوع اور سجدہ کے لئے اشارہ کرے۔

اگر پاخانہ کے مقام میں کوئی کپڑا وغیرہ لگا کر رکھنے سے فضلہ خارج نہ ہو، اور کپڑے کے بیرونی جانب تک نجاست نہ پہونچے تو اس طرح قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ پڑھ سکتا ہے تو قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ پڑھے ورنہ بیٹھ کر پڑھے، اگر زمین پر سجدہ کر سکتا ہے بہتر ورنہ اشارے سے پڑھے۔[1]

قلعہ فتح ہو گیا مسواک کی برکت سے

''مسواک کی برکت سے قلعہ فتح ہو گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۱۵)

= ولا ينتقض وضوءه حتى يظهر البول على القطنة . (المحيط البرهاني : كتاب الطهارات ، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء ، (۱/۱۹۲)، ط: إدارة القرآن)

○ الفتاوى التاتارخانية : كتاب الطهارة ، الفصل الثاني في مايوجب الوضوء ، (۱/۲۳۹)، ط: مكتبة الفاروقية .

○ الفتاوى الهندية : كتاب الطهارة ، الباب الأوّل في الوضوء ، الفصل الخامس في نواقض الوضوء ، (۱/۱۰) ،ط: رشيديه .

(۱) (قوله: ولقد يتحتم القعود الخ)اى يلزمه الايماء قاعدا لخلفيته عن القيام الذى عجز عنه حكما إذ لو قام لزم فوت الطهارة او الستر او القراءة او الصوم بلا خلاف حتى لو لم يقدر على الايماء قاعدا كما لو كان بحال لو صلى قاعدا يسيل بوله او جرحه ولو صلى مستلقيا لايسيل منه شئ فانه يصلى قائما بركوع و سجود كما نص عليه فى المنية، قال شارحها لان الصلاة بالاستلقاء =

قوتِ حافظہ میں اضافہ بذریعہ وضو

ابراہیم نخعی جو مشہور جلیل القدر تابعی ہیں، اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاد کے استاد ہیں، ان کے متعلق منقول ہے کہ وہ جو کچھ پڑھتے تھے سب بھول جاتے تھے یاد نہیں رہتا تھا، ایک رات انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جو پڑھتا ہوں بھول جاتا ہوں یاد نہیں رہتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان چند چیزوں پر عمل کرو: کم کھاؤ، کم سوؤ، قرآن پاک کی زیادہ تلاوت کرو، نماز کثرت سے پڑھو، ہر نماز کے واسطے وضو کیا کرو، اور ہر وضو میں مسواک کیا کرو۔ (۱)

قہقہہ

نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور جنازہ کی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے وضو نہیں ٹوٹتا، اس کی وجہ یہ

= لاتجوز بلاعذر كالصلاة مع الحدث لترجح ما فيه الاتيان بالاركان وعن محمد انه يصلي مضطجعا ولا اعادة في شيء مما تقدم اجماعا. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، (۱/۳۴۵)، ط:سعيد)

- الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر، (۱/۱۳۸)، ط:رشيدية
- الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلاة، الفصل الحادي والثلاثون، (۲/۱۳۱)، ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.
- يجب رد عذره أو تقليله بقدر قدرته ولو بصلاته مؤميا. قوله : (ولو بصلاته مؤميا) أي: كما إذا سال عند السجود ولم يسل بدونه فيؤمي قائما أو قاعدا ، وكذا لو سال عند القيام يصلي قاعدا . (الدر مع الرد: كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب في أحكام المعذور ، (۱/۳۰۷) ، ط: سعيد)
- حاشية الطحطاوي على الدر المختار : كتاب الطهارة ، باب الحيض ، (۱/۱۵۶) ، ط: المكتبة العربية
- البحر الرائق : كتاب الطهارة ، باب الحيض ، (۱/۲۱۶) ط: سعيد .

نقل آوردہ اند کہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ ہرچند چیزی بخواند و یاد میگرفت باز فراموش میشد، شبے رسول علیہ السلام را بخواب دید از احوال خود بنالید و گفت یا رسول اللہ! چیزی بخوانم یاد نمی ماند، رسول علیہ السلام فرمود: یا ابراہیم! چند چیز را بجا=

ہے کہ عقلی قیاس یہ ہے کہ قہقہہ سے وضو بالکل نہ ٹوٹے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز میں قہقہہ لگانے کی وجہ سے وضو اور نماز دونوں کو لوٹانے کا حکم دیا ہے، اس لئے مسلمانوں پر نبی کریم ﷺ کا حکم ماننا لازم ہو گیا ہے، چاہے اس کی حکمت ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔

اصول فقہ کا قانون ہے کہ اگر شریعت کا کوئی حکم ظاہری قیاس کے خلاف ہو تو اس کو اس موقع کے ساتھ خاص کیا جاتا ہے جس پر وہ حکم وارد ہوا ہے، اس کے علاوہ دوسرے مواقع پر وہ حکم نہیں لگایا جاتا، لہٰذا یہ حکم عام نمازوں کے لئے ہے جنازہ کی نماز کے لئے نہیں۔

☆ جنازے کی نماز اور تلاوت کے سجدے میں قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، بالغ ہو یا نابالغ دونوں کا حکم ایک ہے البتہ سجدہ اور جنازہ کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

☆ اگر مقتدی کا امام نماز میں زور سے ہنسا، یا عمداً اس نے وضو توڑ دیا، پھر اس کے بعد مقتدی زور سے ہنسا خواہ وہ مقتدی مسبوق ہی کیوں نہ ہو، تو اس حالت میں مقتدی کا وضو قہقہہ سے نہیں ٹوٹے گا کیونکہ جب امام زور سے ہنسا یا اس نے جان بوجھ کر وضو توڑ دیا تو نماز باطل ہو گئی اب جب مقتدی زور سے قہقہہ لگا کر ہنسا تو وہ ہنسا نماز کے اندر نہیں پایا گیا بلکہ نماز سے باہر پایا گیا، اور نماز سے باہر زور سے قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

☆ اگر امام نے قصداً نماز میں بات کی، پھر اس کے بعد مقتدی قہقہہ مار کر ہنسا تو مقتدی کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

= آر اندک خور، و اندک خسپ، و قرآن بسیار خوان، و نماز بسیار کن، و ہمہ نمازی طہارت میازد، و ہمہ طاقتی مسواک کن ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ گفت از خواب بیروں آمدم و این وصیت رسول علیہ السلام را بجا آوردم در میان اندک روزگار مقتدا عالمیان شدم۔

روزی زہد و یر لو ر پیش ما ورش حکایت کروند، وی گفت سخن وی پیش من مگوئید کہ وی بسیار خواست زیرا کہ مرا او رامای یکبار بتقضائے حاجت آو میان حاجت کی آید و او را دو بار۔ (صلوٰۃ مسعودی تصنیف مولانا مولوی شیخ فقیہ ابو مسعود ابن محمود بن یوسف سمرقندی (ص: ۱۰۵، ۱۰۶) باب نہم در بیان مسواک، طبع در مطبع فتح الکریم واقع بمبی بزیور طبع مزین گشت)

بالغ مرد یا عورت کا رکوع سجدہ والی نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، ایسی صورت میں دوبارہ وضو کرکے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

اور قہقہہ سے مراد اتنی آواز سے ہنسنا ہے کہ ساتھ والا آدمی سن لے، اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲)

☆ سلام پھیرنے کے وقت قصداً قہقہہ لگائے تو اس صورت میں نماز باطل نہیں ہوگی، مگر وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۳)

واضح رہے اللہ کے دربار میں نماز کے لئے کھڑا ہو کر قہقہہ لگانا بہت بڑا گناہ

---

(۱) وكذا القهقهة في كل صلاة ذات ركوع وسجود..... فالقهقهة في الصلاة ذات الركوع والسجود تنقض الوضوء والصلاة جميعاً سواء كان القهقهة عامداً..... أو ناسياً. (حلبي كبير: ۱۴۱، باب نواقض الوضوء، ط: سهيل)، يجب بأن يعلم أن القهقهة في كل صلاة فيها ركوع وسجود ينقض الصلاة والوضوء عندنا وفي الكافي قيد الانتقاض بقهقهة مصلٍّ بالغ، (التتارخانية: (۱/ ۱۳۸)، كتاب الصلوٰة، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء نوع منه في القهقهة، ط: ادارة القرآن) والقهقهة هي ما يسمع جيرانه بالغ ولو امرأة. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۴۴ - ۱۴۵، كتاب الصلوٰة مطلب نواقض الوضوء، ط: سعيد كراچى)، (البحر الرائق: ۱/ ۱ ر ۴۲، كتاب الطهارة، ط: سعيد كراچى)

(۲) وحد القهقهة أن يكون مسموعاً له ولجيرانه ..... القهقهة في كل صلاة فيها ركوع وسجود تنقض الصلوٰة والوضوء عندنا كذا في المحيط. (الفتاوى هندية: ۱/ ۱۲، الفصل في نواقض الوضوء)، (حلبي كبير: ۱۴۱ باب نواقض الوضوء، ط: سهيل)، (شامي: ۱/ ۱۴۴، باب نواقض الوضوء، ط: سعيد)، (هندية: ۱/ ۱۲، كتاب الطهارة فصل في نواقض الوضوء، ط: رشيدية)

(۳) الحنفية قالوا: القهقهة في الصلاة تنقض الوضوء وقد وردت في ذلك أحاديث: منها ما رواه الطبراني عن أبي موسى، قال: بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلّي بالنّاس، إذ دخل رجل فتردى في حفرة كانت في المسجد، وكان في بصره ضرر. فضحك كثير من القوم، وهم في الصلاة، فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضحك أن يعيد الوضوء، ويعيد الصلاة. والقهقهة هي: أن يضحك بصوت يسمعه من بجواره فإذا وقع منه ذلك انتقض الوضوء ولو لم يظل زمن القهقهة، بخلاف ما إذا ضحك بصوت يسمعه هو وحده، ولا يسمعه من بجواره فإن وضوءه لا ينتقض بذلك بل تبطل به الصلاة، وإنّما ينتقض الوضوء بالقهقهة إذا كان المصلي بالغاً، ذكراً كان أو امرأة، عامداً كان أو ناسياً ويشترط أيضاً أن تقع القهقهة في صلاة ذات ركوع وسجود، فإن كان في سجود تلاوة ونحوه، والقهقهة يبطل سجوده ولم ينتقض. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: =

ے. اللہ تعالیٰ کے دربار کی شان کے خلاف ہے، اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے۔

قہقہہ سے وضو ٹوٹنے کا راز

بہتا ہوا خون اور زیادہ قے (الٹی) بدن کو آلودہ کرنے والی اور نفس کو ناپاک کرنے

ے کتاب الطہارۃ، مباحث الوضوء، مبحث نواقض الوضوء، (١/ ٩١) ط: مکتبۃ الحقیقۃ)

ذلك الفرق بينهما ظاهر، وهو ان المصلي في مناجاة الرب سبحانه، والمقصود بالصلاة إظهار الخشوع والخضوع والتعظيم لله تعالى، فالضحك قهقهة فيها جناية عظيمة تناسب ذلك انتقاض ... زجرًا له كتجيس الخمر من الشرع إهانة لها، وزجرًا للشاربين لمجبوها، وهذه المعاني لا توجد خارج الصلاة ..... ولأنّ النّص إذ ورد على خلاف القياس لا القياس على غيره بل يقتصر على مورده فلأجل هذا لم يجعل حدثًا خارج الصلاة، ولا في صلاة الجنازة وسجدة التلاوة. (البناية شرح الهداية: كتاب الطهارات، فصل في نواقض الوضوء، (١/ ٢٩٢)، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

- (و) ينقضه ..... (و قهقهة) هي ما يسمع جيرانه (بالغ) ولو امرأة سهوا (يقظان)..... (يصلي) ولو حكما كالباني (بطهارة صغرى) ولو تيمما (مستقلة) ..... (صلاة كاملة) ولو عند السلام عمدا فتبطل الوضوء لا الصلاة ..... ولو قهقه امامه او احدث عمدا لم قهقه المؤتم ولو مسبوقا فلا ينقض بخلافها بعد كلامه عمدا في الأصح.

(قوله: فلا نقض) أي لوضوء المؤتم لأن قهقهته وقعت بعد بطلان صلاته بقهقهة امامه .....

(قوله: بخلافها) أي بخلاف قهقهة المأموم بعد كلام الامام عمدا وكذا بعد سلامه عمدا لأنهما قاطعان للصلاة لا مفسدان اذ لم يفوتا شرطها وهو الطهارة فلم يفسد بهما شيء من صلاة المأموم فينقض وضوئه بقهقهته أما حدثه عمدا وكذا قهقهته عمدا فمفوتان للطهارة فيفسد جزء يلاقيانه فيفسد من صلاة المأموم كذلك فتكون قهقهة المأموم بعد الخروج من الصلاة فلا تنقض.

(قوله: (في الأصح) مقابله ما في الخلاصة حيث صح عدم فساد الطهارة بقهقهة المأموم بعد كلام الإمام أو سلامه عمدًا. قال في الفتح: ولو قهقه بعد كلام الإمام عمدًا فسدت على الأصح على خلاف ما في الخلاصة اهـ. أقول: وما في الفتح صححه في الخانية أيضًا. (ردالمحتار، كتاب الطهارة مطلب نوم الأنبياء غير ناقض، (١/ ١٣٦-١٣٣)، ط: سعيد)

- البحر الرائق، كتاب الطهارة، (١/ ٢١-٣٠)، ط: سعيد

- الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (١/ ١٢)، ط: رشيدية

إذا تكلّم في صلاته ناسيًا او عامدًا، خاطئًا او قاصدًا قليلًا أو كثيرًا تكلّم لاصلاح صلاته بأن قام الإمام في موضع القعود، فقال له المقتدي اقعد او قعد في موضع القيام فقال له قم أو لا لاصلاح صلاته ويكون الكلام من كلام النّاس استقبل الصلاة عندنا، كذا في المحيط. =

والی چیزیں ہیں، اور نماز میں قہقہہ لگانا ایک قسم کا جرم ہے جس کا کفارہ ہونا چاہئے۔[1]

اگر ان چیزوں سے شارع علیہ السلام وضو کرنے کا حکم دیں تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہے، اور قہقہہ اس لئے جرم ہے کہ نماز میں قہقہہ لگانا کسی نفسانی پلیدی اور گندگی کے باعث ہوتا ہے جس کے ازالہ کے لئے وضو کرنا لازم ہوا۔

قیامت کے دن امت کی پہچان کیسے ہوگی

''امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کی پہچان'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

قے

☆ منہ بھر کر قے کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور منہ بھر کر قے کی تعریف یہ ہے کہ آدمی اس کو روکنے پر قادر نہ ہو۔

☆ تھوڑی تھوڑی کر کے متعدد دفعہ قے ہوئی، اگر سب کا مجموعہ اتنا ہے کہ اگر ایک دفعہ میں گرتی تو منہ بھر کر ہو جاتی، تو اگر ایک ہی متلی (قے کرنے کو جی چاہنا) برابر باقی رہی، اور تھوڑی تھوڑی قے ہوتی رہی تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر ایک ہی متلی برابر باقی نہیں رہی، بلکہ پہلی مرتبہ کی متلی ختم ہوگئی اور طبیعت اچھی ہوگئی، گھبراہٹ دور ہوگئی، پھر دوبارہ متلی شروع ہوئی اور تھوڑی قے ہوگئی، پھر جب یہ متلی ختم ہوگئی، تو تیسری دفعہ پھر متلی شروع ہو کر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔[2]

= هذا إذا تكلم قبل أن يقعد قدر التشهد، هكذا في فتاوى قاضي خان. (الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، (۱/ ۹۸)، ط: رشيديه)

(۱) والدم السائل والقيء الكثير ملوثان للبدن مبلدان للنفس والقهقهة في الصلاة خطيئة تحتاج إلى كفارة، فلا عجب أن يأمر الشارع بالوضوء من هذه، ولا عجب إلا يأمر، ولا عجب أن يرغب فيه من غير عزيمة

حجة الله البالغة، القسم الثاني، موجبات الوضوء، (۱/ ۳۰۰)، ط: دار الجيل.

(۲) (و) ينقضه (قيء ملأ فاه) بأن يضبط بتكلف (من مرة) بالكسر أي صفراء (أو علق) =

قے بچہ کرے

''چھوٹا بچہ دودھ الٹی کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۹۸/۱)

قے سے وضوٹوٹنے کا راز

''تقیہ سے وضوٹوٹنے کا راز'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۲۱/۲)

قے منہ بھر کر ہو تو ناپاک ہے

جو قے منہ بھر کر ہو وہ ناپاک ہے (نجاست غلیظہ ہے) ایک درہم کی مقدار کپڑے پر لگ جائے تو معاف ہے، اس سے زیادہ لگے تو دھوئے بغیر اس کے ساتھ نماز نہیں ہوگی، جسم دار نجاست میں درہم کے وزن کا اعتبار ہے، اور پتلی (لیکویڈ) ہو تو ہتھیلی کے بقدر معاف ہے اس سے زیادہ معاف نہیں ہے۔ (۱)

= أي سوداء وأما العلق النازل من الرأس فغير ناقض (أو طعام أو ماء) إذا وصل إلى معدته وإن لم يستقر. (الدر المختار، كتاب الطهارة، (۱۳۷/۱)، ط: سعيد)
☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۱/۱)، ط: رشيدية
☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۳/۱)، ط: سعيد
☆ (ويجمع متفرق القيء) ويجعل كقيء واحد (لاتحاد السبب) الغثيان عند محمد وهو الأصح لأن الأصل إضافة الأحكام إلى أسبابها إلا لمانع كما بسط في الكافي
وفي الرد: ومحمد يعتبر اتحاد السبب وهو الغثيان. وتفسير اتحاده أن يقيء ثانيا قبل سكون النفس من الغثيان، فإن بعد سكونها كان مختلفا بحر. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة مطلب في كي الحمصة، (۱۴۰/۱)، ط: سعيد)
☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس (۱۱/۱) ط: رشيدية
☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳٦/۱)، ط: سعيد
(۱) والقيء ملء الفم ونجاستها غليظة بالاتفاق ...... (وعفي قدر الدرهم) وزنًا في المتجسدة وهو عشرون قيراطا ومساحة في المائعة وهو قدر مقعر الكف داخل مفاصل الأصابع كما وفقه الهندواني، وهو الصحيح فذلك عفو (من) النجاسة (المغلظة) فلا يعفى عنها إذا زادت على الدرهم مع القدرة على الإزالة . (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: كتاب الطهارة، باب الأنجاس والطهارة عنها، (ص: ١٥٦،١٥٥)، ط: قديمی) =

قے میں بلغم خارج ہوا

اگر قے میں بلغم خارج ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

قے میں پاک چیز نکلے

اگر قے میں کوئی پاک چیز نکلی، اور منہ بھر کر نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر منہ بھر کر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

قے میں خون آئے

☆ اگر کسی کو قے میں خون آئے تو اگر پتلا اور بہتا ہوا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا، چاہے کم ہو یا زیادہ، اور اگر خون جما ہوا ٹکڑوں کی صورت میں گرے تو منہ بھر کر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر کم ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

= ☆ وقدر الدرهم وما دونه من النجس المغلظ ...... جازت الصلاة معه وإن زاد لم يجز. (الهندية: كتاب الطهارات، باب الأنجاس وتطهيرها، (۱/۴۵)، ط: المصباح)

☆ (و) ينقضه (قيء ملأ فاه) ...... وهو نجس مغلظ ولو من صبي ساعة ارتضاعه هو الصحيح لمخالطة النجاسة، ذكره الحلبي.

الدر المختار، كتاب الطهارة، (۱/۱۳۸)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثاني، (۱/۴۶)، ط: رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۳۰)، ط: سعيد

(۱) (لا) ينقضه قيء من (بلغم) على المعتمد (أصلا) إلا المخلوط بطعام فيعتبر الغالب ولو استويا فكل على حدة. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، (۱/۱۳۸)، ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۱۱)، ط: رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۴)، ط: سعيد

(۲) (و) ينقضه (قيء ملأ فاه) بأن يضبط بتكلف (من مرة) ...... (أو طعام أو ماء) إذا وصل إلى معدته وإن لم يستقر. (الدر المختار، كتاب الطهارة، (۱/۱۳۷)، ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۱۱)، ط: رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۴)، ط: سعيد

... اگر قے میں دماغ، پیٹ، اور منہ سے بہنے والا خون نکلے، خواہ منہ بھر کر ہو یا کم ہو، ہر صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱)

قے میں کیڑا نکلے

اگر قے میں کوئی پاک چیز جیسے کیڑا وغیرہ نکلے، اور منہ بھر کر نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر منہ بھر کر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

(وإن قاء دما) ...... إن كان سائلاً (نزل من الرأس ينقض) اتفاقا ..... (وإن كا علقا) اي منجمدا (لاينقض) اتفاقا ..... (وإن صعد) الدم (من الجوف) إن كان علقا لاينقض) اتفاقا (إلا أن يملأ الفم) ..... وإن كان سائلاً فعلى قول ابي حنيفة ينقض وإن لم) اي : ولو لم (يكن ملأ الفم) . (حلبي كبير ، فصل في نواقض الوضوء ، (ص: ۱۳۰) ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

= (و) ينقضه (قيء ملأ فاه) بأن يضبط بتكلف (من مرة) بالكسر اي صفراء (أو علق) اي سوداء وأما العلق النازل من الرأس فغير ناقض--- (و) ينقضه (دم) مائع من جوف أو (غلب على بزاق) حكما للغالب (أو ساواه) احتياطا (لا) ينقضه (المغلوب بالبزاق) والقيح كالدم والاختلاط بالمخاط كالبزاق. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، (۱/۱۳۷ - ۱۳۹)، ط: سعيد)

= الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس ،(۱/۱۱)، ط: رشيدية

= البحر الرائق، كتاب الطهارة ،(۱/۳۴-۳۵)، ط: سعيد

(۲) ولو هو في المرىء فلا نقض اتفاقا كقيء حية أو دود كثير لطهارته في نفسه

وفي الرد : وينبغي إذا ملأ الفم على القول بنجاسته بحر و نهر ، ولكن سيأتي في باب المياه أن الحية البرية تفسد الماء إذا ماتت فيه ومقتضاه أنها نجاسة فلعل ماهنا محمول على ما إذا كانت صغيرة جدا بحيث لايكون لها دم سائل ، لأنها حينئذ لاتفسد الماء فتكون طاهرة كالدودة .

الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة ،مطلب في نواقض الوضوء،(۱/۱۳۸) ،ط: سعيد

= لو قاء دودا كثيرا أو حية ملأت فاه لا ينقض لأن ما يتصل به قليل و هو غير ناقض اهـ و قد يقال : ينبغي على قول من حكم بنجاسة الدود أن ينقض إذا ملأ الفم. (البحر الرائق، كتاب الطهارة ،(۱/۳۴) ،ط: سعيد)

النهر الفائق، كتاب الطهارة ،(۱/۵۴)،ط: دار الكتب العلمية.

﴿ گ ﴾

کاغذ

☆ سادہ کاغذ یا کچھ لکھے ہوئے کاغذ سے ڈھیلے کا کام لینا مکروہ ہے۔

☆ موجودہ دور میں جو کاغذ ڈھیلہ کے طور پر استعمال کرنے کے لئے بنا۔۔۔ جاتا ہے جس کو ٹشو پیپر (TOILET TESSUE) یا کلینک پیپر کہا جاتا ہے، لکھنے کے قابل نہیں ہوتا، اس میں جذب کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اس سے استنجا کرنا اور اس سے ڈھیلہ کا کام لینا بلا کراہت جائز اور درست ہے۔[1]

کاغذ پر آیت لکھی ہوئی ہو

"قرآن مجید کی آیت لکھی ہوئی ہو" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۲/۲)

کاغذ پر بے وضو قرآن لکھنا

"وضو نہ ہونے کی حالت میں قرآن لکھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۸۰/۲)

کافر پہلے کلی کرتا ہے پھر ہاتھ دھوتا ہے

"کلی سے وضو کی ابتدا کرنا منع ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۳۸/۲)

---

(۱) ولا يستنجي بكاغذ وإن كانت بيضاء، كذا في المضمرات. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰)، ط: رشيدية)

(۲) و إذا كان العلة في الأبيض كونه آلة الكتابة كما ذكرناه يؤخذ منها عدم الكراهة فيما لا يصلح لها إذا كان قالعا للنجاسة غير متقوم كما قدمناه من جوازه بالخرق البالي. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۱/ ۳۴۰)، ط: سعيد)

(۳) البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس (۱/ ۲۴۳)، ط: سعيد

کافر کا جھوٹا پانی

''مشرکین کا جھوٹا پانی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۳۰)

کافر کے گھر سے پانی لے کر وضو کرنا

کافر کے گھر سے پانی لے کر وضو اور غسل کرنا جائز ہے، نماز ہو جائے گی لیکن ان کے گھر کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔ (۱)

کافر نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا

اگر کوئی کافر اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا، البتہ اگر یہ معلوم

(۱) ولو ادخل الكفار او الصبيان أيديهم لاينجس إذا لم يكن على أيديهم نجاسة حقيقية. (حلبي كبير، فصل في الحياض، (ص: ۱۰۳)، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

(۲) (الطهارة من الاحداث جائزة بماء السماء والاودية والعيون والآبار والبحار) لقوله تعالى وانزلنا من السماء ماء طهورا وقوله عليه السلام الماء طهور لا ينجسه شيء الا ما غير لونه او طعمه او ريحه وقوله عليه السلام في البحر هو الطهور ماؤه والحل ميتته ومطلق الاسم ينطلق على هذه المياه. (الهداية مع فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الماء الذى يجوز به الوضوء وما لايجوز، (۱/۶۱-۶۰)، ط: رشيدية)

(۳) البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۶۶)، ط: سعيد

(۴) ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱/۱۷۹)، ط: سعيد

(۵) وفي التاترخانية قبيل الأضحية عن جامع البيان لأبي يوسف: من اشترى لحمًا فعلم أنّه مجوسي وأراد الرد، فقال: ذبحه مسلم يكره أكله اهـ. ومفاده أنّ مجرد كون البائع مجوسيًّا يثبت الحرمة فإنّه بعد إخباره بالحل بقوله: ذبحه مسلم كره أكله فكيف بدونه تأمل. (شامي: كتاب الحظر والإباحة، (۶/۳۴۴)، ط: سعيد)

(۶) الفتاوى الهندية: كتاب الكراهية، الباب الأوّل، الفصل الأوّل، (۵/۳۰۹)، ط: رشيديه.

(۷) التاتارخانية: كتاب الذبائح، الفصل الرابع في مايتعلق بالتسمية على الذبح، (۱۷/۳۰۲)، ط: مكتبه فاروقيه.

(۸) احسن الفتاوى، كتاب الطهارة باب المياه، (۲/۳۶)، ط: سعيد

ہو جائے کہ اس کے ہاتھ میں ناپاکی (نجاست) لگی تھی، تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔[۱]

کافر ہو گیا

اگر کسی مسلمان نے وضو کیا پھر وہ کافر ہو گیا (اللہ کی پناہ) تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، اگر دوبارہ مسلمان ہو گیا تو اس کا وضو برقرار رہے گا اور اس سے نماز پڑھنا جائز ہوگا، بشرطیکہ اس دوران کسی اور وجہ سے وضو نہ ٹوٹا ہو۔[۲]

کامل وضو کا فائدہ

''عمر میں برکت ہوتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۷/۲)

(۱) من شک في انائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أم لا فهو طاهر ما لم يستيقن. قيل الحجة: وكذا الآبار والحياض التي يستقي منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار. الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني نوع آخر في مسائل الشك (۱۳٦/۱)،ط:ادارة القرآن

(۲) إذا ادخل الصبي يده في كوز ماء او رجله فان علم ان يده طاهرة بيقين يجوز التوضؤ به وإن كان لا يعلم انها طاهرة او نجسة فالمستحب ان يتوضا بغيره ومع هذا لو توضأ اجزاه كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة،الباب الثالث، الفصل الثاني:(۲۵/۱)،ط:رشيديه

(۳) رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم:(۱۱۲/۱)، ط:سعيد

(۴) المبسوط للسرخسي، كتاب الطهارة،باب الوضوء والغسل:(۲۱۳/۱)، ط:المكتبة الغفارية

مزید تخریج ''کافر کے گھر سے پانی لے کر وضو کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۱) الحنفية قالوا: إن الوضوء لا ينتقض بالردة وإن كانت الردة محبطة لكثير من الأعمال الدينية والتصرفات المالية ونحو ذلك

الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، مبحث نواقض الوضوء:(۱/ ۸٦)، ط:دار احياء التراث العربي

(۲) قوله (لا تنقضه ردة) أي فيصلي به إذا اسلم لأن الحاصل بالتيمم صفة الطهارة والكفر لا ينافيها كالوضوء والردة تبطل ثواب العمل لا زوال الحدث شرح النقاية

رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم مطلب فاقد الطهورين: (۲۵٦/۱)، ط:سعيد

(۳) البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم: (۱۵۲/۱)، ط:سعيد

کان

☆ اگر کسی کے کان کے اندر دانہ ٹوٹ گیا تو جب تک خون یا پیپ سوراخ کے اندر اسی جگہ تک رہے جہاں پانی پہونچانا غسل کرتے وقت فرض نہیں وضو نہیں ٹوٹے گا، اور جب خون یا پیپ ایسی جگہ پر آجائے جہاں تک پانی پہونچانا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱)

☆ اگر کان میں درد ہونے کی وجہ سے پانی نکلتا ہے تو وہ ناپاک ہے، اگر ایسا پانی کان کے سوراخ سے نکل کر اس جگہ تک آجائے جس کا غسل کرتے وقت دھونا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر اندر اندر رہ جائے گا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور کان میں درد خواہ پھوڑا پھنسی کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے ہو دونوں کا حکم ایک ہے۔ (۲)

---

(۱) الحنفية قالوا: إن مايسيل من البدن غير القيح والصديد، إن كان لعلة ولو بلا ألم فنجس وإلا فطاهر، وهذا يشمل النفط، وماء السرة وماء الأذن. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة، مبحث الأعيان النجسة وتعريف النجاسة، (۱۵/۱)، ط: مكتبة الحقيقة)

☆ (وإذا خرج الدم من الرأس إلى أنفه أو إلى أذنه إن سال) ذلك الدم (إلى موضع يجب تطهيره عند الاغتسال) وهو ما جاوز قصبة الأنف وصماخ الأذن إلى خارج (نقض) الوضوء وإن سال إلى قصبة الأنف وداخل الصماخ ولم يتجاوز لا ينقضه. (حلبي كبير فصل في نواقض الوضوء، (ص: ۱۳۲)، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

☆ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، فصل: وأما بيان ماينقض الوضوء، (۲۶/۱)، ط: سعيد.

☆ ومنها ما يخرج من غير السبيلين و يسيل الى ما يطهر من الدم و القيح والصديد والماء لعلة. الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس (۱۰/۱)، ط: رشيدية

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء (۱۳۳/۱)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة (۳۱/۱)، ط: سعيد

(۲) وإن خرج من أذنه قيح أو صديد ينظر ان خرج بدون الوجع لا ينتقض وضوءه وإن خرج مع الوجع ينتقض وضوءه لأنه اذا خرج مع الوجع فالظاهر أنه خرج من الجرح، هكذا حكى فتوى شمس الأئمة الحلواني رحمه الله تعالى، كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس (۱۰-۱۱)، ط: رشيدية) =

☆ اگر کان سے درد کے ساتھ پانی نکلتا ہے تو وضوٹوٹ جائے گا۔ [1]

کان اور رخسار کے درمیانی حصہ کا حکم

کان اور رخسار کے درمیان والا حصہ چہرے کے حکم میں داخل ہے وضو میں جس طرح چہرے کا دھونا فرض ہے اسی طرح اس جگہ کا دھونا بھی فرض ہے۔ [2]

کان بہتا ہے

اگر کان بہتے ہوں اور کان میں انگلی ڈالنے سے انگلی کو پانی لگ جائے تو وضو

= ⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة ، (۱/۳۳-۳۲) ،ط: سعيد

⇐ تبيين الحقائق، كتاب الطهارة ، (۱/۴۹) ،ط: سعيد.

⇐ انظر أيضا الحاشية السابقة.

(۱) الحنفية قالوا: إن ما يسيل من البدن غير القيح والصديد ، إن كان لعلة ولو بلا ألم فنجس وإلا فطاهر ، وهذا يشمل النفط ، وماء السرة وماء الأذن . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: كتاب الطهارة ، مبحث الأعيان النجسة وتعريف النجاسة ، (۱/۱۵) ، ط: مكتبة الحقيقة)

⇐ الدم والقيح والصديد وماء الجرح .... والعين والأذن لعلة سواء على الأصح. الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۰-۱۱)،ط: رشيدية

⇐ شامي، كتاب الطهارة،مطلب في ندب مراعاة الخلاف.......... إلخ، (۱/۱۳۸)،ط: سعيد.

(۲) فيجب غسل المياقي...... (ومابين العذار والأذن) لدخوله في الحد و به يفتى. و في الرد: (قوله ومابين العذار والاذن) اى ما بينهما من البياض (قوله: وبه يفتى) و هو ظاهر المذهب وهو الصحيح وعليه اكثر المشايخ. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة،مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه ..... إلخ (ص: ۹۷)، ط: سعيد)

⇐ واما البياض الذى بين العذار وبين شحمة الاذن فقد ذكر شمس الائمة الحلوانى فى ظاهر المذهب. ان عليه أن يبل ذلك الموضع..... وذكر الطحاوى غسل ذلك الموضع (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول، (۱/۸۹)، ط: ادارة القرآن)

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول ، الفصل الأول، (۱/۳)، ط: رشيدية.

ٹوٹ جائے گا کیونکہ وہ پانی ناپاک ہے۔ [۱]

کانچ

اگر کسی کے پاخانے کے مقام کا کوئی جزء باہر نکل آئے جس کو عرف میں "کانچ" نکلنا کہتے ہیں، تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے خواہ وہ خود بخود اندر چلا جائے یا کسی لکڑی، کپڑے یا ہاتھ وغیرہ کے ذریعہ اندر پہونچایا جائے بہرصورت میں وضو ٹوٹ جائے گا۔ [۲]

مزید "بواسیر" کا عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۱/۱)

کان کا میل

کان کا میل نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ [۳]

---

[۱] الحنفية قالوا: إن مايسيل من البدن غير القيح والصديد، إن كان لعلة ولو بلا ألم فنجس وإلّا فطاهر، وهذا يشمل النقط، وماء السرة وماء الأذن. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة، مبحث الأعيان النجسة وتعريف النجاسة، (۱۵/۱)، ط: مكتبة الحقيقة)

☆ (وإذا خرج الدم من الرأس إلى أنفه أو إلى أذنه إن سال) ذلك الدم (إلى موضع يجب تطهيره عند الاغتسال) وهو ما جاوز قصبة الأنف وصماخ الأذن إلى خارج (نقض) الوضوء وإن سال إلى قصبة الأنف وداخل الصماخ ولم يتجاوز ولا ينقضه. (حلبي كبير، فصل في نواقض الوضوء، (ص: ۱۳۲)، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

☆ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، فصل: وأمّا بيان ماينقض الوضوء، (۲۶/۱)، ط: سعيد.

[۲] اذا خرج دبره ان عالجه بيده او بخرقة حتى ادخله تنتقض طهارته لانه يلتزق بيده شيئ من النجاسة، وذكر الشيخ الامام شمس الائمة الحلوانی رحمه الله تعالى ان بنفس خروج الدبر ينتقض وضوءه. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء، (۱۲۶/۱)، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۰/۱)، ط: رشيدية

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في نواقض الوضوء (۱۳۶/۱)، ط: سعيد

[۳] فلنا الإنسان فإنّ مايخرج منه على ثلثة أقسام: قسم منه طاهر و بخروجه لاينتقض الوضوء =

کان میں درد ہے

اگر کان میں درد اور تکلیف ہونے کی وجہ سے مواد یا پانی خارج ہو، اور اس جگہ تک آجائے جس کا وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا، اور نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر درد اور تکلیف کے بغیر کان سے پانی نکلے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

کان میں عطر کا پھایہ ہے

"عطر کا پھایہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۷۴/۲)

کانوں کا مسح

سر کے مسح کے بعد کانوں کا مسح کرنا سنت ہے، اور کانوں کے مسح کے لئے

= وإن أصاب شيئًا لاينجسه وهو عشرة: وسخ الأذان، ودموع العين ..... الخ. (النتف في الفتاوى: كتاب الطهارة، مايخرج من الإنسان، (ص: ٢٦)، ط: سعيد)

☆ تحفة الفقهاء: كتاب الطهارة، باب الحدث، (١٨/١)، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

☆ البحر الرائق: كتاب الطهارة، (٣٣/١)، ط: سعيد.

(١) كل مايخرج من علة من أي موضع كان كالأذن والثدي والسرة ونحوها، فإنّه ناقض على الأصح. (حلبي كبير: فصل في نواقض الوضوء، (ص: ١٣٣)، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

☆ وإن خرج من أذنه قيح أو صديد ينظر إن خرج بدون الوجع لا ينتقض وضوءه وإن خرج مع الوجع ينتقض وضوءه لأنه إذا خرج مع الوجع فالظاهر أنه خرج من الجرح، هكذا حكى فتوى شمس الأئمة الحلواني رحمه الله تعالى، كذا في المحيط.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (١٠-١١)، ط: رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (٣٣/١-٣٢)، ط: سعيد

☆ تبيين الحقائق، كتاب الطهارة، (٤٩/١)، ط: سعيد

☆ وانظر أيضا تحت العنوان: "كان".

ہاتھوں کو دوبارہ پانی سے تر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، سر کے مسح کے لئے ہاتھوں کو پانی سے جو تر کیا گیا تھا وہ کانوں کے مسح کے لئے بھی کافی ہے، ہاں اگر سر کے مسح کے بعد عمامہ یا ٹوپی یا ایسی چیز چھولے جس سے ہاتھوں کی تری جاتی رہے تو پھر دوبارہ تر کرے۔[1]

کانوں کا مسح ایک ساتھ کرنے پر قادر نہیں

اگر کسی آدمی کا ایک ہاتھ نہ ہونے یا ایک ہاتھ پر فالج ہونے کی وجہ سے ایک دفعہ میں ایک ساتھ دونوں کانوں پر مسح نہیں کر سکتا ہے تو پہلے داہنے کان کا مسح کرے پھر بائیں کان کا مسح کرے۔[2]

کانوں کے مسح کا طریقہ

سر کے مسح کے بعد کانوں کا مسح کرنا سنت ہے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ

(۱) (ومسح كل رأسه مرة)...... (وأذنيه) معا ولو (بمائه) لكن لو مس عمامته فلا بد من ماء جديد. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۲۱-۱۲۲)، ط: سعيد

ط الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/ ۷)، ط: رشيدية

ت البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۶)، ط: سعيد

(۲) ولو لم يكن له الا يد واحدة أو بإحدى يديه علة ولا يمكنه مسحهما معا يبدأ بالأذن اليمنى ثم باليسرى، كذا في الجوهرة النيرة.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/ ۸)، ط: رشيدية

ت البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۸)، ط: سعيد

ت رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في تتميم مندوبات الوضوء، (۱/ ۱۲۴)، ط: سعيد

ت سوال: فقط داہنے ہاتھ سے بلا عذر وضو تمام کرے جائز ہے یا مکروہ؟

الجواب: اس کی کراہت کی نہ کوئی روایت نظر سے گزری نہ درایت اس کی موجب معلوم ہوتی ہے بلکہ بعضے اعضاء تو دونوں ہاتھ سے دھل بھی نہیں سکتے، جیسے یدین الی المرفقین اور بعضے اعضاء میں تعسر ہے جیسے رجلین اور روایت بھی اکتفاء کے جواز کی مؤید ہے۔ فی الدر المختار فی الآداب غسل رجلیہ بیسارہ وفی رد المحتار من شرح الشیخ اسمٰعیل قال یظرح الماء بیمینہ علی رجلیہ ویغسلھما بیسارہ۔ (امداد الفتاوی، کتاب الطہارۃ، (۱/ ۶۴-۶۵)، ط: مکتبہ دار العلوم)

چھوٹی انگلی کو کان کے سوراخ میں ڈال کر حرکت دے، اور شہادت کی انگلی سے کان کے اندرونی حصے کو اور انگوٹھے سے ان کی پشت پر مسح کرے۔ (۱)

کاہلی کی وجہ سے تیمم کرنا

"سستی کی بنا پر تیمم کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۴۱۴)

کبوتر ٹینکی میں گر جائے

"پرندہ ٹینکی میں گر جائے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۷۸)

کپڑا بیماری کی وجہ سے ناپاک ہو جائے

"نجاست لگ جائے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۷۷)

کپڑا زمین پر مارا

"رومال زمین پر مارا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۷۳)

کپڑوں کی حفاظت کرے

پیشاب، پاخانہ کرتے وقت کپڑوں کی پوری طور پر حفاظت کرنی چاہیے تاکہ وہ نجاست اور ناپاک پانی سے آلودہ نہ ہوں۔ (۲)

---

(۱) ((ومسح كل رأسه مرة ... وأذنيه بمائه) أي بماء الرأس، وفي المجتبى: يمسحهما بالسبابتين داخلهما و بالإبهامين خارجهما وهو المختار كذا في المعراج وعن الحلواني و شيخ الإسلام: يدخل الخنصر في أذنيه ويحركهما. (البحر الرائق: (۱/۲۶) كتاب الطهارة، ط: سعيد)

المحيط البرهاني: كتاب الطهارات، الفصل الأوّل في الوضوء، (۱/۱۷۷)، ط: إدارة القرآن.

الفتاوى التاتارخانية: كتاب الطهارة، الفصل الأوّل في الوضوء، (۱/۲۲۶)، ط: مكتبه فاروقيه.

(۲) اذا أراد دخول الخلاء يستحب له أن يدخل بثوب غير ثوبه الذي يصلي فيه ان كان له ذلك و الا فيجتهد في حفظ ثوبه عن اصابة النجاسة و الماء المستعمل. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰)، ط: رشيدية) =

کپڑے پر تیمم کرنا

اگر کپڑے پر گرد و غبار نہیں ہے تو تیمم کرنا درست نہیں اور اگر کپڑے پر گرد و غبار ہے تو اس پر تیمم کرنا جائز ہے۔ (۱)

کپڑے سے قرآن مجید کو چھونا

"قرآن مجید کو کپڑے سے چھونا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۲/۲)

کتا مر گیا

☆ اگر کنویں میں کتا گر کر مر گیا تو اس کو نکالنے کے بعد سارا پانی نکالنا ضروری ہے۔ (۲)

= البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۲۲۴۳/۱)، ط:سعيد.

حلبی کبیر، آداب الوضوء، (ص: ۳۱) ط:سہیل اکیڈمی.

(ولايجوز) عندنا (بما ليس من جنس الأرض كالذهب والفضة والحديد ...... وكالحنطة وسائر الحبوبات والأطعمة) من الفواكه وغيرها وأنواع النباتات مما يترمد بالنّار إذا لم يكن عليها غبار. (حلبی کبير: (ص: ۷٦) فصل في التيمم، ط: سہيل اكيڈمی)

وكذا يجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالىٰ، لأنّه تراب رقيق. (الهداية: كتاب الطهارات، باب التيمم، (۵۱/۱)، ط: المصباح)

ولو أنّ الحنطة أو الشيء الّذي لايجوز عليه التيمم إذا كان عليه التراب فضرب يده عليه وتيمّم ينظر، إن كان يستبين أثره بمده عليه جاز وإلّا فلا. (شامی: كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب في البحر عن المبتغي بالغين المعجمة، (۲۴۰/۱)، ط: سعيد)

البحر الرائق: كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۴۸/۱)، ط: سعيد.

وصورة التيمم بالغبار أن يضرب بيده ثوبا أو لبدا أو وسادة أو ما أشبهها من الأعيان الطاهرة التي عليها غبار فاذا وقع الغبار على يديه تيمم. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر فيما يجوز به التيمم، (۲۴۰/۱)، ط:ادرة القرآن)

ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۴۱/۱)، ط:سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۲٦/۱)، ط:رشيدية

وإن مات فيها شاة أو كلب أو آدمي أو انتفخ حيوان أو تفسخ ينزح جميع مافيهاصغر الحيوان =

اور اگر کنویں سے سارا پانی نکالنا ممکن نہ ہو کہ نیچے سے پانی آ کر بھر جاتا ہے تو دو عادل آدمی جن کو پانی کی مقدار کے بارے میں مہارت ہو اندازہ لگا لیں اور اسی اندازے کے مطابق اتنی مقدار پانی نکال لیں تو کنویں کا پانی پاک ہو جائے گا۔ (۱)

کتب خانے والے کے لئے بلا وضو قرآن مجید چھونا

''تاجر کتب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۱۱/۱)

کراماً کاتبین کی محبت

''عمر میں برکت ہوتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۷/۲)

کروٹ

کروٹ پر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ اس صورت میں قوت ماسکہ (روکنے والی قوت) باقی نہیں رہتی، اور اگر ایسی نیند ہو کہ اس سے قوت ماسکہ باقی رہتی ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۲)

= لو كبر محكما في الهداية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱۹/۱)، ط:رشيدية)

ط الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، (۲۱۵/۱)، ط:سعيد

: البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱۱۹/۱)، ط:سعيد

(۱) (وإن تعذر) نزح كلها لكونها معينا (فبقدر ما فيها) وقت ابتداء النزح قاله الحلبي (يؤخذ ذلك بقول رجلين عدلين لهما بصارة بالماء) به يفتى

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، (۲۱۳/۱)، ط:سعيد

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱۹/۱)، ط:رشيدية

: البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱۲۳/۱)، ط:سعيد

(۲) وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الوضوء =

کریم

''سرخی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۰۱/۱)

کلمۂ شہادت

''جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۸۲/۱)

کلی تین مرتبہ کرنا

وضو کے دوران تین مرتبہ کلی کرنا مسنون ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو نقل کرتے ہوئے کلی اور ناک میں پانی تین تین مرتبہ ڈالا۔(۱)

= على من نام مضطجعًا فإنّه إذا اضطجع استرخت مفاصله . (مشكاة المصابيح : كتاب الطهارة ،باب مايوجب الوضوء ، الفصل الأوّل ، (ص: ۴۱)، ط: قديمي)

(و) ينقضه حكمًا (نوم يزيل مسكته) أي قوته الماسكة بحيث تزول مقعدته من الأرض ، وهو النوم على أحد جنبيه أو وركيه أو قفاه أو وجهه (وإلاّ) يزل مسكته (لا) ينقضه . (الدر المختار مع الرد : كتاب الطهارة ، (۱۴۱/۱) ،ط: سعيد)

(و) ناقضه أيضًا (نوم يزيل مسكته) وهو النوم بحيث يزول مقعده عن الأرض ، وهو النوم مضطجعًا أي واضعًا أحد جنبيه على الأرض أو متكئًا على أحد ...... (وإلاّ) أي وإن لم يزل النوم مسكته ...... (فلا) أي لاينقض الوضوء مطلقًا . (درر الحكام شرح غرر الأفكار : كتاب الطهارة، فصل في نواقض الوضوء ،(۱۵/۱)، ط: دار إحياء الكتب العربية)

(۱) عن عمرو بن يحيى المازني عن أبيه أنّ رجلاً ، قال لعبد الله بن زيد بن عاصم وهو جد عمرو بن يحيى وكان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم : هل تستطيع أن تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ ؟ فقال عبد الله بن زيد : نعم ! فدعا بوضوء فأفرغ على يديه فغسل يديه مرتين ، ثم تمضمض واستنشق ثلاثًا ... الحديث . (السنن الكبرى للبيهقي : (۹۷/۱) رقم الحديث : ۲۷۰ ، كتاب الطهارة ، باب الاختيار في استيعاب الرأس بالمسح ، ط: دار الكتب العلمية بيروت) =

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ کلی تین مرتبہ کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالا۔ (۱)

کلی سے وضو کی ابتدا کرنا منع ہے

وضو کی ابتدا میں دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک اچھی طرح دھونے بغیر کلی کرنا سنت کے خلاف ہے، سب سے پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر اس کے بعد کلی کرے پھر اس کے بعد ناک میں پانی ڈالے پھر اس کے بعد چہرہ دھوئے پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے، پھر سر کا مسح کرے پھر اس کے بعد دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوئے تا کہ سنت کے مطابق ہو جائے۔

حضرت ابوجبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے ان کو وضو کرنے کا حکم دیا، حضرت ابوجبیر نے پہلے منہ میں پانی ڈالا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابوجبیر: پہلے منہ میں پانی مت ڈالو، کیونکہ کافر (ہاتھ دھونے سے) پہلے کلی کرتا ہے، پھر آپ نے وضو کا پانی منگوایا اپنی ہتھیلیوں کو دھویا اور خوب صاف کیا، پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، پھر چہرہ تین مرتبہ

= ☜ مسند أحمد: (۲۶/۳۷۲) رقم الحديث: ۱۶۴۴۳، مسند المدنيين، حديث عبد الله بن زيد بن عاصم المازني، ط: مؤسسة الرسالة.

☜ سنن النسائي: (۱/۲۸) كتاب الطهارة، باب صفة مسح الرأس، ط: قديمي.

(۱) عن عثمان بن عبد الله التيمي، قال: سئل ابن أبي مليكة، عن الوضوء، فقال: رأيت عثمان بن عفان رضي الله عنه، سئل عن الوضوء فدعا بماء، فأتي بالميضأة، فأكفاها على يده اليمنى ثم أدخلها في الماء، فتمضمض ثلاثاً واستنشق ثلاثاً. (السنن الكبرى للبيهقي: (۱/۸۲) رقم الحديث: ۲۲۵، كتاب الطهارة، باب سنة التكرار في المضمضة، ط: دار الكتب العلمية.

☜ المعجم الصغير للطبراني: (۱/۳۱۱) رقم الحديث: ۵۱۵، باب العين، من اسمه: عمر، ط: المكتب الإسلامي.

☜ كنز العمال: (۱۲/۸۵) رقم الحديث: ۲۶۸۷۱، حرف الطاء، كتاب الطهارة، فرائض الوضوء، ط: مؤسسة الرسالة.

دھویا، داہنا ہاتھ کہنی تک دھویا۔ [۱]

کلی میں پانی کس ہاتھ سے ڈالے

دائیں ہاتھ سے پانی لے کر کلی کرنی چاہیے، یہی سنت ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ سے پانی لیا اور کلی کی، پھر ناک میں پانی ڈالا۔ [۲]

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور منہ میں ڈالا، اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور بائیں سے ناک صاف کیا اور فرمایا: اسی طرح آپ وضو کرتے تھے۔ [۳]

---

(۱) عن عبد الرحمٰن بن جبير بن نفير، عن أبيه جبير، أنه قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمر له بوضوء، فقال: توضأ يا أباجبير. فبدأ أبوجبير بفيه، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تبتدئ بفيك يا أباجبير، فإن الكافر يبتدئ بفيه. ثم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء، فغسل كفيه حتى أنقاهما، ثم تمضمض واستنشق ثلاثاً وغسل وجهه ثلاثاً، وغسل يده اليمنى إلى المرفق ثلاثاً، واليسرى ثلاثاً، ومسح رأسه وغسل رجليه. (السنن الكبرى: (۷۷/۱) رقم الحديث: ۲۱۱، كتاب الطهارة، باب التكرار في غسل اليدين، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☜ صحيح ابن حبان: (۳۶۹/۳) رقم الحديث: ۱۰۸۹، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر الزجر عن ابتداء المرء في وضوئه بفيه قبل غسل اليدين، ط: مؤسسة الرسالة.

☜ نصب الراية: (۱۳/۱) كتاب الطهارات، ط: مؤسسة الريان.

(۲) عن حمران مولى عثمان بن عفان رضي الله عنه قال: رأيت عثمان توضأ، فأفرغ على يديه من الإناء فغسلهما ثلاث مرات، ثم أدخل يده اليمنى في الوضوء فمضمض واستنشق ... الحديث. (السنن الكبرى للبيهقي: (۴۸/۱) كتاب الطهارة، جماع أبواب سنة الوضوء وفرضه، باب إدخال اليمين في الإناء والغرف بها للمضمضة والاستنشاق، ط: دار الإشاعت)

☜ سنن أبي داود: (۲۶/۱) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، ط: رحمانيه.

☜ ثم اعلم أنّ السنّة أن تكون المضمضة والاستنشاق باليمنى. (عمدة القاري: (۲۶۵/۲) كتاب الوضوء، باب غسل الوجه باليدين من غرفة، ط: دار إحياء التراث العربي)

(۳) عن عبد خير عن علي رضي الله عنه أنه أتي بوضوء فيه ماء فأفرغ على يديه من الإناء =

کلی میں ہر مرتبہ الگ الگ پانی لینا

وضو کے دوران تین مرتبہ کلی کرنا مسنون ہے، اور ہر دفعہ کلی کرتے وقت الگ الگ پانی لینا سنت ہے، اور اگر کسی نے ایک چلو سے تین دفعہ کلی کر لی وہ بھی صحیح ہے، لیکن ہر مرتبہ الگ الگ پانی لینا یہ سنت ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، اور ہر مرتبہ الگ الگ پانی لیا۔[1]

= لغسلهما ثلاثاً قبل أن يدخل يده في الإناء، فأدخل يده اليمنى في الإناء فملأ فمه فتمضمض واستنشق واستنثر بيده اليسرى ...... ثم قال: هذا طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم، فمن أحب أن ينظر إلى طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم فهذا طهوره. (السنن الكبرى: (۳۸/۱) كتاب الطهارة، جماع أبواب سنة الوضوء وفرضه، باب كيفية المضمضة والاستنشاق، ط: دار الإشاعت)

⟸ سنن أبي داود: (۲۶/۱) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، ط: رحمانيه.

⟸ سنن النسائي: (۲۷/۱) كتاب الطهارة، باب الأمر بالاستنثار عند الاستيقاظ من النوم و باب غسل الوجه، ط: قديمي.

(۱) ومنها المضمضة والاستنشاق، والسنة أن يتمضمض ثلاثاً أولاً ثم يستنشق ثلاثاً ويأخذ لكل واحد منهما ماء جديداً في كل مرّة ...... وإن أخذ الماء بكفه ورفع منه بفيه ثلاث مرات وتمضمض يجوز. (الفتاوى الهندية: (۷/۱) كتاب الطهارة، الباب الأوّل في الوضوء، الفصل الثاني في سنن الوضوء، ط: رشيديه)

⟸ والأصرح في الباب والنص في الفرض على مسلك الحنفية: هو سياق الطبراني في معجمه لحديث طلحة، وفيه فمضمض ثلاثاً واستنشق ثلاثاً يأخذ لكل واحدة ماء جديداً. (معارف السنن: (۱۶۹/۱) أبواب الطهارة، باب المضمضة والاستنشاق من كف واحد، ط: سعيد)

⟸ إعلاء السنن: (۸۲/۱) كتاب الطهارة، باب إفراد المضمضة من الاستنشاق ط: إدارة القرآن.

⟸ المعجم الكبير للطبراني: (۱۸۰/۱۹) رقم الحديث: ۴۰۹، باب الكاف، كعب بن عياض الأشعري، ط: مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

کلی نہ کرنا

☆اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ اگر وضو کے دوران کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے خون نکلتا ہے کچھ دیر بعد بند ہو جاتا ہے، تو ایسی حالت میں کلی نہ کرنا درست ہے کلی کے بغیر وضو کر کے نماز پڑھنا جائز ہوگا۔

☆اسی طرح دانت نکالنے کے بعد بھی ڈاکٹر کلی سے منع کرتے ہیں تو ایسی صورت میں کلی نہ کرے کلی کے بغیر وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ [۱]

☆البتہ جنابت کے غسل میں کلی کرنا ضروری ہے۔ [۲]

کلی وضو میں نہ کرنا

بعض لوگوں کو یہ بیماری ہوتی ہے کہ اگر وہ کلی کرتے ہیں تو دانتوں سے خون آتا

---

[۱] (وغسل الفم بمياه ثلاثة والانف بمياه)وهما سنتان مؤكدتان

قوله: (وهماسنتان مؤكدتان) فلوتركهما اثم على الصحيح سراج ، قال في الحلية:لعله محمول على مااذاجعل الترك عادة له من غيرعذر. (الدرمع الرد، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك،(۱/۱۱٦)، ط:سعيد)

☆ والسنة ان يتمضمض ثلاثاًاولاً،ثم يستنشق ثلاثاًوياخذلكل واحدمنهماماء جديدافي كل مرة......ان ترك المضمضة والاستنشاق اثم على الصحيح لأنهمامن سنن الهدى وتركهمايوجب الاساءة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/٦)، ط:رشيدية)

☆ البحرالرائق، كتاب الطهارة،(۱/۲۱)،ط:سعيد

[۲] (وفرض الغسل) ...... (غسل) كل (فمه).

وفي الرد : (قوله : غسل كل فمه) عبر عن المضمضة والإستنشاق بالغسل لافادة الاستيعاب أو للاختصار كما قدمه في الوضوء. (الدر مع الرد : كتاب الطهارة ، مطلب في ابحاث الغسل ، (۱/۱۵۱) ،ط: سعيد)

☆ الهداية : كتاب الطهارات ، فصل في الغسل ، (۱/۲۹) ،ط: المصباح

☆ البحر الرائق : كتاب الطهارة ، (۱/۳۵)، ط: سعيد .

شروع ہوجاتا ہے، تو اگر اس عذر کی وجہ سے کلی نہیں کرے گا تو وضو ہوجائے گا گناہ گار نہیں ہوگا۔

☆ واضح رہے کہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو میں سنت ہے اگر کوئی شخص اس کو عذر کے بغیر ترک کرے گا گناہ گار ہوگا، اور اگر عذر کی وجہ سے کلی کرنا ترک کرے گا تو وضو متاثر نہیں ہوگا اور گناہ بھی نہیں ہوگا۔ (۱)

کمرہ کے اندر کسی برتن میں پیشاب کرنا

''برتن میں پیشاب کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۳/۱)

کنگن

''انگوٹھی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۰٤/۱)

کنواں

☆ کسی شخص کی مملوک زمین میں کنواں ہو، تو دوسرے لوگوں کو پانی پینے سے یا جانوروں کو پانی پلانے سے یا وضو و غسل وغیرہ کرنے سے منع نہیں کرسکتا۔ (۲)

(۱) نفس المرجع السابق.

(۲) اعلم أن المياه أربعة أنواع...... والثالث: ما دخل في المقاسم أي المجاري المملوكة لجماعة مخصوصة وفيه حق الشفة.

ردالمحتار، كتاب احياء الموات، فصل في الشرب، (۳۳۸/٦)، ط: سعيد

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الشرب، (۳۹۰/٥، ۳۹۱)، ط: رشيدية

⇐ البحر الرائق، كتاب احياء الموات، مسائل الشرب، (۲۱۳/۸)، ط: سعيد

⇐ (والشفة شرط بني آدم) أي استعمالهم الماء لدفع العطش أو الطبخ أو الوضوء أو الغسل أو غسل الثياب أو نحوها. (مجمع الأنهر: كتاب إحياء الموات، فصل في الشرب، (۲۳٥/۱)، ط: دار الكتب العلمية)

⇐ الدر مع الرد: كتاب إحياء الموات، فصل في الشرب، (۳۳۸/٦)، ط: سعيد

کنواں وہ دہ دردہ سے چھوٹا ہے لیکن کافی گہرا ہے، اور عرصہ سے بے کار ہے، لوگوں کے استعمال میں نہیں ہے، اس دوران اس میں کتے، بلی اور مرغیاں گری ہیں اور مرکر گل سڑ گئی ہیں، اس کے اندر گوبر اور فضلات بھی پھینکا جاتا رہا ہے، اب علاقہ کے لوگ اس کنویں کو صاف کر کے استعمال میں لانا چاہتے ہیں، مگر وہ کتے، بلی وغیرہ جو اشیاء تھیں وہ اندر ہی ہیں، تو اس کو پاک کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس کنویں کو اتنے عرصے تک چھوڑ دیا جائے کہ اس میں کتے اور بلی وغیرہ کی ہڈیاں، گوشت، کھال گل کر مٹی اور گارا ہو جائیں، اور بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ چھ مہینے تک اس کو چھوڑ دیا جائے، اس کے بعد اس کنویں کا سارا پانی نکال دیا جائے اور اگر نیچے سے پانی کا سلسلہ جاری رہنے کی وجہ سے سارا پانی نکالنا مشکل ہے، تو دو سوڈول سے تین سوڈول تک پانی نکالنے سے کنواں پاک ہو جائے گا۔ (۱)

---

(۱) (إذا وقعت نجاسة......في بئر دون القدر الكثير......أو مات فيها) أو خارجها وألقي فيها ولو فارة يابسة على المعتمد......ينزح كل مائها بعد اخراجه الا اذا تعذر كخشبة أو خرقة متنجسة فينزح الماء الى حد لا يملأ نصف الدلو يطهر الكل تبعًا.

وفي الرد: واشار بقوله متنجسة الى انه لا بد من اخراج عين النجاسة كلحم ميتة وخنزير قلت فلو تعذر ايضًا ففي القهستاني عن الجواهر: لو وقع عصفور فيها فعجزوا عن اخراجه فما دام فيها فنجسة فترك مدة يعلم انه استحال وصار حماة و قيل مدة ستة اشهر. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، (۱/ ۲۱۱، ۲۱۲)، ط: سعيد)

(۲) البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۲۰)، ط: سعيد

(۳) الحمار او الخنزير وقع في المملحة فصار ملحا او بئر البالوعة اذا صار طينًا يطهر عندهما خلافًا لابي يوسف.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الأول، (۱/ ۴۵)، ط: رشيدية

کوا ٹینکی میں گر جائے

"پرندہ ٹینکی میں گر جائے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۷۸/۱)

کولہے پر ٹیک لگا کر سونا

کسی ایک کولہے پر ٹیک لگا کر سونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ اس صورت میں قوت ماسکہ (روکنے والی قوت) باقی نہیں رہتی، اور اگر ایسی نیند ہو کہ اس سے قوت ماسکہ باقی رہتی ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

کھارا پانی

کھارے پانی سے وضو غسل کرنا جائز ہے، مزید تفصیل کے لئے "پانی" کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۱/۱)

کھال الگ کردی

"چھلکا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۹۸/۱)

---

(۱) وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنّ الوضوء على من نام مضطجعًا فإنّه إذا اضطجع استرخت مفاصله. (مشكاة المصابيح: كتاب الطهارة، باب مايوجب الوضوء، الفصل الأوّل، (ص: ۴۱)، ط: قديمى)

(و) ينقضه حكمًا (نوم يزيل مسكته) أي قوته الماسكة بحيث تزول مقعدته من الأرض، وهو النوم على أحد جنبيه أو وركيه أو قفاه أو وجهه (وإلاّ) يزل مسكته (لا) ينقضه. (الدر المختار مع الرد: كتاب الطهارة، (۱۴۱/۱)، ط: سعيد)

(و) ناقضه أيضًا (نوم يزيل مسكته) وهو النوم بحيث يزول مقعده عن الأرض، وهو النوم مضطجعًا أي واضعًا أحد جنبيه على الأرض أو متكئًا على أحد ...... (وإلاّ) أي وإن لم يزل النوم مسكته ...... (فلا) أي لاينقض الوضوء مطلقًا. (درر الحكام شرح غرر الأفكار: كتاب الطهارة، فصل في نواقض الوضوء، (۱۵/۱)، ط: دار إحياء الكتب العربية)

کھانا پینا باتھ روم میں

پاخانہ، پیشاب کرتے وقت کچھ کھانا پینا مکروہ ہے۔ (۱)

کھانے پینے کی چیزوں سے استنجاء کرنا

انسان اور جانوروں کے کھانے پینے کی چیزوں سے استنجاء کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۲)

کھانے کے بعد مسواک کرنا

کھانے کے بعد بھی مسواک کرنا سنت ہے۔ (۳)

کھٹمل

☆ کھٹمل نے خون پیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

---

(۱) ومن آدابه ان لایاکل ولایشرب في الخلاء، کما قاله القاضي زکریا عن المحب الطبري. (شرح البخاري للسفيري: المجلس الثاني والأربعون، (۲/۲۲۲)، ط: دار الکتب العلمية)

(۲) (ولایستنجي بعظم ولا بروث ..... ولا بطعام) لآدمي أو بهيمة. (اللباب في شرح الکتاب: کتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۷۰)، ط: قديمی)

فان ما یکره الاستنجاء به ثلاثة عشر کما في السراج الوهاج: العظم والروث والرجيع والفحم والطعام ..... (البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۴۳)، ط: سعيد)

الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، باب الانجاس، مطلب القول مرجح علی الفعل، (۱/۳۲۱-۳۳۹)، ط: سعيد

الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰)، ط: رشيدية

(۳) بل يستحب في مواضع اصفرار السن و تغير الرائحة والقيام من النوم و القيام الی الصلاة و اول ما يدخل البيت و عند اجتماع الناس و عند قراءة القرآن. (البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۲۰)، ط: سعيد)

الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱/۱۱۳)، ط: سعيد

فتح القدير، کتاب الطهارات، (۱/۲۳)، ط: دار الکتب العلمية

☆اگر کھٹمل نے اس قدر خون پیا کہ وہ اگر جسم پر چھوڑا جائے تو اپنی جگہ سے بہہ کر چلا جائے گا تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔ (۱)

☆مزید "جونک" عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(۲۸۶/۱)

کھجلی دانہ

کھجلی کے دانوں سے بعض مرتبہ مسلسل پانی بہتا ہے، اگر وہ پانی زیادہ ہونے کی وجہ سے اپنی جگہ سے بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، (۲) اور جس کپڑے پر لگے گا وہ بھی ناپاک ہوجائے گا۔ (۳)

(۱) (وينقضه خروج) كل خارج (نجس) بالفتح ويكسر (منه) أي من المتوضئ الحي معتادًا أولا من السبيلين أولا (إلى ما يطهر) أي يلحقه حكم التطهير ...... (وكذا ينقضه علقة مصت عضوا وامتلأت من الدم ومثلها القراد إن) كان (كبيرا) لأنه حينئذ (يخرج منه دم مسفوح) سائل (وإلا) تكن العلقة والقراد كذلك (لا) ينقض.

وفي الرد: (قوله: علقة) دويبة في الماء تمص الدم (قوله: وامتلأت) كذا في الخانية، وقال: لأنها لو شقت يخرج منها دم سائل. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱/۱۳۴-۱۳۹)، ط: سعيد)

ط البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۹)، ط: سعيد

ت الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱/۱۱-۱۰)، ط: رشيدية.

(۲) بخلاف نحو الدم والقيح ولذا أطلقوا في الخارج من غير السبيلين كالدم والقيح والصديد أنه ينقض الوضوء ولم يشترطوا سوى التجاوز إلى موضع يلحقه حكم التطهير. (شامي: كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف إذا لم يرتكب مكروه مذهبه، (۱/۱۴۸)، ط: سعيد)

ه والمعاني الناقضة للوضوء كل ما يخرج من السبيلين ..... والدم والقيح والصديد إذا خرجا من البدن فتجاوزا إلى موضع يلحقه حكم التطهير. (الهداية: كتاب الطهارات، فصل في نواقض الوضوء، (۱/۲۲) ط: المصباح)

ى حلبي كبير: فصل في نواقض الوضوء، (ص: ۱۲۷)، ط: سهيل اكيڈمی لاهور

(۳) كل ما يخرج من بدن الإنسان مما يوجب خروجه الوضوء أو الغسل، فهو مغلظ ...... فإذا أصاب الثوب أكثر من قدر الدرهم يمنع جواز الصلاة، كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة وأحكامها، (۱/۴۶)، ط: رشيديه) =

کھڑے ہوکر پیشاب کرنا

☆ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منع ہے۔ (۱)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ تھی کہ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے، اسی طرح ہم لوگوں کو چاہئے کہ بیٹھ کر پیشاب کرنے کی عادت بنائیں۔ (۲)

☆ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں بدن اور کپڑے ناپاک ہونے کا اندیشہ ہے، حالانکہ اس سے بچنے کے بارے میں حدیث میں خاص تاکید آئی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر کا اکثر عذاب پیشاب کی پرواہ نہ کرنے اور اس سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (۳)

= الهدايه : كتاب الطهارات ، باب الأنجاس ، (۱/۷۴) ، ط: المصباح .

المحيط البرهاني : كتاب الطهارات ، الفصل السابع في النجاسات وأحكامها ، النوع الثاني من هذا الفصل مقدار النجاسة التي تمنع جواز الصلاة ، (۱/۳۷۱) ، ط: إدارة القرآن .

(۱) عن جابر رضي الله قال : نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبول قائمًا . (سنن ابن ماجه : أبواب الطهارة وسننها ، باب في البول قاعدًا ، (ص: ۲۶) ، ط: قديمي)

عمدة القاري: كتاب الوضوء ، باب البول قائمًا و قاعدًا ، (۳/۱۳۵) ، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت .

فيض القدير للمناوي : رقم الحديث : ۱۴۱۷ ، حرف النون ، باب المناهي ، (۶/۳۴۸) ، ط: المكتبة التجارية الكبرى .

(۲) وكانت عادته المستمرة البول قاعدًا . (شرح أبي داود للعيني : كتاب الطهارة ، باب البول قائمًا ، (۱/۹۳) ، ط: مكتبة الرشد)

والحاصل أن عادته صلى الله عليه وسلم هو البول قاعدًا ، وما وقع منه قائمًا فعلى خلاف العادة لضرورة أو لبيان الجواز . (حاشية السندي على سنن النسائي : أبواب الطهارة ، الرخصة في البول في الصحراء قائمًا ، (۱/۱۱) ، ط: قديمي)

شرح النووي على مسلم : كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، (۱/۱۳۳) ، ط: قديمي.

(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : استنزهوا من البول فإنّ عامة عذاب القبر منه . (سنن الدار قطني : رقم الحديث : ۴۶۳ ، كتاب الطهارة ، باب نجاسة البول والأمر بالتنزه منه ...... الخ ، (۱/۲۳۲) ، ط: مؤسسة الرسالة بيروت) =

۱/ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادت اور طریقہ کے خلاف ہے، اس لئے بھی اس سے بچنا چاہئے۔ (۱)

۲/ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مرتبہ عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے، گذرتے ہوئے ایک اونچی جگہ تھی جس پر لوگ گھروں کا کوڑا کرکٹ وغیرہ لاکر پھینک دیا کرتے تھے، وہاں پر بیٹھنے میں گر جانے کا اندیشہ بھی تھا۔ نیز وہ جگہ ناپاک اور گیلی تھی، کپڑے آلودہ ہونے کا خوف تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک میں درد بھی تھا، ان وجوہات کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے تھے، ورنہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی عادت نہیں تھی، (۲) اب بھی اگر کسی کو واقعی عذر ہو، بیٹھنا مشکل ہو تو کھڑے ہوکر پیشاب کرنا جائز ہوگا، پھر بھی پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط کرنا

= : فتح الباري، كتاب الجنائز، باب عذاب القبر من الغيبة والبول، (۳/ ۲۲۲)، ط: دار المعرفة، بيروت.

: الكبائر للذهبي، الكبيرة السادسة والثلاثون، عدم التنزه من البول وهو شعار النصارى، (ص: ۱۳۸)، ط: رحيمي كتب خانه.

(۱) أنظر رقم الحاشية: ۲.

(۲) قال الشيخ الإمام محي السنة رحمه الله قد صح عن حذيفة رضي الله عنه قال: أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم سباطة قوم، فبال قائمًا. متفق عليه. قيل: كان ذلك لعذر. (مشكاة المصابيح: كتاب الطهارة، باب آداب الخلاء، الفصل الثاني، (ص: ۴۳)، ط: قديمي)

: وقال الأبهري: قيل كان ما يقابله من السباطة عاليًا ومن خلفه منحدر مستفلًا لو جلس مستقبل السباطة سقط إلى خلفه ولو جلس مستدبرًا لها بدا عورته للنّاس. قال الشيخ: لو صحّ هذا الحديث لكان فيه غنى عن جميع ما تقدم، لكن ضعّفه الدار قطني والبيهقي، والأظهر أنه فعل ذلك لبيان الجواز نقله الأبهري. (قيل: كان ذلك لعذر) قال السيد جمال الدين: قيل: فعل ذلك لأنّه لم يجد مكانًا للقعود لامتلاء الموضع بالنجاسة، و قيل: كان برجله جرح، روى أبو هريرة كما أخرجه الحاكم والبيهقي "أن النبي صلى الله عليه وسلم بال قائماً لجرح مأبضه" وهي بهمزة ساكنة بعدها موحدة بعدها معجمة باطن الركبة، إذا لم يتمكن من القعود، وعن الشافعي أنّ العرب تستشفي لوجع الصلب بالبول قائمًا، فلعله كان به ذلك وإلاّ فالمعتاد =

(۱)
ضروری ہے۔

= منه عليه الصلاة والسلام بوله قاعدًا وهو الأختيار . (مرقاة المفاتيح : كتاب الطهارة ، باب آداب الخلاء ، الفصل الثاني ، (۲/۳۷) ، ط: رشيديه)

: (وأن يبول قائماً) ......

وفي الرد: قوله (وأن يبول قائماً) لما ورد من النهي عنه ولقول عائشة رضي الله عنها من حدثكم أن النبي كان يبول قائماً فلا تصدقوه ما كان يبول إلا قاعداً رواه أحمد والترمذي والنسائي وإسناده جيد قال النووي في شرح مسلم وقد روي في النهي أحاديث لا تثبت ولكن حديث عائشة ثابت فلذا قال العلماء يكره إلا لعذر وهي كراهة تنزيه لا تحريم وأما بوله في السباطة التي بقرب الدور فقد ذكر عياض أنه لعله طال عليه مجلس حتى حفزه البول فلم يمكنه التباعد ا هـ أو لما روي أنه صلى الله عليه وسلم بال قائماً لجرح بمأبضه بهمزة ساكنة بعد الميم وباء موحدة وهو باطن الركبة أو لوجع كان بصلبه والعرب كانت تستشفي به أو لكونه لم يجد مكانا للقعود أو فعله بيانا للجواز وتمامه في الضياء . (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء والاستنجاء، (۱/۳۴۴)، ط:سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۴۳)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰)، ط:رشيدية

(۱) عن أبي وائل قال : كان أبو موسى الأشعري يشدد في البول ويقول إنّ بني إسرائيل كان إذا أصاب ثوب أحدهم قرضه ، فقال حذيفة : ليته امسك أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم سباطة قوم فبال قائمًا . (الصحيح للبخاري : كتاب الوضوء ، باب البول عند سباطة قوم ، (۱/۳۶) ،ط: قديمي)

: قوله : (يشدد) ...... ومعناه : كان يحتاط عظيمًا في الاحتراز عن رشاشته ، حتى كان يبول في القارورة ، أن يصيبه من رشاشة شئ . وأخرج ابن المنذر من طريق عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه أنه سمع أبا موسى ، ورأى رجلاً يبول قائمًا ، قال : ويحك أفلا قاعدًا ، ثم ذكر قصة بني إسرائيل

قوله : (ليته امسك) ، قول حذيفة أي : ليت أبا موسى امسك نفسه عن هذا التشديد ، أو لسانه عن هذا القول ، أو كليهما عن كليهما ، ومقصوده : أنّ هذا التشديد خلاف السنة ، فإنّ عليه الصلاة والسلام بال قائمًا ، ولا شك في كون القائم معرضا للرشاش ولم يلتفت عليه الصلاة والسلام إلى هذا الاحتمال ، ولم يتكلف البول في القارورة ، وقال ابن بطال : وهو حجة لمن رخص في يسير البول ، لأنّ المعهود ممن بال قائمًا أن يتطاير إليه مثل رؤوس الأبر ، وفيه يسر و سماحة على هذه الأمة حيث لم يوجب القرض كما أوجب على بني إسرائيل . (عمدة القاري : كتاب الوضوء ، باب البول عند سباطة قوم ،(۳/۱۳۸ ، ۱۳۹) ، ط: دار إحياء التراث العربي) =

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص تم میں سے یہ کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے، اس کی تصدیق نہیں کرنا (یعنی کبھی اعتبار نہ کرنا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔ (۱)

☆ عذر کے بغیر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ اور بدتہذیبی ہے۔ (۲)

☆ آج کل مغربی تعلیم یافتہ لوگوں میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا فیشن ہو گیا ہے، اس میں کپڑے اور جسم پر نہ جانے کتنی چھینٹیں پڑتی ہیں، جب کہ حدیث

= شرح صحيح البخاري لابن بطال : كتاب الوضوء ، باب البول عند سباطة قوم ، (۱/۳۳۷) ، ط: مكتبة الرشد .

وقد ثبت عن عمر و علي ، و زيد بن ثابت ، وغيرهم : أنهم بالوا قيامًا ، وهو دال على الجواز من غير كراهة إذا أمن الرشاش . (فتح الملهم : كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، (۳/ ۹) ، ط: دار إحياء التراث العربي)

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت : من حدثكم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يبول قائمًا فلا تصدقوه ، ما كان يبول إلا قاعدًا ، رواه أحمد والترمذي والنسائي. (مشكاة المصابيح: كتاب الطهارة باب آداب الخلاء ، الفصل الثالث ، (ص: ۴۳) ، ط: قديمي)

جامع الترمذي : أبواب الطهارة ، باب النهي عن البول قائمًا ، (۱/ ۹) ، ط: قديمي .

قوله : (كان يبول قائمًا) قيل : إن الصديقة تنفي عادته من البول قائمًا ، أي لم يكن يعتاده ..... أو نقول : إن رواية حذيفة في حال العذر . (العرف الشذي على هامش الترمذي : أبواب الطهارة ، باب النهي عن البول قائمًا ، (۱/ ۹) ط: قديمي)

(۲) (كما كره استقبال القبلة واستدبارها لأجل بول أو غائط ..... وأن يبول قائمًا) قوله : وأن يبول قائمًا) كما ورد من النهي عنه ، ولقول عائشة رضي الله عنها : من حدثكم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يبول قائمًا فلا تصدقوه ، ما كان يبول إلا قاعدًا ..... قال النووي في شرح مسلم: وقد روى في النهي أحاديث لاتثبت ولكن حديث عائشة ثابت فلذا قال العلماء يكره إلا لعذر . (الدر مع الرد : كتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، فصل في الاستنجاء ، (۱/ ۳۴۴) ط: سعيد)

شرح النووي على مسلم : كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، (۱/ ۱۳۳) ط: قديمي.

عمدة القاري : كتاب الوضوء ، باب البول قائمًا و قاعدًا ، (۳/ ۱۳۵) ، ط: دار إحياء التراث العربي.

شریف میں صاف الفاظ میں آیا ہے کہ ایک شخص کو صرف پیشاب کی چھینٹ سے نہ بچنے پر قبر کا عذاب ہوا ہے، اس لئے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے بچنا چاہئے ورنہ قبر کے عذاب میں گرفتار ہونے کا خطرہ ہے۔ (۱)

کھڑے ہو کر رکوع سجدہ کے لئے اشارہ کرنا

اگر کسی آدمی کا بیٹھنے اور سجدہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور رکوع اور سجدہ پر بھی قادر نہیں ہے تو ایسا مریض کھڑے ہو کر رکوع سجدہ اشارہ سے کرے، نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۲)

---

(۱) ثم إنّ البول قائمًا وإن كانت فيه رخصة، والمنع للتاديب لا للتحريم كما قال الترمذي ولكن اليوم الفتوى على تحريمه أولى، حيث اصبح شعارًا لغير المسلمين من الكفار وأهل الأديان الباطلة، وكم من مسائل تختلف باختلاف العصور وتغير المصالح. (معارف السنن للبنوري: أبواب الطهارة، باب النهي عن البول قائمًا، باب ماجاء في الرخصة في ذلك، (۱/۱۰۶)، ط: سعيد)
☜ انظر أيضًا الحواشي السابقة.

(۲) (قوله: وقد يتحتم القعود الخ) اى يلزمه الايماء قاعدا لخليفته عن القيام الذى عجز عنه حكما اذ لو قام لزم فوت الطهارة او الستر او القراءة او الصوم بلا خلف حتى لو لم يقدر على الايماء قاعدا كما لو كان بحال لو صلى قاعدا يسيل بوله او جرحه ولو صلى مستلقيا لايسيل منه شيئ فانه يصلي قائما بركوع و سجود كما نص عليه في المنية، قال شارحها لان الصلاة بالاستلقاء لاتجوز بلاعذر كالصلاة مع الحدث فيترجح ما فيه الاتيان بالاركان وعن محمد انه يصلي مضطجعا ولا اعادة في شيئ مما تقدم اجماعا.
(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، (۱/۴۴۵)، ط: سعيد)

(۳) (قوله: وخير إن طهر أقلّ من ربعه) يعني بين أن يصلي فيه وهو الأفضل لما فيه من الإتيان بالركوع والسجود وستر العورة وبين أن يصلي عريانًا قاعدًا يؤمي بالركوع والسجود وهو يلي الأوّل في الفضل لما فيه من ستر العورة الغليظة وبين أن يصلي قائمًا عريانًا بركوع وسجود وهو دونهما في الفضل وفي ملتقى البحار إن شاء صلى عريانًا بالركوع والسجود أو مومئًا بهما إما قاعدًا وإمّا قائمًا فهذا نص على جواز الإيماء قائمًا. (البحر الرائق: كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، (۱/۲۸۳)، ط: سعيد)

(۴) تبيين الحقائق: كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، (۱/۹۸)، امداديه ملتان =

کھڑے ہو کر وضو کرنا

☆ قبلہ رخ بیٹھ کر وضو کرنا افضل ہے، اور کھڑے ہو کر وضو کرنے میں چھینٹے پڑنے کا احتمال ہے، اس لئے جہاں تک ہو سکے بیٹھ کر وضو کرنا چاہئے لیکن اگر مجبوری ہو تو کھڑے ہو کر وضو کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

☆ موجودہ دور میں تقریباً ہر جگہ واش بیسن لگے ہوئے ہوتے ہیں، لوگ کھڑے ہو کر بیسن سے وضو کر لیتے ہیں، وضو تو اس طرح بھی ہو جاتا ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ قبلہ رخ بیٹھ کر وضو کرے۔

☆ اگر بیٹھ کر وضو کرنے کی جگہ نہیں ہے، تو کھڑے ہو کر وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن چھینٹوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

☆ بیٹھے ہوئے وضو کرتے ہوئے اگر بیٹھ کر پاؤں دھونے میں دقت ہو یا کھڑے ہو کر مستعمل پانی سے حفاظت ہوتی ہو تو کھڑے ہو کر پاؤں دھونے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ استعمال کئے ہوئے پانی سے حفاظت کے لئے کھڑے ہو کر پاؤں دھونا بہتر ہے۔ (۱)

= ج: الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر، (۱/۱۳۸)، ط: رشيدية

د: الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلاة، الفصل الحادى والثلاثون، (۲/۱۳۱)، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

(۱) وفي رواية عبد الله بن عباس ..... ثم قام (رسول الله صلى الله عليه وسلم) إلى شن معلقة فتوضأ منها فأحسن وضوءه ثم قام يصلي ..... الحديث. (صحيح البخاري: كتاب الوضوء، باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره، (۱/۳۰)، ط: قديمي)

ـ: وفيه أيضًا: كتاب الوضوء، باب التخفيف في الوضوء، (۱/۲۵)، ط: قديمي.

ـ: (ومن آدابه) عبر بمن لأن له آدابا أخر أوصلها في الفتح إلى نيف وعشرين وأوصلها في الخزائن إلى نيف وستين (استقبال القبلة ..... (والجلوس في مكان مرتفع) تحرزا عن الماء المستعمل وعبارة الكمال: وحفظ ثيابه من المتقاطر، وهي أشمل. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة: آداب الوضوء، (۱/۱۲۳-۱۲۷)، ط: سعيد) =

کھنکھارنا

پاخانہ، پیشاب کرتے ہوئے بلا ضرورت نہ کھنکھارے۔ (۱)

کہنی

☆ وضو کے فرائض میں سے دوسرا فرض ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا ہے۔
''کہنی'' سے مراد ہاتھ کے نچلے سرے پر وہ ابھری ہوئی ہڈی ہے جو کلائی اور بازو کا جوڑ ہے۔ (۲)

---

(۱) حلبی کبیر شرائط الصلاۃ، الشرط الاول، باب فی آداب الوضوء، (ص:۲۸)، ط: مکتبہ نعمانیہ

الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الثالث، (۱/۹)، ط: رشیدیة

ولا یتنحنح أی إلا بعذر کما إذا خاف دخول أحد علیه. (ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء والاستنقاء والاستنجاء، (۱/۳۴۴)، ط: سعید)

الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰)، ط: رشیدیة

البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۴۳)، ط: سعید

(۲) أرکان الوضوء أربعة......غسل الوجه......وغسل الیدین......والرجلین مع المرفقین.

قوله (مع المرفقین) تثنیة مرفق بکسر المیم وفتح الفاء وفیه العکس اسم لملتقی العظمین عظم العضد وعظم الذراع

الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، (۱/۹۸)، ط: سعید

الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الاول، (۱/۳)، ط: رشیدیة

البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۱۳)، ط: سعید

ومن هو مقطوع الیدین من المرفقین اذا تیمم یمسح موضع القطع وهو طرف عظم العضد لأنه من المرفق اذ المرفق نهایة کل من عظمی الساعد و العضد وفی الوضوء یجب غسله.

حلبی کبیر، کتاب الطهارة، فصل فی التیمم، (ص:۵۶)، ط: مکتبه نعمانیه

الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/۳۶)، ط: رشیدیة

ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/۲۳۷)، ط: سعید

البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۱۳)، ط: سعید

☆اگر ہاتھ کی انگلیاں پانچ سے زائد ہوں تو ان کا دھونا واجب ہے۔[۱]

☆اگر کسی آدمی کا پورا ایک ہاتھ زیادہ ہے، اور وہ زائد ہاتھ اس کے قدرتی ہاتھ کے برابر ہے تو اس کو بھی دھونا واجب ہے، اور اگر وہ زائد ہاتھ اس کے قدرتی ہاتھ سے آگے نکلا ہوا ہے تو صرف وہاں تک دھونا واجب ہے جہاں تک برابر ہے، اور زائد حصہ کا دھونا واجب نہیں ہے، لیکن اس کو بھی دھو لینا مستحب ہے۔[۲]

☆اگر ہاتھ میں کوئی چیز چپک جائے، یا ناخنوں میں مٹی یا آٹا وغیرہ جم جائے، تو اس کو وضو کرنے سے پہلے نکال کر صاف کرنا لازم ہے، تاکہ ناخنوں کی جڑ تک پانی پہونچ جائے، ورنہ وضو درست نہیں ہوگا، اور ناخنوں کی جڑ سے مراد وہ حصہ ہے جو انگلیوں کے گوشت سے چپکا ہوا ہے۔[۳]

مزید "ناخن" عنوان تحت دیکھیں۔(۲۶۱/۲)

☆مہندی لگانے یا کپڑا وغیرہ رنگنے سے جو رنگ وغیرہ لگا رہ جائے اس سے وضو میں خلل نہیں آتا البتہ اگر جمی ہوئی مہندی ہاتھ پر جمی رہ گئی تو اس پر وضو نہیں ہوگا کیونکہ وہ جسم پر پانی پہونچنے سے مانع ہوتی ہے۔[۴]

---

(۱) ویجب غسل کل ما کان مرکبا علی اعضاء الوضوء من الأصبع الزائدة والکف الزائد کذا فی السراج الوهاج . (الفتاوی الهندیة : (۴/۱) کتاب الطهارة ، الباب الأول فی الوضوء ، ط: رشیدیه)

☜ البحر الرائق : کتاب الطهارة ، (۱۳/۱) ، ط: سعید .

☜ الفتاوی التاتارخانیة : کتاب الطهارة ، الفصل الأول فی الوضوء ، (۲۰۰/۱) ، ط: مکتبه فاروقیه

(۲) ولو خلق له یدان علی المنکب فالتامة هی الأصلیة یجب غسلها والأخری زائدة فما حاذی منها محل الفرض وجب غسله وما لا فلا یجب بل یندب غسله . (البحر الرائق : کتاب الطهارة ، (۱۳/۱) ، ط: سعید)

ط الفتاوی الهندیة : کتاب الطهارة ، الباب الأول فی الوضوء ، (۴/۱) ، ط: رشیدیه .

☜ الدر مع الرد : کتاب الطهارة ، (۱۰۲/۱) ، ط: سعید

(۳،۴) (ولا یمنع) الطهارة (ونیم) ای خرء ذباب و برغوث لم یصل الماء تحته (وحناء) ولو جرمه، به یفتی (ودرن ووسخ) عطف تفسیر وکذا دهن ودسومة (وتراب) وطین ولو (فی ظفر =

☆اگر کسی کے ہاتھ کا کچھ حصہ کٹا ہوا ہے تو باقی حصے کو دھونا فرض ہے، اور اگر عضو کٹ گیا تو اس کا دھونا ساقط ہو جائے گا۔ (۱)

☆وضو میں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونے کے بعد انگلیوں کا خلال کیا جائے اور پاؤں کو دھونے کے بعد پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے، افضل یہی ہے۔ (۲)

☆رنگ ریز جو کپڑے رنگنے کا کام کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر جو رنگ لگا ہوتا ہے، اس کو اتارنے کی ضرورت نہیں، البتہ لکڑی، لوہا اور دیوار وغیرہ پر چپکنے والا رنگ و روغن اگر ہاتھ پر جم گیا ہو تو اس کو اتارے بغیر وضو نہیں ہوگا، ہاں اگر ایسے روغن

= مطلقا) بخلاف نحو عجين (و) لا يمنع (ما على ظفر صباغ و) لا (طعام بين اسنانه) او في سنه المجوف، به يفتى، وقيل ان صلبا منع وهو الاصح.

قوله: بخلاف نحو عجين) اي كعلك وشمع و قشر سمك و خبز ممضوغ متلبد جوهرة. لكن في النهر: ولو في اظفاره طين او عجين فالفتوى على انه مغتفر قرويا او مدنيا. اهـ نعم ذكر الخلاف في شرح المنية في العجين واستظهر المنع، لأن فيه لزوجة وصلابة تمنع نفوذ الماء. (قوله: إن صلبا) بضم الصاد المهملة وسكون اللام وهو التشديد حلية: اي إن كان ممضوغا متأكدا، بحيث تداخلت أجزاؤه و صار له لزوجة وعلاكة كالعجين شرح المنية. قوله: (وهو الأصح) صرح به في شرح المنية وقال لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۵۳-۱۵۲)، ط: سعيد)

- حلبي كبير فرائض الغسل، (ص: ۴۹) ط: سهيل اكيڈمي.
- الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، (۱/۳)، ط: رشيدية
- البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۱۳)، ط: سعيد.

(۱) قال في البحر: ولو قطعت يده أو رجله فلم يبق من المرفق والكعب شيء سقط الغسل ولو بقي وجب غسله. (شامي: كتاب الطهارة، مطلب في الاشتقاق وتقسيمه إلى ثلاثة أقسام ۱/۱۰۲)، ط: سعيد)

- البحر الرائق: كتاب الطهارة، (۱/۱۳) ط: سعيد.
- حاشية الطحطاوي على الدر المختار: كتاب الطهارة، (۱/۶۵) ط: المكتبة العربية.

(۲) وسننه أيضا ...... تخليل الأصابع من اليد والرجلين بعد التثليث. (درر الحكام شرح غرر الأحكام: كتاب الطهارة، (۱/۱۱)، ط: دار إحياء التراث العربي)

- البحر الرائق: كتاب الطهارة، (۱/۲۲) ط: سعيد.
- الدر مع الرد: كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، (۱/۱۱۷)، ط: سعيد.

کی تہہ نہیں جمی صرف رنگ نظر آتا ہو تو وضو ہو جائے گا، کیونکہ یہاں پانی پہنچنے سے کوئی مانع نہیں ہے۔ [۱]

کہنیوں تک ہاتھ دھونے کا راز

☆دل وجگر کے خون کو صاف کرنے اور اس کو طاقت ور بنانے کے لئے ہاتھوں کا دھونا بہت مفید ہے، اور جو رگیں دل وجگر تک پہونچتی ہیں وہ کچھ ہاتھوں کی انگلیوں سے اور کچھ ہتھیلی اور بازو سے اور کچھ کہنیوں سے شروع ہوتی ہیں، اسی وجہ سے کہنیوں تک ہاتھوں کا دھونا مقرر ہوا تاکہ ہاتھوں کی وہ تمام رگیں جو بواسطہ اور بلاواسطہ دل وجگر کو پہونچتی ہیں وہ بھی دھونے میں شامل ہو جائیں، ہاتھ اور منہ دھونے سے دل اور جگر کو تقویت پہونچتی ہے اور پانی کا اثر رگوں کے ذریعہ سے اندر جاتا ہے۔

جو لوگ سرجری کے ماہر ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ "اکحل" رگ جس کا دوسرا نام ہفت اندام اور تیسرا نام "نہر البدن" ہے، جب کبھی دلی، جگری، اور جلدی بیماریوں کو دور کرنے اور خون کی صفائی کے لئے اس رگ کا خون نکالنا تجویز کیا جاتا ہے تو کہنیوں کے برابر سے ہی اس رگ پر نشتر لگا کر خون نکالا کرتے ہیں کیونکہ اس جگہ میں یہ رگ ظاہر اور باہر ہوتی ہے۔

دل وجگر کے علاوہ اس کا اثر سارے بدن پر بھی ہوتا ہے، اس لئے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا مقرر ہوا تاکہ "نہر البدن" کے ذریعے پانی کا اثر پورا پورا اندر چلا جائے۔

---

(۱) ولا یمنع ما علی ظفر صباغ ولا طعام بین أسنانه أو في سنه المجوف، به یفتی، وقیل ان صلبا منع وهو الأصح. (قوله: وهو الأصح) صرح به في شرح المنیة وقال: لامتناع نفوذ الماء مع عدم. (الدر مع الرد: کتاب الطهارة، مطلب في أبحاث الغسل، (۱/۱۵۴)، ط: سعید)

: حلبي کبیر: فرائض الغسل، (ص: ۴۹)، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

الفتاویٰ الهندیة: کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، (۱/۴)، ط: رشیدیه.

☆ وضو میں بدن کے اطراف یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ دھونا مقرر ہے تو ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا اس لئے مقرر ہوا کہ اس سے کم کا اثر انسانی نفس پر کچھ محسوس نہیں ہوتا، کیونکہ کہنی سے کم ناتمام عضو ہے۔ (۱)

کہنیوں سے اوپر پانی پہنچانا

وضو کے دوران ہاتھ دھوتے وقت کہنیوں سے اوپر اور پاؤں دھوتے ہوئے ٹخنوں سے اوپر پانی پہنچانا مستحب ہے، اگر سردی کے زمانہ میں نہ ہوسکے تو گرمی کے زمانہ میں کہنی اور ٹخنے سے کچھ زائد حصہ دھونا چاہیے، تا کہ قیامت کے دن اوروں کے مقابلہ میں ہمارے اعضاء زائد چمکیں۔

نعیم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا، چہرہ کو دھویا، خوب اچھی طرح دھویا، پھر دائیں ہاتھ کو دھویا (کہنی کے اوپر) بازو تک پہنچایا، اسی طرح بائیں ہاتھ کو دھویا، پانی بازو تک پہنچایا، پھر سر کا مسح کیا، پھر دائیں پیر کو دھویا، پنڈلی کی جانب تک پانی پہنچایا، پھر بائیں پیر کو دھویا تو پنڈلی تک پانی پہنچایا، پھر کہا میں نے اسی طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، اور فرمایا: رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت کے دن وضو کی وجہ سے چمکو گے، پس تم میں سے جو اپنے اعضاء کو زیادہ چمکا سکے وہ (تھوڑا) زیادہ کر لے۔ (۲)

---

(۱) والحد الوضوء غسل الأطراف فضبط الوجه واليدين إلى المرفقين ؛ لأنّ دون ذلک لایحس نفسه، والرجلين إلى الكعبين ؛ لأنّ دون ذلک ليس بعضو تام. (حجة الله البالغة : القسم الثاني : في بيان أسرار ماجاء عن النبي صلى الله عليه وسلم من أبواب الطهارة، (۲۹۵/۱)، ط: دار الجيل)

المصالح العقلية : باب الوضوء، عنوان : وضو میں کہنیوں تک ہاتھ دھونے کا راز، (ص: ۴۸)، ط: دار الإشاعت.

(۲) عن نعيم بن عبد الله المجمر قال : رأيت أبا هريرة رضي الله عنه يتوضأ فغسل وجهه فأسبغ=

کہنیوں کے مقام سے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں

جس شخص کے دونوں ہاتھ کہنیوں کے مقام سے کٹے ہوئے ہوں تو جب ؛
کسی سے تیمم کرائے تو کٹی ہوئے جگہ پر مسح کرائے ۔ (۱)

کیڑا

☆ اگر نماز کے دوران پاخانہ کے مقام سے کیڑا باہر نکل آئے تو نماز اور وضو

= الوضوء ثم غسل يده اليمنى حتى أشرع في العضد ، ثم يده اليسرى حتى أشرع في العضد ثم
مسح برأسه ، ثم غسل رجله اليمنى حتى أشرع في الساق ، ثم غسل رجله اليسرى حتى أشرع
في الساق ، ثم قال : هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ وقال : قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم : أنتم الغر المحجلون يوم القيامة من إسباغ الوضوء ، فمن استطاع منكم
فليطل غرته وتحجيله . (صحيح مسلم : (۱/۱۲٦) كتاب الطهارة ، باب استحباب إطالة الغرة
والتحجيل في الوضوء ، ط: قديمي)

☜ قلت: قد ثبت إطالة التحجيل من فعله صلى الله عليه وسلم في حديث الباب ، وقول
الصحابة حجة عندنا إذا لم يخالفه مرفوع ...... وفي رد المحتار : وفي البحر : وإطالة الغرة
بالزيادة على الحد المحدود ، وفي الحلية : والتحجيل يكون في اليدين والرجلين ، وهل له حد
؟ لم أقف فيه على شئ لأصحابنا ، ونقل النووي اختلاف الشافعية على ثلاثة أقوال : الأول : أنه
يستحب الزيادة فوق المرفقين والكعبين بلا توقيت ، الثاني : إلى نصف العضد والساق ، الثالث
إلى المنكب والركبتين ، قال : والأحاديث تقتضي ذلك كله اهـ ونقل ط الثاني عن شرح
الشرعة مقتصراً عليه . (إعلاء السنن : (۱/۱۲٦) كتاب الطهارة ، باب استحباب إطالة الغرة
والتحجيل ، ط: إدارة القرآن)

⇦ رد المحتار : (۱/۱۳۰) كتاب الطهارة ، مطلب في الغرة والتحجيل ، ط: سعيد .

(۱) ومن هو مقطوع اليدين من المرفقين اذا تيمم يمسح موضع القطع وهو طرف عظم العضد
لأنه من المرفق اذ المرفق نهاية كل من عظمي الساعد و العضد وفي الوضوء يجب غسله.
حلبي كبير، كتاب الطهارة، فصل في التيمم،(ص:٥٦)، ط: مكتبه نعمانيه

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/۳٦)، ط: رشيدية

☜ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۳۷)، ط: سعيد

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۳)، ط: سعيد

دونوں ٹوٹ جائیں گے، اور نماز نہیں ہوگی، وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہوگا۔

☆ اگر کسی کے پاخانہ کے مقام سے کیڑے کا کچھ حصہ نکلا پھر وہ خود ہی اندر گھس گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، جبکہ نجاست نہ گرے، اور اگر نجاست گرے گی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ [1]

کیسٹ

☆ بے وضو کیسٹ میں آواز بھرنا، اور اس کا ہاتھ میں لینا سب جائز ہے؛ کیونکہ کیسٹ میں صرف آواز والی ہوا محبوس ہوتی ہے، الفاظ وکلمات جیسی کوئی چیز محبوس ہو کر مقید نہیں ہوتی، البتہ کتابت میں الفاظ اور کلمات جیسی چیز محبوس ہو کر مقید ہوتی ہے، اس لئے قرآن مجید کے الفاظ کو بے وضو لکھنا اور چھونا جائز نہیں ہے۔

☆ قرآن کریم کی کیسٹ کو بے وضو ہاتھ لگانا جائز ہے۔ [2]

---

[1]: (و) خروج غير نجس مثل (ريح او دودة أو حصاة من دبر).

وقال ابن عابدين (قوله من دبر) و كذا من ذكر أو فرج في الدودة والحصاة بالاجماع.

الدرالمختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (١٣٦/١)، ط: سعيد

☆ (منها) مايخرج من السبيلين من البول والغائط والريح الخارجة من الدبر والودى والمذى والمنى والدودة والحصاة.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (٩/١)، ط: رشيدية

☆ خلاصة الفتاوى، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في نواقض الوضوء، (١٧/١)، ط: رشيدية

☆ وذكر الحلواني: إن تيقن خروج الدبر تنتقض طهارته بخروج النجاسة من الباطن إلى الظاهر فتخرج على هذا لو خرج بعض الدودة فدخلت اهـ. (البحر الرائق: كتاب الطهارة، (٣١/١)، ط: سعيد)

☆ الدر مع الرد: كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف إذا لم يرتكب مكروه مذهبه (١٥٠/١)، ط: سعيد.

[2]: (ويمنع حل دخول مسجد ..... وقراءة ..... ومسه. (قوله: ومسه) اي القرآن ولو في لوح أو درهم أو حائط، لكن لا يمنع إلا من مس المكتوب، بخلاف المصحف ..... ففي الحلية عن المحيط: لو كان المصحف في صندوق فلا بأس للجنب أن يحمله. (شامي: كتاب الطهارة، =

کیمیکل ڈال کر ناپاک پانی کو صاف کیا

گندے اور ناپاک پانی کو کیمیکل ڈال کر صاف کرنے سے پانی صاف تو ہو جائے گا، لیکن پاک نہیں ہوگا، اس سے وضو اور غسل کرنا جائز نہیں ہوگا، صاف اور پاک میں بہت بڑا فرق ہے۔ (۱)

= باب الحیض، مطلب لو افتی مفت بشئ من هذه الأقوال في مواضع الضرورة طلبا للتیسیر کان حسنا، (۱/۲۹۳)، ط: سعید)

(۲) وهل یجوز للجنب کتابة القرآن، قال في منیة المصلی لایجوز، وفي الخجندي: یکره للجنب والحائض کتابة القرآن إذا کان مباشر اللوح والبیاض وإن وضعهما علی الأرض یکره من غیر ان یضع یده علی المکتوب لابأس به. (الجوهرة النیرة: کتاب الطهارة، باب الحیض، (۱/۳۵) ط: حقانیه)

(۳) حلبي کبیر: فروع ان اجنبت المرأة، (ص: ۵۸) ط: سهیل اکیڈمی لاهور.
پلیٹ یا ٹیپ ریکارڈ میں نہ قرآن کریم کی کتابت ہے اور نہ ہی اس کی آواز قرآن کی آواز ہے بلکہ صدائے بازگشت کی طرح آواز کی نقل ہے لہذا اس کے احکام قرآن کریم جیسے نہیں، اسے بے وضو چھونا جائز ہے۔
احسن الفتاوی، کتاب الطہارۃ، (۲/۱۹)، ط: سعید

(۴) ان نقوش میں جب تک پڑھے جانے کی صلاحیت ثابت نہ ہو حروف مکتوبہ کے حکم میں نہیں اس لیے ان کا مس کرنا محدث وجنب کو جائز ہے جیسا دماغ میں ارتسام الفاظ قرآنیہ کا ہوتا ہے اور اس دماغ کا مس کرنا جائز ہے البتہ اگر وہ پڑھے جانے لگیں تو اس وقت دلالت وضعیہ غیر لفظیہ کی وجہ سے ان کا حکم حروف مکتوبہ کا دیا جائے گا۔
امداد الفتاوی، کتاب الطہارۃ، مسائل منثورۃ، (۱/۱۴۷)، ط: دار الاشاعت

(۱) والدلیل علی تحریم استعمال الماء الّذي فیه جزء من النجاسة وإن لم یتغیر طعمه أو لونه أو رائحته، قول اللّٰه تعالی: ویحرم علیهم الخبائث، والنجاسات من الخبائث، لأنّها محرمة (شرح مختصر الطحاوي: کتاب الطهارة، باب تکون به الطهارة، مسألة: النجاسة في الماء القلیل والکثیر، (۱/۲۳۹)، ط: دار السراج المدینة المنوّرة)

(۲) البحر الرائق: کتاب الطهارة، (۱/۷۸، ۷۹)، ط: سعید.

(۳) (و) یطهر (زیت) تنجس (بجعله صابونًا) به یفتی للبلوی، کتنور رش بماء نجس لا بأس بالخبز فیه. قوله: (ویطهر زیت الخ) قد ذکر هذه المسألة العلامة قاسم في فتاواه، وکذا ماسیأتي متنًا وشرحها من مسائل التطهیر بانقلاب العین ..... ثم هذه المسألة قد فرعوها علی قول محمد بالطهارة بانقلاب العین الّذي علیه الفتوی واختاره اکثر المشایخ خلافًا لأبي یوسف کما =

= في شرح المنية والفتح وغيرهما . وعبارة المجتبى : جعل الدهن النجس في صابون يفتى بطهارته ؛ لأنه تغير والتغير يطهر عند محمد و يفتى به للبلوى اهـ . وظاهره أن دهن الميتة كذلك لتعبيره بالنجس دون المتنجس إلا أن يقال هو خاص بالنجس ؛ لأن العادة في الصابون وضع الزيت دون بقية الأدهان تأمل ، ثم رأيت في شرح المنية مايؤيد الأول حيث قال : وعليه يتفرع ما لو وقع إنسان أو كلب في قدر الصابون فصار صابونًا يكون طاهرًا لتبدل الحقيقة اهـ . ثم اعلم أن العلة عند محمد هي التغير وانقلاب الحقيقة وأنه يفتى به للبلوى كما علم مما مر ، ومقتضاه عدم اختصاص ذلك الحكم بالصابون ، فيدخل فيه كل ما كان فيه تغير وانقلاب حقيقة وكان فيه بلوى عامة .

... لأن الدبس ليس فيه انقلاب حقيقة ؛ لأنه عصير جمد بالطبخ ، وكذا السمسم إذا درس واختلط دهنه بأجزائه ففيه تغير وصف فقط كلبن صار جبنًا ، وبر صار طحينًا ، وطحين صار خبزًا بخلاف نحو خمر صار خلًّا أو حمار وقع في مملحة فصار ملحًا ، وكذا روث خمر صار طرطيرًا وعذرة صارت رمادًا أو حمأة فإن ذلك كله انقلاب حقيقة إلى حقيقة أخرى لا مجرد انقلاب وصف . (الدر مع الرد : كتاب الطهارة ، باب الأنجاس ،(۱/۳۱۵، ۳۱۶) ، ط: سعيد)

د وخرج عن هذه القضية الماء النجس لقوله تعالىٰ ﴿ ولكن يريد ليطهّركم ﴾ والنجس لا يفيد الطهارة . (أصول الشاشي : البحث الأوّل في كتاب الله ، فصل في المطلق والمقيد ،(ص: ۲۳ ، ۲۵)، ط: بشرى

﴿..... گ .....﴾

گردن کا مسح

☆ گردن کا مسح انگلیوں کی پشت کو کھینچ کر کرنا درست ہے۔ (۱)

☆ گردن کا مسح مستحب ہے، البتہ حلقوم کا مسح سنت سے ثابت نہیں ہے۔ (۲)

☆ گردن کا مسح کرنا مستحب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے گردن پر مسح کرنا ثابت ہے، لہٰذا اس کو بدعت کہنا یا اس کا انکار کرنا درست نہیں ہے۔

۱: ومسح الرقبة بظهر يديه.

(قوله بظهر يديه) أي لعدم استعمال بلتهما بحر، فقول المنية: بماء جديد لا حاجة اليه كما في شرحها الكبير، وعبر في المنية بظهر الأصابع ولعله المراد هنا. (رد المحتار، كتاب الطهارة (۱/ ۱۲۳)، ط: سعيد)

۲: البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/ ۲۸)، ط: سعيد

۳: الفتاوى الهندية كتاب الطهارة الباب الأول، الفصل الثالث (۱/ ۸)، ط: رشيدية

: ومستحبه ـــ (ومسح الرقبة) بظهر يديه (لا الحلقوم) لأنه بدعة

(قوله ومسح الرقبة) هو الصحيح وقيل إنه سنة كما في البحر وغيره ـــ (قوله: لأنه بدعة) فلم يرد في السنة. (رد المحتار، كتاب الطهارة (۱/ ۱۲۳)، ط: سعيد)

۲: (قوله: ومسح رقبته) حتى بظهر اليدين لعدم استعمال بلتهما، وقد اختلف فيه فقيل بدعة وقيل سنة وهو قول الفقيه أبي جعفر وبه أخذ كثير من العلماء كذا في شرح مسكين وفي الخلاصة: الصحيح أنه أدب وهو بمعنى المستحب كما قدمناه وأما مسح الحلقوم فبدعة. (البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/ ۲۸)، ط: سعيد)

۳: الفتاوى الهندية كتاب الطهارة الباب الأول، الفصل الأول، (۱/ ۸)، ط: رشيدية

عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من توضأ ومسح عنقه وقي الغل يوم القيامة

۳: البناية شرح الهداية كتاب الطهارات، باب الوضوء (۱/ ۱۶۱)، ط: دار الفكر

۵: عنه (وائل بن حجر) قال: شهدت النبي صلى الله عليه وسلم وأتي بإناء فأكفأ على يمينه ثلاثا ثم غمس يمينه في الماء فغسل بها ذراعه اليمنى حتى جاوز المرفق ثلاثا ثم غسل يساره بيمينه حتى جاوز المرفق ثلاثا، ثم مسح على رأسه ثلاثا وظاهر أذنيه ثلاثا وظاهر رقبته. (نصب الراية كتاب الطهارات (۱/ ۱۳)، ط: مؤسسة الريان)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ان کے دادا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے سر کا مسح کیا اور گدی پر دونوں ہاتھوں کو (مسح کرتے ہوئے) پھیرا۔[1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گردن کا مسح کرنا قیامت کے دن طوق سے امان کا باعث ہے۔[2]

گرم پانی سے وضو کرنا

☆ گرم پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ پاک پانی خواہ گرم ہو یا ٹھنڈا دونوں سے وضو کرنا جائز ہے۔

---

[1] عن طلحة عن أبيه عن جده أنه أبصر النبي صلى الله عليه وسلم حين توضأ مسح رأسه والذنيه وأمر يديه على قفاه. (السنن الكبرى للبيهقي: (۶۰/۱) كتاب الطهارة، جماع أبواب سنة الوضوء وفرضه، باب إمرار الماء على القفا، ط: دار الإشاعت)

- انظر أيضًا الحاشية الآتية.

[2] وقد روى الديلمي في الفردوس من حديث ابن عمر مرفوعًا: مسح الرقبة أمان من الغل يوم القيامة — فهذه أحاديث قولية وفعلية قد دلت على أن مسح الرقبة أصلاً فلا محل لنفيه القول الذي قدمت وهو مختار بعض أصحابنا منهم الشرنبلالي وصاحب الاختيار. وفيه نظر أيضًا فإن حد السنة عندهم المواظبة وإذ ليست فليست.

القول الثالث وهو الذي اختاره المصنف وغيره من أصحاب المتون والشروح والفتاوى المعتمدة وهو الأصح لانتفاء المواظبة وثبوت فعله صلى الله عليه وسلم وترغيبه — وقد طال الكلام في نفس مسح الرقبة في زماننا هذا فظن كثير من متقشفي عصرنا أنه بدعة لا أصل له مطلقًا واغتروا بعبارة النووي وغيره ولم يمر تحت أنظارهم ما سردنا من الأخبار. (السعاية: (۱۸/۱) كتاب الطهارة، مستحب مسح الرقبة، ط: سعيد)

- نيل الأوطار: (۲۰۷/۱) تحت رقم الحديث: ۱۹۹، كتاب الطهارة، أبواب صفة الوضوء فرضه وسنته، باب مسح العنق، ط: دار الحديث، مصر)

- مجموعه رسائل الكهنوي: (۲۵۳/۱) رسالة: تحفة الطلبة في تحقيق مسح الرقبة، ط: بجارة القرآن.

البتہ دھوپ سے گرم شدہ پانی استعمال کرنا طبی لحاظ سے مکروہ ہے۔ (۱)

---

(۱) وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: لا تغتسلوا بالماء المشمس فإنه يورث البرص. رواه الدار قطني. (مشكاة المصابيح، كتاب الطهارة، باب أحكام المياه (ص: ۵۲)، ط: قديمي)

(۲) فإن تغير بالطبخ بعد ما خلط به غيره لا يجوز التوضؤ به. (الهداية: كتاب الطهارات، باب الماء الذي يجوز به الوضوء وما لا يجوز به (۳۵/۱)، ط: المصباح)

(۳) (فإن تغير بالطبخ بعد ما خلط به غيره) قيد به، لأنه إذا طبخ به وحده وتغير يجوز الوضوء به. (البناية شرح الهداية: كتاب الطهارات، باب الماء الذي يجوز به الوضوء وما لا يجوز به (۳٦۷/۱)، ط: دار الكتب العلمية)

(۴) (يرفع الحدث)...... (وبماء قصد تشميسه بلا كراهة) وكراهته عند الشافعي طبية، وكره أحمد المسخن بالنجاسة.

قوله: قصد تشميسه) قيد اتفاقي لأن المصرح به في كتب الشافعية أنه لو تشمس بنفسه كذلك (قوله: وكراهته الخ) أقول: المصرح به في شرحي ابن حجر والرملي على المنهاج أنها شرعية تنزيهية لا طبية، ثم قال ابن حجر: واستعماله يخشى منه البرص كما صح عن عمر رضي الله عنه، واعتمده بعض محققي الأطباء لقبض زهومته على مسام البدن فتحبس الدم، وذكر شروط كراهته عندهم وهي أن يكون بقطر حار وقت الحر في اناء منطبع غير نقد وأن يستعمل وهو حار. أقول: وقدمنا في مندوبات الوضوء عن الامداد أن منها أن لا يكون بماء مشمس وبه صرح في الحلية مستدلا بما صح عن عمر من النهي عنه ولذا صرح في الفتح بكراهته ومثله في البحر. وقال في معراج الدراية وفي القنية وتكره الطهارة بالمشمس لقوله صلى الله عليه وسلم لعائشة رضي الله عنها حين سخنت الماء بالشمس: لا تفعلي يا حميراء فإنه يورث البرص، وعن عمر مثله، وفي رواية لا يكره وبه قال أحمد ومالك والشافعي يكره إن قصد تشميسه. وفي الغاية: وكره بالمشمس في قطر حار في أوان منطبعة واعتبار القصد ضعيف وعدمه غير مؤثر اهـ ما في المعراج. فقد علمت أن المعتمد الكراهة عندنا لصحة الأثر وأن عدمها رواية. والظاهر أنها تنزيهية عندنا أيضا بدليل عده في المندوبات فلا فرق حينئذ بين مذهبنا ومذهب الشافعي، فاغتنم هذا التحرير. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه ۱۷۹/۱ ـ ۱۸۰ ط: سعيد)

(۵) البحر الرائق، كتاب الطهارة، قبيل نواقض الوضوء (۲۹/۱) ط: سعيد

(٦) فتح القدير، كتاب الطهارات، قبيل فصل في نواقض الوضوء، (۳۲/۱) ط: سعيد

(۷) ان عمر: كان يسخن له ماء في قمقمة ويغتسل به.

ان عمر رحمه الله قال: لا تغسلوا بالماء المشمس فإنه يورث البرص. دار قطني، كتاب الطهارة، باب الماء المسخن (۵۰/۱، ۵۲)، ط: مؤسسة الرسالة. =

آگ پر گرم کئے ہوئے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے۔

نافع نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما گرم پانی سے وضو کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم لوگ گرم پانی سے وضو کر لیتے ہیں۔ (۱)

گرم پانی کا انتظام ہے تو تیمم کرنا

اگر کسی بیماری میں گرم پانی استعمال کرنا نقصان نہیں کرتا، اور جسم پر مل بھی سکتا ہے اور گرم پانی کا انتظام بھی ہے، تو تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

= عن الاسلع بن شريك..... قلت اصابتني جنابة فخشيت البرد على نفسي فامرته ان يرحلها ر وضعت احجار فاسخنت ماء فاغتسلت به.

وعن عائشة رضى الله عنها قالت نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتوضا بالماء المشمس. نصب الراية، كتاب الطهارات، باب الماء الذى يجوزبه الطهارة (۱۰۲/۱، ۱۰۳)، ط: مؤسسة الريان.

(۱) عن ايوب قال : سالت نافعًا عن الماء المسخن ، فقال : كان ابن عمر يتوضا بالحميم ..... حدثنا ابوسلمة ، قال : قال ابن عباس رضى الله عنه : انا ندهن بالدهن وقد طبخ على النّار ، ونتوضا بالحميم وقد اغلى على النّار . (مصنف ابن ابي شيبة : (۳۱/۱) رقم الحديث : ۲۵۸،۲۵۶، كتاب الطهارات ، باب في الوضوء بالماء الساخن ، ط: مكتبة الرشد الرياض)

☆ التلخيص الحبير : (۱۳۶/۱) تحت رقم الحديث : ۷، كتاب الطهارة ، باب الماء الطاهر ، ط: دار الكتب العلمية .

☆ واما عدم الكراهية بالماء المسخن بالنّار فلما اخرجه الدار قطني والبيهقي عن علي بن غراب عن هشام بن سعيد بن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر انّه كان يسخن له الماء في قمقمة فيغتسل به ، قال الدار قطني : اسناده صحيح ..... عن ايوب عن نافع انّ ابن عمر كان يتوضا بالماء الحميم ، وعن ابن عباس ، رواه ابو بكر بن ابي شيبة في مصنفه ..... قال ابن عباس : إنا نتوضا بالحميم (السعاية : (۳۳۷/۱) كتاب المياه ، الكراهة في كراهة الماء المشمس ، ط: سعيد)

(۲) (من عجز عن استعمال الماء لبعده ميلا أو لمرض او برد) يهلك الجنب او يمرضه ولو في المصر اذا لم تكن له اجرة حمام ولا مايدفئه ..... (..... تيمم) .

(في الرد: (قوله: ولا ما يدفئه) ..... قال في البحر: فصار الأصل انه متى قدر على الاغتسال بوجه =

گرمی دانہ

گرمی کے موسم میں اکثر گرمی دانے نکل آتے ہیں اور کھجلی دینے سے ان میں سے پانی نکلتا ہے، اگر دانہ ٹوٹنے سے پانی از خود نہیں بہا، بلکہ ہاتھ یا کپڑا وغیرہ سے پھیل گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اور اگر پانی زخم سے ابھر کر اوپر آ گیا اور دانہ کے سوراخ سے زائد جگہ میں پھیل گیا، مگر اوپر ابھرنے کے بعد نیچے نہیں اترا تو اس سے وضو ٹوٹنے میں اختلاف ہے راجح قول یہ ہے کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔[1]

= من الوجوه لا يباح له التيمم اجماعا. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم ۱/ ۲۳۶-۲۳۲ ط سعيد)

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول (۱/ ۲۸) ط رشيدية

: البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم (۱/ ۱۲۱) ط سعيد

(والمخرج) بضم (والخارج) بضمه (سيان) في حكم النقض على المختار كما في البزازية قال: لأن في الإخراج خروجا فصار كالفصد وفي الفتح عن الكافي أنه الأصح واعتمده القهستاني. وفي القنية و جامع الفتاوى أنه الأشبه وصححه أنه الأشبه بالمعنى روايتان والراجح رواية أنه يكون الفتوى عليه (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة ۱/ ۱۳۶-۱۳۷ ط سعيد)

: الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني (۱/ ۱۲۳) ط ادارة القرآن

: البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/ ۳۳) ط سعيد

: ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور وفي غيرهما عين السيلان ولو بالقوة ...

وفي الرد: (قوله: عين السيلان) اختلف في تفسيره ففي المحيط عن أبي يوسف أن يعلو و ينحدر وعن محمد إذا انتفخ على وفي الجرح وصار أكبر من رأسه نقض والصحيح لا ينقض قال في الفتح بعد نقله ذلك وفي الدراية جعل قول محمد أصح ومختار السرخسي الأول وهو الأولى هذا القول وكذا صححه قاضي خان وغيره وفي البحر تحريف تبعه عليه الحجة الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب نواقض الوضوء ۱/ ۱۳۵-۱۳۴ ط سعيد

: المحيط البرهاني، كتاب الطهارات، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء ۱/ ۲۰۰ ط سعيد.

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس ۱/ ۱۰، ط رشيدية =

گرمی کے موسم میں ڈھیلہ کیسے استعمال کرے

"ڈھیلا استعمال کرنے کا طریقہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۵۸)

گلوکوز چڑھوانا

اگر گلوکوز چڑھانے سے خون یا پیپ وغیرہ کچھ بدن سے نکلے گا تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر خون وغیرہ نہیں نکلے گا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ بدن سے نجاست نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے، اور اگر نجاست نہیں نکلی تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ [1]

= ونظيره ما ليس فيه قوة السيلان من الخارج من الجسد فإنه ساقط الاعتبار وإن كثر وعم الثوب. وقد صرح في الحلية بعين ما قلنا فقال: ما ليس بكثير من النجاسة منه ما هو مهدر الاعتبار للإجماع بحال. وعليه مشى الحلوى القلنسي أن ما أصاب من رش البول مثل رء وس الإبر ونحوه الدم على ثوب القصاب وما لا ينقض الوضوء من بلة الجرح أو القيء معفو عنه وإن كثر. (فتاوى شامي، (۱/۳۲۳) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ط: سعيد)

[1] ومنها ما يخرج من غير السبيلين ويسيل إلى ما يطهر من الدم والقيح والصديد والماء لعلة. (فتاوى الهندية كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۱۰) ط: رشيدية)

[2] رد المحتار، كتاب الطهارة (۱/۱۳۳) ط: سعيد

[3] البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/۳۱) ط: سعيد

[4] ينقض الوضوء تسعة أشياء منها: ما يخرج من غيرهما: أي السبيلين لقوله عليه الصلاة والسلام: الوضوء من كل دم سائل. (مراقي الفلاح) والمراد أن يتجاوزه ولو بالعصر وما لا يتجاوز أو لا القطع كما لو حت علقة فامتلأت بحيث لو شقت لسال منها الدم كذا في الحلبي. (حاشية الطحطاوي على مراقي: كتاب الطهارة، فصل في نواقض الوضوء، (ص: ۸۷) ط: قديمي)

[5] ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور وفي غيرهما عين السيلان ولو بالقوة لما قالوا: لو مسح الدم كلما خرج ولو تركه لسال نقض وإلا لا. (الدر المختار مع الرد: كتاب الطهارة، مطلب في نواقض الوضوء، (۱/۱۳۵) ط: سعيد)

[6] قلت: وحسن ما في التهر عن بعض المتأخرين من أن المراد السيلان ولو بالقوة. أي فإن دم الفصد ونحوه سائل إلى ما يلحقه حكم التطهير حكما. (شامي: كتاب الطهارة، مطلب في نواقض الوضوء، (۱/۱۳۳) ط: سعيد)

گلے کے مسح کا حکم

وضو کے دوران گردن کا مسح کرنا مستحب ہے، لیکن گلے کا مسح کرنا بدعت ہے کیونکہ گلے کا مسح ثابت نہیں ہے۔ (۱)

گناہ دھل جاتے ہیں

وضو کرنے سے وضو کے تمام اعضاء سے گناہ دھل جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مومن بندہ وضو کرتا ہے، کلی کرتا ہے، تو اس کے منہ کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے ناک سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، اور جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرہ کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ آنکھ کی پلکوں کے گناہ بھی دھل جاتے ہیں، اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھ کے گناہ یہاں تک کہ ناخن کے نیچے کے گناہ بھی دھل جاتے ہیں، پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے کانوں کے گناہ، پھر جب اپنے دونوں پیروں کو دھوتا ہے تو اس کے دونوں پیروں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پیروں کے ناخن کے، پھر اس کا مسجد کی طرف چلنا اور نماز پڑھنا اس کے علاوہ زائد (گناہ کی معافی کے بعد بلندی درجات کا باعث) ہوتا ہے۔ (۲)

---

(۱) لقدم تخریجه تحت العنوان "گردن کا مسح"

(۲) عن عبد الله الصنابحي رضي الله عنه أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا توضأ العبد المؤمن فتمضمض خرجت الخطايا من فيه، فإذا استنثر خرجت الخطايا من أنفه فإذا غسل وجهه خرجت الخطايا من وجهه حتى تحت أظفار يديه، فإذا مسح برأسه خرجت الخطايا من رأسه حتى تخرج من أذنيه، فإذا غسل رجليه خرجت الخطايا من رجليه حتى تخرج من تحت أظفار رجليه ثم كان مشيه إلى المسجد وصلاته نافلة له. (سنن النسائي: (۱/ ۲۹) كتاب الطهارة، باب مسح الأذنين مع الرأس ... الخ، ط: قديمي) =

حضرت عمرو بن عبسہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ جب وضو کرتا ہے، اپنا ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھ کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب بازو کو دھوتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو بازو اور سر کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب اپنے دونوں پیروں کو دھوتا ہے تو اس کے پیروں کے گناہ دھل جاتے ہیں۔

گناہ دھونے والی چیز

"سردی میں وضو کا ثواب" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۰۴/۱)

گناہ کا کام

گناہوں کا کام کرنا گناہ ہے، لیکن اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ مکروہ ضرور ہو جاتا ہے اس لئے دوبارہ وضو کر لینا مستحب ہے۔ (۱)

: سنن ابن ماجہ : (ص: ۲۴) أبواب الطهارة ، ثواب الطهور ، ط: قديمي .

: مشكاة المصابيح : (ص: ۳۹) كتاب الطهارة ، الفصل الثالث ، ط: قديمي .

: عن عمرو بن عبسه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أن العبد إذا توضأ فغسل يديه خرجت خطاياه من يديه ، فإذا غسل وجهه خرجت خطاياه من وجهه ، فإذا غسل ذراعيه ومسح برأسه خرجت خطاياه من ذراعيه ورأسه ، فإذا غسل رجليه خرجت خطاياه من رجليه . (سنن ابن ماجه : (۲۵) أبواب الطهارة ، ثواب الطهور ، ط: قديمي)

: المستدرك على الصحيحين : (۲۲۲/۱) رقم الحديث : ۲۵۳، كتاب الطهارة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

: صحيح ابن خزيمة : (۱۲۸/۱) رقم الحديث : ۲۶۰ ، كتاب الوضوء ، باب ذكر دليل ان النبي صلى الله عليه وسلم قد كان يأمر بالوضوء قبل نزول سورة المائدة ، ط: المكتب الإسلامي بيروت.

: المندوب في نيف وثلاثين موضعا ذكرتها في الخزائن منها بعد كذب وغيبة ... وبعد كل خطيئة (الدر المختار مع رد المحتار ، كتاب الطهارة ، (۹۰/۱-۸۹)، ط:سعيد)

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۹/۱)، ط:رشيدية

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱۶/۱)، ط:سعيد

گناہ معاف

"وضو سے گناہ معاف" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۰۸/۲)

گناہ نکل جاتے ہیں

وضو کرنے کی وجہ سے تمام اعضاءِ وضو کے گناہ نکل جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان بندہ یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ جسے آنکھ سے دیکھا ہوگا، پانی کے قطرے کے ساتھ یا آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں، اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھ کے تمام گناہ جسے ہاتھوں نے کیا ہوگا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں، اور وہ جب اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو اس کے تمام گناہ جس کی طرف اس کا پیر چلا ہوگا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے۔ (۱)

گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے

"گناہ نکل جاتے ہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۷۰/۲)

---

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا توضأ العبد المسلم أو المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر إليها بعينيه مع الماء أو مع آخر قطر الماء، فإذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء أو مع آخر قطر الماء، فإذا غسل رجليه خرجت كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء أو مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب. (صحيح مسلم: (۱۲۵/۱) كتاب الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، ط: قديمي)

: مشكاة المصابيح: (ص: ۳۸) كتاب الطهارة، الفصل الأول، ط: قديمي.

: كنز العمال: (۲۸۵/۹) رقم الحديث: ۲۶۰۳۲، حرف الطاء، كتاب الطهارة من قسم الأقوال، الباب الثاني: في الوضوء، الفرع الثاني: في فضائل الوضوء، ط: مؤسسة الرسالة.

گناہوں کی معافی کے طریقے

"وضو کے ذریعہ کون سے گناہ معاف ہوتے ہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔

گنجا

"پیشانی" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۱/۱-۲)

گندگی خارج ہونے کے بعد

گندگی مثلاً پیشاب، پاخانہ، مذی اور ودی وغیرہ خارج ہونے کے بعد، پیشاب پاخانہ کے مقامات کو آلودہ رہنے دینا اور صرف وضو کرلینا طہارت حاصل کرنے کے لئے کافی نہیں ہے، بلکہ جہاں جہاں سے گندگی خارج ہوئی ہے اس جگہ کو خشک اور پاک کیا جائے۔ (۱)

گندی نالیوں کے پانی کو سائنسی طریقہ سے صاف کیا

اگر ناپاک اور گندی نالیوں کے پانی کو سائنسی طریقہ سے صاف کیا تو صاف ہو جائے گا لیکن پاک نہیں ہوگا، اس سے وضو اور غسل کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

---

(۱) (ويجب) أي يفرض غسله (إن جاوز المخرج نجس) مانع (ويعتبر القدر المانع للصلاة (فيما وراء موضع الاستنجاء) لأن ما على المخرج ساقط شرعا وإن كثر ولهذا لا تكره الصلاة معه (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۱/۳۳۹)، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/۴۸)، ط: رشيدية

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس (۱/۲۴۲)، ط: سعيد

(۲) والدليل على تحريم استعمال الماء الذي فيه جزء من النجاسة وإن لم يتغير طعمه أو لونه أو رائحته، قول الله تعالى: ﴿ويحرم عليهم الخبائث﴾، والنجاسات من الخبائث؛ لأنها محرمة (شرح مختصر الطحاوي: كتاب الطهارة، باب تكون به الطهارة، مسألة: النجاسة في الماء قليل والكثير (۱/۲۳۹)، ط: دار السراج المدينة المنورة)

البحر الرائق: كتاب الطهارة (۱/۷۸، ۷۹)، ط: سعيد =

گوبر سے استنجاء منع ہونے کی وجہ

گوبر اور ہڈیوں سے استنجاء کرنے سے اس لئے منع فرمایا ہے کہ ان میں ایذ تکلیف پہنچانے والے موذی جانور سانپ، بچھو وغیرہ اور بعض قسم کے کاٹنے والے کیڑے بیٹھے رہتے ہیں۔ (۱)

= (و) يطهر (زيت) تنجس (بجعله صابونًا) به يفتى للبلوى، كتنور رش بماء نجس لا بأس بالخبز فيه. قوله: (ويطهر زيت الخ) قد ذكر هذه المسألة العلامة قاسم في فتاواه، وكذا ما سيأتي متنًا وشرحًا من مسائل التطهير بانقلاب العين ..... ثم هذه المسألة قد فرعوها على قول محمد بالطهارة بانقلاب العين الذي عليه الفتوى واختاره أكثر المشايخ خلافًا لأبي يوسف كما في شرح المنية والفتح وغيرهما. وعبارة المجتبى: جعل الدهن النجس في صابون يفتى بطهارته، لأنه تغير والتغير يطهر عند محمد و يفتى به للبلوى اهـ. وظاهره أنّ دهن الميتة كذلك لتعبيره بالنجس دون المتنجس إلّا أن يقال هو خاص بالنجس، لأنّ العادة في الصابون وضع الزيت دون بقية الأدهان تأمل، ثم رأيت في شرح المنية ما يؤيد الأوّل حيث قال: وعليه يتفرع ما لو وقع إنسان أو كلب في قدر الصابون فصار صابونًا يكون طاهرًا لتبدل الحقيقة اهـ. ثم اعلم أنّ العلّة عند محمد هي التغير وانقلاب الحقيقة وأنّه يفتى به للبلوى كما علم ممّا مر، ومقتضاه عدم اختصاص ذلك الحكم بالصابون، فيدخل فيه كل ما كان فيه تغير وانقلاب حقيقة وكان فيه بلوى عامة، ---- لأن الدبس ليس فيه انقلاب حقيقة، لأنّه عصير جمد بالطبخ، وكذا السمسم إذا درس واختلط دهنه بأجزائه ففيه تغير وصف فقط كلبن صار جبنًا، وبر صار طحينًا، وطحين صار خبزًا بخلاف نحو خمر صار خلًا وحمار وقع في مملحة فصار ملحًا، وكذا روى خمر صار طرطيرًا وعذرة صارت رمادًا أو حمأة فإنّ ذلك كله انقلاب حقيقة إلى حقيقة أخرى لا مجرد انقلاب وصف. (الدر مع الرد: كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۳۱۵، ۳۱۶)، ط: سعيد)

☜ وخرج عن هذه القضية الماء النجس لقوله تعالىٰ ﴿ولكن يريد ليطهّركم﴾ والنجس لا يفيد الطهارة. (أصول الشاشي: البحث الأوّل في كتاب الله، فصل في المطلق والمقيد، (ص: ۲۴، ۲۵)، ط: بشرى)

(۱) والخامس: أن يتوقى البول في ثقب أو سرب من آداب الاستجاء لئلا يخرج عليه من حشرات الأرض ما يؤذيه أو لئلا يؤذي حيوانًا فيه. (الحاوي الكبير: كتاب الطهارة، باب الاستطابة، (۱/ ۲٦٥)، ط: دار الفكر)

☜ المصالح العقلية: باب نواقض الوضوء والتيمّم، عنوان: گوبر اور ہڈیوں سے منع استنجاء کا راز، (ص: ۳۱)، ط: دار الاشاعت۔

گویا آج ہی پیدا ہوا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے، وہ اٹھے گا نہیں کہ اس سے گناہ مٹ جائیں گے اور ایسا ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے آج ہی جنا "أشهد أن لا إله إلاّ اللّٰه" ۔[1]

گھاس

اگر سبز یا خشک گھاس پر گرد وغبار نہیں ہے تو اس پر تیمم کرنا درست نہیں ہے اور اگر گھاس پر گرد وغبار ہے تو اس پر تیمم کرنا جائز ہے۔[2]

---

(۱) من قال حين يفرغ من وضوئه : أشهد أن لا إله إلاّ اللّٰه ثلاث مرات لم يقم حتى تمحى عنه ذنوبه حتى يصير كما ولدته أمه . ابن السني عن عثمان . (كنز العمال : (۲۹۸/۹) رقم الحديث : ۲۶۰۸۱، حرف الطاء ، كتاب الطهارة من قسم الأقوال ، الباب الثاني في الوضوء ، الفصل الثاني في آداب الوضوء ، التسمية والأذكار ، ط: مؤسسة الرسالة)

☆ عمل اليوم والليلة لابن السني : (ص: ۳۰) رقم الحديث : ۲۹ ، باب مايقول إذا فرغ من وضوئه ، ط: دار القبلة للثقافة .

(۲) (ولايجوز عندنا بما ليس من جنس الأرض ...... كالذهب والفضة ...... وكالحنطة وسائر الحبوب والأطعمة) من الفواكه وغيرها وأنواع النباتات مما يترمد بالنّار إذا لم يكن عليها غبار (وإن كان على هذه الأشياء المذكورة غبار يجوز التيمم بغبارها) . (حلبي كبير : فصل في التيمم ،(ص: ۷۶) ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

☆ ولو وضع يديه على حنطة او شعير او غير ذلك من الحبوب فلصق بيديه غبار فان بان اثره جاز به التيمم، كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول،(۲۷/۱)، ط:رشيدية)

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم ،(۲۴۰/۱)، ط:سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم ،(۱۴۸/۱)، ط:سعيد

کھائی

اگر انگلیوں کی کھائی (دو انگلیوں کے درمیان کی جگہ) میں خلال کے بغیر پانی نہ پہونچے تو خلال کرنا فرض ہے۔[1]

گھٹنا کھل گیا

وضو کے دوران گھٹنے کھل جانے سے وضو میں کوئی نقص نہیں آتا،[2] البتہ دوسرے کے سامنے بلا ضرورت گھٹنے کھولنا سخت گناہ ہے۔[3]

---

(۱) وخلا بعد دخول الماء خلالها فلو منضمة فرض

و في الرد: قوله (وخلا) أي وكون التخليل سنة، قوله (فرض) أي التخليل لأنه حينئذ لا يمكن إيصال الماء إلا به فافهم. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة (۱/۱۱۸) ط: سعيد)

= الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني (۱/۷) ط: رشيدية

= الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول، نوع منه في بيان سنن الوضوء و آدابه (۱/۱۰۹) ط: إدارة القرآن

(۲) (وينقضه خروج نجس منه) أي وينقض الوضوء خروج نجس، فدخل تحت هذه الكلمة جميع النواقض الحقيقية. (تبيين الحقائق: كتاب الطهارة (۱/۷) ط: امدادیہ ملتان)

= والحاصل أن الصوم يبطل بالدخول والوضوء بالخروج. (شامي: كتاب الطهارة، كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف إذا لم يرتكب مكروه مذهبه، (۱/۱۳۹)، ط: سعيد)

= (سوال ۵۶) ستر کھلنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

(جواب) نہیں ٹوٹتا فقط

فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ، نواقض وضو (۱/۱۲۷-۱۲۸) ط: دار الاشاعت

= احسن الفتاویٰ، کتاب الطہارۃ (۲/۲۳) ط: سعید

(۳) عن علي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تكشف فخذك ولا تنظر إلى فخذ حي ولا ميت. (نصب الراية، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، رقم الحديث: ۷۳۱۹، (۴/۲۴۳)، ط: المكتبة المكية جدة)

= وينظر الرجل من الرجل سوى ما بين سرته إلى ما تحت ركبته. بدائع الصنائع، كتاب الحظر والإباحة (۵/۱۲۲) ط: سعيد

گھر سے وضو کر کے آنا افضل ہے

☆گھر سے وضو کر کے مسجد میں آنا افضل ہے،احادیث میں اس کی فضیلت آئی ہے،اوراس میں مسجد اور جماعت کا احترام بھی ہے،اگر کوئی شخص کسی دربار میں حاضر ہونا چاہے تو اس کی عظمت کا تقاضہ ہے کہ گھر سے صاف ستھرا ہو کر چلے،اور دربار میں پہونچ کر پانی تلاش کرنا عظمت کے خلاف ہے،جیسا کہ حرم میں داخل ہونے والے کے لئے میقات سے احرام باندھنے کا حکم بیت اللہ کی عظمت کا اظہار کرنے کے لئے ہے۔

☆موجودہ دور میں بھی جو شخص مکان،دکان اور آفس سے وضو کر کے مسجد میں آئے گا اس کو ثواب زیادہ ملے گا،لیکن مسجد کے لئے وضوخانہ اور غسل خانہ وغیرہ بنانا اور بنا دینا ثواب کا کام ہے،اور سنت کے مطابق ہے۔

☆نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فرض ادا کرنے کے لئے وضو کر کے اپنے گھر سے نکلتا ہے(اور مسجد کو جاتا ہے)تو اس کو اسی طرح ثواب ملتا ہے جس طرح حج کرنے والے،احرام باندھنے والے کو ثواب ملتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا گویا وضو احرام کے مشابہ اور نماز حج کے مشابہ ہے،حاجی جب حج کا احرام باندھ کر گھر سے نکلتا ہے تو حج سے فارغ ہو کر گھر واپس آنے تک برابر اس کو ثواب ملتا رہتا ہے،اسی طرح نمازی وضو کر کے جب نماز کے لئے مسجد کو جانے کے واسطے گھر سے نکلتا ہے تو نماز سے فارغ ہو کر گھر آنے تک اُسے برابر ثواب ملتا رہتا ہے۔

فرض نماز پڑھنے والے کو حج کرنے والے کے ساتھ اور نفل یعنی اشراق اور

چاشت وغیرہ پڑھنے والے کو عمرہ کرنے والے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (۱)

(۱) عن عثمان بن عفان قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من توضأ للصلاة فأسبغ الوضوء ثم مشى الى الصلاة المكتوبة فصلاها مع الناس أو مع الجماعة أو في المسجد غفر الله له ذنوبه. (الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه (۱/۱۲۲)، ط: قديمي)

(۲) وعنه (أي عن أبي أمامة الباهلي) قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من خرج من بيته متطهرًا إلى صلاة مكتوبة فأجره كأجر الحاج المحرم، ومن خرج إلى تسبيح الضحى لا ينصبه إلا إياه فأجره كأجر المعتمر، وصلاة على إثر صلاة لا لغو بينهما كتاب في عليين. رواه أحمد وأبوداود. (مشكاة المصابيح: كتاب الصلاة، باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الثاني، (ص: ۷۰)، ط: قديمي)

(۳) سنن أبي داود: كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل المشي إلى الصلاة، (۱/۹۳)، ط: رحمانية.

(۴) (قوله: كأجر الحاج) أو مثل أجره قال زين العرب: أي كأصل أجره، وقيل: كأجره من حيث إنه يكتب له بكل خطوة أجر كالحاج، وإن تفاير الأجران كثرة و قلة أو كمية وكيفية، أو من حيث إنه يستوفي أجر المصلين من وقت الخروج إلى أن يرجع، وإن لم يصل إلا في بعض تلك الأوقات كالحاج فإنه يستوفي أجر الحاج إلى أن يرجع وإن لم يحج إلا في عرفة. (قوله: المحرم) شبه بالحاج المحرم لكون التطهر من الصلاة بمنزلة الإحرام من الحج لعدم جوازهما بدونهما، ثم إن الحاج إذا كان محرمًا كان ثوابه أتم، فكذلك الخارج إلى الصلاة إذا كان متطهرًا كان ثوابه أفضل ...... (قوله: ومن خرج إلى تسبيح الضحى) أي صلاة الضحى ...... وقال ابن حجر: ومن هذا أخذ أئمتنا قولهم: السنة في الضحى فعلها في المسجد. ويكون من جملة المستثنيات من خبر: أفضل صلاة المرء في بيته إلا المكتوبة اهـ. وفيه أنه على فرض صحة حديث المتن يدل على جوازه لا على الفضلية، أو يحمل على من لا يكون له مسكن أو في مسكنه شاغل. ونحوه على أنه ليس للمسجد ذكر في الحديث أصلاً، فالمعنى من خرج من بيته أو سوقه أو شغله متوجهًا إلى صلاة الضحى تاركًا أشغال الدنيا. (مرقاة المفاتيح: كتاب الصلاة، باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الثاني، (۲/۳۰۳)، ط: رشيدية)

(۵) عبد الرزاق عن ابن جريج قال: سألت عطاء عن الوضوء الذي بباب المسجد فقال: لا بأس به كان على عهد ابن عباس وهو جعله، وقد علم أنه يتوضأ منه الرجال، والنساء الأسود والأحمر وكان لا يرى به بأسًا، ولو كان به بأس لنهي عنه، قال: أكنت متوضئًا منه؟ قال: نعم. (مصنف عبد الرزاق: كتاب الطهارة، باب الوضوء عن المطاهر، (۱/۷۳)، ط: إدارة القرآن) =

گھر سے وضو کرکے مسجد جانے کا ثواب

"باوضو گھر سے مسجد جانے پر حج کا ثواب" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۶/۱)

گیس

"ریح" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۷۵/۱)

گیس خارج ہو

"ریح خارج ہو" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۷۶/۱)

گیلی مٹی

اگر پاک گیلی مٹی پر پانی غالب نہیں ہے تو اس سے تیمم کرنا جائز ہے، مگر گیلی مٹی سے اس وقت تیمم کرنا چاہئے جب وقت فوت ہوجانے کا خوف ہوتا کہ بلاضرورت بدشکل بننے کی نوبت نہ آئے۔ (۱)

= حدثنا وكيع قال : حدثنا الأعمش عن إسماعيل بن رجاء عن أبيه قال : رأيت البراء بن عازب، بال ثم جاء إلى مطهرة المسجد فتوضأ منها . (مصنف لابن أبي شيبة : رقم الحديث : ۱۳۷۱ ، كتاب الطهارات ، في الوضوء من المطاهر التي توضع للمسجد ،(۱۲۱/۱) ، ط: مكتبة الرشد)

= وفي الخلاصة وغيرها : ويكره الوضوء والمضمضة في المسجد إلا أن يكون موضع فيه اتخذ للوضوء ولا يصلى فيه . (البحر الرائق : كتاب الطهارة ، فصل لما فرغ من بيان الكراهة في الصلاة ،(۳۳/۲) ،ط: سعيد)

= عمدة القاري : كتاب الوضوء ، باب ترك النبي صلى الله عليه وسلم والناس الأعرابي حتى فرغ من بوله في المسجد ،(۱۲۷/۳) ، ط: دار إحياء التراث العربي .

(۱) ولو كان المسافر في طين و ردغة لا يجد ماء ولا صعيدا وليس في ثوبه و سرجه غبار يلطخ ثوبه أو بعض جسده بالطين فإذا جف تيمم به ولا ينبغي أن يتيمم ما لم يخف ذهاب الوقت لأن فيه تلطخ الوجه من غير ضرورة فيصير بمعنى المثلة وإن تيمم به أجزأه عند أبي حنيفة و محمد رحمهما الله تعالى لأن الطين من أجزاء الأرض وما فيه من الماء مستهلك هكذا في البدائع. =

گیلے پاؤں گزرنے کا حکم

''پاؤں گیلے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۷۰/۱)

گیند کنویں میں گر جائے

☆اگر کنواں چاروں طرف سے چالیس ہاتھ یا اس سے زیادہ ہے تو وہ ناپاک چیز گرنے سے ناپاک نہیں ہوگا۔

☆اور اگر کنویں کے چاروں طرف چالیس ہاتھ سے کم ہے اور اس میں گیند گر جائے اور اس گیند کا ناپاک ہونا یقینی طور پر معلوم نہ ہو، یا اس میں نجاست لگی ہوئی تھی کسی نے دیکھا ہی نہیں، تو صرف شک کی بنا، پر ناپاک ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

☆اور اگر گیند میں نجاست لگی ہوئی تھی، یا اس کا ناپاک ہونا یقینی تھا تو پانی ناپاک ہو جائے گا، اس سے وضو اور غسل کرنا درست نہیں ہوگا۔[۱]

= وإن صار الطين مغلوبا بالماء فلا يجوز به التيمم. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل: (۲۷/۱)، ط: رشيدية)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۴۸/۱)، ط: سعيد

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب الكراهة حيث أطلقت فالمراد منها التحريم، (۲۳۰/۱)، ط: سعيد

(۱) ولو وقع في البئر خرقة أو خشبة نجسة ينزح كل الماء. (الخانية على هامش الهندية: كتاب الطهارة، فصل فيما يقع في البئر، (۹/۱)، ط: رشيديه)

☆ (إذا وقعت نجاسة) ليست بحيوان ولو مخففة أو قطرة بول أو دم أو ذنب فارة لم يشمع فلو شمع ففيه ما في الفارة (في بئر دون القدر الكثير) على ما مر ولا عبرة للعمق على المعتمد (ينزح كل مائها) الذي كان فيها وقت الوقوع ذكره ابن الكمال (بعد إخراجه)

وفي الرد: (قوله: على ما مر) أي من أن المعتبر فيه أكبر رأي المبتلى به أو ما كان عشرا في عشر.

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، فصل في البئر، (۲۱۱-۲۱۲/۱)، ط: سعيد

☆ والمراد بالبئر ههنا التي لم تكن عشرا في عشر أما إذا كانت عشرا في عشر لا تنجس بوقوع نجس إلا بالتغير. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱۱۰/۱)، ط: سعيد) =

....

ﮯ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول، (۱/ ۱۹)، ط: رشيدية

ؒ قوله: اليقين لايزول بالشک ...... ودليلها ما رواه مسلم عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعًا «إذا وجد أحدكم في بطنه شيئًا فأشكل عليه أخرج منه شيء أم لا فلايخرجن من المسجد حتى يسمع صوتًا أو يجد ريحًا . قال الحموي: قيل هذه القاعدة تدخل في جميع أبواب الفقه والمسائل المخرجة عليها تبلغ أرباع الفقه وأكثر . (الأشباه مع حاشية الحموي: القاعدة الثالثة اليقين لايزول بالشک، (۱/ ۱۹۳، ۱۹۴)، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

﴿......ل......﴾

لاکٹ

ایسے لاکٹ جن پر لفظ ''اللہ'' لکھا ہوا ہو پہن کر بیت الخلاء میں جانا منع ہے، اس لئے بیت الخلاء میں جانے سے پہلے ان کو اتار دیں۔ (۱)

لال بیگ

''مچھر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۸۹/۲)

لعنت کی تین چیزیں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لعنت کی تین چیزوں سے بچو:

① پانی کے گھاٹ پر پاخانہ کرنا، ② یا راستہ کے سرے پر پاخانہ پیشاب کرنا ③ یا اس سایہ کی جگہ پر پاخانہ پیشاب کرنا جو آرام کے لئے ہو۔ (۲)

---

(۱) و یکرہ ان یدخل الخلاء و معہ خاتم مکتوب علیہ اسم اللہ تعالی او شیء من القرآن. (البحر الرائق، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، (۲۲۳/۱)، ط: سعید)

☆ الفتاوی الهندیة، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، الفصل الثالث، (۵۰/۱)، ط: رشیدیہ

☆ ردالمحتار کتاب الطہارۃ، فصل فی الاستنجاء، (۳۴۵/۱)، ط: سعید

(۲) ..... عن معاذ بن جبل قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اتقوا الملاعن الثلاثة، البراز فی الموارد و قارعة الطریق و الظل.

سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب المواضع التی نهی عن البول فیها، (۱۵/۱)، ط: رحمانیہ

☆ سنن ابن ماجہ: ابواب الطہارۃ وسننها، باب النهی عن الخلاء علی قارعة الطریق، (ص: ۲۸)، ط: قدیمی.

☆ مشکلة المصابیح: کتاب الطہارۃ، باب آداب الخلاء، الفصل الثانی، (ص: ۴۳)، ط: قدیمی)

لکڑی

وضو نہ ہونے کی صورت میں لکڑی وغیرہ سے قرآن مجید کو چھونا مکروہ نہیں ہے۔ (۱)

لکڑی پر تیمم کرنا

اگر لکڑی پر گرد وغبار نہیں ہے تو اس پر تیمم کرنا درست نہیں ہے، اور اگر لکڑی کے اوپر گرد وغبار ہو تو اس پر تیمم کرنا جائز ہے۔ (۲)

---

(۱) یجوز للمحدث الذي يقرأ القرآن من المصحف تقليب الاوراق بقلم او عود او سكين. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۲۰۲)، ط:سعيد)

☆ لايجوز لهما وللجنب والمحدث مس المصحف الا بغلاف متجاف عنه كالخريطة والجلد الغير المشرز. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/۳۹)، ط:رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، (۱/۱۷۲)، ط:سعيد

(۲) ولايجوز عندنا بما ليس من جنس الأرض ...... كالذهب والفضة ...... وكالحنطة وسائر الحبوب والأطعمة) من الفواكه وغيرها وأنواع النباتات مما يترمد بالنّار إذا لم يكن عليها غبار فلو كان على هذه الأشياء المذكورة غبار يجوز التيمم بغبارها. (حلبي كبير: فصل في التيمم (ص: ٧٦)، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

☆ تيمم بطاهر من جنس الارض، كذا في محيط السرخسي. كل ما يحترق فيصير رمادا كالحطب والحشيش ونحوهما او ما ينطبع ويلين كالحديد والصفر والنحاس والزجاج وعين الذهب والفضة ونحوها فليس من جنس الارض.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۱/۲٦)، ط:رشيدية

☆ وصورة التيمم بالغبار أن يضرب بيده ثوبا أو لبدا او وسادة أو ما اشبهها من الأعيان الطاهرة التي عليها غبار فاذا وقع الغبار على يديه تيمم. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر فيما يجوز به التيمم، (۱/۲۴۰)، ط:ادارة القرآن)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۴۱)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۱/۲۷)، ط:رشيدية

لنگی میں پیشاب نکل جائے

"پاجامہ میں پیشاب نکل جائے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۴۶/۱)

لوگوں کے سامنے مسواک کرے تو

"مسواک مجلس میں کرے تو" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۲۶/۲)

لیٹ کر پاخانہ پیشاب کرنا

بلاعذر لیٹ کر پیشاب پاخانہ کرنا بری بات ہے۔ (۱)

لیکوریا

☆ بیماری کی وجہ سے رینٹ کی طرح لیس دار پانی عورتوں کے آگے کے راستے سے نکلتا ہے، اس کو "لیکوریا" کہتے ہیں، یہ پانی ناپاک ہے۔
ایسا پانی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲)

---

(۱) (وكذا يكره)...... (وأن يبول قائما أو مضطجعا أو مجردا من ثوبه بلا عذر...) (الدر المختار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، (۱/ ۳۴۳-۳۴۲)، ط: سعيد)
- الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰)، ط: رشيدية
- البحر الرائق، قبيل كتاب الصلاة، (۱/ ۲۴۳)، ط: سعيد

(۲) ومنها ودي...... وهو ماء أبيض كدر ثخين لا رائحة له يعقب البول وقد يسبقه. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: كتاب الطهارة، فصل عشرة أشياء لا يغتسل منها، (ص: ۱۰۱)، ط: قديمي)
: أي برطوبة الفرج فيكون مفرعا على قولهما بنجاستها أما عنده فهي طاهرة كسائر رطوبات البدن، جوهرة.
وفي الرد: ومن وراء باطن الفرج فإنه نجس قطعًا ككل خارج من الباطن كالماء الخارج مع الولد أو قبيله. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۳۱۳)، ط: سعيد)
: تحفة المحتاج في شرح المنهاج، كتاب أحكام الطهارة، باب النجاسة وإزالتها، (۱/ ۳۰۱)، ط: دار إحياء التراث العربي.
إعانة الطالبين، باب الصلاة، (۱/ ۱۰۴)، ط: دار الفكر. =

☆ لیکوریا کی بیماری میں رحم سے جو سفید رطوبت خارج ہوتی ہے، وہ ناپاک ہے مذی کی طرح نجاست غلیظہ ہے۔ (۱)

☆ یہ رطوبت کپڑے میں لگنے کی وجہ سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ (۲)

☆ باوضو ہونے کی صورت میں یہ رطوبت خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (۳)

☆ اگر یہ رطوبت ہر وقت خارج ہوتی رہتی ہے، اور اتنا وقفہ بھی نہیں ملتا کہ اس میں وضو کے ساتھ چار رکعت نماز ادا کی جا سکے، تو پھر یہ عورت ''معذور'' کے حکم میں ہے، ایسی عورت کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کرے اور اس سے فرض، واجب، سنت اور نوافل میں سے جتنی نمازیں چاہے پڑھتی رہے، پھر جب دوسری نماز کا وقت داخل ہو تو دوبارہ نیا وضو کرے۔ (۴)

☆ اور اگر یہ رطوبت ہر وقت مسلسل خارج نہیں ہوتی، تو نماز کے دوران

= ومنها ما يخرج من السبيلين من البول والغائط والريح الخارجة من الدبر والودي والمذي والمني والدودة والحصاة.

(الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۹)، ط: رشيدية)

رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۳۴)، ط: سعيد

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۹)، ط: سعيد

(۱، ۳) ''لیکوریا'' عنوان کے پہلے اسنار کے تحت کی گئی تخریج ملاحظہ ہو۔

(۲) إذا أصابت النجاسة الغليظة الثوب أو البدن أكثر من قدر الدرهم الذي هو مثل الكف لا يجوز وقدر الدرهم لا يضره. (الفتاوى السراجية: كتاب الصلاة، باب الصلاة بالنجاسة (ص: ۱۲)، ط: مطبوعه نول كشور)

النجاسة إن كانت غليظة وهي أكثر من قدر الدرهم فغسلها فريضة والصلاة بها باطلة وإن كانت مقدار درهم فغسلها واجب والصلاة معها جائزة. (الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، (۱/۵۸)، ط: رشيديه)

تحفة الفقهاء: كتاب الطهارة، باب النجاسات، (۱/۶۴)، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

(۴) المستحاضة ومن به سلس البول أو استطلاق البطن أو انفلات الريح أو رعاف دائم أو جرح =

خارج ہونے سے نماز نہیں ہوگی اور وضو بھی دوبارہ کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆ اکثر عورتوں کے رحم سے سفید رطوبت ہمیشہ بہتی رہتی ہے، وہ خواہ کسی وجہ سے ہو، اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ وہ ناپاک ہے، ایسی عورتوں کو چاہئے کہ نماز سے پہلے شرمگاہ کے اندر اسفنج یعنی پانی اور رطوبت جذب کرنے والی کوئی چیز رکھ دیں، تاکہ یہ رطوبت جذب کرتا رہے، جب تک اسفنج کے اس حصہ پر رطوبت نہیں آئے گی جو شرمگاہ کے گول سوراخ سے باہر ہے، اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا نماز ہوجائے گی۔ (۲)

☆ اگر یہ رطوبت ہر وقت بہتی رہتی ہے، تو وہ عورت معذور ہے، نیا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کرے۔ (۳)

= لا يرقأ يتوضئون لوقت كل صلاة ويصلون بذلك الوضوء في الوقت ما شاء وا من الفرائض والنوافل هكذا في البحر الرائق. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع ،(۱/۴۱)، ط: رشيدية)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۲۱۵)، ط: سعيد

☆ حاشية الطحطاوي على الدر، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۱۵۵)، ط: رشيدية

(۱) انظر رقم الحاشية: (۲۰۱)

(۲) "لیکوریا" عنوان کے پہلے اسٹار کے تحت کی گئی تخریج ملاحظہ ہو۔

(۳) (كما) ينقض (لو حشا احليله بقطنة وابتل الطرف الظاهر) هذا لو القطنة عالية او محاذية لرأس الاحليل وان متسفلة عنه لا ينقض. وكذا الحكم في الدبر والفرج الداخل (وان ابتل الطرف (الداخل لا) ينقض ولو سقطت فان رطبة انتقض والا لا.

رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف إذا لم يرتكب مكروه مذهبه، (۱/۱۴۸-۱۴۹)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۰)، ط: سعيد

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء، (۱/۱۲۱)، ط: ادارة القرآن

☆ انظر: الحاشية السابقة رقم: ۳.

﴿......۴......﴾

مباح پانی

اگر کسی جگہ پر اتفاق سے جنبی (جس پر غسل واجب ہے)، حائضہ عورت، بے وضو شخص اور میت جمع ہو جائیں، اور مباح پانی موجود ہو لیکن وہ ان میں سے کسی ایک کے لئے کافی ہو، تو اس مباح پانی کو استعمال کرنے کا زیادہ حق دار جنبی ہوگا، حائضہ عورت، بے وضو شخص اور میت کے غسل پر اس کو ترجیح حاصل ہوگی، اس کی وجہ یہ ہے کہ جنابت کی ناپاکی زیادہ اہم ہے، لہٰذا اس کا دور کرنا بھی اتنا ہی اہم ہوگا۔

اور اگر وہ پانی ان میں سے کسی ایک کی ملکیت ہے، تو وہ مالک سب سے مقدم ہوگا، یعنی سب سے پہلے اس کو استعمال کرنے کا حق ہوگا۔

اور اگر وہ پانی تینوں میں مشترک ہے، تو مناسب یہ ہے کہ اسے میت کے غسل میں خرچ کیا جائے۔ [1]

---

(۱) الجنب اولی بمباح من حائض او محدث و میت و لو لأحدهم فهو اولی و لو مشتركا ينبغي صرفه للميت.

وفي الرد: (قوله: الجنب اولی بمباح الخ) هذا بالاجماع تاتارخانية: أي ويتيمم الميت ليصلى عليه وكذا المرأة و المحدث و يقتديان به لأن الجنابة أغلظ من الحدث والمرأة لا تصلح اماما — (قوله: فهو اولی) لأنه احق بملكه سراج (قوله: ينبغي صرفه للميت) أي ينبغي لكل منهم أن يصرف نصيبه للميت حيث كان كل واحد لا يكفيه نصيبه ولا يمكن الجنب ولا غيره أن يستقل بالكل لأنه مشغول بحصة الميت وكون الجنابة اغلظ لا يبيح استعمال حصة الميت فلم يكن الجنب اولى بخلاف ما لو كان الماء مباحا فانه حيث امكن به رفع الجنابة كان أولى، فافهم.

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۵۲–۲۵۳)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث، (۱/ ۳۰)، ط: رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۴۳)، ط: سعيد.

متعدد نمازیں ایک وضو سے پڑھنا

''ایک وضو سے متعدد نمازیں پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۰۸)

مٹی پاک ہو

☆ تیمم صحیح ہونے کے لئے مٹی پاک ہونا ضروری ہے ناپاک مٹی سے تیمم کرنا صحیح نہیں ہے۔ (۱)

☆ اگر ناپاک زمین خشک ہوجائے تو خود پاک ہوجائے گی، مگر دوسروں کو پاک کرنے والی نہیں ہوگی، ایسی زمین پر خشک ہونے کے بعد نماز پڑھنا تو جائز ہے، مگر اس سے تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ (۲)

مٹی سے تیمم کو خاص کرنے کی وجہ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مٹی خود آلودہ ہے گندہ کرنے والی چیز ہے، ناپاکی اور میل کچیل کو دور نہیں کرتی ہے، اور بدن اور کپڑے کو پاک نہیں کرتی ہے، اس لئے مٹی سے تیمم کرنے کا حکم بظاہر عقل کے مطابق نہیں ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

---

(۱) وشرطه ستة: النية و المسح ...... والصعيد و كونه مطهرا......

الدر المختار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۳۰)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۱/۲٦)، ط: رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۴۷)، ط: سعيد

(۲) الأرض اذا أصابتها النجاسة فيبست و ذهب أثرها لا يجوز التيمم بها.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۱/۲۷)، ط: رشيدية

☆ وظاهر كلامهم أن الأرض التي جفت نجسة في حق التيمم طاهرة في حق الصلاة والحل لها طاهرة في حق الكل و انما منع التيمم منها لفقد الطهورية كالماء المستعمل طاهر غير طهور.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۴۷)، ط: سعيد

☆ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۳۱۱)، ط: سعيد

اس عالم (دنیا،مخلوق) کی ہر چیز کو مٹی اور پانی سے پیدا کیا ہے، ہماری پیدائش کی اصل یہی دونوں چیزیں ہیں، جن سے ہماری نشوونما، ہماری تقویت اور غذا ہوتی ہے، اور اس کو ہم ہر وقت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، کہ پیدائش کے وقت ہم کتنے چھوٹے تھے، اور آج کتنے بڑے ہیں، اور ہم کتنے کمزور تھے اور آج کتنے طاقتور ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مٹی اور پانی کو ہماری نشوونما، اور طاقت کا ذریعہ بنایا ہے، تو ہمارے پاک اور صاف ستھرا ہونے کے لئے اور عبادت میں مدد لینے کے لئے بھی پانی اور مٹی کو مقرر کیا، وجہ یہ ہے کہ مٹی وہ اصل چیز ہے جس سے بنی آدم وغیرہ کی پیدائش ہوئی ہے، اور پانی ہر چیز کی زندگی کا باعث ہے۔

دوسرے الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس عالم (دنیا،مخلوق) کی تمام چیزوں کی پیدائش کی اصل یہی مٹی اور پانی ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ نے اس عالم کو مرکب کیا ہے، جس طرح ہماری ابتدائی پیدائش، طاقت وقوت اور نشوونما مٹی اور پانی سے ہوئی ہے، بالکل اسی طرح جسمانی اور روحانی پاکی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے انہی چیزوں کو مقرر کیا ہے۔

☆ عام طور پر ناپاکی اور گندگی کو زائل کرنے کے لئے پانی زیادہ استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ مرض کی حالت میں یا پانی نہ ملنے کے عذر ہونے کی حالت میں طہارت اور پاکی کے لئے اللہ تعالیٰ نے پانی کا ساتھی اور ہمسر مٹی کو بنایا ہے، اور یہ دوسری چیزوں کی نسبت سے زیادہ بہتر ہے، کیونکہ یہ ہر جگہ دستیاب ہے۔

☆ تیمم کرنے کے لئے زمین اس واسطے خاص کی گئی ہے کہ زمین کہیں بھی غائب نہیں ہوتی ہے ہر جگہ زمین موجود ہے، ایسی چیز مقرر کر کے لوگوں کی پریشانی کو دور کرنا آسان ہے۔

☆ منہ پر مٹی ملنا کسر نفسی، انکساری اور عاجزی پر دلالت کرتا ہے، اور یہ چیز

اللہ کو بہت پسند ہے، لہٰذا تیمم کے لئے مٹی استعمال کرنے میں یہ خاکساری، عاجزی اور ذلت پائی جاتی ہے، ذلت اور عاجزی کی حالت گناہوں کی مغفرت طلب کرنے کے لئے زیادہ مناسب ہے، اسی وجہ سے سجدہ کرتے وقت اپنے منہ کو مٹی سے نہ بچانا پسندیدہ اور مستحب ہے۔ (۱)

---

(۱) ومما يظن أنه على خلاف القياس باب التيمم، قالوا: إنه على خلاف القياس من وجهين: أحدهما: أن التراب ملوث لايزيل درنا ولا وسخا ولايطهر البدن كما لايطهر الثوب. والثاني: أنه شرع في العضوين من أعضاء الوضوء دون بقيتها، وهذا خروج عن القياس الصحيح. ولعمر الله إنه خروج عن القياس الباطل المضاد للدين، وهو على وفق القياس الصحيح، فإن الله سبحانه جعل من الماء كل شيء حيّ، وخلقنا من التراب، فلنا مادتان: الماء والتراب، فجعل منهما نشأتنا وأقواتنا، وبهما تطهرنا وتعبدنا، فالتراب أصل ما خلق منه النّاس، والماء حياة كل شيء، وهما الأصل في الطبائع الّتي ركب الله عليهما هذا العالم وجعل قوامه بهما، وكان أصل ما يقع به تطهير الأشياء من الأدناس والأقذار هو الماء في الأمر المعتاد، فلم يجز العدول عنه إلّا في حال العدم والعذر بمرض أو نحوه، وكان النقل عنه إلى شقيقه وأخيه أولىٰ من غيره، وإن لوث ظاهرًا فإنّه يطهر باطنًا ثم يقوى طهارة الباطن فيزيل دنس الظاهر أو يخففه، وهذا أمر يشهده من له بصر نافذ بحقائق الأعمال وارتباط الظاهر بالباطن وتأثر كل منهما بالآخر وانفعاله عنه ..... وأما كونه في عضوين ففي غاية الموافقة للقياس والحكمة، فإن وضع التراب على الرؤوس مكروه في العادات وإنّما يفعل عند المصائب والنوائب، والرجلان محل ملابسة التراب في أغلب الأحوال، وفي تتريب الوجه من الخضوع والتعظيم لله والذلّ له والإنكسار لله ما هو من أحب العبادات إليه وأنفعها للعبد، ولذلك يستحب للساجد أن يترّب وجه لله، وأن لا يقصد وقاية وجهه من التراب. (إعلام الموقعين: فصل ليس في الشريعة شيء على خلاف القياس، فصل: التيمم جار على وفق القياس ۲/ ۳۰۰، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

⇐ أقول: إنما خص الأرض لأنها لا تكاد تفقد فهي أحق ما يرفع به الحرج ولأنها طهور في بعض الأشياء كالخف والسيف بدلا عن الغسل بالماء ولأن فيه تذللا بمنزلة تعفير الوجه في التراب وهو يناسب طلب العفو.

حجة الله البالغة، القسم الثاني في بيان أسرار ما جاء عن النبي ﷺ تفصيلا، التيمم، الأرض خصت بالتيمم (ص: ۳۰۶)، ط: قديمي

⇐ المصالح العقلية، باب التيمم (ص: ۳۳)، ط: دار الإشاعت.

مٹی کو پانی کا قائم مقام کیوں بنایا گیا؟

''تیمم میں مصلحت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۵٦/۱)

مٹی گیلی ہے

''گیلی مٹی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۷۷/۱)

مٹی ہاتھوں پر لگ گئی

''ہاتھوں پر مٹی لگ گئی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۹۷/۲)

مجلس میں مسواک کرے تو

''مسواک مجلس میں کرے تو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۲٦/۲)

مجمع کے قریب پیشاب کرنا

کسی مجمع کے قریب پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

مجنون

☆ مجنون پر وضو واجب نہیں ہے، اگر وہ وضو کرے گا تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔

چنانچہ اگر مجنون نے وضو کیا پھر اس کے تھوڑی دیر بعد جنون ختم ہوگیا، تو اس وضو سے نماز درست نہیں ہوگی۔ (۲)

(۱) اللهم لتخريجه تحت العنوان ''قافلہ کے قریب پیشاب کرنا''

(۲) واما شروط وجوبه و صحته معا فمنها العقل فلا يجب الوضوء على مجنون و لا مصروع ولا معتوه ولا مغمى عليه وإن توضأ واحد من هؤلاء فإن وضوءه لا يصح، بحيث لو توضأ المعتوه لم بعد لحظة برئ من مرضه هذا فإنه لا تصح صلاته بهذ الوضوء، ومثله المجنون۔ الفقه على المذاهب الاربعة، كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، المبحث الثاني، شروط الوضوء، (۵۱/۱)، ط: احياء التراث العربي =

☆ مجنون ربا گل کو جنون ختم ہونے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔[۱]

مچھر

☆ مچھر نے خون پیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ اس میں بہنے والا خون نہیں ہوتا۔[۲]

☆ اگر مکھی، مچھر، لال بیگ، بچھو اور شہد کی مکھی وغیرہ جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہے، وہ پانی میں گر کر مر جائیں، یا باہر مر کر پانی میں گر جائیں تو پانی ناپاک نہیں ہوتا۔[۳]

= ⇦ الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، (۱/۸۸)، ط:سعيد

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۹)، ط:سعيد

(۱) ومن المندوب على ما ذكره بعض المشايخ رحمهم الله تعالى الاغتسال لدخول مكة — والمجنون اذا افاق.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث، (۱/۱٦)، ط: رشيدية

⇦ الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، (۱/۱۷۰)، ط:سعيد

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/٦٦)، ط:سعيد

(۲) (وكذا ينقضه علقة مصت عضوا وامتلأت من الدم ومثلها القراد ان) كان (كبيرا) لانه حينئذ (يخرج منه دم مسفوح) سائل (والا) تكن العلقة والقراد كذلك (لا) ينقض (كبعوض و ذباب) وفي الرد: (قوله: وامتلأت) كذا في الخانية، وقال: لأنها لو شقت يخرج منها دم سائل.

(الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱/۱۳۹)، ط:سعيد)

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۹)، ط:سعيد

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱/۱۱-۱۰)، ط:رشيدية

(۳) وموت ماليس له نفس سائلة في الماء لا ينجسه كالبق والذباب و الزنابير و العقارب و نحوها. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل، (۱/۲۴)، ط:رشيدية)

⇦ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱/۱۸۳)، ط:سعيد

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۸۸)، ط:سعيد

مچھر کا پاخانہ

"مکھی کا پاخانہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۲۴۵)

مخرج نجاست

اگر نجاست مخرج کے عین اوپر ہو تو اس کو زائل کرنا سنت مؤکدہ ہے، اور یہ نجاست معمول کے مطابق نکلنے والی ہو، جیسے پیشاب، پاخانہ، یا معمول کے مطابق نکلنے والی نہ ہو، جیسے مذی، ودی اور خون وغیرہ، خواہ اس کو پانی سے زائل کیا جائے یا کسی اور طریقہ سے، اس کو "استنجاء" اور "استجمار" کہتے ہیں، لیکن اگر نجاست نکلنے کی جگہ سے اوپر نیچے دائیں بائیں تجاوز کر جائے تو اس کو زائل کرنا فرض ہے اور اس کو استنجاء نہیں کہتے بلکہ ازالۂ نجاست کہتے ہیں۔ (۱)

مُد

☆ حدیث شریف میں وضو اور غسل میں استعمال ہونے والے پانی کی مقدار

(۱) الحاصل أنّ الحنفية يقولون أنّ إزالة ما على نفس المخرج سواء كان معتادًا كبول و غائط أو غير معتاد كمذي و ودي ودم ونحو ذلك سنة مؤكدة سواء أزيل بالماء أو بغيره ، ويقال لهذا استنجاء أو استجمار أو استطابة أمّا ما زاد على نفس المخرج ، فإن إزالته فرض ، ولا يسمى استنجاء ، بل هو من باب إزالة النجاسة . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : كتاب الطهارة ، مباحث الاستنجاء ، حكم الاستنجاء ، (۱/ ۹۵) ، ط: مكتبة حقيقة)

- حاشية الشلبي على التبيين : كتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، (۱/ ۷۶) ، ط: امداديه ملتان .
- (ويجب) أي يفرض غسله (ان جاوز المخرج نجس) مائع ويعتبر القدر المانع لصلاة (فيما وراء موضع الاستنجاء) لان ما على المخرج ساقط شرعا وان كثر و لهذا لا تكره الصلاة معه. الدر المختار مع رد المحتار ، كتاب الطهارة ، باب الانجاس ، فصل في الاستنجاء ، (۱/ ۳۳۸-۳۳۹) ، ط: سعيد)
- الفتاوى الهندية ، كتاب الطهارة ، الباب السابع ، الفصل الثالث ، (۱/ ۴۸) ، ط: رشيدية
- البحر الرائق ، كتاب الطهارة ، باب الانجاس ، (۱/ ۲۴۲) ، ط: سعيد

کے بارے میں ''مُد'' اور ''صاع'' کا ذکر آیا ہے، یہ تحدید کے لئے نہیں ہے اس پر
زیادتی جائز ہے، اور اسراف کرنا مکروہ ہے۔

دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ حدیث شریف میں وضو اور غسل کے
''مُد'' اور ''صاع'' کی مقدار پانی کا جو ذکر ہے وہ واجب نہیں ہے، البتہ مسنون
ہے کہ اس مقدار سے کم نہ ہو (وضو میں تقریباً ایک کلو اور غسل میں چار پانچ کلو پانی)
اگر کسی کا وضو یا غسل پانی کی مذکورہ مقدار سے کم میں ہو جاتا ہے۔ یا مذکورہ مقدار سے
زیادہ لینا پڑتا ہے تو بھی وضو اور غسل ہو جائے گا۔[1]

مدہوش

مدہوش پر وضو واجب نہیں ہے، اگر وہ وضو کرے گا تو وضو صحیح نہیں ہوگا، چنانچہ

(۱) حدثنا أبو نعيم قال حدثنا مسعر قال حدثني ابن جبير قال سمعت أنسا يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم يغسل أو كان يغتسل بالصاع إلى خمسة أمداد ويتوضأ بالمد. (صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء بالمد، (۱/ ۳۳)، ط: قديمي)

☆ حدثنا محمد بن كثير، قال حدثنا همام، عن قتادة، عن صفية بنت شيبة، عن عائشة، أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يغتسل بالصاع، ويتوضأ بالمد.. (سنن أبي داود، كتاب الطهارة باب ما يجزئ من الماء في الوضوء، (۱/ ۲۳)، ط: رحمانيه)

☆ يستنبط منه حكمان، الأول: أنه عليه الصلاة والسلام كان يغتسل بالصاع فيقتصر عليه وربما يزيد عليه إلى خمسة أمداد فدل ذلك أن ماء الغسل غير مقدر بل يكفي فيه القليل والكثير إذا أسبغ وعم ولهذا قال الشافعي وقد يرفق الفقيه بالقليل فيكفي ويخرق الأخرق فلا يكفي ولكن المستحب أن لا ينقص في الغسل والوضوء عما ذكر في الحديث. (عمدة القاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء بالمد، (۳/ ۱۳۱)، ط: دار الكتب العلمية)

☆ قوله (وقيل المقصود الخ) الأصوب حذف قيل لما في الحلية أنه نقل غير واحد إجماع المسلمين على أن ما يجزئ في الوضوء والغسل غير مقدر بمقدار وما في ظاهر الرواية من أن أدنى ما يكفي في الغسل صاع وفي الوضوء مد للحديث المتفق عليه كان صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع إلى خمسة أمداد ليس بتقدير لازم بل هو بيان أدنى القدر المسنون اهـ قال في البحر حتى إن من أسبغ بدون ذلك أجزأه وإن لم يكفه زاد عليه لأن طباع الناس وأحوالهم مختلفة كذا في البدائع اهـ وبه جزم في الإمداد وغيره. (رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، (۱/ ۱۵۸ - ۱۵۹)، ط: سعيد)

اگر اس نے وضو کر لیا پھر اس کے بعد وہ ہوش میں آ گیا تو اس وضو سے نماز درست نہیں ہوگی۔ [1]

مذی

☆ شہوت کے جوش کے وقت مرد وعورت کے آگے کے راستے سے جو پانی نکلتا ہے اس کو "مذی" کہتے ہیں۔

☆ "مذی" نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ مرد کے عورت کو ہاتھ لگانے سے، یا یوں ہی خیال کرنے سے اگر مرد یا عورت کے آگے کے راستے سے پانی (مذی) نکل آئے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ [2]

مذی نکلنے کے بعد

"گندگی خارج ہونے کے بعد" عنوان کے تحت دیکھیں۔

مراقبہ کی حالت میں سونا

مراقبہ کی حالت میں کسی چیز سے سہارا لئے بغیر چارزانو بیٹھ کر سونے سے وضو

---

(۱) تقدم تخریجه تحت العنوان "مجنون"

(۲) وودي ...... وهو ماء أبيض كدر ثخين لا رائحة له يعقب البول، وقد يسبقه. (قوله: وهو ماء أبيض كدر ثخين) يشبه المني في الثخانة و يخالفه في الكدرة ...... وينقض الوضوء. (حاشية الطحطاوي على المراقي: كتاب الطهارة، فصل عشرة أشياء لايغتسل منها، (ص: ۱۰۰، ۱۰۱)، ط: قديمي)

☆ المذي ينقض الوضوء و كذا الودي ...... والمذي رقيق يضرب الى البياض يخرج عند ملاعبة مع اهله بالشهوة.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/ ۱۰)، ط: رشيدية

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱٦٥)، ط: سعيد

☆ البحرالرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ٦۱)، ط: سعيد

نہیں ٹوٹتا۔ (۱)

مرتد ہوگیا

اگر کسی مسلمان نے مجبوری میں تیمم کیا، پھر اس کے بعد وہ دین اسلام سے پھر کر مرتد ہوگیا (نعوذ باللہ) پھر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی دوبارہ مسلمان ہوگیا، تو اگر اس درمیان میں وضو نہیں ٹوٹا تو مرتد ہونے سے پہلے اسلام کی حالت میں جو تیمم کیا تھا اس سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ (۲)

مردہ جانور

اگر کسی نے مردہ جانور کے ساتھ برا کام کیا لیکن مذی یا منی خارج نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا، لیکن مردہ جانور کے ساتھ بھی ایسی حرکت کرنا سخت گناہ ہے۔ (۳)

---

(۱) وان نام متربعا لا ينتقض الوضوء. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۲/۱)، ط: رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱۳۲/۱)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۷/۱)، ط: سعيد

(۲) لو تيمم المسلم ثم ارتد عن الاسلام والعياذ بالله ثم اسلم جاز له ان يصلي بذلك التيمم.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۵۱/۱)، ط: سعيد

☆ الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب حكم النية في التيمم، (۲۱/۱)، ط: قديمي

☆ الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۵۶/۱)، ط: سعيد

(۳) (و) لا عند (وطء بهيمة أو ميتة أو صغيرة غير مشتهاة)...... (بلا انزال) لقصور الشهوة لما يحال عليه.

الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱۶۶/۱)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۵۸/۱)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث، (۱۵/۱)، ط: رشيدية

☆ وانظر أيضا تحت العنوان: "مذى"

مرزائی کے گھر سے پانی لے کر وضو کرنا

ضرورت کے وقت مرزائی کے گھر سے پانی لے کر وضو اور غسل کرنا جائز ہے، نماز ہو جائے گی، لیکن ان کے گھر کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔ [۱]

مرض بڑھ جانے کے اندیشے کا اعتبار کب ہوگا؟

"ضرر کا اعتبار کب ہوگا؟" عنوان کے تحت دیکھیں۔(٦٤/٢)

مرض بڑھنے کا اندیشہ نہ ہو تو تیمم نہ کرے

معمولی امراض، نزلہ، زکام، بخار وغیرہ میں جب تک مرض بڑھ جانے کا اندیشہ نہ ہو تیمم کرنا جائز نہیں ہے، اور اگر گرم پانی نقصان نہیں کرتا، اور جسم پر گرم پانی ڈالا جا سکتا ہے، اور گرم پانی کا انتظام بھی ہے تو بھی تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔ [۱]

---

(۱) (الطهارة من الاحداث جائزة بماء السماء والاودية والعيون والآبار والبحار) لقوله تعالى وانزلنا من السماء ماء طهورا وقوله عليه السلام الماء طهور لا ينجسه شيء الا ما غير لونه او طعمه او ريحه وقوله عليه السلام في البحر هو الطهور ماؤه والحل ميتته ومطلق الاسم ينطلق على هذه المياه. (الهداية مع فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الماء الذي يجوز به الوضوء وما لا يجوز، (٦١/١-٦٠)، ط: رشيدية)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (٦٦/١)، ط: سعيد

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (١٧٩/١)، ط: سعيد

☆ وفي التاتارخانية قبيل الأضحية عن جامع البيان لأبي يوسف: من اشترى لحمًا فعلم أنه مجوسي وأراد الرد، فقال: ذبحه مسلم يكره أكله اهـ. ومفاده أنّ مجرّد كون البائع مجوسيًا يثبت الحرمة لأنّه بعد إخباره بالحل بقوله: ذبحه مسلم كره أكله فكيف بدونه تأمل. (شامي: كتاب الحظر والإباحة، (٣٤٣/٦)، ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية: كتاب الكراهية، الباب الأوّل، الفصل الأوّل، (٣٠٩/٥)، ط: رشيدية.

☆ الفتاوى التاتارخانية: كتاب الذبائح، الفصل الرابع في مايتعلّق بالتسمية على الذبح، (٤٠٢/١٦)، ط: مكتبه فاروقيه.

☆ احسن الفتاوى، كتاب الطهارة، باب المياه، (٣٦/٢)، ط: سعيد

(۱) ومنها عدم القدرة على الماء والأصل انه متى امكنه استعمال الماء من غير لحوق ضرر في=

مرغی مرگی

"کنواں" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۴۲/۲)

مرگی زدہ

مرگی زدہ پر وضو واجب نہیں ہے، اگر وہ وضو کرے گا تو وضو صحیح نہیں ہوگا، مرگی کا دورہ ختم ہونے کے بعد نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔[1]

مروجہ موزے

قسم کے سوتی، اونی یا نائیلون کے موزے آج کل رائج ہیں ان پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، امت مسلمہ کے تمام مستند فقہاء کرام اور مجتہدین عظام کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ باریک موزے جن سے پانی چھن جاتا ہے، یا وہ کسی چیز سے باندھے بغیر پنڈلی پر کھڑے نہیں رہتے، یا ان میں میل دو میل مسلسل چلنا ممکن نہ ہو، تو ان پر مسح کرنا جائز نہیں، اور جوتوں پر بھی مسح کرنا درست نہیں، اور ہمارے زمانے میں جو سوتی، اونی اور نائیلون کے موزے رائج ہیں وہ باریک ہیں، اور ان میں مذکورہ اوصاف نہیں پائے جاتے اس لئے ان پر مسح کرنا کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے، جو

(۱) وأما شروط وجوبه و صحته معا فمنها العقل فلا يجب الوضوء على مجنون و لا مصروع ولا معتوه ولا مغمى عليه وإن توضأ واحد من هؤلاء فإن وضوءه لا يصح بحيث لو توضأ المعتوه ثم بعد لحظة برئ من مرضه هذا فإنه لا تصح صلاته بهذا الوضوء، ومثله المجنون، أما المعتوه أو المصروع والمغمى عليه فإنه لا يتصور وقوع الوضوء منهم. ولكن ذكر هذه الصورة لبيان أن الله سبحانه قد رفع عنهم التكليف في هذه الحالة من جميع الوجوه بحيث لو فرض ووقع منهم شيء من ذلك فإنه لا يصح. (الفقه على المذاهب الاربعة، كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، المبحث الثاني، شروط الوضوء، (۵۱/۱)، ط: احياء التراث العربي)
☆ الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، مطلب في اعتبارات المركب التام، (۸۸/۱)، ط: سعيد
☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۹/۱)، ط: سعيد

شخص ایسا کرے گا اس کا وضو اور نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (۱)

مریض کی طبیعت یا ڈاکٹر کا قول معتبر ہے

"تیمم کے لئے مریض کی طبیعت یا ڈاکٹر کے قول کا اعتبار ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۵۲/۱)

مسّا

"بواسیر" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۳۱/۱)

مستحبات وضو

"وضو کے مستحبات" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۶۸/۲)

---

(۱) وأمّا المسح على الجوارب فلايخلو: إمّا إن كان الجوارب رقيقًا غير منعل، وفي هذا الوجه لايجوز المسح بلاخلاف، وإمّا إن كان ثخينًا منعلاً ففي هذا الوجه يجوز المسح بلا خلاف؛ لأنّه يمكن قطع السفر، وتتابع المشي عليه، فكان بمعنى الخف. والمراد من الثخين: أن يستمسك على الساق من غير أن يشد بشيء، ولا يسقط فأمّا إذا كان لايستمسك ويسترخي، فهذا ليس بثخين ولايجوز المسح عليه. (المحيط البرهاني: كتاب الطهارات، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان مايجوز عليه المسح من الخفاف وما بمعناه، ومالا يجوز، (۳۳۳/۱)، ط: إدارة القرآن)

(۲) (أو جوربيه) ولو من غزل أو شعر (الثخينين) بحيث يمشي فرسخًا ويثبت على الساق ولايرى ما تحته ولا يشف. (الدر المختار مع الرد: كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، (۲۶۹/۱)، ط: سعيد)

(۳) (قوله: شرط مسحه) أي مسح الخف المفهوم من الخفين. (قوله: ثلاثة أمور) زاد الشرنبلالي: لبسهما على طهارة، وخلو كل منهما عن الخرق المانع، واستمساكهما على الرجلين من غير شد، ومنعهما وصول الماء إلى الرجل. (شامي: كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، (۲۶۱/۱)، ط: سعيد)

(۴) البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، (۱۸۳/۱)، ط: سعيد

مستحب ہے وضو کرنا ان موقعوں پر

"وضو کرنا مستحب ہے ان موقعوں پر" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۳۱/۲)

مسجد کی چھت پر پیشاب کرنا

مسجد میں یا مسجد کی چھت پر پیشاب پاخانہ کرنا حرام ہے۔ (۱)

مسجد کے فرش پر وضو کرنا

☆مسجد کے فرش پر وضو کرنا درست نہیں ہے، ہاں اگر اس طرح وضو کرے کہ وضو کا مستعمل پانی مسجد میں نہ گرے تو جائز ہے۔

(نوٹ) مسجد کے فرش سے مراد وہ جگہ ہے جو نماز پڑھنے کے لئے متعین کر کے وقف کی گئی ہے۔

☆اگر وضو کا پانی مسجد کے فرش پر گرنے کا احتمال ہے تو مسجد کے فرش سے علیحدہ جا کر وضو کرے۔ (۲)

---

(۱) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ...... إنّ هذه المساجد لاتصلح من هذا البول ولا القذر إنّما هي لذكر الله والصلاة وقراءة القرآن . (الصحيح لمسلم : كتاب الطهارة ، باب وجوب غسل البول الخ ، (۱۳۸/۱) ، ط: قديمى)

☆ وكره تحريمًا (الوطء فوقه ، والبول والتغوط) ؛ لأنّه مسجد إلى عنان السماء . (الدر المختار مع الرد : كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها ، (۶۵۶/۱)، ط: سعيد)

☆ قوله : والوطء فوقه والبول والتخلى) أي وكره الوطء فوق المسجد وكذا البول والتغوط ؛ لأنّ سطح المسجد له حكم المسجد حتى يصح الاقتداء منه بمن تحته ...... والمراد بالكراهة كراهة التحريم . (البحر الرائق : كتاب الصلاة ، فصل : لما فرغ من بيان الكراهة في الصلاة ، (۳۴/۲)، ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية : كتاب الصلاة ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة ومايكره فيها ، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لايكره ، وممّا يتّصل بذلك مسائل ، (۱۰۹/۱)، ط: رشيديه .

(۲) (وحرم عليه) أي على المعتكف اعتكافًا واجبًا ...... (الخروج إلّا لحاجة الإنسان) =

مسجد کے قریب پیشاب پاخانہ کرنا

مسجد کے اس قدر قریب بھی پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے جس کی بدبو سے نمازیوں کو تکلیف ہو۔ (۱)

= طبيعية كبول و غائط و غسل لو احتلم ولا يمكنه الاغتسال في المسجد . وفي الرد : (قوله طبيعية) ... الأولى تفسيرها بالطهارة ومقدماتها ، ليدخل الاستنجاء والوضوء والغسل ، لمشاركتها لهما في الاحتياج وعدم الجواز في المسجد ...... فلو أمكنه (الغسل) من غير أن يتلوث المسجد فلا بأس به بدائع أي بأن كان فيه بركة ماء أو موضع معد للطهارة أو اغتسل في إناء بحيث لا يصيب المسجد الماء المستعمل ، قال في البدائع : فإن كان (الغسل) بحيث يتلوّث بالماء المستعمل يمنع فيه ؛ لأنّ تنظيف المسجد واجب اهـ . (الدر مع الرد : كتاب الصوم ، باب الاعتكاف ، (۲/ ۴۴۴ ، ۴۴۵)، ط : سعيد)

☜ ومن منهياته التوضؤ بفضل ماء المرأة وفي موضع نجس لأن لماء الوضوء حرمة وفي المسجد الا في إناء أو في موضع أعد لذلك. (الدر المختار مع رد المحتار ، كتاب الطهارة مطلب الاسراف في الوضوء ، (۱/ ۱۳۳)، ط:سعيد)

☜ (قوله : أو في المسجد) لعله فيه مكروه تحريما ؛ لوجوب صيانته عما يقذره وإن كان طاهرًا (قوله : أو في موضع أعد لذلك) كحنفية وميضأة . (حاشية الطحطاوي على الدر المختار : كتاب الطهارة ، (۱/ ۷۶) ، ط: مكتبة العربية)

☜ ويكره الوضوء والمضمضة في المسجد ، إلاّ أن يكون موضع فيه اتخذ للوضوء ولا يصلى فيه . (البحر الرائق : كتاب الصلاة ، فصل لما فرغ من بيان الكراهة في الصلاة ، (۱/ ۳۴) ط: سعيد)

(۱) وكذا يكره... و يجتنب مسجد ومصلى عيد. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء ، (۱/ ۳۴۳)، ط:سعيد)

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰)، ط: رشيديه

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۲۴۳)، ط:سعيد

☜ يجب أن تصان (المساجد) عن إدخال الرائحة الكريهة ، لقوله عليه السلام من أكل الثوم والبصل والكراث فلا يقربن مسجدنا فإن الملائكة تتأذى مما يتأذى منه بنو آدم متفق عليه . (حلبي كبير : فصل في أحكام المسجد ، (ص: ۶۱۰)، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

ويحرم فيه السؤال ويكره الإعطاء ... وأكل نحو الثوم ، ويمنع منه . (قوله : وأكل نحو ثوم) أي كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة ، للحديث الصحيح في النهي عن قربان آكل الثوم والبصل في المسجد . قال الإمام العيني في شرحه على صحيح البخاري : قلت : علة النهي أذى الملائكة وأذى المسلمين ..... خلافًا لمن شذ . ويلحق بما نص عليه في الحديث كل رائحة كريهة مأكولًا أو غيره . (الدر مع الرد : كتاب الصلاة ، مطلب في الغرس في المسجد ، (۱/ ۶۵۹)، ط سعيد)

مسجد میں احتلام ہوگیا

کوئی شخص مسجد میں سو رہا تھا، اگر اس کو احتلام ہوگیا تو مسجد سے نکلنے کے لئے تیمم ضروری نہیں ہے، البتہ اگر کسی وجہ سے اس وقت فوراً نکلنا دشوار ہو تو تیمم ضروری ہے۔ (۱)

مسجد میں پاخانہ کرنا

مسجد میں یا مسجد کی چھت پر پیشاب پاخانہ کرنا حرام ہے۔ (۲)

مسجد میں پیشاب کرنا

مسجد میں پیشاب پاخانہ کرنا حرام ہے۔ (۳)

---

(۱) ولو احتلم فيه ان خرج مسرعا تيمم ندبا وان مكث لخوف فوجوبا و لا يصلي ولا يقرأ (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب: يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، (۱۷۲/۱)، ط: سعيد)

(۲) البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱۹٦/۱)، ط: سعيد

حاشية الطحطاوي على الدر، كتاب الطهارة، (۹۸/۱)، ط: المكتبة العربية.

(۳) قال رسول الله ﷺ: ...... ان هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا البول ولا القذر انما هي لذكر الله والصلاة وقراءة القرآن.

الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول الخ، (۱۳۸/۱)، ط: قديمي

(۴) وكره تحريما (الوطء فوقه، والبول والتغوط) لأنه مسجد إلى عنان السماء. (الدر المختار مع الرد: كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، (٦٥٦/۱)، ط: سعيد)

(۵) قوله: (والوطء فوقه والبول والتخلي) أي وكره الوطء فوق المسجد وكذا البول والتغوط لأن سطح المسجد له حكم المسجد حتى يصح الاقتداء منه بمن تحته ..... والمراد بالكراهة كراهة التحريم. (البحر الرائق: كتاب الصلاة، فصل: لما فرغ من بيان الكراهة في الصلاة، (۳۳/۲)، ط: سعيد)

(٦) الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ومما يتصل بذلك مسائل، (۱۰۹/۱)، ط: رشيديه.

(۷) نفس المرجع السابق

مسجد میں داخل ہونے کے لئے تیمم کرنا

مسجد میں داخل ہونے کے لئے تیمم کرنا جائز ہے، لیکن اس سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

مسجد میں سونے کے لئے تیمم کرنا

مسجد میں سونے کے لئے تیمم کرنا جائز ہے، لیکن اس تیمم سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

مسجد میں وضو کرکے جانے کی فضیلت

''باوضو مسجد جانے کی فضیلت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۷/۱)

مسح دونوں ہاتھ سے کرنا

''سر کا مسح دونوں ہاتھ سے کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۱۱/۱)

مسح ہاتھ سے کرے

''ہاتھ سے مسح کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۹۲/۲)

مسواک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر

---

(۱) و جاز لدخول مسجد مع وجود الماء و للنوم فيه ...... وقالوا: لو تيمم لدخول مسجد أو للقراءة ...... لم تجز الصلاة به عند العامة. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۲۳-۲۲۵)، ط:سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/۲۶-۲۵)، ط:رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۵۰)، ط:سعيد

(۲) نفس المرجع السابق.

میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کیا کرتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک مزاج میں نظافت، لطافت، صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کا جوہر کامل اور مکمل درجہ کا تھا، یہ اسی کا اثر تھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے، تاکہ باہر مجلس میں زیادہ دیر چپ رہنے یا لوگوں سے بات چیت کرنے کی وجہ سے شاید منہ مبارک میں کچھ تغیر آ گیا ہو تو وہ مسواک کرنے کی وجہ سے ختم ہو جائے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل امت کے لوگوں کو یہ بتانے اور سکھانے کے لئے تھا کہ اپنے گھر کے افراد کے درمیان نہایت پاکیزگی، نظافت، لطافت اور صفائی ستھرائی کے ساتھ رہنا چاہئے، تاکہ آپس میں بات چیت اور میل جول کے وقت منہ کی بدبو کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف نہ ہو، اس لئے گھر میں آنے کے بعد سب سے پہلے مسواک کر لینا چاہیئے، تاکہ منہ نہایت پاکیزہ اور خوشبودار ہو جائے، اور یہ بات گھر والوں کے ساتھ نہایت خوش گوار اور بہترین سلوک اور تعلقات کا سبب بنتی ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ گھر میں گھر والوں کے ساتھ نہایت ہی گندے اور بدبودار منہ یا میلے کچیلے کپڑوں کے ساتھ رہتے ہیں اور باہر نہایت اہتمام کے ساتھ نکلتے ہیں ان کا یہ عمل شریعت کے مطابق نہیں ہے، جس طرح گھر سے باہر نکلتے وقت نہایت اہتمام سے نکلتے ہیں اسی طرح گھر میں بھی نہایت اہتمام اور صفائی ستھرائی کے ساتھ رہیں، جس طرح مرد اپنی بیوی کو اچھی حالت میں دیکھنا چاہتا ہے، اسی طرح عورت بھی شوہر کو اچھی حالت میں دیکھنا چاہتی ہے۔[1]

[1] حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء حدثنا ابن بشر عن مسعر عن المقدام بن شريح عن ابيه قال سألت عائشة قلت بأى شىء كان يبدأ النبى -صلى الله عليه وسلم- إذا دخل بيته قالت بالسواك. (الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة، باب السواك، (١/ ١٢٨)، ط: قديمى)

ح وفي السواك فوائد كثيرة: منها إزالة التغير الحاصل بالسكوت، قال الطيبي: إذ الغالب =

مسواک ایک بالشت ہو

شروع ہی سے مسواک ایک بالشت کا ہونا مستحب ہے، اس سے کم بنانا مستحب کے خلاف ہے، اس سے زیادہ لمبا لینا بھی مناسب نہیں ہے، البتہ استعمال کے بعد کم ہو جائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ (۱)

= أنه عليه الصلاة والسلام لا يتكلّم في الطريق ، قال ابن الملک : وفيه نظر لأنّ الطريق من المسجد إلى حجرته قريب فالأولىٰ حمله على المبالغة في النظافة أو غيرها من الفوائد ..... ثم رأيت ابن حجر قال : فيتأكد لكل من دخل منزله أن يبدأ بالسواک فإنّه أزيد في طيب فمه ، وادعى لمعاشرة أهله ، وأذهب بما عساه حدث بفمه من تغير كريه سيما إن طال سكوته ، وهذا أولىٰ من قول بعضهم : إنّما فعل عليه الصلاة والسلام ذلک ، لأنّ الغالب أنّه كان لا يتكلّم في الطريق والفم يتغير بالسكوت فيستاک ليزيله وهو تعليم لأمته ، فمن سكت ثم أراد التكلّم مع صاحبه يستاک لذلک لئلا تأذى من رائحة فمه اهـ . (مرقاة المفاتيح : كتاب الطهارة ، باب السواک ، الفصل الأوّل ، (۸۳/۲) ، ط: رشيديه)

☆ شرح الطيبي : كتاب الطهارة ، باب السواک ، الفصل الأوّل ، (۷۸/۳) ، ط: مكتبه نزار مصطفى الباز .

☆ بل يستحب في مواضع: اصفرار السن و تغير الرائحة والقيام من النوم و القيام الى الصلاة و أول ما يدخل البيت و عند اجتماع الناس و عند قراءة القرآن. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۰/۱)، ط:سعيد)

☆ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱۱۴/۱)، ط:سعيد

☆ فتح القدير، كتاب الطهارات، (۲۳/۱)، ط:دار الكتب العلمية

(۱) (و) ندب امساكه (بيمناه) و كونه لينا مستويا بلا عقد في غلظ الخنصر و طول شبر.

وفي الرد: (قوله:وطول شبر) الظاهر أنه في ابتداء استعماله فلا يضر نقصه بعد ذلک بالقطع منه لتسويته. تأمل وهل المراد شبر المستعمل أو المعتاد الظاهر الثاني، لأنه محمل الإطلاق غالبا.

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱۱۴/۱)، ط:سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۰/۱)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۷/۱)، ط:رشيدية

☆ ويكره أن يزيد طول السواک على شبر . (الفقه الإسلامي وأدلته : القسم الأوّل : العبادات ، الباب الأوّل الطهارات ، الفصل الرابع : الوضوء وما يتبعه ، المبحث الثاني : السواک ، ثالثاً : كيفيته وأداته ، (۳۵۹/۱)، ط: دار الفكر ، دمشق) =

مسواک چبانا

مسواک استعمال کرتے وقت مسواک کو نرم کرنے کے لئے دانتوں سے چبا کر باریک کرنے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے، اور سنت کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، البتہ طبی اور ڈاکٹری لحاظ سے مسواک کو چوسنے سے قوت بینائی کمزور ہو سکتی ہے اس لئے مسواک کا چوسنا مناسب نہیں۔ (۱)

مسواک خواتین کے لئے بھی سنت ہے

مسواک خواتین کے لئے بھی سنت ہے، لیکن اگر ان کے مسوڑھے مسواک کو برداشت نہیں کر پاتے تو ان کے لئے دنداسہ کا استعمال بھی مسواک کے قائم مقام ہے، جب کہ مسواک کی نیت سے اس کا استعمال کریں۔ (۲)

= ويصح بكل عود إلاّ الرمان والقصب لمضرتها ، وان يكون طول شبر ؛ لأنّ الزائد يركب عليه الشيطان . (حاشية الطحطاوي على المراقي : كتاب الطهارة ، فصل في سنن الوضوء ،(ص: ٦٧)، ط: قديمي)

(۱) عن عائشة رضي الله عنها..... فأخذت السواك فقصمته ونفضته وطيبته ثم دفعته الى النبي صلى الله عليه وسلم. (صحيح البخاري، كتاب المغازي،باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم و وفاته، (٦٣٨/٢)، ط: قديمي)

☆ مرقاة المفاتيح، كتاب الفضائل والشمائل باب هجرة أصحابه صلى الله عليه وسلم من مكة ووفاته،الفصل الاول، (١١/ ١٠٥)، ط: دار الكتب العلمية،بيروت

☆ ولايمصه فانه يورث العمى.(الدرمع الرد، كتاب الطهارة،مطلب في دلالة المفهوم، (١١٣/١)،ط:سعيد)

☆ حاشية الطحطاوى على المراقي، كتاب الطهارة،فصل في سنن الوضوء،(ص:٦٨)، ط:قديمي.

(۲) وعند فقده أو فقد أسنانه تقوم الخرقة الخشنة أو الاصبع مقامه كما يقوم العلك مقامه للمرأة مع القدرة عليه.

وفي الرد: (قوله: كما يقوم العلك مقامه) أي في الثواب اذا وجدت النية، وذلك أن المواظبة عليه تضعف أسنانها فيستحب لها فعله، بحر. (الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة،مطلب في منافع السواك، (١١٥/١)، ط:سعيد =

مسواک درخت کی ہو

اصل سنت درخت کی مسواک ہے، اگر درخت کی مسواک نہ ملے، یا دانت نہ
ہوں، یا دانت و مسوڑھے کی خرابی کی وجہ سے مسواک کرنے سے تکلیف ہوتی ہو تو
ہاتھ کی انگلی یا موٹے کھردرے کپڑے یا منجن، ٹوتھ پیسٹ یا ٹوتھ برش سے مسواک کا
کام لیا جاسکتا ہے، مگر مسواک ہوتے ہوئے اور مسواک کے استعمال پر قدرت
ہوتے ہوئے مذکورہ تمام چیزیں مسواک کی سنت ادا کرنے کے لئے کافی نہیں، اور
ان چیزوں سے مسواک کی سنت کا پورا اجر حاصل نہیں ہوگا۔ (۱)

مسواک کا معنی

☆"مسواک" اور "سواک" کا لفظ "سَوک" سے بنا ہے، اس کا
معنی لغت میں "ملنا" اور "رگڑنا" اور اصطلاح میں مسواک کرنے کا معنی دانتوں کو مل کر
صاف کرنا، اور یہ دانتوں اور منہ کی صفائی بہت ساری چیزوں سے ہو سکتی ہے، لیکن

= ⇐ البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۲۱)، ط: سعيد

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط: رشيدية

(۱) ثم المستحب ان يكون من شجرة مرة لزيادة ازالة تغير الفم قالوا: ويستاك بكل عود الا الرمان والقصب. وافضله الاراك ثم الزيتون، وان يكون طوله شبر في غلظ الخنصر ... ولا تقوم الاصبع مقام العود عند وجوده.. (كبيرى شرائط الصلاة، باب آداب الوضوء، في بيان فضيلة السواك، (ص: ۲۹)، ط: مكتبه نعمانيه)

⇐ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، (۱/۱۰۷)، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

⇐ (قوله والسواك) بالكسر بمعنى العود الذي يستاك به
ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱/۱۱۳)، ط: سعيد

⇐ وفي النهر: ويستاك بكل عود الا الرمان والقصب وافضله الاراك ثم الزيتون.
ردالمحتار، كتاب الطهارة، سنن الوضوء، (۱/۱۱۵)، ط: سعيد

لکڑی کے مسواک سے ہی صفائی کرنا سنت ہے، برکت اور فضیلت کا تعلق مسواک سے ہے، اس کے علاوہ باقی چیزوں سے نہیں ہے۔

تمام علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسواک کرنا سنت ہے،[1] اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ جب بھی وضو کیا جائے مسواک کی جائے، اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ جب بھی وضو کیا جائے اور جب بھی نماز پڑھی جائے تو مسواک کی جائے۔

دونوں مسلک میں فرق یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مثلاً ایک وضو سے چار نمازیں پڑھنا چاہے تو امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک کے مطابق چار مرتبہ ہر نماز کے وقت مسواک کرنا مسنون ہوگا، اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وضو کے دوران جو مسواک کی تھی وہ کافی ہوگا ہر نماز کے وقت مسواک کرنا مسنون نہیں ہوگا۔[2]

---

(۱) قال أهل اللغة: السواک بكسر السين وهو يطلق على الفعل وعلى العود الذي يتسوک به— ثم قيل: إنّ السواک مأخوذ من ساک إذا دلک، وهو في اصطلاح العلماء استعمال عود أو نحوه في الأسنان لتذهب الصفرة وغيرها عنها والله أعلم، ثم إنّ السواک سنة ليس بواجب في حال من الأحوال لا في الصلاة ولا في غيرها بإجماع من يعتد به في الإجماع. (شرح النووي على الصحيح لمسلم: كتاب الطهارة، باب السواک، (۱۲۷/۱)، ط: قديمی)

☆ نيل الأوطار: كتاب الطهارة، أبواب السواک، باب الحث على السواک، (۱۳۳/۱)، ط: دار الحديث، مصر.

☆ تحفة الأحوذي: أبواب الاستئذان والآداب، باب ماجاء في تقليم الأظفار، (۳۶/۸، ۳۷)، ط: دار الفكر.

☆ انظر أيضاً الحاشية السابقة.

(۲) ثم السواک عندنا من سنن الوضوء، وعند الشافعي من سنن الصلاة. وفائدته: اذا توضأ للظهر بسواک و بقي على وضوءه الى العصر أو المغرب كان السواک الأول سنة للكل عندنا وعنده يسن أن يستاک لكل صلاة.

الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، سنن الوضوء، (۳۰/۱)، ط: قديمی

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱۱۳/۱)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۰/۱)، ط: سعيد

☆ فجر اور ظہر کی نماز سے پہلے وضو کے دوران مسواک کرنے کی اور زیادہ تاکید ہے۔ [۱]

☆ منہ کی صفائی اور پاکیزگی پروردگار کو پسند ہے، [۲] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے تھے۔ [۳]

---

(۱) قال ابن عبد البر: فضل السواک مجمع علیه، والصلاة بعد السواک افضل منها قبله بلا خلاف. وقال عیاض والقرطبی لا خلاف أنه مشروع للصلاة مستحب لها ویتأکد للصبح والظهر. (فیض القدیر للمناوي: تحت رقم الحدیث: ۵۱۰۰، حرف الصاد (۲۲۵/۴)، ط: المکتبة التجاریة الکبریٰ مصر)

☆ بل یستحب في مواضع: الاصفرار السن و تغیر الرائحة والقیام من النوم و القیام الی الصلاة، اول ما یدخل البیت و عند اجتماع الناس و عند قراءة القرآن. (البحر الرائق، کتاب الطهارة (۲۰/۱)، ط: سعید)

☆ الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱۱۴/۱)، ط: سعید

☆ فتح القدیر، کتاب الطهارات، (۲۳/۱)، ط: دار الکتب العلمیة

(۲) وقالت عائشة، عن النبی صلی الله علیه وسلم السواک مطهرة للفم مرضاة للرب. (صحیح البخاري، کتاب الصوم، باب السواک الرطب و الیابس للصائم، (۲۵۹/۱)، ط: قدیمی)

☆ سنن النسائي، کتاب الطهارة، باب الترغیب في السواک، (۵/۱)، ط: قدیمی

☆ سنن ابن ماجة، ابواب الطهارة و سننها، باب السواک، (۵۲/۱)، ط: قدیمی

(۳) عن عمر بن سعید قال: اخبرني ابن ابي ملیکة انّ ابا عمرو ذکوان مولیٰ عائشة اخبره انّ عائشة کانت تقول: إنّ من نعم الله علی انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم توفی في بیتي وفي یومي و بین سحري ونحري وانّ الله جمع بین ریقي و ریقه عند موته دخل عليّ عبد الله و بیده السواک وانا مسندة رسول الله صلی الله علیه وسلم فرایته ینظر إلیه وعرفت انّه یحب السواک، فقلت: آخذه لک، فاشار برأسه ان نعم، فتناولته فاشتد علیه وقلت الیّنه لک؟ فاشار برأسه ان نعم، فلیّنته فامرّه وبین یدیه رکوة او علبة ـ یشکّ عمر ـ فیها ماء فجعل یدخل یدیه في الماء فیمسح بهما وجهه، یقول: لا إله إلّا الله إن للموت سکرات ثم نصب یده فجعل یقول "في الرفیق الأعلیٰ" حتی قبض ومالت یده. (الصحیح للبخاري: کتاب المغازي، باب مرض النبي صلی الله علیه وسلم و وفاته (۶۴۰/۲)، ط: قدیمی)

☆ بیان استنباط الحکم وهو: انّه یدلّ علی ان السواک سنة مؤکدة لمواظبته صلی الله علیه وسلم لیلاً و نهارًا ..... واقوی ما یدلّ علی المواظبة واصحه محافظته صلی الله علیه وسلم له۔

مسواک کرتے وقت کیا نیت کرے

امام غزالی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ مسواک کرتے وقت یہ نیت کرے کہ اللہ کی عبادت اور ذکر وتلاوت کے لئے منہ صاف کرتا ہوں۔

یعنی صفائی کی نیت کے ساتھ ذکر وتلاوت اور عبادت کی بھی نیت کرے تاکہ اس کا ثواب بھی ملے۔ (۱)

مسواک کرنا ان صورتوں میں مستحب ہے

دانت پر میل آجانے کے وقت، سوکر اٹھنے کے بعد، منہ میں بدبو آجانے کے بعد، خانۂ کعبہ میں داخل ہونے کے وقت، کسی مجلس اور مجمع میں جانے کے وقت اور قرآن شریف پڑھنے کے لئے مسواک کرنا مستحب ہے، اسی طرح کوئی ایک وضو سے دوسرے وقت کی نماز پڑھے تو اس کے لئے بھی مسواک کرنا مستحب ہے۔ (۲)

= حتی عند وفاته، كما جاء في البخاري من حديث عائشة رضي الله عنها. (عمدة القاري: كتاب الوضوء، باب السواك، (۳/۱۸۵)، ط: دار إحياء التراث العربي)

○ مرقاة المفاتيح: كتاب الطهارة، باب السواك، الفصل الأوّل، (۲/۸۳)، ط: رشيديه.

(۱) (ينبغي أن ينوي عند السواك تطهير فيه) أي فمه (لقراءة الفاتحة و ذكر الله عزّ وجلّ في الصلاة) ..... أي باستعماله السواك لايقتصر على نية إزالة الوسخ عن فمه بل ينوي بذلك ما ذكر حتى يثاب عليه. (اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين: (۲/۳۴۸) كتاب أسرار الطهارة، باب آداب قضاء الحاجة، كيفية الوضوء، ط: مؤسّسة التاريخ العربي)

(۲) بل يستحب في مواضع الاصفرار السن و تغير الرائحة والقيام من النوم و القيام الى الصلاة و أول ما يدخل البيت و عند اجتماع الناس و عند قراءة القرآن.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۰)، ط: سعيد

○ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱/۱۱۴)، ط: سعيد

○ فتح القدير، كتاب الطهارات، (۱/۲۳)، ط: دار الكتب العلمية

مسواک کرنا مسنون ہے

مسواک کرنا مرد وعورت دونوں کے لئے مسنون ہے۔ [۱]

مسواک کرنا ہر حالت میں مستحب ہے

ہر حالت میں مسواک کرنا مستحب اور اچھا ہے، خاص طور پر وضو کرتے وقت، قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت، جب دانت زرد ہوگئے ہوں، نیند سے جاگنے یا خاموش رہنے یا بھوکا رہنے، یا جائز بدبودار چیز کھانے اور پینے کی وجہ سے منہ کا مزہ بگڑ گیا ہو اور منہ سے بدبو آتی ہو تو ان صورتوں میں مسواک کرنا مستحب اور نہایت ہی اچھا ہے۔ [۲]

مسواک کرنے پر خون نکلتا ہے

اگر وضو کرتے وقت مسواک کرنے سے دانتوں سے خون آتا رہتا ہے تو خون بند ہونے کے بعد دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے، [۳] ایسی صورت میں وضو کرتے وقت

---

(۱) وعنها (أي عائشة رضي الله عنها) قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم يستاك فيعطيني السواک لأغسله فأبدأ به فأستاک ثم أغسله وأدفعه إليه. رواه أبو داود. (مشكاة المصابيح: كتاب الطهارة، باب السواک، الفصل الثاني، (ص: ۴۵)، ط: قديمي.

☆ (سنن أبي داود: كتاب الطهارة، باب غسل السواک، (۱/۱۸)، ط: رحمانيه.

☆ وعند فقده أو فقد أسنانه تقوم الخرقة أو الاصبع مقامه كما يقوم العلک مقامه للمرأة مع القدرة عليه.

وفي الرد: (قوله: كما يقوم العلک مقامه) أي في الثواب اذا وجدت النية، وذلک أن المواظبة عليه تضعف أسنانها فيستحب لها فعله، بحر. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في منافع السواک، (۱/۱۱۵)، ط: سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۱)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط: رشيدية

(۲) تقدم تخريجه تحت العنوان "مسواک کرنا ان صورتوں میں مستحب ہے"

(۳) (و) ينقضه (دم) مائع من جوف أو فم (غلب على البزاق). (الدر المختار، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، (۱/۱۳۸)، ط: سعيد) =

مسواک نہ کرے بلکہ نماز سے فارغ ہوکر کرے، تاکہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے میں دشواری نہ ہو۔ (۱)

مسواک کرنے کا طریقہ

مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسواک دائیں ہاتھ میں اس طرح لے کہ مسواک کے ایک سرے کے قریب انگوٹھا اور دوسرے سرے کے نیچے آخری انگلی، اور درمیان میں اوپر کی جانب اور انگلیاں رکھے، اور مٹھی باندھ کر نہ پکڑے، اور پہلے اوپر کے دانتوں کے عرض میں دائیں طرف مسواک کرے، پھر بائیں طرف، اسی طرح پھر نیچے کے دانتوں کے عرض میں دائیں طرف، پھر اسی طرح بائیں طرف مسواک کرے، اور ایک بار مسواک کرنے کے بعد مسواک کو منہ سے نکال کر نچوڑ دے اور نئے پانی سے بھگو کر پھر مسواک کرے، اسی طرح تین بار کرے، اس کے بعد مسواک کو دھو کر دیوار وغیرہ سے کھڑا کر کے رکھ دے زمین پر ویسے ہی لٹا کر نہ رکھے۔ (۲)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۵)، ط: سعيد

☆ الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، (۱/۳۶)، ط: قديمي

(۱) ومن خشي من السواك تحريك القيء تركه.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط: رشيدية

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، (۱/۱۱۵)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۱)، ط: سعيد

(۲) ويستحب امساكه باليد اليمنى والسنة في كيفية اخذه أن تجعل الخنصر من يمينك أسفل السواك تحته والبنصر والوسطى والسبابة فوقه واجعل الابهام أسفل رأسه تحته كما رواه ابن مسعود ولا يقبض القبضة على السواك فان ذلك يورث الباسور.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۱)، ط: سعيد

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱/۱۱۴)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط: رشيدية

دانتوں کے عرض میں مسواک نہیں کرنا چاہئے مسواک کو دانتوں پر دائیں بائیں چلانا چاہئے اوپر نیچے نہیں چلانا چاہئے۔ (۱)

مسواک ایسی خشک اور سخت لکڑی کا نہ ہو جو دانتوں کو نقصان پہنچائے، اور ایسا تر اور نرم بھی نہ ہو جو میل کو صاف نہ کر سکے بلکہ درمیانی درجے کا ہو، بہت زیادہ سخت بھی نہ ہو، اور بہت زیادہ نرم بھی نہ ہو، (۲) زہریلے درخت کا بھی نہ ہو، پیلو یا زیتون یا کسی کڑوے درخت مثلاً نیم وغیرہ کا ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ (۳)

---

(۱) و أقله ثلاث في الأعالي و ثلاث في الأسافل (بمياه) ثلاثة.

وفي الرد: ويبدأ من الجانب الأيمن ثم الأيسر و في الأسافل كذلك.

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱/۱۱۳)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۱)، ط: رشيدية

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط: رشيدية

☆ ولا يقبضه بل ينصبه وإلا فخطر الجنون.

وفي الرد: أي لا يلقيه عرضا بل ينصبه طولا.

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱/۱۱۵)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۰)، ط: رشيدية

☆ الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، مطلب في سنن الوضوء، (۱/۳۰)، ط: قديمي

☆ ويستاك عرضا لا طولا لأنه يجرح لحم الأسنان.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۰)، ط: رشيدية

☆ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۱۳)، ط: سعيد

☆ الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، مطلب في سنن الوضوء، (۱/۳۰)، ط: قديمي

(۲) وفي السراج: يستحب أن يكون السواك لا رطبا يلتوي لأنه لا يزيل القلح وهو وسخ الأسنان ولا يابسا يجرح اللثة وهي منبت الأسنان فالمراد أن رأسه الذي هو محل استعماله يكون لينا أي لا في غاية الخشونة ولا غاية النعومة.

رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في دلالة المفهوم، (۱/۱۱۳)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۰)، ط: سعيد

(۳) ويكره بمؤذ و يحرم بذي سم. =

لمبائی میں ایک بالشت کا ہونا چاہئے، استعمال سے تراشتے تراشتے اگر کم ہوجائے تو مضائقہ نہیں اور موٹائی میں انگوٹھے سے زیادہ نہ ہو، سیدھا ہو، گرہ دار نہ ہو۔ (۱)

مسواک کو پیر کی انگلی اور انگوٹھے سے پکڑنا

وضو کے وقت مسواک کرنے کے بعد مسواک کو پیر کی انگلی اور انگوٹھے سے پکڑنے کی ضرورت ہو تو پکڑ سکتے ہیں لیکن اس کو سنت سمجھنا درست نہیں ہے۔ (۲)

وفي الرد: وفي النهر: ويستاك بكل عود الا الرمان و القصب، وأفضله الأراك ثم الزيتون. (رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، (۱۱۵/۱)، ط: سعيد

ثم المستحب ان يكون من شجرة مرة لزيادة ازالة تغير الفم قالوا: ويستاك بكل عود الا الرمان والقصب. وافضله الاراك ثم الزيتون. (كبيرى، شرائط الصلاة، باب آداب الوضوء، في بيان فضيلة السواك، (ص: ۲۹)، ط: مكتبه نعمانيه)

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، (۱۰۷/۱)، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

[۱] (و) للب اساكه (بيمناه) و كونه لينا مستويا بلا عقد في غلظ الخنصر و طول شبر.

وفي الرد: (قوله: وطول شبر) الظاهر انه في ابتداء استعماله فلا يضر نقصه بعد ذلك بالقطع منه لتسويته. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱۱۳/۱)، ط: سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۰/۱)، ط: سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۷/۱)، ط: رشيدية

[۲] من اصر على امر مندوب و جعله عزمًا ولم يعمل بالرخصة، فقد اصاب منه الشيطان من الاضلال، فكيف من اصر على بدعة او منكر. (مرقاة المفاتيح: كتاب الصلاة، باب الدعاء في التشهد، (۲۶/۳)، ط: رشيديه)

الإصرار على المندوب يبلغه إلى حد الكراهة، فكيف إصرار البدعة التي لا أصل لها في الشرع. (السعاية: كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، قبيل: فصل في القراءة (۲۶۵/۲)،)

فتح الباري: كتاب الصلاة، باب الانفتال و الانصراف عن اليمين و الشمال، (۳۳۸/۲)، ط: قديمي.

فتاوى محموديه، كتاب الطهارة، الفصل السادس، (۲۷/۱)، ط: فاروقية

مسواک کھانے کے بعد

کھانے کے بعد بھی مسواک کرنا سنت ہے۔ (۱)

مسواک کی اہمیت

مسواک کی فضیلت میں چالیس سے زیادہ حدیثیں منقول ہیں، جن سے منہ کی صفائی اور پاکیزگی کے لئے مسواک کرنے کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے، دانتوں اور منہ کے علاوہ جسمانی صحت اور تندرستی کے لئے بھی مسواک کرنے میں بہت بڑے بڑے فائدے ہیں، اس لئے ہر حالت میں مسواک کرنا مستحب اور اچھا ہے۔ (۲)

---

(۱) عن ابي هريرة رضي الله عنه انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : لو لا ان اشق على امتي لأمرتهم بتاخير العشاء والسواک عند كل صلاة ...... قال أبو هريرة : لقد كنت استاک قبل ان انام وبعدما استيقظ وقبل ان آكل وبعدما آكل حين سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما قال : (السنن الصغرى للبيهقي : كتاب الطهارة ، باب السواک ، وما في معناه مما يكون نظافة ،(۱/ ۳۰)، ط: جامعة الدراسات الإسلامية كراتشي)

(۲) ثم إنّ السواک مستحب في جميع الأوقات ، ولكن في خمسة اوقات اشدّ استحبابًا .. الخامس : عند تغير الفم و تغيره يكون بأشياء : منها ترک الأكل و الشرب ومن أكل ماله رائحة كريهة . (شرح النووي على الصحيح لمسلم : كتاب الطهارة ، باب السواک ،(۱/ ۱۲۷)، ط: قديمي)

ﷲ اتحاف السادة المتقين : كتاب اسرار الطهارة ، كيفية الوضوء ، (۲/ ۳۵۱)،ط مؤسسة التاريخ العربي ، بيروت.

ﷲ بل يستحب في مواضع :اصفرار السن و تغير الرائحة والقيام من النوم و القيام الى الصلاة و أول ما يدخل البيت و عند اجتماع الناس و عند قراءة القرآن.(البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۰)، ط:سعيد)

ﷲ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱/ ۱۱۴)، ط:سعيد

ﷲ فتح القدير ، كتاب الطهارات، (۱/ ۲۳)، ط:دار الكتب العلمية

(۳) قال سألت عائشة قلت بأى شيء كان يبدأ النبى صلى الله عليه وسلم إذا دخل بيته قالت =

مسواک کی برکت سے قلعہ فتح ہوگیا

حضرت عبداللہ بن مبارک مروزی رحمہ اللہ نے اپنی زندگی کے تین حصے کئے تھے ایک سال حج کو جاتے تھے، ایک سال غزوہ میں تشریف لے جاتے، اور ایک سال علم کا درس دیتے، ایک مرتبہ ایک غزوہ میں تشریف لے گئے وہاں کفار کا قلعہ فتح نہیں ہوا، تو رات کو اس فکر میں سو گئے، خواب میں دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں، اے عبداللہ کس فکر میں ہو؟ عرض کیا یارسول اللہ! کفار کے اس قلعہ پر قادر نہیں ہوتا ہوں اور اس فکر میں ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو مسواک کے ساتھ کرو (تم لوگوں سے یہ سنت چھوٹ گئی ہے جس کی نحوست سے کفار پر غالب نہیں آرہے ہو)۔ عبداللہ بن مبارک خواب سے بیدار ہوئے، مسواک کے

= بالسواک. (الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة، باب السواک (۱/ ۱۲۸) ط: قديمى)

① ذكر بعض العلماء أنه ورد في فضل السواک أكثر من مائة حديث. (شرح عمدة الفقه: سنن الوضوء، (۱/ ۱۳۷)، ط: مكتبة صيد الفوائد)

② ولفضائله كثيرة، وقد ذكرنا في (شرحنا لمعاني الآثار) للطحاوي ما ورد فيه عن أكثر من خمسين صحابيًا. (عمدة القاري: كتاب الوضوء، باب السواک، (۳/ ۱۸۵)، ط: دار إحياء التراث العربي)

③ بل يستحب في مواضع: اصفرار السن و تغير الرائحة والقيام من النوم و القيام الى الصلاة و أول ما يدخل البيت و عند اجتماع الناس و عند قراءة القرآن. (البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/ ۲۰)، ط: سعيد)

④ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱/ ۱۱۴)، ط: سعيد

⑤ فتح القدير، كتاب الطهارات، (۱/ ۲۳)، ط: دار الكتب العلمية

⑥ وقالت عائشة، عن النبي صلى الله عليه وسلم: السواک مطهرة للفم مرضاة للرب صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب السواک الرطب و اليابس للصائم، (۱/ ۲۵۹)، ط: قديمى

⑦ سنن النسائي، كتاب الطهارة، باب الترغيب في السواک، (۱/ ۵)، ط: قديمى

⑧ سنن ابن ماجة، أبواب الطهارة و سننها، باب السواک، (۱/ ۵۲)، ط: قديمى

ساتھ وضو کیا اور نمازیوں کو بھی حکم دیا، کفار نے جب انہیں مسواک کرتے ہوئے دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے خوف ان کے دلوں میں ڈال دیا (کہ یہ اپنے دانتوں کو درختوں کی ٹہنیوں سے تیز کررہے ہیں) وہ نیچے گئے اور قلعہ کے سرداروں سے کہا یہ فوج جو آئی ہے آدم خور معلوم ہوتی ہے، دانتوں کو تیز کر رہے ہیں، تاکہ ہم پر فتح پائیں تو ہمیں کھائیں، اللہ تعالیٰ نے یہ دہشت ان کے دلوں میں بٹھادی اور مسلمانوں کے پاس قاصد بھیجا کہ تم مال چاہتے ہو یا جان؟

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: نہ مال چاہتے ہیں نہ جان، تم سب اسلام قبول کرلو، چھٹکارہ پاؤ، اس سنت کے ادا کرنے کی برکت سے وہ سب مسلمان ہوگئے۔ [1]

(نوٹ) صرف ایک سنت ترک کرنے کی وجہ سے کافروں کا قلعہ فتح نہیں ہو رہا تھا، اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت نہیں آرہی تھی، اور آج ہم کتنی سنتوں کو چھوڑے ہوئے ہیں، اس کا حد وحساب بھی نہیں، لہٰذا ہم کتنی برکت اور کتنی نصرت و مدد سے محروم ہیں، اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے، اسی وجہ سے ہم اللہ کی رحمت سے محروم ہیں، اور اللہ کی نظروں سے گرے ہوئے ہیں، پھر ہم کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کی مدد نہیں آتی۔

(۱) حکایت آوردہ اند کہ عبد اللہ ابن مبارک مروزی رحمۃ اللہ علیہ عمر خود را سہ قسم کردہ بود یکسال حج رفتی ویکسال بغزو رفتی ویکسال علم درس کردی تا آن سال کہ بر غزو رفتہ بود بر قلعۂ گبران دست قدرت نمی یافت، عبد اللہ ابن مبارک شبی در آن اندیشہ بخواب رفتہ بود، رسول علیہ السلام فرمود کہ ای عبد اللہ در چہ اندیشۂ، گفت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریں قلعۂ گبران قادر نمیشوم دریں اندیشہ ام، رسول علیہ السلام فرمود کہ کجائی یعنے طہارت بامسواک کن، عبد اللہ بن مبارک از خواب بیدار شد طہارت بامسواک ساختہ و غازیانرا نیز فرمود تا طہارت با مسواک ساختند، دیدبانان از بالائے قلعہ نگاہ کردند آن حالت را بدیدند، خدائی عز وجل ہیبتے در دل ایشان انداخت، فرور فتند و =

....

= ما مہران قلعہ گفتند که این جماعت که آمده اند آدمی خوار اند که دندانها تیز میکنند . تا اگر بر ما ظفر یابند مارا از نهاد ما بر آرند و مارا بخورند ، عنا وند عز وجل هیبتی بدل ایشان در افگند ، قاصد بیرون فرستادند که شما مال میخواهید یا جانها ؟ عبد الله ابن مبارک گفت نه مالها و نه جانها ، همه اسلام آرید تاخلاص یابید ، همه اسلام آوردند ببرکات اقامت این سنت را. (صلوٰۃ مسعودی مصنفه شیخ فقیه زاهد مسعود ابن محمود بن یوسف سمرقندی، (ص: ۱۰۶) باب نهم در بیان مسواک ، ط: مطبع فتح الکریم واقع بمبئی)

ۃ ویحکی أنّ بعض عساکر المسلمین حاصروا حصنًا من حصون الکفار فتوقف علیهم فتحه ، فقال امیرهم : انظروا ماذا ارتکبتموه من البدع أو ترکتموه من السنن حتی عسر علینا فتح هذا الحصن ؟ فنظروا فإذا هم قد أهملوا السواک فاستعملوا السواک ففتح اللّٰهم علیهم الحصن . فانظر هذا التأثیر العظیم في ترک سنة من السنن وقس علیه تأثیر ارتکاب المحرمات وانتهاک الحرمات وتناول الحرام في المطعم والملبس ونحو ذلک ، تعلم من این اتی من خذ لهم الشیطان واوقعهم في الفرار والعصیان . (مشارع الأشواق إلی مصارع العشاق ، لابن النحاس الدمشقي الدمیاطي [المتوفی : ۸۱۴ھ] الباب الخامس والعشرون في تغلیظ أثم من فر من الزحف وولی الدبر ، وفیه فصل : (۱/۵۷۷) ط: دار البشائر الاسلامیة)

ۃ ولقد حکی أنّ جیش المسلمین کان یغزو في سبیل اللّٰه ، ویحارب الأعداء ، وکان ینهزم ، ویهرب منه العدو ، فبحثوا عن أسباب الهزیمة والتقهقر ، فأجاب صالحوهم : من عدم استعمال السواک ، وما کان عندهم فلجأ الجند إلی جرید النخل فقطعوه لیاخذوا منه السواک ، فرآه العدو ، فدخل في قلبه الرعب والفزع ، ودب في صفوفه الخوف والوجل ونادی بالثبور والهلاک ، وقالوا: یا ویلنا ! یاکلون الأشجار ، وفرّوا هاربین ، وإذا نظرت إلی تفسیر قوله تعالی: ﴿ وواعدنا موسٰی ثلاثین لیلة واتممناها بعشر ﴾ وجدت سیدنا موسٰی کان یستعمل السواک ولزال خلوفه به فبعدت عنه الملائکة في صومه . (حاشیة الترغیب والترهیب : (۱/۱۳۲) کتاب الطهارة ، الترغیب في السواک ، [رقم الحدیث : ۱۶] ، [رقم الحاشیة : ۷] ط: مصطفی البابی الحلبي ، مصر ، ۱۳۵۲ھ ـ ۱۹۳۳ء)

ۃ عن شعیب قال: حدثنا سیف، عن النضر، عن ابن الرفیل، قال: لما نزل رستم النجف بعث منها عینا إلی عسکر المسلمین، فانغمس فیهم بالقادسیة کبعض من ند منهم، فرآهم یستاکون عند کل صلاة ثم یصلون فیفترقون إلی مواقفهم، فرجع إلیه فأخبره بخبرهم، وسیرتهم، حتی سأله ماطعامهم؟ فقال: مکثت فیهم لیلة، لا والله مارایت احداً منهم یاکل شیئا الا ان یمصوا عیدانا لهم حین یمسون، وحین ینامون، وقبیل ان یصبحوا فلما سار فنزل بین الحصن والعتیق وافقهم =

،

مسواک کے ساتھ وضو کرنے کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک کے ساتھ نماز کا ثواب ستر گنا زائد ہے اس نماز سے جو مسواک کے بغیر پڑھی گئی ہو۔ (۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعا روایت ہے کہ مسواک کے ساتھ جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کا ثواب پچھتر گنا زائد ملتا ہے جو بلا مسواک کے پڑھی جاتی ہے۔

= ولقد اذن موذن سعد الغداة، فرآهم يتحشحشون، فنادى فى اهل فارس ان يركبوا، فقيل: ولم؟ قال: اما ترون إلى عدوكم قد نودى فيهم فتحشحشوا لكم؟ قال عنه: ذلك ... تحشحشهم هذا للصلاة فقال بالفارسية؛ وهذا تفسيره بالعربية أتانى صوت عند الغداة، ... هو عمر الذى يكلم الكلاب فيعلمهم العقل، فلما عبروا تو اقفوا واذن مؤذن سعد للصلاة، فصلى سعد، وقال رستم: اكل عمر كبدى! (تاريخ الطبرى (۳/ ۵۳۲) سنة اربع عشرة يوم ارماث ط: دار التراث، بيروت.

......شعراء الاعداء بالرعب من سنة واحدة وهى السواك، فكيف لو تمسك المسلمين بالسنن كلها. (موسوعة الاخلاق والزهد والرقائق (۲/ ۹۰)

فى احدى معارك المسلمين فى بلاد الترك، طال الحصار حول حصن من حصون الترك، كما احس المسلمون بالملل، فبحث قائد الجيش عن سر تاخر هذا النصر، وكانوا اول ما يفتشون فى امورهم عن اخلاصهم لله تعالى، ثم الفرائض ثم عن السنن، فوجدوا انهم لايملكون سواكا ولو واحدا للتسوك به قبل الصلاة، فاضطر المسلمون الى استخدام لحاء الاشجار وفروعها بدلا عن السواك، ولم يكن احد يدرى ان جاسوسا للاعداء وسط الجيش، فرأى المسلمين للمرة الاولى يستاكون، فخاف واضطرب، وسريعا ما اتجه الى قومه يخبرهم مذعوراً ان المسلمين يستحدون اسنانهم لياكلونا، فخاف قومه والقى الله الرعب فى قلوبهم، وفتح الحصن، وارتفعت راية (لا إله الا الله) الفتوحات الاسلامية لدحلان (۱/ ۳۲۵)

(۱) عن عروة عن عائشة رضى الله عنها قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فضل الصلوة التى يستاك لها على الصلوة التى لا يستاك لها سبعين ضعفا. (صحيح ابن خزيمة: (۱/ ۷۱) رقم الحديث: ۱۳۷، كتاب الوضوء، باب فضل الصلوة التى يستاك لها، ط: المكتب الإسلامي، بيروت) =

مسواک کیسی ہونی چاہئے

مسواک کسی کڑوے درخت مثلاً نیم وغیرہ کی ہونی چاہئے، اور اگر پیلو کے درخت کی ہو تو بہت ہی بہتر ہے،[1] کیونکہ حدیث شریف میں پیلو کے درخت کی

---

(۱) كنز العمال : (۳۱۳/۹) رقم الحديث : ۲۶۱۸۴، حرف الطاء، كتاب الطهارة، من قسم الأقوال، الباب الثاني في الوضوء، الفصل الثاني في آداب الوضوء، السواك، ط: مؤسسة الرسالة.

⇐ الترغيب والترهيب : (۶۷/۱) رقم الحديث: ۳۳۷، كتاب الطهارة، الترغيب في السواك وماجاء في فضله، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

⇐ مجمع الزوائد : (۹۸/۲) رقم الحديث : ۲۵۵۳، كتاب الصلاة، باب ماجاء في السواك، ط: مكتبة القدسي، القاهرة.

⇐ عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : صلاة بسواك أفضل من خمس و سبعين صلاة بغير سواك . (البدر المنير : (۱۹/۲) كتاب الطهارة، باب الوضوء، الحديث الثاني، ط: دار الهجرة)

⇐ (وقال صلى الله عليه وسلم : صلاة في أثر سواك أفضل من خمس و سبعين صلاة من غير سواك) قال العراقي . أخرجه ابو نعيم في كتاب السواك من حديث ابن عمر بإسناد ضعيف و رواه أحمد والحاكم وصححه . (اتحاف السادة المتقين : (۳۴۸/۲) كتاب أسرار الطهارة، باب آداب قضاء الحاجة، كيفية الوضوء، ط: مؤسسة التاريخ العربي)

⇐ السعاية : (۱۱۲/۱) كتاب الطهارة، بيان حكم السواك من الأحاديث، ط: سعيد

(۱) ثم المستحب ان يكون من شجرة مرة لزيادة ازالة تغير الفم قالوا: ويستاك بكل عود الا الرمان والقصب. والفضله الاراك ثم الزيتون وان يكون طوله شبر في غلظ الخنصر. (كبيری شرائط الصلاة،باب آداب الوضوء،في بيان فضيلة السواك، (ص: ۲۹)، ط:مكتبه نعمانيه)

⇐ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، (۱۰۷/۱)، ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

⇐ (قوله والسواك) بالكسر بمعنى العود الذي يستاك به

(ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱۱۳/۱)، ط:سعيد)

⇐ وفي النهر: ويستاك بكل عود الا الرمان والقصب والفضله الاراك ثم الزيتون.

(ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، (۱۱۵/۱)، ط:سعيد)

مسواک کا ذکر آیا ہے، مسواک کی لکڑی موٹائی میں سب سے چھوٹی انگلی کے برابر، اور لمبائی میں ایک بالشت (کھلے ہاتھ کے انگوٹھے کی نوک سے سب سے چھوٹی انگلی کی نوک تک کا فاصلہ) کے برابر ہو۔[۱]

مسواک کیسے کرے

☆ مسواک دانتوں کی چوڑائی پر ہو یعنی دائیں بائیں ہو، لمبائی پر نہ ہو یعنی اوپر نیچے نہ ہو کیونکہ دانتوں کی لمبائی (اوپر نیچے) پر مسواک کرنے سے مسوڑھے چھل جاتے ہیں۔[۲]

☆ دانتوں پر دائیں طرف سے مسواک کرنا اور ملنا مستحب ہے۔[۳]

امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ پیلو کی لکڑی سے مسواک کرنا مستحب ہے۔[۴]

---

(۱) (و) ندب امساكه (بيمناه) و كونه لينا مستويا بلا عقد في غلظ الخنصر و طول شبر.
وفي الرد: (قوله: وطول شبر) الظاهر أنه في ابتداء استعماله فلا يضر نقصه بعد ذلك بالقطع منه لتسويته. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱/۱۱۴)، ط: سعيد)
البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۰)، ط: سعيد
الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط: رشيدية

(۲) ويستاك عرضا لا طولا لأنه يجرح لحم الأسنان. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۰)، ط: رشيدية)
الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۱۴)، ط: سعيد
الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، مطلب في سنن الوضوء، (۱/۳۰)، ط: قديمي

(۳) ويبدأ من جانب الأيمن ثم الأيسر و في الأسافل كذلك.
الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱/۱۱۴)، ط: سعيد
البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۱)، ط: رشيدية
الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط: رشيدية

(۴) والمفضله الاراك ثم الزيتون (كبيرى شرائط الصلاة باب آداب الوضوء على بيان فضيلة السواك، (ص: ۲۹)، ط: مكتبه نعمانيه) =

اگر مسواک کو نرم بنانا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں کسی موٹے اور کھردرے کپڑے یا انگلی سے مل کر دانتوں کو صاف کر لیا جائے جس سے منہ کا اور دانتوں کا میل وغیرہ دور کیا جا سکے۔ (۱)

مسواک کی فضیلت

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسواک منہ کی صفائی اور پاکیزگی کا ذریعہ اور اللہ تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی کا وسیلہ ہے۔ (۲)

☆ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سو کر اٹھتے، خواہ رات میں سوتے خواہ دن میں، تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے۔ (۳)

= ☆ الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الاول، (۱/۱۰۷)، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

☆ ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب فی منافع السواک، (۱/۱۱۵)، ط: سعید

(۱) وعند فقده أو فقد أسنانه تقوم الخرقة الخشنة أو الاصبع مقامه.

الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب فی منافع السواک، (۱/۱۱۵)، ط: سعید

☆ البحرالرائق، کتاب الطهارة، (۱/۲۱)، ط: سعید

☆ الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط: رشيدية

(۲) وقالت عائشة، عن النبی صلی الله علیه وسلم السواک مطهرة للفم مرضاة للرب

صحيح البخاري، کتاب الصوم، باب السواک الرطب و اليابس للصائم، (۱/۲۵۹)، ط: قديمی

☆ سنن النسائي، کتاب الطهارة، باب الترغيب في السواک، (۱/۵)، ط: قديمی

☆ سنن ابن ماجة، أبواب الطهارة و سننها، باب السواک، (۱/ ۵۲)، ط: قديمی

(۳) عن عائشة أن النبی صلی الله علیه وسلم کان لا يرقد من ليل ولا نهار فيستيقظ إلا تسوک قبل أن يتوضأ. (سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب السواک لمن قام من الليل، (۱/۹) ط: حقانية)

☆ مشكاة المصابيح، کتاب الطهارة، باب السواک، الفصل الثاني، (ص: ۴۵)، ط: قديمی.

☆ السنن الكبرى، کتاب الطهارة، باب تاكيد السواک عند الاستيقاظ من النوم، (۱/ ۶۳)، ط: دار الكتب العلمية.

[illegible] روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نماز (کے وضو) کے لئے مسواک کیا گیا، وہ نماز اس نماز پر ستر درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے جس کے لئے مسواک نہ کیا گیا ہو۔"(۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرنے کے بعد (اپنی وہ مسواک) مجھ کو دیتے تاکہ میں اس کو دھو دوں، چنانچہ پہلے تو میں اس سے مسواک کرتی اور پھر اس کو دھو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی تھی۔(۲)

اس سے معلوم ہوا کہ مسواک کرنے کے بعد اس کو دھو لینا مستحب ہے۔

علامہ ابن ہمام نے لکھا ہے کہ مسواک تین بار کرنا اور ہر بار اس کو پانی سے دھونا مستحب ہے، اور مسواک نرم ہونی چاہئے۔(۳)

وعنها (عائشة رضي الله عنها) قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم: تفضل الصلاة التي يستاك لها على الصلاة التي لا يستاك لها سبعين ضعفًا. رواه البيهقي في شعب الإيمان. (مشكاة المصابيح: كتاب الطهارة، باب السواك، الفصل الثالث، (ص: ۴۵)، ط: قديمي)

شعب الإيمان للبيهقي: رقم الحديث: ۲۵۱۹، الطهارات، فضل الوضوء، (۳/ ۲۸۰)، مكتبة الرشد.

مجمع الزوائد: رقم الحديث: ۱۶۷۹۲، كتاب الأذكار، باب ماجاء في الذكر الخفي، (۱۰/ ۸۱)، ط: مكتبة القدسي، القاهرة.

(۲) عن عائشة أنها قالت كان نبي الله صلى الله عليه وسلم يستاك فيعطيني السواك لأغسله فأبدأ به فأستاك ثم أغسله وأدفعه إليه. (سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب غسل السواك، (۱/ ۹)، ط: حقانية)

: مشكاة المصابيح، كتاب الطهارة، باب السواك، الفصل الثاني، (ص: ۴۵)، ط: قديمي.

: السنن الكبرى للبيهقي، رقم الحديث: ۱۶۹، كتاب الطهارة، باب غسل السواك، (۱/ ۶۴)، ط: دار الكتب العلمية

(۳) فيه دليل على أن غسل السواك مستحب بعد الاستياك وقال ابن الهمام: يستحب في السواك أن يكون ثلاثًا بثلاث مياه وأن يكون السواك لينًا. (مرقاة المفاتيح: كتاب الطهارة، باب السواك، الفصل الثاني، (۲/ ۸۹)، ط: رشيديه)

: ويستحب فيه ثلاث بثلاث مياه وأن يكون السواك لينًا. (فتح القدير: كتاب الطهارات، (۱/ ۲۲)، ط: رشيديه) =

اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کے لئے بھی مسواک کرنا سنت ہے۔ (۱)

☆وضو کے آداب اور سنن میں سے کوئی عمل ایسا نہیں ہے جس کی تاکید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی کی ہو جتنی مسواک کے متعلق کی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اس کا بے حد اہتمام فرمایا۔ (۲)

اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ جسم کے بیرونی حصے میں منہ کے علاوہ کوئی ایسا حصہ نہیں ہے جہاں اس قدر رطوبت اور غذاء کے بقیہ اجزاء جمع رہتے ہوں، اور ہوا نہ لگنے کی وجہ سے منہ میں بدبو پیدا ہوجاتی ہے، اور بدبو دار گندے منہ سے قرآن مجید کی تلاوت اور نماز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے، اور پاکیزہ معصوم مخلوق فرشتوں کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے، (۳) مسواک میں جسمانی صحت کے بے شمار فائدوں کے علاوہ

= عمدة القاري : كتاب الوضوء ، باب السواك (۳/۲۷۳)، ط: دار الكتب العلمية .

(۱) انظر رقم الحاشية : ۳

(۲) عن أبي هريرة يرفعه قال لولا أن أشق على المؤمنين لأمرتهم بتأخير العشاء وبالسواك عند كل صلاة. (سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب السواك (۱/۸)، ط: حقانية)

☆ حدثنا أبو كريب محمد بن العلاء حدثنا ابن بشر عن مسعر عن المقدام بن شريح عن أبيه قال سألت عائشة قلت بأي شيء كان يبدأ النبي صلى الله عليه وسلم إذا دخل بيته قالت بالسواك. (الصحيح لمسلم ، كتاب الطهارة، باب السواك، (۱/ ۱۲۸)، ط: قديمي)

☆ عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لولا أن أشق على المؤمنين -وفي حديث زهير على أمتي- لأمرتهم بالسواك عند كل صلاة . (الصحيح لمسلم ، كتاب الطهارة، باب السواك، (۱/ ۱۲۸)، ط: قديمي)

(۳) وإنما يتسوك عند الاستيقاظ لإزالة تغير الفم الحاصل بالنوم ، فيطيب به إذا ذكر الله ، أو قرأ القرآن ، أو تكلّم مع الملك والإنس ، وليقتدوا به . (شرح الطيبي : كتاب الطهارة ، باب السواك ، الفصل الثاني (۳/۷۸۸)، ط: مكتبه نزار مصطفى الباز)

☆ قال ابن دقيق العيد : الحكمة في استحباب الاستياك عند القيام إلى الصلاة كونها حال تقرب إلى الله تعالىٰ ، فاقتضى أن تكون حال كمال و نظافة إظهارًا لشرف العبادة . وقد ورد من حديث علي رضي الله عنه ، عند البزار ما يدلّ على أنه لأمر يتعلق بالملك الذي يستمع القرآن من المصلي فلايزال يدنو منه حتى يضع فاه على فيه . (عمدة القاري : كتاب الجمعة ، باب السواك يوم الجمعة (۶/۲۶۲)، ط: دار الكتب العلمية) =

ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ یہ اللہ کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے، اور عبادتوں کے اجر و ثواب میں اضافہ کرنے والا ہے۔ (۱)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر مجھے میری امت پر زیادہ بوجھ پڑنے کا خیال نہ ہوتا، تو ان کو یہ حکم دیتا کہ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھا کریں اور ہر نماز کے لئے مسواک کیا کریں۔

یعنی امت پر دشوار اور بھاری ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو ایک بات تو یہ لازم قرار دیتا کہ عشاء کی نماز تہائی رات تک یا آدھی رات تک تاخیر کرکے پڑھیں، اور دوسری بات یہ لازم کرتا کہ ہر نماز کے لئے وضو کرتے وقت مسواک ضرور کریں، یہ دونوں باتیں مستحب اور بڑی فضیلت والی ہیں۔

نیز یہ کہ مسواک میں کوئی زیادہ محنت اور مشقت بھی نہیں ہے، لیکن نماز کی خوبی میں اضافہ ہوتا ہے، اور انسان اللہ تعالیٰ کے دربار میں پاک صاف منہ سے

= ☆ فتح الباري : كتاب الجمعة ، باب السواك يوم الجمعة (۲/ ۳۷۶)، ط: دار المعرفة ، بيروت

☆ قال ابن دقيق العيد : وسر ندب السواك بها انا مأمورون أن نكون في حال التقرب إلى الله تعالى في حالة كمال و نظافة إظهاراً لشرف العبادة ، قال : وقيل : إنه لأمر يتعلق بالملك وهو أنه يضع فاه على فم القارئ ليتأذى بالريح الكريهة فيتأكد السواك لها للملك . (فيض القدير للمناوي : شرح رقم الحديث : ٥١٠٠ ، حرف الصاد (۳/ ۲۲۵)، ط: المكتبة التجارية الكبرى)

(۱) وعن عائشة رضى الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال : السواك مطهرة للفم مرضاة للرب. (الترغيب والترهيب: كتاب الطهارة ، الترغيب في السواك ، وماجاء في فضله (۱/ ٦٦)، ط: دار الكتب العلمية)

☆ صحيح البخاري : كتاب الصوم ، باب السواك الرطب واليابس للصائم (۱/ ۲۵۹)، ط: قديمی

☆ ولعل ورد الاقتصار على الخصلتين مع أن له فوائد أخر؛ لأنهما أفضلهما أو لكونهما شاملتا غيرهما، فإنها منحصرة في تحصيل الطهارة الظاهرية والباطنية والحسية والمعنوية في الدنيا وفي تكميل رضا الرب الذي هو المقصود الأعلى في العقبى . (مرقاة المفاتيح : كتاب الطهارة ، باب السواك ، الفصل الثاني ، (۲/ ۸۷) ، ط: رشيديه)

بات کرتا ہے۔[1]

مسواک کے فوائد

مسواک کرنے کے ستر فائدے ہیں، اوران میں سب سے کم درجہ کا فائدہ یہ ہے کہ مسواک کرنے کی عادت رکھنے والاموت کے وقت کلمۂ شہادت کو یادر کھے گا، اوراس وقت زبان سے کلمۂ شہادت جاری ہوگا۔

جدید تحقیق کے بعد یہ بھی ثابت ہوجائے گا کہ مسواک کی پابندی اوراہتمام کرنے والاان شاء اللہ منہ کے کینسر میں مبتلانہیں ہوگا۔[2]

---

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لو لا أن أشق على أمتي لأمرتهم بتأخير العشاء و بالسواك عند كل صلاة . متفق عليه . (مشكاة المصابيح : كتاب الطهارة ، باب السواك ، الفصل الأوّل ،(ص: ۴۴)، ط: قديمي)

☆ سنن أبي داود : كتاب الطهارة ، باب السواك ،(۸/۱)، ط: حقانيه .

☆ (عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لو لا أن أشق على أمتي لأمرتهم) أي وجوبًا (بتأخير العشاء) أي لفرضت عليهم تأخيره إلى ثلث الليل أو نصفه ، فإنّ هذا التأخير مستحب عند الجمهور خلافًا للشافعي (وبالسواك) أي بفرضيته (عند كل صلاة) أي وضوئها ، لما روى ابن خزيمة في صحيحه والحاكم وقال : صحيح الإسناد ، والبخاري تعليقًا في كتاب الصوم عن أبي هريرة أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : لو لا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل وضوء ..... ثم اعلم أنّ ذكر الوضوء والطهور بيان للمواضع التي يتأكد استعمال السواك فيها ...... ثم إنّه عرف سنة السواك للوضوء واستحباب تأخير العشاء بأدلة أخرى . (مرقاة المفاتيح : كتاب الطهارة ، باب السواك ، الفصل الأوّل ، (۸۱/۲) ، ط: رشيديه)

☆ انظر أيضًا الحاشية : ۸.

(۲) (قوله : من فوائد السواك) التي أوصلها بعضهم إلى نيف و سبعين خصلة (أنّه يطهر الفم ، ويرضي الرب ...... ويسهل النزع كما مر ، ويذكر الشهادة . (حاشية البجيرمي على الخطيب : كتاب بيان أحكام الطهارة ، فصل في السواك ،(۱۲۶/۱) ، ط: دار الفكر)

☆ إعانة الطالبين على حل ألفاظ فتح المعين :،(۵۶/۱)، ط: دار الفكر .

☆ تحفة المحتاج في شرح المنهاج : كتاب أحكام الطهارة ، باب الوضوء ،(۲۲۰/۱)، ط: دار إحياء التراث العربي . =

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ تم پر مسواک لازم ہے، یہ منہ کی نظافت، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، فرشتوں کی خوشی، نیکیوں کی زیادتی کا ذریعہ، بینائی کو تیز کرتا ہے، مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے، بلغم کو دور کرتا ہے، منہ کو خوشگوار رکھتا ہے، معدہ کی اصلاح کرتا ہے۔ (۱)

مسواک لوگوں کے سامنے کرے تو

''مسواک مجلس میں کرے تو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۲۶/۲)

مسواک مجلس میں کرے تو

اگر کسی مجلس میں یا لوگوں کے سامنے مسواک کرے تو اس طرح کرے کہ رال

= ☜ ويوصي الأطباء المعاصرون باستعمال السواك لمنع نخر الأسنان والقلح (الطبقة الصفراء على الأسنان) والتهابات اللثة والفم ومنع الاختلاطات العصبية والعينية والتنفسية والهضمية . (الفقه الإسلامي وأدلّته : الباب الأوّل : الطهارات ، الفصل الرابع ، الوضوء وما يتبعه ، المبحث الثاني : السواك ، رابعًا : فوائد السواك ، (۳۶۰/۱)، ط: دار الفكر ، دمشق)

☜ و من منافعه أنه شفاء لما دون الموت ومذكرة للشهادة عنده.

وفي الرد: ومنافعه وصلت الى نيف و ثلاثين منفعة.

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱۱۵/۱)، ط:سعيد

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، (۲۱/۱)، ط:سعيد

(۱) عن ابن عباس رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : عليكم بالسواك فإنّه مطهرة للفم ، مرضاة للربّ ، مفرحة للملائكة ، يزيد في الحسنات ، وهو من السنة ، ويجلو البصر ، ويذهب الحفر ، ويشد اللثة ، ويذهب البلغم ، ويطيب الفم ورواه غيره ، وزاد فيه : ويصلح المعدة . (شعب الإيمان : (۲۸۱/۳) رقم الحديث: ۲۵۲۱، الطهارات ، فضل الوضوء ..... الخ ، ط: مكتبة الرشد)

☜ كنز العمال : (۳۲۰/۹) رقم الحديث : ۲۶۲۲۳، حرف الطاء ، كتاب الطهارة من قسم الأقوال ، الباب الثاني في آداب الوضوء ، السواك ، ط: مؤسّسة الرسالة .

☜ الكامل في ضعفاء الرجال : (۵۰۷/۳) من اسمه الخليل بن مرة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

نہ ٹپکے کیونکہ مجلس میں یا لوگوں کے سامنے اس طرح مسواک کرنا کہ رال ٹپکے مکروہ ہے۔

خاص طور پر علماء اور بزرگان دین کے سامنے اس طرح مسواک کرنے سے بچنا چاہئے۔

مسواک نہ ہو

اگر کسی آدمی کے پاس اتفاق سے مسواک نہیں ہے یا دانت ٹوٹے ہوئے ہوں، یا ہلتے ہوں اور مسواک نہ کر سکتا ہو، تو وہ اپنی دائیں ہاتھ کی انگلی سے دانت مل کر منہ صاف کر لے۔ (۱)

اگر کسی شخص کے پاس مسواک نہ ہو، یا منہ میں دانت نہ ہوں، یا اس کے استعمال سے تکلیف اور ضرر کا اندیشہ ہو، تو ایسی صورت میں انگلی مسواک کے قائم مقام بن سکتی ہے۔ (۲)

---

(۱) (ويقدله بحصل (ولو) كان الاستياك (بالاصبع) او خرقة خشنة (عند فقده) اي السواك، او لفقد اسنانه، او ضرر بفمه) لقوله عليه السلام: يجزئ من السواك الأصابع. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: كتاب الطهارة، فصل في سنن الوضوء، (ص: ٦٨)، ط: قديمي)

☆ وعند فقده او فقد اسنانه تقوم الخرقة او الاصبع مقامه.

وفي الرد: (قوله: او الأصبع) قال في الحلية: ثم باي اصبع استاك لاباس به والأفضل أن يستاك بالسبابتين يبدأ بالسبابة اليسرى ثم باليمنى وان شاء استاك بابهامه اليمنى والسبابة اليمنى يبدأ بالابهام من الجانب الأيمن فوق وتحت، ثم بالسبابة من الأيسر كذلك.

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۱۵)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۱)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط: رشيدية

(۲) نفس المرجع السابق.

مسواک نہیں کرسکتا

''مسواک نہ ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۲۷/۲)

مسواک وضو میں کب کرے

''وضو میں مسواک کس وقت کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۷۸/۲)

مسواک ہر بیماری کی دوا ہے

''ہر بیماری کی دواء'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۹۹/۲)

مشترک حصہ

☆اگر زندہ آدمی کے مشترک حصہ سے کوئی چیز نکلے خواہ پاک ہو جیسے کنکر، پتھر، ہوا وغیرہ یا ناپاک ہو جیسے پاخانہ، خون، پیپ وغیرہ تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱)

☆اگر کوئی چیز مشترک حصہ سے کچھ نکل کر پھر اندر چلی گئی تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

---

(۱) (وینقضه خروج) کل خارج (نجس) بالفتح ویکسر (منه) ای من المتوضی الحی معتادًا اولا من السبیلین اولا (الی مایطهر) ای یلحقه حکم التطهیر

وفی الرد: (قوله: معتادا) کالبول والغائط او لا کالدودة والحصاة. ((الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱/ ۱۳۵-۱۳۴)، ط: سعید)

ت البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/ ۲۹)، ط: سعید

ن الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱/ ۱۰ و ۱۱)، ط: رشیدیة

ح انظر ایضا الحاشیة الآتیة.

(۲) وفی التوشیح بمسور خرج من دبره، فإن عالجه بیده أو بخرقة حتی أدخله تنقض طهارته؛ لأنه یلتزق بیده شیء من النجاسة إلاّ إن عطس فدخل بنفسه وذکر الحلوانی إن تیقن خروج الدبر تنقض طهارته بخروج النجاسة من الباطن إلی الظاهر ویخرج علی هذا لو خرج بعض الدودة فدخلت اهـ. (البحر الرائق: کتاب الطهارة، (۱/ ۳۱)، ط: سعید) =

مشترک حصہ سے کوئی چیز نکل کر پھر اندر چلی جائے

''خاص حصہ سے کوئی چیز نکل کر پھر اندر چلی جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۵/۱)

مشترک حصہ کے قریب زخم ہو

''زخم خاص حصہ کے قریب ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۸٤/۱)

مشترک حصہ میں انگلی ڈالی ہے

''مشترک حصہ میں لکڑی ڈالی جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۳۰/۲)

= ⇐ بالباسوري خرج دبره ، إن أدخله بيده انتقض وضوءه ، وإن دخل بنفسه لا ، وكذا لو خرج بعض الدودة فدخلت .

(قوله : انتقض) لأنه يلتزق بيده شئ من النجاسة بحر : أي فيتحقق خروجها (قوله : لا) أي لاينتقض لعدم تحقق الخروج ، لكن ذكر بعده في البحر عن الحلواني أنه إن تيقن خروج الدبر تنقض طهارته بخروج النجاسة من الباطن إلى الظاهر اهـ . وبه جزم في الإمداد (قوله: وكذا) أي في عدم النقض . وهذا ذكره في البحر عن التوشيح تخريجًا على مسألة الباسوري . (الدر مع الرد : كتاب الطهارة ، (۱/ ۱۵۰)، ط: سعيد)

⇐ إذا ظهر شئ من البول والغائط على رأس المخرج انتقضت الطهارة لوجود الحدث ، وهو خروج النجس ، وهو انتقاله من الباطن إلى الظاهر ؛ لأن رأس المخرج عضو ظاهر ، وإنما انتقلت النجاسة إليه من موضع آخر فإن موضع البول المثانة ، وموضع الغائط موضع في البطن ، يقال لو قولون ، وسواء كان الخارج قليلاً أو كثيرًا سال عن رأس المخرج ، أو لم يسل لما قلنا ، وكذا المني ، والمذي ، والودي ، ودم الحيض ، والنفاس ، ودم الاستحاضة ؛ لأنها كلها أنجاس لما نذكر في بيان أنواع الأنجاس وقد انتقلت من الباطن إلى الظاهر فوجد خروج النجس من الآدمي الحي فيكون حدثًا إلا أن بعضها يوجب الغسل ، وهو المني ، ودم الحيض ، والنفاس ، وبعضها توجب الوضوء ، وهو المذي ، والودي ، ودم الاستحاضة لما نذكر إن شاء الله تعالىٰ . وكذلك خروج الولد ، والدودة والحصاة ، واللحم ، وعود الحقنة ، بعد غيبوبتها ؛ لأن هذه الأشياء وإن كانت طاهرة في أنفسها لكنها لاتخلو عن قليل نجس يخرج معها ، والقليل من السبيلين خارج لما بينا . (بدائع الصنائع: فصل في بيان ما ينقض الوضوء ، كتاب الطهارة ، (۱/ ۲۵)، ط: سعيد)

مشترک حصہ میں کپڑا ڈالا جائے

''مشترک حصہ میں لکڑی ڈالی جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۰۶)

مشترک حصہ میں لکڑی ڈالی جائے

اگر کسی کے مشترک حصہ میں کوئی چیز مثلاً لکڑی یا انگلی یا کپڑا وغیرہ ڈالا جائے خواہ وہ خود ڈالے یا کوئی دوسرا، اگر وہ نجاست یا رطوبت لے کر نکلے گی تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر نجاست ورطوبت اس پر نہیں لگی تب بھی وضو کرنا افضل ہے۔ (۱)

مشرکین کا جھوٹا پانی

اگر مشرک اور کفار کا منہ پاک ہے، شراب نہیں پی، اور کوئی ناپاک چیز نہیں کھائی تو ان کا جھوٹا پانی پاک ہے، اس سے وضو اور غسل کرنا درست ہے۔ (۲)

---

(۱) لو أدخل اصبعه في دبره ولم يغيبها فانه تعتبر فيه البلة و الرائحة وهو الصحيح لأنه ليس بداخل من كل وجه، كذا في شرح قاضي خان واستفيد منه أنه اذا غيبه نقض مطلقا. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۰)، ط:سعيد)

ت وكذا لو أدخل اصبعه في دبره ولم يغيبها، فإن غيبها أو أدخلها عند الاستنجاء بطل وضوءه وصومه.

(قوله: ولم يغيبها) لكن الصحيح أنه تعتبر البلة أو الرائحة، ذكره في المنتقى؛ لأنه ليس بداخل من كل وجه، ولهذا لايفسد صومه فلاينتقض وضوءه اهـ حليه عن شرح الجامع لقاضي خان، فإذا وجدت البلة أو الرائحة ينقض. وفي المنية: وإن أدخله المحقنة ثم أخرجها وإن لم يكن عليها بلة لم ينقض والأحوط أن يتوضأ اهـ. وفي شرحها: وكذا كل شيء يدخله وطرفه خارج غير الذكر (الدر المختار مع الرد: فصل في نواقض الوضوء، (۱/۱۳۹)، ط: سعيد)

ت حلبي كبير: فصل في نواقض الوضوء، (ص: ۱۲٦)، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) وسؤر الآدمي والفرس وما يؤكل لحمه طاهر، أما الآدمي فلأن لعابه متولد من لحم طاهر وانما لا يؤكل لكرامته ولا فرق بين الجنب والطاهر والحائض والنفساء والصغير والكبير والمسلم والكافر والذكر والأنثى ..... واستثنوا من هذا العموم سؤر شارب الخمر اذا شرب من ساعته فان سؤره نجس. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۱۲٦)، ط:سعيد) =

مشکوک پانی

اگر کسی کے پاس مشکوک پانی ہو جیسے گدھے کا جھوٹا پانی تو ایسی حالت میں وضو یا غسل کرلے، اس کے بعد تیمم کرے۔ (۱)

مشین سے ناپاک پانی کو صاف کیا

"ناپاک پانی کو مشین سے صاف کیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۵۶)

مصنوعی بال (وِگ)

☆"وِگ" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۸۵)

☆ مصنوعی بال اگر سر پر اس طرح لگے ہوئے ہیں کہ الگ کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا تو یہ بال اصلی بال کے حکم میں ہو جائیں گے اور ان کے اوپر مسح کرنا جائز ہوگا، اور اگر اس طرح لگے ہوئے نہیں ہیں تو اتار کر سر کا مسح کرنا لازم ہوگا، ورنہ وضو نہیں ہوگا۔ (۲)

= ☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في السؤر، (۱/۲۲۲)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۱/۲۳)، ط:رشيدية

(۱) وسؤر البغل والحمار مشكوك ...... فان لم يجد غيرهما توضأ بهما وتيمم وأيهما قدم جاز --- والأفضل تقديم الوضوء والاغتسال به عندنا.

الفتاوى الهندية، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۱/۲۳)، ط:رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۱۳۳)، ط:سعيد

☆ الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، أحكام السؤر، (۱/۲۲-۲۳)، ط:قديمي

(۲) فلو مسح على طرف ذوابة شدت على رأسه لم يجز. (ردالمحتار، كتاب الطهارة (۱/۹۹)، ط:سعيد)

☆ درر الحكام شرح غرر الأفكار، كتاب الطهارة، (۱/۱۰)، ط:دار احياء الكتب العربية.

☆ لو مسحت على شعر مستعار لا يصح لأن المسح عليه كالمسح فوق غطاء الرأس وهذا لا يجزئ في الوضوء. (الفقه الحنفي في ثوبه الجديد، أحكام الطهارة، الطهارة من الحدث، شروط صحة الوضوء، (۱/۶۹)، ط:دار القلم، دمشق)

مصنوعی پاؤں

☆اگر ٹخنے کے اوپر سے پاؤں کٹا ہوا ہے، تو وضو کے دوران مصنوعی پاؤں کو کھولنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مصنوعی پاؤں وغیرہ کا دھونا ضروری نہیں ہے۔
☆اور اگر پاؤں ٹخنے کے اوپر سے کٹا ہوا نہیں ہے بلکہ نیچے کٹا ہوا ہے تو مصنوعی پاؤں کو کھول کر ٹخنے سمیت جتنا حصہ موجود ہے، اتنا حصہ دھونا فرض ہوگا۔ (۱)

معذور

اگر کسی آدمی سے مسلسل پیشاب نکلتا رہتا ہے یا بار بار ہوا خارج ہوتی رہتی ہے، یا استحاضہ یا دائمی پیچش (معدہ کی بیماری کی وجہ سے برابر دست ہوتے رہتے ہیں) یا اسی طرح اور مشہور امراض میں سے کسی مرض میں مبتلا ہے تو اس کو معذور کہا جاتا ہے۔
لیکن شریعت میں معذور اس وقت کہا جائے گا جب فرض نماز کا پورا وقت اسی وضو ٹوٹنے والی کیفیت میں گذر جائے، اگر بیماری کی یہ کیفیت اتنا عرصہ باقی نہ رہے تو مریض معذور نہیں ہوگا، اسی طرح جب تک ایک فرض نماز کا پورا وقت حدث (بیماری) کی حالت کے بغیر نہیں گزرے گا تب تک اس کو عذر سے خالی نہیں کہا جائے گا، البتہ عذر کی کیفیت لاحق ہو خواہ نماز کے وقت کسی حصہ میں بھی ہو عذر مانا جائے گا۔
چنانچہ اگر ظہر کا وقت شروع ہوتے ہی اُسے پیشاب کا مرض لاحق ہو گیا تو ظہر

(۱) (والثالث غسل الرجلين) ويدخل الكعبان في الغسل عند علمائنا الثلاثة والكعب هو العظم الناتي ..... ولو قطعت يده أو رجله فلم يبق من المرفق والكعب شيء سقط الغسل ولو بقي وجب كذا في البحر الرائق. (الفتاوى الهندية : كتاب الطهارة ، الباب الأول في الوضوء ، الفصل الأول في فرائض الوضوء ، (۵/۱)، ط: رشيديه)
⇐ البحر الرائق : كتاب الطهارة ، (۱۳/۱)، ط: سعيد.
⇐ الدر مع الرد : كتاب الطهارة ، مطلب في معنى الاشتقاق و تقسيمه إلى ثلاثة أقسام، (۱/ ۱۰۲)، ط: سعيد.

کا وقت ختم ہونے تک اسے معذور تصور کیا جائے گا اور جب تک ظہر کا وقت پورا گزر کر عصر کا وقت داخل نہیں ہوگا یہ معذور رہے گا۔

☆ اگر ظہر کے ابتدائے وقت سے عذر شروع ہوا اور ظہر کا وقت ختم ہونے تک یہ عذر جاری رہا تو یہ معذور ہو جائے گا، پھر عصر کے وقت میں کسی میں قطرہ آیا اور پھر بند ہو گیا، خواہ ایک ہی بار آیا ہو، تو پورا وقت معذوری ہی کا سمجھا جائے گا۔ (۱)

معذور اشراق کے وضو سے ظہر پڑھ سکتا ہے یا نہیں

معذور آدمی اشراق کے وضو سے چاشت اور ظہر کی نماز بھی پڑھ سکتا ہے کیونکہ معذور کا وضو فرض نماز کا وقت نکلنے سے ٹوٹتا ہے، اس سے پہلے نہیں ٹوٹتا اس لئے ظہر کا وقت ختم ہونے تک فرائض اور نوافل جو چاہے پڑھ سکتا ہے۔ (۲)

(۱) الحنفية قالوا: يتعلق بهذا أمور أحدها تعريف السلس، ثانيها، حكمه، ثالثها: مايجب على المعذور فعله، فأمّا تعريفه فهو خاص يترتب عليه نزول البول، أو انفلات الريح، أو الاستحاضة أو الإسهال الدائم، أو نحو ذلک من الأمراض المعروفة، فمن أصيب بمرض من هذه الأمراض، فإنّه يكون معذورًا، ولكن لايثبت عذره في ابتداء المرض، إلاّ إذا استمرّ نزول حدثه متابعًا وقت صلاة مفروضة، فإن لم يستمرّ كذلک لايكون صاحبه معذورًا، وكذلک لايثبت زوال العذر إلاّ إذا انقطع وقتًا كاملاً لصلاة مفروضة، أمّا بقاءه بعد ثبوته فإنّه يكفي في وجوده، ولو في بعض الوقت فلو تقاطر بوله مثلاً من ابتداء وقت الظهر إلى خروجه، صار معذورًا، ويظلّ معذورًا حتى ينقطع تقاطر بوله وقتًا كاملاً، كان ينقطع من دخول وقت العصر إلى خروجه، أمّا إذا استمرّ من ابتداء وقت الظهر إلى نهايته، وصار معذورًا، ثم انقطع في بعض وقت العصر دون بعضه، ولو مرة فإنّه يظل معذورًا فهذا تعريف المعذور عند الحنفية. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: كتاب الطهارة، مبحث في كيفية طهارة المريض بسلس بول و نحوه، (۱۰۶/۱)، ط: مكتبة الحقيقة)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، ۲۱۵/۱ ط: سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۴۱/۱)، ط: رشيدية

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۳۰۵/۱)، ط: رشيدية

(۲) وحكمه الوضوء......لكل فرض......ثم يصلى به فيه فرضا ونفلا......فإذا خرج الوقت =

معذور عذر دور کرنے کی کوشش کرے

معذور شخص کو چاہئے کہ اپنی معذوری کی حالت کو دور کرنے یا اسکو جہاں تک ممکن ہو کم کرنے کی کوشش کرے، اگر علاج سے مرض کو دور کرنا یا کم کرنا ممکن ہے اور علاج کرنے کی گنجائش بھی ہے تو علاج کرنا واجب ہوگا، گنجائش کے باوجود علاج نہ کرنے کی وجہ سے اگر مرض میں اضافہ ہوگا تو گناہ گار ہوگا۔ (۱)

معذور عذر کو روکنے کی کوشش کرے

اگر کسی مریض کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے پیشاب آجاتا ہے، یا خون بہنے لگتا ہے، یا ایسی ہی وضو توڑنے والی کوئی اور چیز پیش آجاتی ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھ لینی چاہئے اور اگر رکوع یا سجدے میں ایسی کیفیت ہوتی ہے تو رکوع اور سجدہ نہ کرے بلکہ اشارے

= يبطل ...... وأفاد أنه لو توضأ بعد الطلوع ولو لعيد أو ضحى لم يبطل الا بخروج وقت الظهر (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض مطلب في احكام المعذور (۱/۳۰۶)، ط: رشيدية)

ط الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع (۱/۴۱)، ط: رشيدية

ح البحر الرائق، كتاب الطهارة باب الحيض (۱/۲۱۶)، ط: سعيد

(۱) ولنا ما يجب على المعذور أن يفعله، فهو أن يدفع عذره، أو يقلله بما يستطيع من غير ضرر، بل عليه أن يعالجه بما يستطيع، فإذا كان يمكنه أن يعالجه نفسه من هذا المرض بمعرفة الأطباء وقعد عن ذلك فإنه يأثم لأنهم صرحوا بأن المريض بهذا المرض يجب عليه أن يعالجه، ويدفعه عن نفسه بكل ما يستطيع. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: كتاب الطهارة، مبحث في كيفية طهارة المريض بسلس البول ونحوه (۱/۱۰۷)، ط: مكتبة الحقيقة)

ح متى قدر المعذور على رد السيلان برباط أو حشو أو كان لو جلس لا يسيل ولو قام سال وجب رده. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع (۱/۴۱)، ط: رشيدية)

د الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، قبيل باب الأنجاس، (۱/۳۰۸)، ط: رشيدية

ت البحر الرائق، كتاب الطهارة باب الحيض (۱/۲۱۶)، ط: سعيد

نماز پڑھے۔(۱)

معذور کا حکم

معذور کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو کرے، اور اس وضو سے اس وقت کے اندر جتنے بھی فرائض اور نوافل پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے، (۲)

(۱) وإن كان الصلاة من قيام يترتب عليها تقاطر البول ، أو نزول الدم أو نحو ذلك فإن المريض يصلي وهو قاعد ، وإذا كان الركوع أو السجود يوجبه فإنه لا يركع ، ولا يسجد بل يصلي بالإيماء. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : كتاب الطهارة ، مبحث في كيفية طهارة المريض بسلس بول ونحوه ،(۱/۱۰۷)، ط: مكتبة الحقيقة)

☆ البحر الرائق : كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ،(۱/۲۹۲)، ط: سعيد .

☆ حاشية الطحطاوي على المراقي : كتاب الطهارة ، باب صلاة المريض،(ص: ۱۳۳)،ط: قديمي.

☆ (قوله: وقد يتحتم القعود الخ)اى يلزمه الايماء قاعدا لتعليقه عن القيام الذى عجز عنه حكما اذ لو قام لزم فوت الطهارة او الستر او القراءة او الصوم بلا خلاف حتى لو لم يقدر على الايماء قاعدا كما لو كان بحال لو صلى قاعدا يسيل بوله او جرحه ولو صلى مستلقيا لايسيل منه شئ فانه يصلي قائما بركوع و سجود كما نص عليه في المنية، قال شارحها لان الصلاة بالاستلقاء لاتجوز بلاعذر كالصلاة مع الحدث فيترجح ما فيه الاتيان بالاركان وعن محمد انه يصلي مضطجعا ولا اعادة في شئ مما تقدم اجماعا.(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، (۱/۳۳۵)،ط:سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر،(۱/۱۳۸)، ط:رشيدية

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلاة،الفصل الحادى والثلاثون، (۲/۱۳۱)، ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

(۲) المستحاضة ومن به سلس البول او استطلاق البطن او انفلات الريح او رعاف دائم او جرح لايرقا يتوضئون لكل صلاة ويصلون بذلك الوضوء في الوقت ما شاؤا من الفرائض والنوافل هكذا في البحر الرائق.

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع ،(۱/۴۱)، ط:رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة ،باب الحيض،(۱/۲۱۵)، ط:سعيد

☆ حاشية الطحطاوى على الدر، كتاب الطهارة، باب الحيض ،(۱/۱۵۵)، ط:رشيدية

پھر جب وہ وقت ختم ہو جائے گا تو وضو بھی ٹوٹ جائے گا،[۱] ہاں اگر اس دوران اس عذر کے علاوہ کسی اور وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ وضو کرنا پڑے گا، مثلاً پیشاب کے قطرات مسلسل آنے کی وجہ سے معذور ہوا اور وقت داخل ہونے کے بعد وضو کیا اور اس کے بعد ریح خارج ہوئی یا جسم سے خون نکلا یا منہ بھر کر قے کی یا پاخانہ کیا تو نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔[۲]

معذور کا وضو

جس آدمی کا وضو مرض کی وجہ سے باقی نہیں رہتا ہے وہ اگر سورج نکلنے کے بعد وضو کرے اور ظہر کا وقت داخل ہونے تک اس مرض کے علاوہ کوئی اور وضو توڑنے والی چیز اُسے پیش نہ آئے، تو ظہر کا وقت آنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور عصر کے واسطے اس کو دوسرا وضو کرنا لازم ہوگا۔[۳]

(۱) فاذا خرج الوقت بطل وضوءهم. (الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۲۱۵/۱)، ط:سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة باب الحيض، (۲۱۵/۱)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۴۱/۱)، ط:رشيدية

(۲) وانما تبقى طهارة صاحب العذر في الوقت اذا لم يحدث حدثا آخر، اما اذا حدث حدثا آخر فلا تبقى. (البحر الرائق، كتاب الطهارة باب الحيض، (۲۱۵/۱)، ط:سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۴۱/۱)، ط:رشيدية

☆ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، (۳۰۷/۱)، ط:رشيدية

(۳) ويتضح من هذا أنّ شرط نقض الوضوء هو خروج وقت الصلاة المفروضة، فإن توضأ بعد طلوع الشمس لصلاة العيد، ودخل وقت الظهر فإن وضوءه لاينتقض، لأنّ دخول وقت الظهر ليس ناقضا ... فله أن يصلي بوضوء العيد ماشاء إلى أن يخرج وقت الظهر، فإذا خرج وقت الظهر انتقض وضوءه، لخروج وقت المفروضة. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: كتاب الطهارة، مبحث في كيفية طهارة المريض بسلس بول ونحوه، (۱۰۶/۱)، ط: مكتبة الحقيقة)

پھر اس کے بعد جب تک اس کا وہ مرض بالکل دفع نہ ہو جائے اور ایک نماز کا پورا وقت ایسا نہ ملے جس میں وہ مرض ایک دفعہ بھی پورا نہ پایا جائے تو وہ شخص معذور سمجھا جائے گا۔ (۱)

مثال کے طور پر کسی کو سلس البول یعنی ہر وقت پیشاب جاری رہنے کا مرض ہے، یا کسی کو گیس کی بیماری ہے ہر وقت گیس خارج ہوتی رہتی ہے، یا پاخانہ نکلتا رہتا ہے، یا کسی کے زخم سے ہر وقت خون یا پیپ یا پانی خارج ہوتا رہتا ہے، یا کسی کو ناک سے ہر وقت خون آتا رہتا ہے، یا کسی کے خاص حصہ سے منی یا مذی ہر وقت بہتی ہے، یا کسی عورت کو استحاضہ ہو یعنی کسی بیماری کی وجہ سے خون آتا رہتا ہو، تو ہر فرض نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد اس پر وضو کرنا لازم ہوگا، ایک وقت کے وضو سے دوسرے وقت کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

= ☆ والمفاد أنه لو توضأ بعد الطلوع ولو لعيد أو ضحى لم يبطل إلا بخروج وقت الظهر.
الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۳۰۶)، ط: رشيدية
☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/۴۱)، ط: رشيدية
☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۲۱۶)، ط: سعيد

(۱) ويصلي معذورًا حتى ينقطع تقاطر بوله وقتًا كاملاً كأن ينقطع من دخول وقت العصر إلى خروجه. (كتاب الفقه على المذاهب: مبحث في كيفية طهارة المريض بسلس بول و نحوه، (۱/۱۰۶)، ط: مكتبة الحقيقة)
☆ والعذر يبقى إذا لم يمض على أصحابهما وقت صلاة إلاّ والحدث الّذي ابتليت به يوجد فيه ولو قليلاً حتى لو انقطع وقتًا كاملا خرج عن كونه معذورًا. (البحر الرائق: كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۲۱۷)، ط: سعيد)
☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/۴۱)، ط: رشيدية
☆ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۳۰۵)، ط: رشيدية

(۲) فأمّا تعريفه فهو خاص يترتب عليه نزول البول، أو انفلات الريح، أو الاستحاضة أو الإسهال الدائم، أو نحو ذلك من الأمراض المعروفة، فمن أصيب بمرض من هذه، فإنّه يكون معذورًا ...... وأمّا حكمه، فهو أن يتوضأ لوقت كل صلاة، ويصلي بذلك الوضوء ما شاء من =

معذور کا وضو کب ٹوٹتا ہے

☆اگر معذور نے فرض نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو کیا، تو اس فرض نماز کا وقت ختم ہونے کے بعد وضو ٹوٹ جائے گا۔

اگر کسی نے سورج طلوع ہونے کے بعد عید کے لئے وضو کیا، اور ظہر کا وقت آ گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ عید کا وقت نکل جانے اور ظہر کی نماز کا وقت آ جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، عید کی نماز کا یہ وضو جس وقت کیا گیا تھا وہ فرض نماز کا وقت نہیں تھا بلکہ ایسا وقت تھا جس میں کوئی نماز فرض نہیں تھی، لہذا عید کی نماز کے لئے جو وضو کیا ہے اس سے ظہر کا وقت ختم ہونے تک جو بھی نماز چاہے پڑھ سکتا ہے، ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی وضو ٹوٹ جائے گا، کیونکہ وہ فرض نماز کا وقت ہے۔

☆اگر معذور نے سورج نکلنے سے پہلے وضو کیا تو سورج نکلتے ہی وضو ٹوٹ جائے گا، کیونکہ فجر کی فرض نماز کا وقت سورج نکلنے پر ختم ہو جاتا ہے۔

= الفرائض والنوافل ---- ومتى خرج وقت المفروضة انتقض وضوءه . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : كتاب الطهارة ، مبحث في كيفية طهارة المريض بسلس بول ونحوه، (١٠٦/١)، ط: مكتبة الحقيقة)

ت: فالمتوضئ وقت الفجر لايصلي به بعد الطلوع عند علمائنا الثلاثة لانتقاض طهارته بالخروج. (مجمع الأنهر: كتاب الطهارة ، باب الحيض ،(٨٥/١) ،ط: دار الكتب العلمية)

ت: يبطل وضوء المعذور بخروج الوقت لا بدخوله ، فإذا خرج الوقت بطل وضوء المعذور واستأنف الوضوء لصلاة أخرى عند أئمة الحنفية الثلاثة . (الفقه الإسلامي وأدلته : القسم الأول: العبادات ، الباب الأول : الطهارات ، الفصل الرابع : الوضوء وما يتبعه ، المطلب الثامن وضوء المعذور ،(٢٨٩/١)، ط: دار الفكر)

ت: فإذا خرج الوقت بطل وضوء هم.

الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، باب الحيض، (٢١٥/١)، ط:سعيد

ت: البحر الرائق، كتاب الطهارة ،باب الحيض، (٢١٥/١)، ط:سعيد

ت: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (٤١/١)، ط:رشيدية

اسی طرح اگر ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد وضو کیا، پھر عصر کا وقت داخل ہو گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا، کیونکہ ظہر کا وقت ختم ہو گیا تھا۔ (۱)

معذور کو علاج کرنا چاہئے

اگر معذور کا عذر علاج کے قابل ہے، اور اس کے پاس علاج کرانے کی گنجائش بھی ہے تو علاج کرانا واجب ہے، تا کہ عذر ختم ہو جائے یا جہاں تک ممکن ہو کم ہو جائے۔

اگر مرض علاج کے قابل ہے، اور علاج کرانے کی گنجائش بھی ہے، اس کے باوجود علاج نہیں کرایا اور مرض بڑھ گیا، تو وہ شخص گنا ہگار ہوگا۔ (۲)

---

(۱) وأمّا حكمه، فهو أن يتوضأ لوقت كل صلاة، ويصلي بذلك الوضوء ما شاء من الفرائض والنوافل ...... ومتى خرج وقت المفروضة انتقض وضوءه. ويتضح من هذا أن شرط نقض الوضوء هو خروج وقت الصلاة المفروضة، فإن توضأ بعد طلوع الشمس لصلاة العيد، ودخل وقت الظهر فإن وضوءه لاينتقض، لأنّ دخول وقت الظهر ليس ناقضًا وكذا خروج وقت العيد ليس ناقضًا، لأنّه ليس وقت صلاة مفروضة، بل هو وقت مهمل فله أن يصلي بوضوء العيد ماشاء إلى أن يخرج وقت الظهر، فإذا خرج وقت الظهر انتقض وضوءه، لخروج وقت المفروضة، وإن توضأ بعد صلاة الظهر، ثم دخل وقت العصر انتقض لخروج وقت الظهر. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: كتاب الطهارة، مبحث في كيفية طهارة المريض بسلس بول ونحوه (۱۰۶/۱)، ط: مكتبة الحقيقة)

☆ الدر مع الرد: كتاب الطهارة، مطلب في أحكام المعذور (۳۰۶/۱)، ط: سعيد.

☆ البحر الرائق: كتاب الطهارة، باب الحيض (۲۱۶/۱، ۲۱۷)، ط: سعيد.

(۲) وأمّا ما يجب على المعذور أن يفعله، فهو أن يدفع عذره، أو يقلله بما يستطيع من غير ضرر، بل عليه أن يعالجه بما يستطيع، فإذا كان يمكنه أن يعالجه نفسه من هذا المرض بمعرفة الأطباء، وقعد عن ذلك فإنّه يأثم لأنّهم صرحوا بأن المريض بهذا المرض يجب عليه أن يعالجه، ويدفعه عن نفسه بكل ما يستطيع. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: كتاب الطهارة، مبحث في كيفية طهارة المريض بسلس البول ونحوه (۱۰۷/۱)، ط: مكتبة الحقيقة)

☆ متى قدر المعذور على رد السيلان برباط أو حشو أو كان لو جلس لا يسيل ولو قام سال وجب رده. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع (۳۱/۱)، ط: رشيدية) =

معذور کے لئے وقت سے پہلے وضو کرنا

معذور کے لئے فرض نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد تازہ وضو کرنا ضروری ہے، اس لئے اگر معذور آدمی فرض نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے وضو کرے گا تو فرض نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد اس وضو کا اعتبار نہیں ہوگا، بلکہ وقت داخل ہونے کے بعد نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔

مثلاً کوئی معذور آدمی ایسا ہے کہ مغرب کا وقت داخل ہونے کے بعد اگر وضو کرتا ہے تو جماعت کی ایک دو رکعت نکل جاتی ہیں، یا پوری جماعت فوت ہو جاتی ہے تو بھی مغرب کا وقت داخل ہونے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے وضو کرنا درست نہیں ہے، وقت داخل ہونے کے بعد ہی وضو کرے چاہے جماعت فوت بھی ہو جائے تو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ [1]

= ≈ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض مطلب في أحكام المعذور، (١/ ٣٠٧)، ط: رشيدية

≈ البحر الرائق، كتاب الطهارة باب الحيض، (١/ ٢١٦)، ط: سعيد

(١) ويبطل وضوء المعذور بخروج وقت الصلاة المفروضة فقط ، فإن توضأ بعد طلوع الشمس لصلاة العيد ، و دخل وقت الظهر ، فإن وضوءه لاينتقض ، لأنّ دخول وقت الظهر ليس ناقضًا وكذا خروج وقت العيد ليس ناقضًا ، لأنه ليس وقت صلاة مفروضة ، بل هو وقت مهمل ، وصلاة العيد بمنزلة صلاة الضحى ، وهذا يعني أنه يصحّ في هذه الحالة فقط وضوء المعذور قبل دخول الوقت (وقت الظهر) ليتمكّن من الأداء عند دخول الوقت ، وأنّه يبطل وضوء المعذور بخروج الوقت لا بدخوله ، فإذا خرج الوقت بطل وضوء المعذور واستأنف الوضوء لصلاة أخرى عند أئمة الحنفية الثلاثة ...... وكذلك ينتقض وضوءه إن توضأ بعد صلاة الظهر ثم دخل وقت العصر . (الفقه الإسلامي وأدلّته : القسم الأوّل العبادات ، الباب الأوّل : الفصل الرابع: الوضوء ومايتبعه ، المطلب الثامن : وضوء المعذور، (١/ ٢٨٩)، ط: دار الفكر)

≈ المستحاضة ومن به سلس البول او استطلاق البطن او انفلات الريح او رعاف دائم او جرح لايرقأ يتوضئون لكل صلاة ويصلون بذلك الوضوء في الوقت ما شاء وا من الفرائض والنوافل هكذا في البحر الرائق...... ولو توضأ مرة للظهر في وقته واخرى فيه للعصر فعندهما =

معذور نوافل پڑھ سکتا ہے

جب معذور کسی وقت میں وضو کر لیتا ہے تو اس وضو سے اس وقت کے اندر اندر جتنے بھی فرائض اور نوافل ادا کرنا چاہے ادا کر سکتا ہے، خواہ نفل نماز فرض سے پہلے ادا کرے یا فرض کے بعد دونوں صورتیں درست ہیں، البتہ وقت ختم ہونے کے بعد دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے۔ (۱)

معذور وضو کے وقت کیا نیت کرے

معذور لوگ وضو کرتے وقت دل میں یہ ارادہ کریں کہ اس وضو سے میرے لئے نماز ادا کرنا جائز ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ معذور کا وضو حقیقی معنوں میں وضو نہیں ہے، کیونکہ وہ وضو پیشاب وغیرہ مسلسل آنے کی وجہ سے باطل ہو جاتا ہے، یہ تو دین اسلام میں سہولت رکھی گئی ہے کہ اس وضو سے نماز پڑھی جائے تو ثواب سے محرومی نہیں ہوگی، کیونکہ شریعت کے تمام احکام میں لوگوں کی بہتری اور دنیا اور آخرت دونوں جہاں کی بھلائی مدِ نظر ہے۔ (۲)

= ليس له أن يصلي العصر به، كذا في الهداية، وهو الصحيح. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/ ۴۱)، ط: رشيدية)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، ۱/ ۲۱۵ ط: سعيد

☆ حاشية الطحطاوي على الدر، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/ ۱۵۵)، ط: رشيدية

☆ فتاویٰ دار العلوم دیوبند، کتاب الطہارات، فصل رابع: معذور سے متعلق احکام و مسائل، (۱/ ۲۱۸)، ط: دار الاشاعت۔

(۱) نفس المرجع السابق

(۲) ولقد تكلم في "مباحث النية" أنّ المعذور يجب عليه أن ينوي بوضوئه استباحة الصلاة بمعنى أن يقول في نفسه: نويت بوضوئي أن يبيح الشارع لي به الصلاة. وذلك لأنّه في الواقع ليس وضوءًا حقيقيًا، بل هو منقوض بما ينزل من بول و نحوه، ولكن سماحة الدين الإسلامي قد أباحت له أن يباشر الصلاة بهذا الوضوء، فلا يحرم من ثوابها، لأنّها شريعة مبنية على الحرص التامّ على =

مقعد

☆اگر کسی نے اپنے پاخانہ کے مقام کو ہاتھ لگایا تو وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن اگر انگلی یا کوئی اور چیز مثلاً حقنہ (دوائی چڑھانے کی نلکی) کا سرا داخل کیا گیا اور وہ چھپ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا، کیونکہ یہ عمل اندرونی حصہ میں کچھ ڈالنے اور نکالنے کے برابر ہے، اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

☆اگر کچھ حصہ داخل ہوا اور اندر غائب نہیں ہوا تھا کہ اس کو نکال لیا، تو دیکھنا چاہئے کہ اگر وہ گیلا ہے یا اس میں بدبو ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔ (۱)

☆مزید ''سونا'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

مقعد میں انگلی ڈالی

☆اگر کسی نے اپنی انگلی اپنے پیچھے کے مقام میں ڈالی لیکن پوری انگلی اندر

= مصالح الناس، ومنافعهم في الدنيا والآخرة. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: كتاب الطهارة، مبحث في كيفية طهارة المريض بسلس بول و نحوه (۱/۱۰۹)، ط: مكتبة الحقيقة)

⇐ وفيه أيضًا: كتاب الطهارة، فرائض الوضوء، (۱/۶۲)، ط: مكتبة الحقيقة.

⇐ الفقه الإسلامي وأدلّته: القسم الأوّل: العبادات، الباب الأوّل: الطهارات، الفصل الرابع: الوضوء وما يتبعه، النوع الثاني: فرائض الوضوء، أوّلاً: النية، (۱/۲۳۰)، ط: دار الفكر.

(۱) وكذلك لاينتقض الوضوء لمس أي جزء بدنه، فلو مس حلقة دبره فإنّ وضوئه لاينتقض، وكذا إذا مست المرأة قبلها، ولكن لو أدخل اصبعه أو شيئًا كطرف حقنة وغيبها انتقض وضوءه، لأنها بمنزلة دخول شئ في الباطن، ثم خروجه، فإن أدخل بعضها ولم يغيبها فإن أخرجها مبلّة أو بها رائحة انتقض وضوءه وإلّا فلا. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: كتاب الطهارة، مبحث نواقض الوضوء، (۱/۸۹)، ط: مكتبة الحقيقة)

⇐ لو أدخل اصبعه في دبره ولم يغيبها فإنه تعتبر فيه البلة و الرائحة وهو الصحيح لأنه ليس بداخل من كل وجه، كذا في شرح قاضي خان واستفيد منه أنه اذا غيبه نقض مطلقا.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۰)، ط: سعيد

⇐ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف، (۱/۱۴۹)، ط: سعيد

نہیں گئی تو اگر انگلی تر نکلی ہے تو وضوٹوٹ جائے گا، اور اگر انگلی خشک نکلی ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

☆اور اگر پوری انگلی اس طرح ڈال لے کہ چھپ جائے تو وضوٹوٹ جائے گا، اور اگر وہ روزہ دار تھا اور اس نے استنجاء کے وقت ایسا کیا کہ پوری انگلی پچھلے حصے کے اندر ڈال لی تو روزہ باطل ہو جائے گا، کیونکہ اس صورت میں انگلی کے ساتھ باہر سے اندر پانی چلا جاتا ہے۔[1]

☆عورت کی شرمگاہ کا بھی یہی حکم ہے۔

مقعد میں روئی ڈال لے

☆اگر کسی نے بیماری کی وجہ سے پیچھے پاخانے کی جگہ (مقعد) میں روئی ڈال لی، تو وہ روئی اگر اس مقام سے ابھری ہوئی باہر ہے، یا کم از کم برابر کی سطح میں ہے اور تری اوپر آ گئی تو وضوٹوٹ جائے گا، اور اگر روئی کا اوپری حصہ تر نہ ہو بلکہ صرف اندر کا حصہ تر ہو جائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اور اگر روئی سوراخ کے سرے سے اندر کی طرف ہے تو اس صورت میں روئی تر ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

☆اور اگر وہ روئی سوراخ سے نکل کر گر گئی، تو اگر وہ تر ہے تو وضوٹوٹ جائے

(۱) وکل شیء اذا غیبه ثم اخرجه أو خرج فعليه الوضوء و قضاء الصوم لأنه كان داخلا مطلقا فترتب عليه الخروج وكل شيء اذا ادخل بعضه و طرفه خارج لا ينقض الوضوء وليس عليه قضاء الصوم لأنه غير داخل مطلقا فلا يترتب عليه الخروج.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۳۰)، ط: سعيد

☆ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف، (۱/ ۱۴۹)، ط: سعيد

☆ حلبی کبیر فصل في نواقض الوضوء، (ص: ۱۲۶)، ط: سهيل اكيڈمی.

گا، اگر خشک ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ [1]

مکروہاتِ وضو

''وضو کے مکروہات'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۷۲)

مکروہ چیز سے استنجاء کرنا

مکروہ چیز سے استنجاء کرنا مکروہ تحریمی ہے، مثلاً ہڈی یا گوبر وغیرہ سے استنجاء کرنا مکروہ تحریمی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔ [2]

مکھی

☆مکھی نے خون پیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ اس میں بہنے والا خون نہیں

---

(۱) (كما) ينقض (لو حشا احليله بقطنة و ابتل الطرف الظاهر) هذا لو القطنة عالية او محاذية لرأس الاحليل وان متسفلة عنه لا ينقض. وكذا الحكم في الدبر والفرج الداخل (وان ابتل الطرف (الداخل لا) ينقض ولو سقطت فان رطبة انتقض والا لا.

ردالمحتار، كتاب الطهارة،مطلب في ندب مراعاة الخلاف إذا لم يرتكب مكروه مذهبه (۱/۱۴۹-۱۴۸)، ط:سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۰)، ط:سعيد

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء، (۱/۱۲۱)، ط:ادارة القرآن

(۲) (وكره) تحريما (بعظم و روث)

وفي الرد:أما العظم و الروث فالنهي ورد فيهما صريحا في صحيح مسلم ...... فقال النبي ﷺ: فلا تستنجوا بهما فانهما طعام اخوانكم.

الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۳۳۱-۳۳۹)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰)، ط: رشيدية

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، نوع منه في بيان سنن الوضوء، ومن السنة الاستنجاء، (۱/۹۹)، ط:ادارة القرآن

ہوتا۔ (۱)

☆ مزید "مچھر" عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔ (۲/۱۹۰)

مکھی کا پاخانہ

اگر مکھی اور مچھر کا پاخانہ بدن یا کپڑے پر لگ جائے تو معاف ہے، نماز ہو جائے گی۔ (۲)

منسوخ آیتیں

قرآن مجید کی جن آیتوں کی تلاوت منسوخ ہوگئی ہے، ان کا حکم قرآن مجید کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں کا ہے، وہ اگر کسی چیز پر لکھی ہوں، تو بے وضو اس کے صرف اسی مقام کو چھونا مکروہ ہے جہاں لکھا ہو سارے مقام کا چھونا مکروہ نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) مص القراد فامتلأ ان كان صغيرا لا ينقض كما لو مص الذباب وان كان كبيرا نقض كمص العلقة وعللوه بأن الدم في الكبير يكون سائلا. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۳)، ط:سعيد)

☆ الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، مطلب: بيان نواقض الوضوء، (۱/۱۳۹)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۱۱)، ط:رشيدية

(۲) وفي الوهبانية دود القز وماؤه وبزره وخرؤه طاهر كدودة متولدة من نجاسة. (الدر المختار، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في مسئلة الوضوء من الفساقي، (۱/۱۸۳)، ط:سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثاني، (۱/۴۶)، ط:رشيدية

☆ لبوال البراغيث لا تمنع جواز الصلاة. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۳۶)، ط:سعيد)

☆ بول الخفاش و خرؤه لا يفسد الماء و الثوب، كذا في فتاوى قاضي خان.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۱/۲۳)، ط:رشيدية

(۳) (قوله: ومسه) اى مس القرآن وكذا سائر الكتب السماوية. قال الشيخ اسماعيل: وفي المبتغى ولا يجوز مس التوراة والانجيل والزبور وكتب التفسير اهـ وبه علم انه لا يجوز مس القرآن المنسوخ تلاوة وان لم يسم قرآنا متعبدا بتلاوته خلافا لما بحثه الرملي فان التوراة ونحوها مما نسخ تلاوته وحكمه معا، فافهم. رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب يطلق الدعاء على مايشمل الثناء، (۱/۱۷۳)، ط: سعيد) =

منہ کے اندر کا حصہ دھونا

وضو میں منہ کے اندر کا حصہ دھونا فرض نہیں ہے۔ (۱)

منی

اگر منی اپنے مقام سے نکل گئی مگر اس نے اپنے خاص حصہ کو اتنے زور سے دبا لیا کہ منی باہر بالکل نہیں نکلی تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور غسل بھی واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

= ☜ ولقد تقدم أنّ ما نسخ تلاوته وحكمه كالتوراة ونحوها فتلاوته للجنب ومن بمعناه مكروهة على الصحيح كما اعتمده الحلبي ؛ لأنّ ما بدل منه بعض غير معين وكونه منسوخًا لايخرجه عن كونه كلام الله تعالىٰ كالآيات المنسوخة من القرآن وأمّا مسه فقد علم حكمه مما نقله القهستاني عن الذخيرة وهو عدم الجواز حتى للمحدث . (منحة الخالق على البحر الرائق : كتاب الطهارة باب الحيض ،(۱/ ۲۰۱)، ط: سعيد)

☜ (قوله: ومسه) أي القرآن ولو في لوح أو درهم أو حائط ، لكن لايمنع إلّا من مس المكتوب بخلاف المصحف فلايجوز مس الجلد وموضع البياض منه . (شامي : كتاب الطهارة، باب الحيض ، مطلب لو أفتى مفت بشيء ...... الخ ،(۱/ ۲۹۳) ، ط: سعيد)

(۱) وجبت المضمضة والاستنشاق في الغسل ؛ لأنّ إيصال الماء إلى داخل الفم والأنف ممكن بلا حرج ، وإنّما لايجبان في الوضوء لا ؛ لأنّه لايمكن إيصال الماء إليه بل ؛ لأنّ الواجب هناك غسل الوجه ، ولا تقع المواجهة إلى ذلك رأسًا . (بدائع الصنائع : كتاب الطهارة ، فصل وأمّا الغسل ،(۱/ ۳۴)، ط: سعيد)

☜ بدليل قوله صلى الله عليه وسلم: انهما فرضان في الجنابة سنتان في الوضوء.
البحر الرائق، كتاب الطهارة ،(۱/ ۳٦)، ط:سعيد

☜ الدر المختار ، كتاب الطهارة، مطلب : بيان نواقض الوضوء، (۱/ ۱۱۵)، ط:سعيد

☜ الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، سنن الوضوء، (۱/ ۳۰)، ط:قديمي

(۲) و فرض الغسل عند خروج مني من العضو وإلا فلايفرض اتفاقا ،لأنه في حكم الباطن.
وفي الرد:(قوله: من العضو) هو ذكر الرجل و فرج المرأة الداخل احترازا عن خروجه من مقره ولم يخرج من العضو بأن بقي في قصبة الذكر أو الفرج الداخل.
الدر المختار مع رد المحتار ، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۵۹)، ط:سعيد

☜ حاشية الطحطاوى على الدر المختار ، كتاب الطهارة،(۱/ ۹۱)،ط:المكتبة العربية.

☜ الدر المنتقى مع المجمع، كتاب الطهارة،(۱/ ۳۸)ط:دار الكتب العلمية.

منی شہوت کے بغیر خارج ہو

اگر منی شہوت کے بغیر خارج ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور غسل واجب نہیں ہوگا مثلاً کسی شخص نے کوئی بھاری بوجھ اٹھایا، یا کسی اونچے مقام سے گر پڑا اور صدمہ سے شہوت کے بغیر منی نکل گئی تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر شہوت کے ساتھ نکلے گی تو غسل واجب ہوگا۔ (۱)

مواد رستا رہتا ہے

''زخم سے مواد رستا رہتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۸۸/۱)

موٹر میں تیمم صحیح ہونے کی شرائط

''ریل میں تیمم صحیح ہونے کی شرائط'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۸۰/۱)

مونچھ

''مونچھ'' کے بالوں کے بارے میں اختلاف ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ اگر مونچھیں گنجان اور گھنی ہوں تب بھی مونچھوں کے اندر کھال تک پانی پہنچانا ضروری ہے اگر نہ پہنچایا تو وضو نہیں ہوگا اور بعض کہتے ہیں کہ وضو ہو جائے گا، ڈاڑھی کی طرح اوپر سے دھو لینا کافی ہے، اور اسی پر فتوی ہے، البتہ غسل میں گھنی مونچھوں کے اوپر سے دھو لینے سے غسل نہیں ہوگا، جب تک کہ کھال

(۱) وفرض الغسل عند خروج منى من العضو...... منفصل عن مقره...... بشهوة.
قوله: (بشهوة)......احترز به عمالو انفصل بضرب او حمل ثقيل على ظهره فلا غسل عندنا.
ردالمحتار، كتاب الطهارة مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل (۱/ ۱٦٠)، ط: سعيد
(۲) الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، مطلب في ما يوجب الغسل، (۱/ ۳۳)، ط: قديمى
(۳) البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۵۳)، ط: سعيد

تک پانی نہیں پہونچایا جائے گا، اس لئے مونچھیں بڑھانا منع ہے۔ [1]

اگر مونچھیں اس قدر گھنی ہوں کہ ان کے نیچے کی جلد چھپ جائے اور نظر نہ آئے تو ایسی صورت میں اس قدر بالوں کا دھونا واجب ہے جن سے جلد چھپی ہوئی ہے، باقی بال جو جلد کے آگے بڑھ گئے ہیں ان کا دھونا واجب نہیں۔ [2]

---

(۱) وأمّا حكم الشارب فقد اختلف فيه ، فبعضهم قال : إن كان كثيفًا غزيرًا لايصل الماء إلى ماتحته من الجلد ، فإنّ الوضوء يبطل ، وبعضهم قال : لا يبطل الوضوء بذلك ، بل يكفي بغسل ظاهره كاللحية ، وهذا هو الّذي عليه الفتوىٰ في الوضوء، أمّا في الغسل فإنّه لا يغتفر ذلك، بل يبطل الغسل إذا كان الشارب كثيفًا، ولعل علة ذلك أن الشارع قد نهى عن إطالته، لما يحمل من القذار الطعام ونحوه، فشدد في غسله كي لايطيله النّاس بدون اية فائدة . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : كتاب الطهارة ،فرائض الوضوء ،(۱/ ۵۹) ، ط: مكتبة الحقيقة)

⇦ فوجب غسله قبل نبات الشعر فاذا نبت الشعر يسقط غسل ما تحته عند عامة العلماء كثيفا كان الشعر او خفيفا لأن ما تحته خرج أن يكون وجها لأنه لا يواجه اليه وكذلك لا يجب ايصال الماء الى ما تحت شعر الحاجبين و الشارب اهـ والمراد بالخفيفة التي لاترى بشرته أما التي ترى بشرتها فانه يجب ايصال الماء الى ما تحتها كذا في فتح القدير ...... وصرح الولوالجي في باب الكراهية على أن المفتى به أنه لا يجب ايصال الماء الى ماتحته كالحاجبين. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۱)، ط:سعيد)

⇦ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه إلى ثلاثة أقسام، (۱/ ۹۷)، ط:سعيد

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول ، الفصل الأول، (۱/ ۳)، ط:رشيدية

⇦ ويجب أن يوصل الماء الى جميع شعره و بشره و معاطف بدنه فان بقي منه شيء لم يصبه الماء فهو على جنابته حتى يغسل ذلك الموضع. (الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، سنن الغسل، (۱/ ۳۲)، ط:قديمي)

⇦ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في أبحاث الغسل، (۱/ ۱۵۲)، ط:سعيد

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثاني ، الفصل الأول، (۱/ ۱۳)، ط:رشيدية

(۲) (والعذار) عذار اللحية جانباها ...... (لايسقط حكم ما وراءه) وهو البياض بين العذار و الأذن يسمى العارض وحكمه وجوب غسله فإنّ العذار لايسقطه ...... (بل ينقل حكم ما تحته) وهو وجوب الغسل (إليه) أي إلى العذار حتى يجب غسله (كالشارب والحاجب) حيث ينقلان حكم ما تحتها إليهما حتى يجب غسلهما ولا يجب إيصال الماء إلى ما تحتهما . (درر الحكام شرح غرر الأفكار : كتاب الطهارة ، (۱/ ۸)، ط: دار إحياء الكتب العربية)=

مویشی کو خطرہ ہو

اگر مویشی چرانے والے کو جنگل میں یہ خطرہ ہو کہ وہ پانی سے وضو کرنے کے لیے جائے گا تو مویشی کسی کے کھیت میں گھس جائیں گے یا مویشی کے گم ہو جانے کا خوف ہو تو اس صورت میں تیمم کرنا جائز ہے۔ (۱)

مہاسا

اگر پورے چہرے پر مہاسے ہیں جن میں خون اور پیپ ہے، پانی لگنے سے مہاسوں سے خون نکلنے لگتا ہے، اگر واقعی اتنی سخت تکلیف ہے اور مسح بھی نہیں کر سکتے تو تیمم کرنا جائز ہے۔ (۲)

"مہاسا" وہ دانے جو جوانی میں منہ پر نکل آتے ہیں۔

(فیروز اللغات، (ص:۱۳۲۱)، ط: فیروز سنز)

= فوجب غسله قبل نبات الشعر فاذا نبت الشعر يسقط غسل ما تحته عند عامة العلماء كثيفا كان الشعر أو خفيفا لأن ما تحته خرج أن يكون وجها لأنه لا يواجه اليه وكذلك لا يجب ايصال الماء الى ما تحت شعر الحاجبين و الشارب اهـ والمراد بالخفيفة التي لاترى بشرته أما التي ترى بشرتها فانه يجب ايصال الماء الى ما تحتها كذا في فتح القدير ...... وصرح الولوالجي في باب الكراهية على أن المفتى به أنه لا يجب ايصال الماء الى ماتحته كالحاجبين.

البحرالرائق، كتاب الطهارة، (۱/۱۱)، ط: سعيد

الدرالمختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه إلى ثلاثة أقسام (۱/۹۷)، ط: سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/۳)، ط: رشيدية

(۱) من عجز عن استعمال الماء لبعده......او برد او خوف عدو او نار على نفسه ..... أو ماله تيمم لهذه الأعذار.

الدرالمختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۳۲، ۲۳۶)، ط: سعيد

البحرالرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم (۱/۱۳۲) ط: سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۱/۲۷ و ۲۸)، ط: رشيدية

(۲) ولو كان يجد الماء إلا أنه مريض فخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه يتيمم (الهداية، كتاب =

مہندی

☆ مہندی لگانے یا رنگنے سے جو رنگ لگا رہ جائے اس سے وضو میں خلل نہیں آتا البتہ اگر جمی ہوئی مہندی ہاتھ پر جمی رہ گئی تو اس پر وضو صحیح نہیں ہوگا کیونکہ، جسم پر پانی پہنچنے سے مانع ہوتی ہے۔

☆ موجودہ دور میں بعض مہندیاں ایسی ہیں کہ لگانے کے بعد جب ہاتھ دھولیتے ہیں، تو رنگ کے ساتھ ساتھ ایک باریک جھلی نما تہہ بن جاتی ہے اور بعد میں جب رنگ اترنے لگتا ہے تو ایک باریک تہہ چھلکا بن کر الگ ہو جاتی ہے، ایسی مہندی لگا کر وضو کرنے سے وضو صحیح ہو جائے گا کیونکہ وہ جسم پر پانی پہنچنے سے مانع نہیں ہوتی ہے۔

☆ اگر سر پر مہندی لگائی گئی اور اس پر مہندی جمی ہوئی ہے اس کو دھویا نہیں گیا تو اس پر مسح کرنے سے سر کا مسح درست نہیں ہوگا۔(۱)

= الطهارات، باب التيمم، (۱/۳۹)، ط: المصباح)

⇐ او لمرض يشتد أو يمتد بغلبة ظن أو قول حاذق مسلم ولو بتحرك.

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۳۳)، ط: سعيد

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۳۰)، ط: سعيد

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۱/۲۸)، ط: رشيدية

(۱) (و لا يمنع) الطهارة (ونيم) أي خرء ذباب و برغوث لم يصل الماء تحته (وحناء) ولو جرمه به يفتى......

(قوله: به يفتى) صرح به في المنية عن الذخيرة في مسألة الحناء والطين والدرن معللا بالضرورة قال في شرحها ولأن الماء ينفذه لتخلله و عدم لزوجته و صلابته، و المعتبر في جميع ذلك نفوذ الماء و وصوله الى البدن. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في أبحاث الغسل، (۱/۱۵۴)، ط: سعيد)

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، (۱/۴)، ط: رشيدية

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۱۳)، ط: سعيد

⇐ انظر أيضا الحاشية الآتية.

☆ سر یا ڈاڑھی پر مہندی خشک ہوجانے کے بعد وضو صحیح ہونے کے لئے سوکھی ہوئی مہندی کا اتارنا ضروری ہے، ورنہ وضو صحیح نہیں ہوگا باقی مہندی کے رنگ پر وضو اور غسل صحیح ہوجائے گا۔ [۱]

میت کا استنجاء

میت کا استنجاء پانی اور ڈھیلے دونوں سے کیا جائے، پانی اور ڈھیلہ کا جمع کرنا سنت اور افضل ہے۔ [۲]

میت کو غسل دینے کا امکان نہ ہو

جس میت کو غسل دینا ممکن نہ ہوتو اس کو تیمم کرادیا جائے اور دفن کردیا جائے۔ [۳]

---

(۱) والخضاب اذا تجسد و يبس يمنع تمام الوضوء والغسل، كذا في السراج الوهاج ناقلا عن الوجيز. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/۴)، ط: رشيدية)
☆ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في أبحاث الغسل، (۱/۱۵۴)، ط: سعيد
☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۱۳)، ط: سعيد

(۲) وهو سنة مؤكدة مطلقا...... ولو كانه اربعة: شخص مستنج بوشي مستنجى به كماء وحجر.
وفي الرد: فكان الجمع سنة على الإطلاق في كل زمان وهو الصحيح وعليه الفتوى...... ثم اعلم أن الجمع بين الماء والحجر أفضل ويليه في الفضل الاقتصار على الماء ويليه الاقتصار على الحجر وتحصل السنة بالكل وإن تفاوت الفضل كما أفاده في الإمداد وغيره
(رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، مطلب إذا دخل المستنجي في ماء قليل، (۱/۳۳۸)، ط: سعيد
☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۴۱)، ط: سعيد
☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۴۸)، ط: رشيدية

(۳) (يتيمم لو كان أكثره) أي أكثر أعضاء الوضوء عددا وفي الغسل مساحة (مجروحا) أو به جدري اعتبارا للأكثر (وبعكسه يغسل) الصحيح ويمسح الجريح (و) كذا (إن استويا غسل الصحيح) من أعضاء الوضوء ولا رواية في الغسل (ومسح الباقي) منها (وهو) الأصح لأنه =

میری امت پکاری جائے گی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت اس حال میں پکاری جائے گی کہ وضو کے سبب سے ان کی پیشانیاں روشن ہوں گی اور اعضاء چمکتے ہوں گے، لہٰذا تم میں سے جو شخص چاہے کہ وہ اپنی پیشانی کی روشنی کو بڑھائے تو اسے چاہئے کہ وہ ایسا ہی کرے۔ (۱)

مینڈک مرجائے

اگر کنویں میں مینڈک مر کر پانی کے نیچے بیٹھ گئی ہے تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ (۲)

= (الأحوط) وكان أولى. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم مطلب فاقد الطهورين، (۲۵۷/۱)، ط:سعيد)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمم ومن لا يجوز له، (۲۳۲/۱)، ط:ادارة القرآن

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۶۳/۱)، ط:سعيد

(۱) عن نعيم المجمر قال: رقيت مع أبي هريرة على ظهر المسجد فتوضأ قال: اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان أمتي يدعون يوم القيامة غرا محجلين من آثار الوضوء فمن استطاع منكم أن يطيل غرته فليفعل. (صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب فضل الوضوء والغر المحجلون من آثار الوضوء، (۲۵/۱)، ط:قديمي)

☆ الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة، باب استحباب اطالة الغرة و التحجيل في الوضوء، (۱۲۶/۱)، ط:قديمي

☆ مشكاة المصابيح، كتاب الطهارة، الفصل الأوّل، (ص:۳۹)، ط:قديمي.

(۲) و موت مايعيش في الماء لا يفسده كالسمك و الضفدع و السرطان ...... والضفدع البحري و البري سواء، وقيل: البري يفسد لوجود الدم و عدم المعدن.

الهداية، كتاب الطهارات، باب الماء الذي يجوز به الوضوء، (۳۷/۱)، ط:شركت علمية

☆ الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في مسئلة الوضوء من الفساقي، (۱۸۵/۱)، ط:سعيد =

مینگنی

اگر تالاب سے برتن وغیرہ میں پانی لیتے وقت کوئی مینگنی آ گئی تو اگر اسے فوراً برتن سے نکال کر پھینک دیا تو پانی پاک ہوگا اور اگر مینگنی برتن میں رہ گئی تو اس سے وضو اور غسل نہ کیا جائے۔(۱)

= ⇐ البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۸۸)، ط:سعید

(۱) فان وقعت فيها بعرة أو بعرتان من بعر الابل أو الغنم لم تفسد الماء.... ولا يعفى القليل في الاناء على ماقيل لعدم الضرورة وعن ابى حنيفة انه كالبئر في حق البعرة والبعرتين

الهداية، كتاب الطهارات، باب الماء الذي يجوز به الوضوء، (۱/۳۲)، ط:شركة علمية.

⇐ في الشاة تبعر في المحلب قالوا: ترمى البعرة أى من ساعته، فلو اخر .... لايجوز.

فتح القدير، كتاب الطهارات، باب الماء الذي يجوز به الوضوء، (۱/۸۷)، ط:رشيدية.

⇐ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، (۱/۱۸۵)، ط:سعيد

﴿……ن……﴾

نابالغ

☆نابالغ بچہ کے لئے قرآن پاک بے وضو چھونا، یا اس تختی کو بے وضو چھونا جس پر قرآن کریم لکھا ہوا ہے مکروہ نہیں ہے۔

☆باوضو بالغ آدمی کے لئے قرآن پاک کو اٹھا کر بے وضو نابالغ بچے کو دینا، یا بے وضو نابالغ لڑکے سے باوضو بالغ آدمی کے لئے قرآن پاک طلب کرنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆نابالغوں سے ہر وقت وضو کرانا مشقت میں ڈالنا ہے، اور بالغ ہونے کے انتظار میں نابالغی میں قرآن مجید کو حفظ نہ کرانا نقصان کی بات ہے، اس لئے بچوں کے لئے قرآن پاک چھونے میں وضو کی شرط نہیں ہے، وہ بلا وضو بھی چھو سکتے ہیں۔ (۱)

نابالغ کا قرآن بے وضو چھونا

نابالغ بچوں کو وضو نہ ہونے کی حالت میں بھی پڑھنے کے لئے قرآن مجید دینا، اور اُن کا بے وضو قرآن مجید چھونا مکروہ نہیں ہے، البتہ وضو ہو تو زیادہ بہتر ہے،

(۱) و لا یکرہ مس صبي لمصحف و لوح.

وفي الرد: فیه أن الصبي غیر مکلف. (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، مطلب: یطلق الدعاء علی ما یشمل الثناء، (۱/ ۱۷۳)، ط: سعید)

☆ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/ ۳۹)، ط: رشیدیة

☆ ولا بأس بدفعه الیه و طلبه منه للضرورة اذ الحفظ في الصغر کالنقش في الحجر.

وفي الرد: أي لا بأس بأن یدفع البالغ المتطهر المصحف الی الصبي (قوله: للضرورة) لأن في تکلیف الصبیان و أمرهم بالوضوء حرجا بهم و في تأخیره الی البلوغ تقلیل حفظ القرآن.

الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، مطلب: یطلق الدعاء علی ما یشمل الثناء، (۱/ ۱۷۳)، ط: سعید

اس لئے انہیں وضو کرنے کی ترغیب دینی چاہئے۔ [۱]

نابالغ کا وضو

اگر کوئی نابالغ وضو کرے تو اس کا وضو صحیح ہوگا، چنانچہ اگر نابالغ نے وضو کیا پھر اس کے بعد بالغ ہوا تو اس کا وضو برقرار رہے گا اس وضو سے نماز پڑھنا جائز ہوگا۔ [۲]

نابالغ کو قرآن دینا

''نابالغ کا قرآن بے وضو چھونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

ناپاک پانی

ایسا ناپاک پانی جس کے تینوں وصف یعنی مزہ، بو اور رنگ نجاست کی وجہ سے بدل گئے ہوں اس کا استعمال کرنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے، جانوروں کو پلانا اور مٹی اور سیمنٹ وغیرہ میں ڈال کر گارا بنانا بھی جائز نہیں ہے۔

اور اگر تینوں وصف نہیں بدلے تو اس کا جانوروں کو پلانا، مٹی میں ملا کر گارا بنانا اور مکان میں چھڑکاؤ کرنا درست ہے، مگر ایسے پانی کے گارے کو مسجد میں نہ لگائیں۔ [۳]

---

[۱] تقدم تخریجه تحت العنوان "نابالغ"

[۲] فلا يجب الوضوء على من لم يبلغ الحلم سواء كان ذكرا او انثى ولكن يصح وضوء غير البالغ فإذا توضأ قبل البلوغ بساعة مثلا لم يبلغ فظهر ناقض للوضوء فإن وضوءه يستمر. (الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، المبحث الثاني، (۱/۴۷)، ط: دار الكتب العلمية)

[۳] الدر مع الرد، كتاب الطهارة، مطلب في اعتبارات المركب التام (۱/۸۶، ۸۷)، ط: سعيد.
الفقه الإسلامي وأدلته، القسم الأول: العبادات، الباب الأول: الطهارات، الفصل الأول: الطهارة، المبحث الثاني: شروط وجوب الطهارة، (۱/۹۱)، ط: دار الفكر

[۴] وفي جامع الجوامع: إذا تنجس الماء القليل بوقوع النجاسة فيه إن تغيرت أوصافه لا ينتفع =

ناپاک پانی کنویں میں چلا گیا

اگر استنجاء خانوں کا پانی یا ناپاک پانی کنویں میں چلا گیا تو کنویں کا پانی ناپاک ہوگیا، اگر سارا پانی نکالنا ممکن ہے تو سارا پانی نکالنا ضروری ہے،[1] اور اگر سارا پانی نکالنا ممکن نہیں تو دو سو سے تین سو ڈول تک پانی نکالنے سے کنویں کا پانی پاک ہوجائے گا، بشرطیکہ پانی کے اندر نجاست کے آثار، اوصاف، ذائقہ یا بدبو ظاہر نہ ہوں۔[2]

ناپاک پانی کو مشین سے صاف کیا

گندے ناپاک پانی کو جدید مشین یا دوا، کیمیکل کے ذریعہ صاف کرنے سے

= به من كل وجه كالبول والا جاز سقى الدواب و بل الطين ولا يطين به المسجد . (الفتاوى الهندية : كتاب الطهارة، الباب الثالث: المياه، الفصل الثاني فيما يجوز به التوضؤ، (۲۵/۱)، ط: رشيديه)

⇐ الماء إذا وقعت فيه نجاسة فإن تغير وصفه لم يجز الانتفاع به بحال كبل الطين وسقي الدواب . (شامي: كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب: مسألة البئر جحط، (۲۰۱/۱)، ط: سعيد)

⇐ البحر الرائق : كتاب الطهارة، (۹۶/۱)، ط: سعيد .

(۱) اذا وقعت في البير نجاسة نزحت و كان نزح ما فيها من الماء طهارة لها.

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول، (۱۹/۱)، ط: رشيدية

الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، مطلب في مسائل الآبار، (۵۶/۱)، ط: قديمي

⇐ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البير، (۲۱۲/۱)، ط: سعيد

(۲) وان تعذر نزح كلها لكونها معينا فبقدر ما فيها ...... وقيل: يفتى بمائة الى ثلاث مائة وهذا ايسر وذاك احوط.

وفي الرد: و أفاد في النهر أن المائتين واجبتان و المائة الثالثة مندوبة. ...... (قوله: طهرت) أي إذا لم يظهر أثر النجاسة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر (۲۱۵/۱-۲۱۵) ، ط: سعيد)

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول، (۱۹/۱)، ط: رشيدية

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱۲۲/۱)، ط: سعيد

پانی صاف تو ہوجائے گا لیکن پاک نہیں ہوگا اس سے وضو غسل کرنا جائز نہیں ہوگا، صاف اور پاک میں بڑا فرق ہے، صاف ہونے سے پاک ہونا ضروری نہیں۔ (۱)

---

(۱) والدليل على تحريم استعمال الماء الّذي فيه جزء من النجاسة وإن لم يتغير طعمه أو لونه أو رائحته، قول الله تعالىٰ: ﴿ ويحرّم عليهم الخبائث ﴾ والنجاسات من الخبائث، لأنّها محرمة.
شرح مختصر الطحاوي: كتاب الطهارة، باب تكون به الطهارة، مسألة: النجاسة في الماء القليل والكثير، (۲۳۹/۱)، ط: دار السراج المدينة المنوّرة)

☆ البحر الرائق: كتاب الطهارة، (۷۸/۱، ۷۹)، ط: سعيد.

☆ (و) يطهر (زيت) تنجس (بجعله صابونًا) به يفتىٰ للبلوىٰ، كتنور رش بماء نجس لابأس بالخبز فيه.

(قوله: ويطهر زيت الخ) قد ذكر هذه المسألة العلامة قاسم في فتاواه، وكذا ما سيأتي متنًا وشرحها من مسائل التطهير بانقلاب العين . . . ثم هذه المسألة قد فرعوها على قول محمد بالطهارة بانقلاب العين الّذي عليه الفتوىٰ واختاره أكثر المشايخ خلافًا لأبي يوسف كما في شرح المنية والفتح وغيرهما. وعبارة المجتبىٰ: جعل الدهن النجس في صابون يفتىٰ بطهارته، لأنّه تغير والتغير يطهر عند محمد ويفتى به للبلوىٰ اهـ. وظاهره أنّ دهن الميتة كذلك لتعبيره بالنجس دون المتنجّس إلّا أن يقال هو خاص بالنجس، لأنّ العادة في الصابون وضع الزيت دون بقية الأدهان تأمل، ثم رأيت في شرح المنية مايؤيد الأوّل حيث قال: وعليه يتفرّع ما لو وقع إنسان أو كلب في قدر الصابون فصار صابونًا يكون طاهرًا لتبدل الحقيقة اهـ. ثم اعلم أنّ العلة عند محمد هي التغير وانقلاب الحقيقة وأنّه يفتى به للبلوىٰ كما علم مما مرّ، ومقتضاه عدم اختصاص ذلك الحكم بالصابون، فيدخل فيه كل ما كان فيه تغير وانقلاب حقيقة وكان فيه بلوىٰ عامة ...... أنّ الدبس ليس فيه انقلاب حقيقة، لأنّه عصير جمد بالطبخ، وكذا السمسم إذا دُرس واختلط دهنه بأجزائه ففيه تغير وصف فقط كلبن صار جبنًا، وبر صار طحينًا، وطحين صار خبزًا بخلاف نحو خمر صار خلاً وحمار وقع مملحة فصار ملحًا، وكذا دردي خمر صار طرطيرًا وعذرة صارت رمادًا أو حمأة فإنّ ذلك كله انقلاب حقيقة إلى حقيقة أخرىٰ لا مجرد انقلاب وصف. (الدر مع الرد: كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۳۱۵/۱، ۳۱۶)، ط: سعيد)

☆ وخرج عن هذه القضية الماء النجس بقوله تعالىٰ: ﴿ ولكن يريد ليطهّركم ﴾ والنجس لايفيد الطهارة. (أصول الشاشي: (ص: ۲۳، ۲۵) البحث الأول في كتاب الله، فصل في المطلق والمقيد، ط: بشرىٰ.

ناپاک جگہ پر وضو کرنا

ناپاک جگہ پر وضو کرنا درست نہیں ہاں اگر وضو سے پہلے اس کو دھو کر پاک کر لیا جائے پھر اس پر وضو کرنا جائز ہے۔[۱]

ناپاک چیز نکلے

☆اگر زندہ آدمی کے جسم سے ناپاک چیز نکل کر ٹپک جائے یا اپنے مقام سے بہہ کر اس مقام پر پہنچ جائے جس کا دھونا وضو یا غسل میں فرض یا واجب ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔[۲]

☆اگر زندہ آدمی کے جسم سے کوئی ناپاک چیز نکلے اور اپنے مقام سے نہ بہے مگر ایسی ہو کہ اگر وہ جسم پر چھوڑ دی جائے تو ضرور اپنی جگہ سے بہہ کر دوسری جگہ چلی جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔[۳]

(۱) ومن منهياته التوضؤ بفضل ماء المرأة و في موضع نجس لأن لماء الوضوء حرمة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في الاسراف في الوضوء، (۱/۱۳۳)، ط: سعيد)

☆ البحر الرائق: كتاب الطهارة، (۱/۲۹)، ط: سعيد.

الفقه على المذاهب الأربعة: كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، مكروهات الوضوء، (۱/۸۱)، ط: مكتبة الحقيقة.

☆ الحنفية قالوا: مندوبات الوضوء ...... منها الجلوس في مكان مرتفع ...... وطهارة موضع الوضوء. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، مبحث المندوب والمستحب ونحوهما، (۱/۷۹)، ط مكتبة الحقيقة)

(۲) وأما الخارج من غير السبيلين فناقض بشرط أن يصل الى موضع يلحقه حكم التطهير. البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۱)، ط: سعيد

☆ الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، مطلب في نواقض الوضوء، (۱/۳۷-۳۵)، ط: قديمي

☆ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱/۱۳۳)، ط: سعيد

(۳) ولو كان الدم في الجرح فأخذه بخرقة أو أكله الذباب فازداد في مكانه فإن كان بحيث يزيد و يسيل لو لم يأخذه بنفسه بطل وضوءه و لا فلا. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۳)، ط: سعيد) ☆

ناپاک کپڑا

اگر مریض کے لئے ناپاک کپڑے بدلنا مشکل ہے تو ایسے مریض کو اسی حالت میں نماز پڑھ لینی چاہئے۔ (۱)

ناپاکی کو دور کرنے کا حکم

☆ شریعت اسلامیہ میں پیشاب، پاخانہ وغیرہ ناپاکی کو دور کرنے کے بارے میں جو کچھ احکام آئے ہیں، وہ تمام احکام ایسے ہیں جنہیں عقل سلیم تسلیم کرتی ہے، اور حفظانِ صحت کے اصول اور تقاضوں کے عین مطابق ہیں، اور صفائی اور پاکیزگی کا جو طریقہ لازمی قرار دیا گیا ہے وہ معاشرتی نظام کے لئے بے حد ضروری ہے۔

☆ شریعت اسلامیہ نے جن چیزوں کا حکم دیا ہے اُن احکام کی علت اور مصلحت کے بارے میں سوال نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ یہ تمام شرعی احکام جو انسان کے لئے مخصوص ہیں، وہ سب اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی میں داخل ہیں، اور انسان کو اللہ کا بندہ ہونے کے اعتبار سے یہ حق نہیں ہے کہ جب تک اس کی بجا آوری سے عاجز نہ ہو اس سے روگردانی کرے، مزید یہ کہ یہ تمام چیزیں عقل کے مطابق ہیں، اور انسان کے لئے جو عبادتیں شریعت میں مقرر کی گئی ہیں وہ صحت اور معاشرتی تقاضوں کے مطابق ہیں۔

= ج: الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، مطلب في نواقض الوضوء، (۳۶/۱)، ط: فهمي

ب: الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱۳۵/۱)، ط: سعيد

(۱) مريض تحته ثياب نجسة، وكلما بسط شيئاً تنجس من ساعته صلى على حاله وكذا لو لم يتنجس إلا أنه يلحقه مشقة بتحريكه. (الدر المختار: كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، (۱۰۲/۲)، ط: سعيد)

و: الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر: في صلاة المريض، (۱۳۷/۱)، ط: رشيدية.

و: حاشية الشلبي على التبيين: كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، (۲۰۳/۱)، ط: إمدادية ملتان.

گندگی سے پاک وصاف ہونا سب کے نزدیک ضروری ہے، اور جو طریقے شریعت نے بتلائے ہیں وہ انسان کے لئے بے انتہاء مفید ہے، اور شریعت اسلامیہ کے تمام احکام پوری دنیا کی تمام معاشرہ کی بہبود اور انسان کی بھلائی کے لئے فائدہ مند ہیں، کسی کے لئے بھی اس پر اعتراض کرنے کی گنجائش نہیں، تاہم اگر گمراہ ہونے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہونے کے لئے شیطان کی طرح اعتراض کر کے مردود ہونا چاہے تو الگ بات ہے۔ (۱)

ناپاکی کی مقدار درہم سے زیادہ ہو

جب کپڑے پر ناپاکی کی مقدار درہم کی مقدار سے بڑھ جائے، تو کپڑے کو دھو کر پاک کر کے نماز پڑھے، ورنہ اس ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز نہیں ہوگی۔ (۲)

(۱) ومن حسن الحظ أن الشريعة الإسلامية قد أتت في كل ذلك بما يقره العقل، وتقتضيه صحة الأبدان، ويستلزمه نظام الاجتماع من نظافة لا بد منها، فالواقع أنّ الشريعة الإسلامية وإن كانت مهنا لاتسأل عن علّة، ولا عن سبب، لأنّ هذه تكاليف خاصة بالإنسان وحده، لأنه عبادات ليس من حق الإنسان أن يتبرم بها، ولكنها مع هذا فقد جاءت بكل شئ معقول، وشرعت للنّاس العبادة الّتي تناسب أحوالهم الإجتماعية والصحية، وإلا فمن ذا الّذي يقول: إنّ النظافة من الأخبثين غير لازمة؟ ومن ذا الّذي يقول: إنّ الآداب التي ستعرفها غير نافعة للإنسان؟ فالشريعة الإسلامية كلها خير للمجتمع، وكلها إحسان إلى النّاس، وكلها قيود صالحة لايستطيع أحد أن ينال منها. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: كتاب الطهارة، مبحث آداب قضاء الحاجة، (۱/ ۹۷)، ط: مكتبة الحقيقة)

(۲) وقدر الدرهم وما دونه من النجس المغلظ كالدم والبول والخمر وخرء الدجاج وبول الحمار جازت الصلاة معه وإن زاد لم تجز. (الهداية: كتاب الطهارات، باب الأنجاس وتطهيرها، (۱/ ۷۳)، ط: المصباح)

= (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما فيجب غسله ومادونه تنزيها فيسن وفوقه مبطل فيفرض...... (وهو مثقال) عشرون قيراطا (في) نجس (كثيف) له جرم (وعرض مقعر الكف) وهو داخل مفاصل أصابع اليد (في رقيق من مغلظة...... (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۳۱۶- ۳۱۸)، ط: سعيد) =

ناخن

☆اگر ناخنوں میں کوئی چیز مثلاً مٹی یا آٹا جم جائے یا نیل پالش لگی ہوئی ہے، تو وضو کرنے سے پہلے اس کو نکالنا اور اُتارنا لازم ہے تاکہ ناخنوں کی جڑ تک پانی پہنچایا جاسکے، ورنہ وضو درست نہیں ہوگا۔ (۱)

☆اور وہ میل کچیل جو ناخنوں کے نیچے ہوتا ہے اگر وضو کے دوران اس میں پانی پہنچ جاتا ہے اور تر ہوجاتا ہے تو وضو صحیح ہوجائے گا، خواہ وضو کرنے والا شہری ہو یا دیہاتی دونوں کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

☆اور اگر میل کچیل کی وجہ سے ناخنوں کے نیچے خشک رہ جائے گا تو اس کو دھونا لازم ہوگا ورنہ وضو صحیح نہیں ہوگا۔ (۲)

= ☜ الفتاوی التاتر خانیة ،کتاب الطهارة، الفصل السابع، النوع الثانی، (۲۹۸/۱)،ط:ادارة القرآن

☜ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل السابع، (۳۶/۱)، ط:رشیدیه

(۱) (وشرط صحته) أي الوضوء (ثلاثة) ...... (والثالث: زوال ما یمنع وصول الماء إلی الجسد) لجرمه الحائل (کشمع و شحم).

(قوله: کشمع و شحم) و عجین و طین و ما ذکره بعضهم من عدم منع الطین، والعجین محمول علی القلیل الرطب، ویمنع جلد السمک والخبز الممضوغ الجاف، والدرن الیابس في الأنف بخلاف الرطب. (حاشیة الطحطاوي علی المراقي: کتاب الطهارة، باب احکام الوضوء، (ص: ۶۱، ۶۲)، ط: قدیمی)

☜ نعم ذکر الخلاف في شرح المنیة في العجین و استظهر المنع لأن فیه لزوجة و صلابة تمنع نفوذ الماء. (ردالمحتار، کتاب الطهارة،مطلب في أبحاث الغسل، (۱۵۴/۱)، ط:سعید)

☜ الجوهرة النیرة، کتاب الطهارة،مطلب في فرائض الغسل، (۳۰/۱)، ط:قدیمی

☜ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۳/۱)، ط:رشیدیة

(۲) (وشرط صحته) أي الوضوء (ثلاثة) ...... (والثالث: زوال ما یمنع وصول الماء إلی الجسد) لجرمه الحائل (کشمع و شحم).

(قوله: کشمع و شحم) و عجین و طین و ما ذکره بعضهم من عدم منع الطین، والعجین محمول علی القلیل الرطب، ویمنع جلد السمک والخبز الممضوغ الجاف، والدرن =

☆ ناخن لمبے رکھنا پسندیدہ کام نہیں ہے، کیونکہ ناخنوں کے نیچے جو بہت سی گندگی جم جاتی ہے، وہ مرض کا باعث ہوتی ہے،[1] تاہم روٹی پکانے والوں کو جن کے ناخن لمبے ہوں اور ان کے نیچے کچھ آٹا جم کر رہ جائے ان کے پیشے کے تقاضوں کے پیشِ نظر معاف قرار دیا جائے گا۔[2]

ناخن پالش

"نیل پالش" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۹۳/۲)

= الیابس فی الأنف بخلاف الرطب. (حاشیة الطحطاوي علی المراقي: کتاب الطهارة، باب احکام الوضوء، (ص: ٦١، ٦٢)، ط: قدیمی)

⇐ و اذا کان فی أظفاره درن أو طین أو عجین أو المرأة تضع الحناء جاز فی القروي والمدني و هو الصحیح وعلیه الفتوی و لو لصق بأصل ظفره طین یابس و بقي قدر رأس ابرة من موضع الغسل لم یجز. (البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱۳/۱)، ط: سعید)

⇐ الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة مطلب فی أبحاث الغسل، (۱۵۴/۱)، ط: سعید

⇐ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۴/۱)، ط: رشیدیة

(۱) عن عائشة رضی اللّٰه عنها قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عشر من الفطرة ..... وقص الأظفار. (مشکاة المصابیح: کتاب الطهارة باب السواک، الفصل الأوّل، (ص: ۴۴)، ط: قدیمی)

⇐ قال ابن العربي: وقص الأظفار سنة إجماعًا ولا نعلم قائلاً بوجوبه لذاته لکن إن منع الوسخ وصول الماء للبشرة وجبت إزالته للطهارة. (فیض القدیر: تحت رقم الحدیث: ۳۹۵۴، حرف الخاء، (۳۵۵/۳)، ط: المکتبة التجاریة الکبریٰ)

⇐ (وقص الأظفار) جمع ظفر، والمراد مایزید علی مایلابس رأس الاصبع من الظفر، لأنّ الوسخ یجتمع فیه فیستقذر، وقد ینتهی إلی حد یمنع من وصول الماء إلی مایجب غسله فی الطهارة. (مرعاة المفاتیح: کتاب الطهارة، باب السواک، الفصل الأوّل، (۸۰/۲)، ط: إدارة البحوث الإسلامیة)

(۲) و الفتوی علی الجواز من غیر فصل بین المدني و القروي کذا فی الذخیرة و کذا الخباز اذا کان وافر الأظفار کذا فی الزاهدي ناقلا عن الجامع الأصغر.

الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۴/۱)، ط: رشیدیة

⇐ البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱۳/۱)، ط: سعید

⇐ الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة (۱۵۴/۱)، ط: سعید

ناخن پر آٹا جم گیا

اگر ناخن پر آٹا جم گیا ہے، تو جب تک اس کو دھوئے گا نہیں اور دور نہیں کرے گا وضو نہیں ہوگا۔ [۱]

ناخن تراشنا

وضو کرنے کے بعد ناخن تراشنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ [۲]

ناخن کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

وضو کرنے کے بعد ناخن کاٹنے یا کٹانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اس لئے ناخن کاٹنے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اتنی جگہ کو دوبارہ پانی سے تر کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ [۳]

ناخن میں مٹی ہو

میل اور مٹی جو ناخنوں میں ہو، اس کو چھڑائے بغیر بھی وضو اور غسل ہو جائے گا، جبکہ اس کے نیچے پانی پہنچ جائے۔ [۴]

---

(۱) انظر رقم الحاشية: ۱ على نفس الصفحة.

(۲) (ولا يعاد الوضوء) بل ولا بل المحل (بحلق رأسه ولحيته كما لا يعاد) لاغسل للمحل ولا الوضوء (بحلق شاربه وحاجبه وقلم ظفره) وكشط جلده.

وفي الرد: (قوله: ولا بل المحل) عبر بالبل ليشمل المسح والغسل.

ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۰۱)، ط: سعيد

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول (۱/ ۹۳)، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول (۱/ ۴)، ط: رشيدية

(۳) نفس المرجع السابق.

(۴) تقدم تخريجه تحت العنوان "ناخن"

ناخن میں میل ہو

☆ ناخن میں میل ہونے پر بھی وضو ہو جاتا ہے، جبکہ اس کے نیچے پانی پہنچ جائے، مگر ناخن بڑھانا فطرت کے خلاف ہے۔ (۱)

ناف

☆ اگر ناف سے پھوڑا پھنسی یا درد کی وجہ سے پانی نکلتا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

نقض تیمم پیش نہ آئے

تیمم کرنے کے بعد جب تک وضو توڑنے والی کوئی چیز پیش نہ آئے تب تک ایک تیمم سے وقتی نماز، قضاء نماز، اور سنن ونوافل پڑھنا درست ہے۔ (۳)

---

(۱) تقدم تخریجہ تحت العنوان "ناخن"

(۲) (کما) لا ینقض (لو خرج من أذنه) ونحوها کعینه و ثدیه (قیح) و نحوه کصدید و ماء سرة و عین (لا بوجع وإن) خرج (به) أي بوجع (نقض) لأنه دلیل الجرح. (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، (۱/۱۴۷)، ط:سعید)

البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۳۲)، ط:سعید.

حاشیة الطحطاوی علی المراقي، کتاب الطهارة فصل في نواقض الوضوء، (ص:۸۷) ط:قدیمی.

ولو کان في عینیه رمد او عمش یسیل منهما الدموع قالوا یؤمر بالوضوء لوقت کل صلاة لاحتمال ان یکون صدیدا او قیحا اهـ وهذا التعلیل یقتضي انه امر استحباب فان الشک والاحتمال في کونه ناقضا لا یوجب الحکم بالنقض اذ الیقین لا یزول بالشک، نعم اذا علم من طریق غلبة الظن باخبار الاطباء او بعلامات تغلب علی ظن المبتلی یجب. (البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۳۳-۳۲)، ط: سعید)

الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۱۱)، ط: رشیدیه

(۳) ویصلي بتیممه ما شاء من الفرائض والنوافل، وعند الشافعي رحمه الله یتیمم لکل فرض لأنه طهارة ضروریة، ولنا أنه طهور حال عدم الماء فیعمل عمله ما بقي شرطه. (الهدایة: کتاب الطهارات، باب التیمم، (۱/۵۳)، ط: المصباح) =

ناک

☆ناک کا حکم یہ ہے کہ اس کی تمام نمایاں سطح کو دھونا چاہئے کیونکہ وہ چہرے کا ایک حصہ ہے، اگر ذرا سا حصہ بھی خواہ کتنا ہی چھوٹا ہو دھونے سے رہ گیا تو وضو نہیں ہوگا۔

☆دونوں نتھنوں کے درمیان جو پردہ ہے اس کا نچلا حصہ ناک میں شامل ہے۔

☆ناک کے اندرونی حصے کا دھونا فرض نہیں ہے، البتہ اگر چہرے پر زخم ہو اور گہرائی تک اس کا اثر ہو تو اس میں پانی پہنچانا واجب ہے بشرطیکہ زخم میں تکلیف نہ ہو۔(۱)

☆اگر وضو کے دوران ناک میں پانی نہیں ڈالا تو وضو ہوجائے گا مگر سنت

= ☆ (ليعمل عمله) أي ليعمل التراب عمل الماء (ما بقي شرط) أي شرط التراب في كون التراب طهورًا، والمراد بالشرط عدم الماء وعدم الحدث. (البناية شرح الهداية: كتاب الطهارات، باب التيمم، ما يباح بالتيمم، (۱/۵۵۶)، ط: دار الكتب العلمية)

☆ (ويصلى به) أي بالتيمم الواحد (ماشاء من فرض ونفل كالوضوء). (مجمع الأنهر: كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۶۳)، ط: دار الكتب العلمية)

☆ ويصلى بالتيمم الواحد ماشاء من الصلوات فرضا او نفلا.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/۳۰)، ط: رشيدية

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۴۱)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۵۶)، ط: سعيد

(۱): و اما الأنف فانه يجب غسل ظاهرها كلها لأنها من الوجه فاذا ترک جزءا منها و لو صغيرا فسد وضوءه و من الأنف القطعة الحاجزة بين طاقتيها من اسفلها اما غسل باطن الأنف فانه ليس بفرض عند الحنفية نعم اذا كان بالوجه جرح احدث اثرا غائرا فانه يجب ايصال الماء اليه كما يجب ايصال الماء الى ما بين تكاميش الوجه و عبر عنها العامة بالكراميش فيقولون ان وجه فلان كرمش. (الفقه على المذاهب الأربعة مباحث الوضوء، فرائض الوضوء، (۱/۵۵)، ط: دار احياء التراث)

☆ (لا غسل باطن العينين) و الأنف و الفم

وفي الرد (قوله: والأنف والفم) معطوفان على العينين أي لا يجب غسل باطنهما أيضا.

الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق، (۱/۹۷)، ط: سعيد

کے خلاف ہوگا۔ (۱)

☆ فرض غسل میں ناک میں ہڈی کے اندر پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے، بلکہ ہڈی جہاں سے شروع ہوتی ہے وہاں تک پانی پہنچانا فرض ہے، جو معمولی اہتمام سے سہولت کے ساتھ ہوسکتا ہے، پانی کو دماغ کی طرف سانس کے ذریعہ کھینچنے کی ضرورت نہیں صرف جس طرح دھونے کے دوران ناک میں پانی ڈالتے ہیں وہ کافی ہے۔ (۲)

☆ ناک کے راستہ سے اگر تیل یا کوئی مائع (لیکوئیڈ) پتلی چیز دماغ کی طرف چڑھ جائے اور وہ پھر باہر نکل آئے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، کیونکہ وہ پاک جگہ سے خارج ہوئی ہے۔ (۳)

---

(۱) الحنفية قالوا: فرائض الغسل ثلاثة: أحدها: المضمضة، ثانيها: الاستنشاق، ثالثها: غسل جميع البدن بالماء ...... وأمّا الاستنشاق فهو إيصال الماء إلى داخل الأنف بالكيفية التي تقدّمت في الوضوء. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: كتاب الطهارة، فرائض الغسل، (۱/۱۱۶)، ط: المكتبة الحقيقة)

☆ وحد المضمضة استيعاب الماء جميع الفم وحد الاستنشاق أن يصل الماء إلى المارن. (الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة، الباب الأوّل في الوضوء، الفصل الثاني في سنن الوضوء، (۱/۶)، ط: رشيديه)

(۲) (والاستنشاق) وهو لغة من النشق جذب الماء ونحوه بريح الأنف إليه واصطلاحًا: إيصال الماء إلى المارن وهو مالان من الأنف.

(قوله: واصطلاحًا الخ) أفاد أن الجذب بريح الأنف ليس شرطًا فيه شرعًا بخلافه لغة نهر. (حاشية الطحطاوي على المراقي: كتاب الطهارة، فصل في سنن الوضوء، (ص: ۲۹)، ط: قديمي)

(۳) ولو صب دهنًا في أذنه فمكث في دماغه ثم سال من أذنه أو من أنفه لاينقض الوضوء ..... وإن استعط فخرج السعوط من الفم وكان ملء الفم نقض وإن خرج من الأذنين لاينقض ..... ولو دخل الماء أذن رجل في الاغتسال ومكث ثم خرج من الفه لا وضوء عليه. (الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة، الباب الأوّل في الوضوء، الفصل الخامس في نواقض الوضوء، (۱/۱۰)، ط: رشيديه)

☆ المحيط البرهاني: كتاب الطهارات، الفصل الثاني في مايوجب الوضوء، (۱/۱۹۷)، ط: إدارة القرآن. =

☆اگر ناک میں صرف ریزش منجمد تھی اور صاف کرنے سے باہر نکلی تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر پیپ ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔(١)

☆جو پانی ناک سے درد کے ساتھ نکلتا ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(٢)

ولو استعط لم خرج من الأذن لاينقض الوضوء، ولو وصل السعوط إلى الراس و عاد لا وضوء فيه. (الفتاوىٰ التاتارخانية: كتاب الطهارة، الفصل الثاني في مايوجب الوضوء (٢٢٧/١)، ط: مكتبه فاروقيه)

الرجل اذا استنثر فخرج من أنفه علق قدر العدسة لا ينتقض الوضوء، كذا في الخلاصة. (فتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (١١/١)، ط: رشيدية

و في المنية: انثر فسقط من أنفه كتلة دم لم ينتقض اهـ أي لما تقدم من أن العلق خرج عن كونه دما باحتراقه وانجماده، شرح. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في حكم كي الحمصة، (١٣٩/١)، ط: سعيد)

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، (١٢٧/١)، ط: ادارة القرآن

نعم إذا علم أنّه صديد أو قيح من طريق غلبة الظن بإخبار الأطباء، أو علامة تغلب على ظن المبتلى يجب. (حاشية الطحطاوي على المراقي: كتاب الطهارة، فصل في نواقض الوضوء، (ص: ٨٨)، ط: قديمى)

البحر الرائق: كتاب الطهارة، (٣٣/١)، ط: سعيد.

(كما) لا ينقض (لو خرج من أذنه) ونحوها كعينه و ثديه (قيح) و نحوه كصديد و ماء سرة وعين (لا بوجع وإن) خرج (به) أي بوجع (نقض) لأنه دليل الجرح.
الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في مراعاة الخلاف إذا لم يرتكب مكروه مذهب، (١٤٧/١)، ط: سعيد

كل ما يخرج من علة م ناي موضع كالأذن والثدي والسرة ونحوها، فإنّه ناقض على الأصح؛ لأنه صديد. (حلبي كبير: فصل في نواقض الوضوء، (ص: ١٣٣)، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

البحر الرائق: كتاب الطهارة، (٣٢/١)، ط: سعيد.

ولو كان في عينيه رمد او عمش يسيل منهما الدموع قالوا يؤمر بالوضوء لوقت كل صلاة لاحتمال ان يكون صديدا او قيحا اهـ وهذا التعليل يقتضى انه امر استحباب فان الشك والاحتمال في كونه ناقضا لا يوجب الحكم بالنقض اذ اليقين لا يزول بالشك، نعم اذا علم من طريق غلبة الظن باخبار الاطباء او بعلامات تغلب على ظن المبتلى يجب. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (٣٣/١ - ٣٢)، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (١١/١)، ط: رشيديه

ناک سے خون نکلا

اگر وضو کے بعد ناک سے خون نکلا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔[1]

ناک سے خون نکلے

اگر ناک سے خون نکل کر نتھنے تک پہنچ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر خون نکل کر نتھنے تک نہیں پہنچا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔[2]

ناک صاف کرنا

پاخانہ، پیشاب کرتے وقت بلا ضرورت ناک صاف نہ کرے۔[3]

ناک صاف کرنے کی حکمت

وضو میں ناک کو صاف کرنے کی حکمت یہ ہے کہ ہر مذہب وملت کے لوگ ناک کی بلغمی رطوبتوں کو دور کرنا اچھی نظر سے دیکھتے ہیں، اگر ناک کو اندر سے نہ دھویا جائے تو ناک میں جمے ہوئے بلغم سے دماغ میں برا اثر پہنچتا ہے، جو بعض اوقات ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔

---

(۱) و قد صرح في معراج الدراية و غيره بأنه اذا نزل الدم الى قصبة الأنف نقض.
البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۶۲/۱)، ط: رشيدية

(۲) ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱۳۵/۱)، ط: سعيد
الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، (۱۱/۱)، ط: رشيدية
نفس المرجع السابق.

(۳) و لا يمخط. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۲۴۳/۱)، ط: سعيد)
ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء والاستنجاء، (۳۴۵/۱)، ط: سعيد
الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۵۰/۱)، ط: رشيدية

مزید یہ کہ عربوں کے عرف ورواج میں ناک کے لفظ کو عزت اور بڑائی کے محل پر استعمال کرتے ہیں، چنانچہ عرب والے جب کسی کے لئے بددعا کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ اس کی ناک کو خاک آلود کرے" (ناک مٹی سے بھرا ہوا ہو)۔

اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی عزت کو بڑائی کے مقام سے ذلت میں گرادے، اس سے معلوم ہوا کہ وضو میں ناک کا دھونا اپنے کبر وغرور کو چھوڑنے اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنی عاجزی اور انکساری دکھانے کی طرف اشارہ ہے۔ (۱)

ناک صاف کیا جما ہوا خون نکلا

☆ اگر کسی نے ناک صاف کیا اور اس میں سے جمے ہوئے خون کے ٹکڑے نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ پتلا خون نکل کر بہہ جانے سے وضو ٹوٹتا ہے، جما ہوا خون کا ٹکڑا نکل کر بہتا نہیں اس لئے وضو نہیں ٹوٹتا۔

☆ زکام میں، بلغم میں یا ناک کے فضلہ میں جمے ہوئے خون کا ریشہ آجاتا ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۲)

---

۱ قوله ﷺ: فان الشيطان يبيت على خيشومه، أقول: معناه أن اجتماع المخاط و المواد الغليظة في الخيشوم سبب لتبلد الذهن و فساد الفكر، فيكون امكن لتأثير الشيطان بالوسوسة و صده عن تدبر الأذكار. (حجة الله البالغة، القسم الثاني، الوضوء، (۱/۳۹۶)، ط: قديمی)

☆ قوله. رغم أنف ...... بكسر الغين و فتحها أي لصق بالرغام وهو التراب هذا هو الأصل ثم استعمل في كل من عجز عن الانتصاف و في الذل والانقياد كرهًا. (عمدة القاري: كتاب التفسير، سورة التحريم، (۱۹/۳۶۱)، ط: دار الكتب العلمية)

☆ شرح النووي: كتاب الطلاق، باب بيان أن تخييره امرأته لايكون طلاقًا إلا بالنية، (۱/۴۸۱)، ط: قديمی.

☆ رغم رغمًا ...... ذل و ذل عن ذكره ويقال رغم انفه وفي الحديث وإن رغم أنف أبي الدرداء والشيء الصقه بالتراب ...... رغم رغمًا لصق بالتراب وذل وفي حديث معقل بن يسار " رغم انفي لأمر الله". (المعجم الوسيط: باب الراء، (۱/۳۵۷)، ط: دار الدعوة)

☆ المصالح العقلية: باب الوضوء، (ص: ۲۹)، ط: دار الإشاعت.

۲ الرجل اذا استنثر فخرج من أنفه علق قدر العدسة لا ينقض الوضوء، كذا في الخلاصة. =

ناک کس ہاتھ سے صاف کرے

دائیں ہاتھ سے تین مرتبہ پانی لے کر ناک میں ڈالے، اور بائیں ہاتھ سے تین مرتبہ ناک صاف کرے إحیاء العلوم کی شرح میں ہے کہ اگر ناک میں گندگی ریزش وغیرہ ہو تو بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو داخل کر کے صاف کرے، بہر حال ناک کی صفائی میں بایاں ہاتھ استعمال کرتا ہے۔ (۱)

= الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۱/۱)، ط: رشيدية

☆ وفي منية المصلي : ولو استنثر فسقطت من أنفه كتلة دم لم تنقض وضوءه وإن قطرت قطرة دم انتقض اهـ. (البحر الرائق : كتاب الطهارة، (۳۳/۱)، ط: سعيد)

☆ وفي المنية : انتثر فسقط من أنفه كتلة دم لم ينتقض اهـ أي لما تقدم من أن العلق خرج عن كونه دما باحترافه وانجماده، شرح.

ردالمحتار، كتاب الطهارة مطلب في حكم كي الحمصة، (۱۳۹/۱)، ط: سعيد

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، (۱۲۷/۱)، ط: ادارة القرآن

☆ حلبي كبير، فصل في نواقض الوضوء، (ص: ۱۳۶)، ط: سهيل اكيڈمي.

(۱) (ثم) يأخذ (غرفة) أخرى من الماء (لأنفه ويستنشق ثلاثًا) أي يجذب الماء إلى مارن أنفه وهذا معنى قوله (ويصعد الماء بالنفس إلى خياشيمه) جمع خيشوم هو أعلى الأنف. وظاهره أن كل هذا بغرفة واحدة. وعندنا فيفرده بثلاث غرفات لعدم انطباق الأنف على باقي الماء ...... وفي تقييد بعض أصحابنا المضمضة والاستنشاق سنتان مشتملتان على سنن خمس : الترتيب والتثليث وتجديد الماء وفعلهما باليد اليمنى ...... (ويستنثر ما فيها) أي في الأنف بقوة النفس بيده اليسرى فإن كان بباطنها شيء من الوسخ استعان بخنصر يده فأزال ما فيها. (اتحاف السادة المتقين : (۳۵۵/۲) كتاب أسرار الطهارة، باب آداب قضاء الحاجة، كيفية الوضوء، ط: مؤسسة التاريخ العربي)

☆ (وغسل الفم ...... بمياه ...... والأنف) ببلوغ الماء المارن (بمياه) وهما سنتان مؤكدتان مشتملتان على سنن خمس : الترتيب، والتثليث وتجديد الماء وفعلهما باليمنى. وفي الرد : قوله : وفعلهما باليمنى) أي ويمتخط ويستنثر باليسرى كما في المنية والمعراج. (الدر مع الرد : (۱۱۶/۱) كتاب الطهارة، مطلب سنن الوضوء، ط: سعيد)

☆ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (ص: ۷۰) كتاب الطهارة، فصل في سنن الوضوء، ط: قديمي.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کیا اور اس طرح تین مرتبہ کیا۔ (۱)

ناک کے اندر شیطان رات گزارتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نیند سے اٹھو اور وضو کرو تو ناک میں تین مرتبہ پانی ڈال کر صاف کرو کیونکہ ناک کے اندر شیطان رات گزارتا ہے۔ (۲)

ناک میں انگلی ڈال کر نکالی تو اس پر خون کا دھبہ تھا

کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی پھر جب اس کو نکالا تو انگلی پر خون کا دھبہ معلوم ہوا، لیکن وہ خون اتنا ہی تھا کہ ذرا سا انگلی پر لگا ہوا تھا، لیکن بہا نہیں ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۳)

---

(۱) عن علي رضي الله عنه أنه دعا بوضوء فتمضمض واستنشق ونثر بيده اليسرى ففعل هذا ثلثاً.
(سنن النسائي: (۲۷/۱) كتاب الطهارة، باب الأمر بالاستنثار عند الاستيقاظ من النوم، ط: قديمي)
☆ السنن الكبرى للبيهقي: (۳۸/۱) كتاب الطهارة، جماع أبواب سنة الوضوء وفرضه، باب كيفية المضمضة والاستنشاق، ط: دار الإشاعت.
☆ سنن الدار قطني: (۱۵۵/۱) رقم الحديث: ۲۹۹، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا استيقظ أحدكم من منامه فتوضأ فليستنثر ثلث مرات، فإن الشيطان يبيت على خيشومه. (سنن النسائي: (۲۷/۱) كتاب الطهارة، باب الأمر بالاستنثار عند الاستيقاظ من النوم، ط: قديمي)
☆ صحيح ابن خزيمة: (۷۷/۱) رقم الحديث: ۱۴۹، كتاب الوضوء، باب الأمر بالاستنشاق عند الاستيقاظ من النوم، ط: المكتب الإسلامي بيروت.
☆ صحيح مسلم: (۱۲۳/۱) كتاب الطهارة، باب الايتار في الاستنثار والاستجمار، ط: قديمي.

(۳) ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور وفي غيرهما عين السيلان ولو بالقوة، لما قالوا: لو مسح الدم كلما خرج ولو تركه لسال نقض وإلا لا، كما لو سال في باطن عين أو =

ناک میں پانی ڈالنے کے لئے ہر مرتبہ الگ الگ پانی لینا

وضو کے دوران تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا مسنون ہے، اور ہر مرتبہ الگ الگ پانی لینا سنت ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، اور ہر مرتبہ الگ الگ پانی لیا۔[1]

شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے وضو کو دیکھا تین مرتبہ وضو کیا، کلی الگ کی اور ناک میں پانی ڈالا۔[2]

= خرج أو ذكر ولم يخرج. قوله: (ولم يخرج) أي لم يسل. (الدر مع الرد: كتاب الطهارة، مطلب في نواقض الوضوء، (۱۳۵/۱)، ط: سعيد)

☆ وإن أدخل أصبعه في أنفه فدميت أصبعه إن نزل الدم من قصبة الأنف نقض، وإن كان لم ينزل منها لم ينقض. (الجوهرة النيرة: كتاب الطهارة، (۸/۱)، ط: حقانيه)

☆ اللباب في شرح الكتاب: كتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، (۳۷/۱)، ط: قديمي.

(۱) والأصرح في الباب والنص في الفرض على مسلك الحنفية: هو سياق الطبراني في معجمه لحديث طلحة وفيه فمضمض ثلاثًا واستنشق ثلاثًا يأخذ لكل واحدة ماء جديدًا. (معارف السنن: (۱۶۹/۱) أبواب الطهارة، باب المضمضة والاستنشاق ثلاثًا من كف واحد، ط: سعيد)

☆ إعلاء السنن: (۸۲/۱) كتاب الطهارة، باب إفراد المضمضة من الاستنشاق، ط: إدارة القرآن.

☆ المعجم الكبير للطبراني: (۱۸۰/۱۹) رقم الحديث: ۴۰۹، باب الكاف كعب بن عامر الأشعري، ط: مكتبه ابن تيميه، القاهرة.

☆ والسنة أن يتمضمض ثلاثًا أوّلاً ثم يستنشق ثلاثًا ويأخذ لكل واحد منهما ماءً جديدًا في كل مرة. (الفتاوى الهندية: (۷/۱) كتاب الطهارة، الباب الأوّل في الوضوء، الفصل الثاني في سنن الوضوء، ط: رشيديه)

(۲) روى أبو علي بن السكن في صحاحه من طريق أبي وائل شقيق بن سلمة قال: شهدت علي بن أبي طالب وعثمان بن عفان توضأ ثلاثًا وأفردا المضمضة من الاستنشاق ثم قالا: هكذا رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ. (التلخيص الحبير: (۲۶۲/۱) كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ط: دار الكتب العلمية) =

ناک میں پانی کس ہاتھ سے ڈالے

وضو کرتے وقت پانی ناک میں دائیں ہاتھ سے ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے دائیں ہاتھ سے پانی لیا اور کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور منہ میں ڈالا، اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور بائیں سے ناک صاف کیا اور فرمایا اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے۔ (۱)

= ☜ البدر المنير في تخريج الأحاديث : (۲/ ۱۱۱) كتاب الطهارة ، باب الوضوء ، الحديث الثالث والعشرون ، ط: دار الهجر .

☜ إعلاء السنن : (۱/ ۷٦) كتاب الطهارة ، باب سنية المضمضة والاستنشاق ، ط: إدارة القرآن .

(۱) عن حمران مولى عثمان بن عفان رضى الله عنه قال : رأيت عثمان توضأ ، فأفرغ على يديه من الإناء فغسلهما ثلاث مرات، ثم أدخل يده اليمنى في الوضوء فمضمض واستنشق ...... الحديث .

عن عبد خير عن علي رضي اللّٰه عنه أنه أتي بوضوء فيه ماء فأفرغ على يديه من الإناء فغسلهما ثلاثًا قبل أن يدخل يده في الإناء ، فأدخل يده اليمنى في الإناء فملأ فمه فمضمض واستنشق واستنثر بيده اليسرى ...... ثم قال : هذا طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فمن أحب أن ينظر إلى طهور رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم فهذا طهوره . (السنن الكبرى : (۱/ ۸۳) كتاب الطهارة ، جماع أبواب سنة الوضوء وفرضه ، باب كيفية المضمضة والاستنشاق ، ط: دار الإشاعت)

☜ سنن أبي داود : (۱/ ۲٦) كتاب الطهارة ، باب صفة وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم ، ط: رحمانيه .

☜ وغسل الفم ...... بمياه ...... والأنف) ببلوغ الماء المارن (بمياه) وهما سنتان مؤكدتان مشتملتان على سنن خمس : الترتيب ، والتثليث وتجديد الماء و فعلهما باليمنى . (قوله :وفعلهما باليمنى) أي ويمتخط ويستنثر باليسرى كما في المنية والمعراج . (الدر مع الرد : (۱/ ۱۱٦) كتاب الطهارة ، مطلب سنن الوضوء ، ط: سعيد)

ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالنا

وضو کے دوران ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالنا مسنون ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی تین مرتبہ کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالا۔ [1]

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ کلی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے دیکھا۔ [2]

نجاست اگر رکی ہوئی ہو تو اس کو خارج ہونے دینا واجب ہے

''استبراء'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۷۳/۱)

---

(۱) عن عبد خير عن علي رضي الله عنه أنه توضأ فغسل يديه ثلاثًا، ومضمض واستنشق ثلاثًا (سنن الدار قطني: (۱۵۳/۱) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت)

☜ مسند أحمد: (۲۳۹/۲) رقم الحديث: ۹۱۰، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ط: مؤسسة الرسالة.

☜ كنز العمال: (۲۳۶/۹) رقم الحديث: ۲۶۸۹۷، حرف الطاء، كتاب الطهارة من قسم الأفعال، آداب الوضوء، ط: مؤسسة الرسالة.

(۲) حدثنا محمد بن صالح بن العوام ثنا عبد الرحمن بن بكار بن عبد العزيز بن أبي بكرة حدثني أبي بكار بن عبد العزيز، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فغسل يديه ثلاثًا ومضمض ثلاثًا، واستنشق ثلاثًا ...... الحديث. (كشف الأستار عن زوائد البزار: (۱۳۰/۱) رقم الحديث: ۲۶۷، كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء، ط: مؤسسة الرسالة)

☜ مجمع الزوائد: (۲۳۲/۱) رقم الحديث: ۱۱۸۰، كتاب الطهارة، باب ماجاء في الوضوء، ط: مكتبة القدسي القاهرة.

☜ صحيح ابن خزيمة: (۷۸/۱) رقم الحديث: ۱۵۱، كتاب الوضوء، باب تخليل اللحية في الوضوء عند غسل الوجه، ط: المكتب الإسلامي، بيروت.

مزید حوالہ جات ''کلی تین مرتبہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

نجاست پھیل جائے

☆جسم سے نکلنے والی ناپاک چیز معمول اور عادت کے مطابق نکلنے والی ہو، جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ یا معمول اور عادت کے مطابق نکلنے والی نہ ہو جیسے خون، پیپ وغیرہ، اور یہ ناپاک چیز نکلنے کی جگہ سے آگے پھیل جائے، اور اس کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہو، تو اس کو پانی سے صاف کرنا فرض ہوگا کیونکہ اب یہ کام نجاست کو دور کرنا ہے، یہ استنجاء نہیں ہے، اور نجاست دور کرنے کے لئے پانی استعمال کرنا فرض ہے، اور ڈھیلے وغیرہ سے صاف کرنا اس صورت میں کافی نہیں ہے۔ (۱)

(۱) الحنفية قالوا: حكم الاستجاء أو مايقوم مقامه من الاستجمار. هو أنه سنة مؤكدة للرجال والنساء --- وإنّمايكون الاستجاء بالماء أو الاستجمار بالأحجار الصغيرة ونحوها سنة مؤكدة إذالم يتجاوز الخارج نفس المخرج، والمخرج عندهم هو المحل الّذي خرج منه الأذى، وما حوله من مجمع حلقة الدبر الّذي ينطبق عند القيام ولايظهر منه شئ، وطرف الإحليل الكائن حول الثقب الّذي يخرج منه البول، لا فرق في ذلك بين أن يكون الخارج معتادًا، أو غير معتاد، كدم وقيح، ونحوهما، فإذا جاوزت النجاسة المخرج المذكور. فإنّه ينظر فيها فإن زادت على قدر الدرهم، فإن إزالتها تكون فرضًا، ويتعين في إزالتها الماء، لأنّها تكون من باب إزالة النجاسة لا من باب الاستجاء، وإزالة النجاسة يفترض فيها الماء. ومثل ذلك ما أصاب طرف الإحليل - رأسه - من البول. فإن زاد على قدر الدرهم افترض غسله بالماء فلايكفي في إزالته الأحجار ونحوها على الصحيح. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: كتاب الطهارة، حكم الاستجاء، (۱/۹۳، ۹۵)، ط: مكتبة الحقيقة)

☆ مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: كتاب الطهارة، فصل في الاستجاء، (ص: ۴۴)، ط: قديمي.

☆ فلما إذا تعدت موضعها بأن جاوزت الشرج أجمعوا على أن ما جاوز موضع الشرج من النجاسة إذا كانت أكثر من قدر الدرهم يفترض غسلها بالماء ولايكفيها الازالة بالأحجار.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۴۸)، ط: رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۴۲)، ط: رشيدية

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستجاء، مطلب إذا دخل المستنجي في ماء قليل، (۱/۳۳۸)، ط: سعيد

نجاست دور کرنے کا حکم

''ناپاکی دور کرنے کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۵۹)

نجاست غلیظہ

ریح کے علاوہ ہر وہ چیز نجاست غلیظہ ہے جو آدمی کے بدن سے نکلے اور وضو یا غسل کو واجب کرے، چنانچہ پیشاب، منی، مذی، ودی، پیپ، منہ بھر کرتے، بہتا ہوا خون، حیض ونفاس کا خون یہ ساری چیزیں نجاست غلیظہ ہیں، البتہ شہید کے بدن پر جو خون ہوتا ہے جب تک وہ اس کے بدن پر ہو وہ پاک ہے۔(۱)

نجاست قدر درہم سے زائد ہو

اگر مخرج سے آگے پیچھے تجاوز کرنے والی نجاست کی مقدار، درہم کی مقدار کے برابر ہو تو بلاعذر اسے نہ دھونا مکروہ تحریمی ہے اور اگر درہم کی مقدار یا اس سے کم ہے تو مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

---

(۱) كل ما يخرج من بدن الانسان مما يوجب خروجه الوضوء أو الغسل فهو مغلظ كالغائط و البول والمني ...... والقيء اذا ملأ الفم و كذا دم الحيض والنفاس والاستحاضة ...... و كذا الخمر والدم المسفوح ...... دم الشهيد ما دام عليه طاهر واذا أبين منه كان نجسا.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثاني (۱/۳٦)، ط: رشيدية

☆ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في طهارة بوله صلى الله عليه وسلم (۱/۳۱۸-۳۱۹)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۲۹)، ط: سعيد

(۲) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما فيجب غسله وما دونه تنزيها فيسن وفوقه مبطل فيفرض (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۳۱٦-۳۱۸)، ط: سعيد)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل السابع، النوع الثاني (۱/۲۹۸)، ط: ادارة القرآن

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل السابع، (۱/۳٦)، ط: رشيدية

نجاست قلیل معاف ہے

شریعت نے ابتلاء عام کے مواقع پر قلیل نجاست کو معاف قرار دیا ہے، جیسا کہ بیت الخلاء میں مکھیوں وغیرہ کا غلاظت پر بیٹھنے کے بعد جسم اور کپڑوں پر بیٹھنا[۱] اور راستہ کی چھینٹیں وغیرہ معاف ہیں۔[۲]

نجاست کا اثر ڈھیلہ استعمال کرنے کے بعد باقی رہ گیا

''ڈھیلہ استعمال کرنے کے بعد نجاست کا اثر باقی رہ گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۸/۱)

نجاست لگ جائے

اگر بیماری کی وجہ سے کپڑوں پر نجاست لگ جاتی ہے، تو اگر خیال یہ ہے کہ اسے دھو بھی لیا جائے تب بھی نماز سے پہلے کپڑا پھر ناپاک ہو جائے گا، تو اس کا دھونا

ذباب المستراح إذا جلس على ثوب رجل فقد قيل: لا بأس به، لأنّ التحرز عنه غير ممكن، وقيل: لا بأس به إلاّ إذا كثر و فحش. (الفتاوى التاتارخانية: كتاب الطهارة، الفصل السابع في معرفة النجاسات وأحكامها ۱/۴۳۹، ط: مكتبه فاروقيه)

= المحيط البرهاني: كتاب الطهارات، الفصل السابع في النجاسات وأحكامها ۱/۳۷۱، ط: إدارة القرآن.

= الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثاني ۱/۴۷، ط: رشيديه.

(۲) ولذا قال في شرح المنية: المعلوم من قواعد الشرع التسهيل في مواضع الضرورة والبلوى العامة كما في مسألة آبار الفلوات ونحوها اهـ. أي كالعفو عن نجاسة المعذور عن طين الشارع الغالب عليه النجاسة وغير ذلك. (شامي: كتاب الطهارة، باب المياه، تنبيه مهم في طرح الزبل في القساطل ۱/۱۸۹، ط: سعيد)

= قوله: (وطين شارع) مبتدأ خبره قوله: عفو، والشارع: الطريق. (الدر مع الرد: كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في العفو عن طين الشارع ۱/۳۲۴، ط: سعيد)

= حاشية الطحطاوي على المراقي: كتاب الطهارة، باب الأنجاس ص: ۱۵۸، ط: قديمي.

واجب نہیں ہے، اور اگر یہ خیال ہے کہ نماز ادا کرنے سے پہلے کپڑا دوبارہ ناپاک نہیں ہوگا، تو نماز سے پہلے دوبارہ دھولینا واجب ہے۔ (۱)

نجاست لگ جائے اور پانی نقصان کرے

اگر بیمار کے بدن پر نجاست لگ جائے، اور وضو کے لئے پانی استعمال کرنے میں نقصان کرے تو بدن سے نجاست کو دھولے، اور بعد میں تیمم کرے۔ (۲)

---

(۱) وما يصيب الثوب من حدث العذر لايجب غسله إذا اعتقد أنه لو غسله تنجس بالسيلان ثانيا قبل فراغه من الصلاة التي يريد فعلها، أمّا إذا اعتقد أنّه لايتنجس قبل الفراغ منها، فإنّه يجب عليه غسله. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: كتاب الطهارة، مبحث في كيفية طهارة المريض بسلس بول ونحوه، (۱/۱۰۷)، ط: مكتبة الحقيقة)

☆ (وإن سال على ثوبه) فوق الدرهم (جاز أن لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) أي الصلاة (وإلا) يتنجس قبل فراغه (فلا) يجوز ترك غسله، هو المختار للفتوى. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، باب الحيض مطلب في احكام المعذور، (۱/۳۰۶)، ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/۴۱)، ط: رشيدية

☆ فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۱۶۴)، ط: رشيدية

(۲) وكذا يطهر محل نجاسة ...... مرئية ...... بقلعها ...... ويطهر محل غيرها أي غير مرئية بغلبة ظن غاسل ...... طهارة محلها. (الدر المختار مع الرد: كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۳۲۸، ۳۳۱)، ط: سعيد)

☆ حاشية الطحطاوي على المراقي: كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (ص: ۱۶۱)، ط: قديمي.

☆ البحر الرائق: كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۳۷)، ط: سعيد.

☆ ومن عجز عن استعمال الماء ...... لبعده ميلاً أو لمرض يشتد أو يمتد بغلبة ظن أو قول حاذق مسلم ولو بتحرك ...... تيمم.

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۳۳)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۴۰)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۱/۲۸)، ط: رشيدية

ندی

ندی کا پانی پاک ہے، اس سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے، اور ندی کے پانی سے عام لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں، کسی کو ندی کے پانی سے وضو اور غسل کرنے سے منع کرنے کا حق نہیں ہے۔ (۱)

نزلہ کی وجہ سے جو پانی ناک سے بہتا ہے

☆ نزلہ اور زکام کی وجہ سے ناک سے جو پانی بہتا ہے وہ ناپاک نہیں ہے، اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، کیونکہ یہ کسی زخم سے نہیں نکلتا اور کسی زخم کے اوپر سے گزر کر بھی نہیں آتا۔

☆ منہ کی طرح ناک بھی اصلی رطوبت کا محل ہے، منہ میں زخم ہونے کی صورت میں جب تک پیپ کا یقین نہ ہو، یا خون نظر نہ آئے اس وقت تک لعاب کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا اگر چہ کسی بیماری کی وجہ سے لعاب کثرت سے خارج ہو، یہی حکم نزلہ اور زکام کے پانی کا بھی ہے۔ (۲)

---

(۱) ولو اراد رجل اجنبي ان ياخذ من النهر الخاص او من حوض رجل او من بئر رجل ماء بالجرة للوضوء او لغسل الثياب هل له ذلک؟ ذکر الطحاوي انه له ذلک، وعليه اکثر المشايخ.
الفتاوى الهندية، کتاب الشرب، الباب الأول، (۳۹۱/۵)، ط: رشيدية
☜ البحر الرائق، کتاب احياء الموات، مسائل الشرب، (۲۱۳/۸)، ط: سعيد
☜ ردالمحتار، کتاب احياء الموات، فصل الشرب، (۴۳۸/۶)، ط: سعيد
☜ اعلم أن المياه أربعة أنواع، الأول: ماء البحار ولکل احد فيها حق الشفة و سقي الأراضي فلا يمنع من الانتفاع على أي وجه شاء. (ردالمحتار، کتاب احياء الموات، فصل الشرب (۴۳۸/۶)، ط: سعيد)
☜ الفتاوى الهندية، کتاب الشرب، (۳۹۰/۵)، ط: رشيدية
☜ البحر الرائق، کتاب احياء الموات، مسائل الشرب، (۲۱۳/۸)، ط: سعيد
(۲) (وکذا کل ما يخرج بوجع الخ) ظاهره يعم الأنف اذا زکم ط، لکن صرحوا بأن ماء فم =

نشہ

اگر وضو کرنے کے بعد نشہ کرنے کی وجہ سے آدمی جھومنے لگے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔[1]

نشہ آور اشیاء

چرس، افیون، شراب اور ہیروئن پینا ناجائز اور حرام ہے،[2] اور یہ چیزیں اپنی

= النـاتـم طـاهـر و لـو منتنا فتأمل. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، (۱/ ۳۰۵)، ط: سعيد.)

☆ فـأمّا الإنسان فإنّ مايخرج منه على ثلاثة أقسام: قسم منه طاهر و بخروجه لاينتقض الوضوء، وإن أصـاب شيئًا لاينجسه وهو عشرة أشياء وسخ الاذان ودموع العين والمخاط والبزاق... واللعاب. (النتف في الفتاوى: كتاب الطهارة، (۱/ ۳۵)، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت)

☆ حاشية الطحطاوي على المراقي: كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (ص: ۱۶۳)، ط: قديمي

☆ ولـو كـان فـي عـيـنـيـه رمد اوعمش يسيل منهما الدموع قالوا يؤمر بالوضوء لوقت كل صلاة لاحتمال ان يكون صديدا او قيحا اهـ وهذا التعليل يقتضي انه امر استحباب فان الشك والاحتمال في كونه ناقضا لا يوجب الحكم بالنقض اذ اليقين لا يزول بالشک، نعم اذا علم من طريق غلبة الظن باخبار الاطباء او بعلامات تغلب على ظن المبتلى يجب. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۳۳-۳۲)، ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/ ۱۱)، ط: رشيديه

(۱) ومنها الاغماء والجنون والغشي والسكر ...... وحد السكر في هذا الباب ان لايعرف الرجل من المرأة عند بعض المشايخ وهو اختيار الصدر الشهيد والصحيح ما نقل عن شمس الائمة الحلواني انه اذا دخل في بعض مشيه تحرک، كذا في الذخيرة. ((الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱/ ۱۲)، ط: رشيديه)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني نوع آخر في النوم والغشي والجنون، (۱/ ۱۳۸)، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب نوم الأنبياء غير ناقض، (۱/ ۱۴۳) ط: سعيد

(۲) عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أنه سمع عائشة تقول: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كل شراب اسكر فهو حرام. (الصحيح لمسلم: كتاب الأشربة، باب بيان أن كل مسكر خمر وأنّ كل خمر حرام، (۲/ ۱۶۷)، ط: قديمي)=

ذات کے اعتبار سے وضو کو توڑتی نہیں، البتہ پینے کے بعد جب نشہ غالب آجائے اور آدمی جھومنے لگے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱)

نشہ آور دوائی

موجودہ دور میں بعض دوائیوں میں نشہ ہوتا ہے، ایسی دوائی اپنی ذات کے اعتبار سے وضو نہیں توڑتی، ہاں اگر ایسی دوائی لینے یا پینے کی وجہ سے نشہ غالب ہوجائے اور اس پر غشی طاری ہوجائے یا جھومنے لگے تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر نشہ غالب نہ ہو تو وضو برقرار رہے گا۔ (۲)

نشہ کی حالت میں نماز پڑھنا درست نہیں

''نفس پر بڑا اثر ہوتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۸۲/۲)

نفاس

☆ نفاس والی عورت کے لئے قرآن کریم کی طرح تورات اور تمام آسمانی کتابوں کو ہاتھ لگانا مکروہ ہے۔

= والكل حرام عند محمد و به يفتى ، أي بتحريم كل الأشربة ...... وفي الفتح : وبه يفتى ؛ لأن السكر من كل شراب حرام . (الدر مع الرد : كتاب الأشربة ،(۳۵٦/٦)، ط: سعيد)

تبيين الحقائق : كتاب الأشربة ،(۳۵/٦)، ط: إمداديه ملتان.

(۱) (و) ينقضه حكما (نوم يزيل مسكته...... وجنون وسكر) بأن يدخل في مشية تمايل ولو بأكل الحشيشة.

(قوله: وينقضه حكما) نبه على أن هذا شروع في الناقض الحكمي بعد الحقيقي بناء على أن عينه غير ناقض. (الدر مع الرد، كتاب الطهارة، مطلب نوم من به انفلات ريح غير ناقض، (۱/ ۱۴۱، ۱۴۲) ط: سعيد)

تبيين الحقائق مع حاشية الزيلعي، كتاب الطهارة، (۱/ ۷) ط: سعيد.

(۲) نفس المرجع السابق.

☆ نفاس والی عورت کے لئے نفاس کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنے سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت کرنا حرام ہے۔ [1]

نفاس والی عورت وضو کرے تو

"حیض والی عورت وضو کرے تو" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۴/۱)

نفس پر بڑا اثر ہوتا ہے

تجربہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہاتھ پاؤں کے دھونے اور منھ اور سر پر پانی چھڑکنے سے نفس پر بڑا اثر ہوتا ہے، اور اہم اعضاء (دل، دماغ اور جگر وغیرہ) میں تقویت اور بیداری پیدا ہوجاتی ہے، غفلت، سستی، نیند اور بے ہوشی اس سے دور ہوجاتی ہے، جیسے ماہر حاذق طبیب، بے ہوشی ہو یا موش لگیں یا کسی کی رگ سے خون خارج ہو تو پاؤں ہاتھ، منھ اور سر پر پانی چھڑکنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

اسی طرح انسان کو اپنے نفس کی کاہلی، سستی، اداسی، اور کثافت کو وضو کے ذریعہ دور کرنے کا حکم ہوا، تاکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کے لائق ہوسکے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہوشیار اور بیدار ہیں، قرآن مجید میں ہے "لاتـأخـذه سـنة ولانوم" (اللہ تعالیٰ کو غفلت اور نیند نہیں پکڑتی) اس سے معلوم ہوا کہ غافل اور کاہل اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کے قابل نہیں ہوسکتے، یہی وجہ ہے کہ نشہ اور مستی کی

---

(۱) (و) يحرم به (تلاوة القرآن) ...... (بقصده) ...... (ومسه)......

(قوله: ومسه) أي مس القرآن وكذا سائر الكتب السماوية، قال الشيخ اسماعيل: وفي المبتغي: ولا يجوز مس التوراة والانجيل والزبور وكتب التفسير. ((ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب يطلق الدعاء على مايشمل الثناء، (۱۷۳/۱)، ط: سعيد)

ت الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثالث، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، (۱۶۲/۱)، ط: ادارة القرآن

ت الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۳۸-۳۹/۱)، ط: رشيدية

حالت میں نماز پڑھنا درست نہیں ہے، کسی نشہ باز کو نشہ کی حالت میں کسی دنیا کے بادشاہ کے دربار میں جانے کی اجازت نہیں دی جاتی، پس جب نشہ باز اور شرابی، نشہ اور غفلت کی حالت میں ایک دنیاوی حاکم کے دربار میں باریاب نہیں ہو سکتا تو جو شخص نشہ باز اور غافل جیسی حالت بنائے ہوئے ہو، تو اس کو بادشاہوں کے بادشاہ اللہ رب العزت کے دربار میں کب باریابی کا شرف عطا ہو سکتا ہے؟۔[1]

نفل معذور پڑھ سکتا ہے

''معذور نوافل پڑھ سکتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲٤۱)

نکسیر

☆ نکسیر پھوٹنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔[2]

☆ اگر نکسیر کی وجہ سے خون نکل آیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔[3]

---

(۱) یاایها الذین آمنوا لاتقربوا الصلاة وانتم سکری حتی تعلموا ماتقولون. (سورة النساء، ٤٣).
☆ وفقه ذلک انها ظاهرة تسرع الیها الأوساخ وهي التي تری و تبصر عند ملاقاة الناس بعضهم لبعض و ایضا التجربة شاهدة بأن غسل الأطراف و رش الماء علی الوجه والرأس ینبه النفس من نحو النوم والغشي المثقل تنبیها قویا ولیرجع الانسان في ذلک الی ما عنده من التجربة والعلم والی ما امر به الأطباء في تدبیر من غشي علیه أو افرط به الاسهال والفصد.
حجة الله البالغة، القسم الأول، المبحث الخامس، باب أسرار الوضوء والغسل، (۱/۱٦۷-۱٦٦)، ط: قدیمی
☆ المصالح العقلیة، باب الوضوء، (ص: ۲۰)، ط: دار الاشاعت.
(۲) و قد صرح في معراج الدرایة و غیره بانه اذا نزل الدم الی قصبة الأنف نقض. (البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/ ٦۲)، ط: رشیدیة)
☆ ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱/ ۱۳۳)، ط: سعید
☆ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الأول، (۱/ ۱۱)، ط: رشیدیة
(۳) نفس المرجع السابق

نل سے بدبودار پانی آئے

نلوں کے ذریعہ جو بدبودار پانی آتا ہے اور پھر صاف پانی آنے لگتا ہے، اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جب تک بدبودار پانی کی حقیقت معلوم نہ ہو یا رنگ اور بو کی وجہ سے ناپاک ہونے کا علم نہ ہو، اس وقت تک اس پانی کے بارے میں ناپاک ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا، کیونکہ پانی کا بدبودار ہونا اور چیز ہے اور ناپاک ہونا دوسری چیز ہے،[1] اور اگر تحقیق سے معلوم ہو جائے کہ اس پانی میں گٹر کا پانی وغیرہ ملا ہوا ہے تو نل کھول دینے کے بعد وہ "جاری پانی" کے حکم میں ہو جائے گا، اور بدبودار پانی نکل جانے کے بعد جب صاف پانی آئے گا تو اس سے وضو اور غسل کرنا جائز ہوگا۔[2]

(۱) (لا لو تغير بـ) طول (مكث) فلو علم نتنه بنجاسته لم يجز و لو شك فالأصل الطهارة.
الدرالمختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه مطلب في أن التوضي من الحوض افضل رغما للمعتزلة، (۱/۱۸٦)، ط:سعيد
☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/٦٨)، ط:سعيد
☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۱/۱۸)، ط:رشيدية
☆ ماء حوض الحمام طاهر عندهم ما لم يعلم بوقوع النجاسة فيه.
الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۱/۱۸)، ط:رشيدية
☆ تحصيل المذهب فيه أن كل ما تيقنا فيه جزءا من النجاسة او غلب ذلك في راينا فهو نجس لا يجوز استعماله.
شرح مختصر الطحاوي، كتاب الطهارة باب تكون به الطهارة، مسئلة :أثر وقوع النجاسة في الماء القليل والكثير (۱/۲۳۹)، ط:دار السراج المدينة المنورة.
(۲) الماء الجاري بعد ما تغير أحد اوصافه و حكم بنجاسته لا يحكم بطهارته ما لم يزل ذلك التغير بأن يرد عليه ماء طاهر حتى يزيل ذلك التغير، كذا في المحيط.
الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول، (۱/۱۸)، ط:رشيدية
☆ ثم المختار طهارة المتنجس بمجرد جريانه.
الدرالمختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه مطلب يطهر الحوض بمجرد السيلان، (۱/۱۹۵)، ط:سعيد
☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۸٦)، ط:سعيد

نماز جنازہ بے وضو پڑھنا

بے وضو جنازے کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

نماز جنازہ والے تیمم سے دوسری نماز پڑھنا

☆ جنازہ کی نماز ادا کرنے کے لئے جو تیمم کیا جاتا ہے اس سے دوسری نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، البتہ پانی نہ ملنے یا مرض کی وجہ سے جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے جو تیمم کیا ہے اس سے دوسری نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۲)

(۱) و في القنية : الطهارة من النجاسة في ثوب و بدن و مكان و ستر العورة شرط في حق الميت والامام جميعا فلو أم بلا طهارة والقوم بها اعيدت و بعكسه لا.

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الجنائز، (۱/۲۰۸)، ط:سعيد

⇦ و كل ما يعتبر شرطا لصحة سائر الصلوات من الطهارة الحقيقية و الحكمية واستقبال القبلة و ستر العورة و النية يعتبر شرطا لصحة صلاة الجنازة، هكذا في البدائع. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الحادي و العشرون، الفصل الخامس، (۱/۱۶۳) ، ط:رشيدية)

⇦ الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الصلاة مباحث صلاة الجنائز، (۱/۵۲۲)، ط:دار احياء التراث

(۲) وقالوا: لو تيمم لدخول مسجد أو لقراءة ولو من مصحف او مسه او كتابته او تعليمه او لزيارة قبور أو عيادة مريض او دفن ميت او اذان او اقامة او اسلام او سلام او ردة لم تجز الصلاة به عند العامة، بخلاف صلاة جنازة أو سجدة تلاوة فتاوى شيخنا خير الدين الرملي. قلت: و ظاهره أنه يجوز فعل ذلك فتأمل.

وفي الرد: (قوله: بخلاف صلاة جنازة) أي فان تيممها تجوز به سائر الصلوات لكن عند فقد الماء و أما عند وجوده اذا خاف فوتها فانما تجوز به الصلاة على جنازة أخرى اذا لم يكن بينهما فاصل كما مر ولا يجوز به غيرها من الصلوات افاده ح.

ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۳۵)، ط:سعيد

⇦ حاشية الطحطاوي على الدر، (۱/۱۳۰)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: دار المعرفة.

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/۲۶)، ط:رشيدية

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۵۰)، ط:سعيد

نمازِ جنازہ والے وضو سے دوسری نماز پڑھنا

نمازِ جنازہ والے وضو سے دوسری نماز پڑھ سکتے ہیں۔[1]

نماز سے پہلے مسواک کرنا

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم کرتا"

اس حدیث کے الفاظ میں اختلاف ہے۔ بعض حضرات نے "عـنـد کـل صلوۃ" کے الفاظ نقل کئے ہیں،[2] اور بعض حضرات نے "عند کل وضوء" کے

---

(۱) عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلوة فلما كان عام الفتح صلى الصلوات كلها بوضوء واحد ومسح على خفيه، فقال عمر إنك فعلت شيئا لم تكن فعلته؟ قال: عمدا فعلته. قال ابو عيسى ...... والعمل على هذا عند اهل العلم انه يصلى الصلوات بوضوء واحد ما لم يحدث. (جامع الترمذي: ابواب الطهارة، باب ماجاء انه يصلى الصلوات بوضوء واحد، (۱/۱۹)، ط: قديمى)

⇦ إن كل وضوء تستباح به الصلاة بخلاف التيمم، فإن منه ما لا تستباح به. (شامي: كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۴۷)، ط: سعيد)

⇦ و حكمها استباحة ما لا يحل بدونها. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في اعتبارات المركب التام، (۱/۸۴)، ط: سعيد)

⇦ و صرح في غاية البيان بفساده لصحة الاكتفاء بوضوء واحد لصلوات ما دام متطهرا. البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۹)، ط: سعيد

⇦ الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، المبحث الثاني، (۱/۴۷)، ط: دار احياء التراث

(۲) عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال: لو لا ان اشق على المؤمنين وفي حديث زهير على امتي لامرتهم بالسواك عند كل صلاة.

الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة، باب السواك، (۱/۱۲۸)، ط: قديمى

⇦ سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب السواك، (۱/۱۸)، ط: رحمانية

⇦ سنن الترمذي، ابواب الطهارة، باب ما جاء في السواك، (۱/۱۲)، ط: قديمى

الفاظ نقل کئے ہیں، یعنی ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم کرتا[1]، ان دونوں الفاظ کے پیشِ نظر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حدیث شریف کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہر نماز سے پہلے وضو کرے، اور ہر وضو کی ابتداء میں مسواک کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، اور ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دینے کا مقصد یہ ہے کہ ہر نماز کے وضوء سے پہلے مسواک کی جائے، نماز شروع کرنے کے لئے کھڑے ہونے کے وقت مسواک کرنے کی ترغیب دینا مقصود نہیں، اگر نماز شروع کرنے کے لئے کھڑے ہوتے وقت مسواک کرے گا تو دانتوں سے خون نکل آنے کا اندیشہ ہے، اور خون نکلنے کی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا اور جب وضو نہیں رہے گا تو نماز بھی نہیں ہوگی، اس لئے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر نماز سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے نماز شروع کرتے وقت مسواک نہ کرے۔

نیز یہ کہ منہ کی نظافت اور صفائی کے لئے مسواک کی جاتی ہے، اور یہ مقصود اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جب کہ وضو کرتے وقت مسواک کرے اور پانی سے کلی کرکے منہ اچھی طرح صاف کرے، نماز کے لئے کھڑے ہوتے وقت مسواک کرکے پانی سے کلی کئے بغیر منہ کی نظافت اور صفائی حاصل نہیں ہوگی جو مسواک سے مقصود ہے۔

واضح رہے کہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اس لئے ان کے مقلدین اگر نماز کے لئے کھڑے ہوتے وقت مسواک کرتے ہیں اور خون نکل آتا ہے تو ان کا وضو نہیں ٹوٹے گا اور یہ حضرات حدیث شریف کا یہی منشاء

[1] ولفظ لھو هريرة عن النبي ﷺ لو لا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل وضوء.
صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب سواك الرطب و اليابس للصائم، (۱/۲۵۹)، ط:قديمى
صحيح ابن خزيمة، كتاب الطهارة، باب ذكر الدليل على أن الأمر بالسواك ذكر فضيلة لا ذكر فريضة، رقم الحديث: ۱۴۰، (۱/۷۳)، ط:المكتب الاسلامي.
[2] مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارة، باب ما ذكر في السواك، رقم الحديث: ۱۷۹۸، (۲/۱۴۲)، ط:ادارة القرآن

سمجھتے ہیں۔ (۱)

(۱) وإنّما لم يجعله علمائنا من سنن الصلاة نفسها ، لأنّه مظنة جراحة اللثة وخروج الدم وهو ناقض عندنا فربّما يفضي إلى حرج ، ولأنّه لم يرو أنّه عليه الصلاة والسلام استاك عند قيامه إلى الصلاة فيحمل قوله عليه الصلاة والسلام لأمرتهم بالسواك عند كل صلوٰة على كل وضوء بدليل رواية أحمد والطبراني لأمرتهم بالسواك عند كل وضوء . (مرقاة المفاتيح : كتاب الطهارة ، باب السواك ، الفصل الأوّل ، (۱/ ۸۱)، ط: رشيديه)

☆ وأيضًا الاستياك حكم معقول المعنى ويدلّ عليه آخر أحاديث الباب ، وهو يقتضي أن يكون السواك مع الوضوء ، لا عند الصلاة ، فإنّ التطهير يحصل بالوضوء ، فافهم . (إعلاء السنن : كتاب الطهارة ، باب سنية السواك، (۱/ ۷۱)، ط: إدارة القرآن .

☆ ثم السواك عندنا من سنن الوضوء و عند الشافعي من سنن الصلاة. وفائدته :اذا توضأ للظهر بسواك و بقي على وضوءه الى العصر او المغرب كان السواك الأول سنة للكل عندنا و عنده يسن ان يستاك لكل صلاة. (الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، سنن الوضوء، (۱/ ۳۰)، ط: قديمي)

☆ (قوله :وهو للوضوء عندنا) أي سنة للوضوء وعند الشافعي للصلاة قال في البحر وثمرة فائدة الخلاف تظهر فيمن صلى بوضوء واحد صلوات يكفيه عندنا لا عنده وعلله السراج الهندي في شرح الهداية بأنه إذا استاك للصلاة ربما يخرج دم وهو نجس بالإجماع وإن لم يكن ناقضا عند الشافعي قوله (إلا إذا نسيه الخ) ذكره في الجوهرة ومفاده أنه لو أتى به عند الوضوء لا يسن له أن يأتي به عند الصلاة لكن في الفتح عن الغزنوية ويستحب في خمسة مواضع اصفرار السن وتغير الرائحة والقيام من النوم والقيام إلى الصلاة وعند الوضوء لكن قال في البحر ينافيه ما نقلوه من أنه عندنا للوضوء لا للصلاة و وفق في النهر بحمل ما في الغزنوية على ما في الجوهرة أي أنه للوضوء وإذ نسيه يكون مندوبا للصلاة لا للوضوء وهذا ما أشار إليه الشارح لكن قال الشيخ إسماعيل فيه نظر بالنظر إلى تعليل السراج الهندي المتقدم اهـ أقول هذا التعليل عليل فقد رد بأن ذاك أمر متوهم مع أنه لمن يثابر عليه لا يدمى ويظهر لي التوفيق بأن معنى قولهم هو للوضوء عندنا بيان ما تحصل به الفضيلة الواردة فيما رواه أحمد من قوله صلاة بسواك أفضل من سبعين صلاة بغير سواك أي أنها تحصل بالإتيان به عند الوضوء وعند الشافعي لا تحصل إلا بالإتيان به عند الصلاة

فعندنا كل صلاة صلاها بذلك الوضوء لها هذه الفضيلة خلافا له ولا يلزم من هذا نفي استحبابه عندنا لكل صلاة أيضا حتى يحصل التنافي وكيف لا يستحب للصلاة التي هي مناجاة الرب تعالى مع أنه يستحب للاجتماع بالناس . =

نماز کا ثواب

"وضو کر کے مسجد جانا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۲۹/۲)

نماز کے بعد پانی مل گیا

کسی نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی، پھر اس کے بعد پانی مل گیا اور نماز کا وقت ابھی باقی ہے تو نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، تیمم کے ساتھ جو نماز پڑھی گئی وہ درست ہے۔ (۱)

= قال في إمداد الفتاح وليس السواک من خصائص الوضوء فإنه يستحب في حالات منها تغير الفم والقيام من النوم وإلى الصلاة ودخول البيت والاجتماع بالناس وقراءة القرآن لقول أبي حنيفة إن السواک من سنن الدين فتستوي فيه الأحوال كلها اهـ وفي القهستاني ولا يختص بالوضوء كما قيل بل سنة على حدة على ما في ظاهر الرواية وفي حاشية الهداية أنه مستحب في جميع الأوقات ويؤكد استحبابه عند قصد التوضؤ فيسن أو يستحب عند كل صلاة اهـ وممن صرح باستحبابه عند الصلاة أيضا الحلبي في شرح المنية الصغير وفي هداية ابن العماد أيضا وفي التاتر خانية عن التتمة ويستحب السواک عندنا عند كل صلاة ووضوء وكل ما يغير الفم وعند اليقظة اهـ فاغتنم هذا التحرير الفريد. ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱/ ۱۱۳)، ط: سعيد)

☆ البحرالرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۰)، ط:سعيد

(۱) عن أبي سعيد الخدري قال خرج رجلان في سفر فحضرت الصلاة وليس معهما ماء فتيمما صعيدا طيبا فصليا ثم وجدا الماء في الوقت فأعاد أحدهما الصلاة والوضوء ولم يعد الآخر ثم أتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرا ذلک له فقال للذي لم يعد أصبت السنة وأجزأتک صلاتک وقال للذي توضأ وأعاد :لک الأجر مرتين. (سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في المتيمم يجد الماء بعد ما يصلي في الوقت، (۱/ ٦۱)، ط:رحمانيه)

☆ سنن النسائي ، كتاب الطهارة، باب التيمم لمن يجد الماء بعد الصلاة، (۱/ ۷۵-۷٦)، ط:قديمي

☆ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، باب المسافر يتيمم في أول الوقت برقم الحديث: ۱۰۳۱، (۱/ ۲۳۱)، ط:مكتبة دارالباز، مكة المكرمة

☆ ولو صلى بالتيمم ثم وجد الماء في الوقت لا يعيد. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم،مطلب فاقد الطهورين، (۱/ ۲۵۵)، ط:سعيد)

☆ حلبي كبير،فصل في التيمم،(ص: ۸۱)،ط:سهيل اكيڈمي.

نماز کے لئے تیمم کرنا کب جائز ہوتا ہے

اگر استعمال کرنے کے لئے پانی نہ ملے، یا پانی ملنے کے باوجود کسی وجہ سے استعمال پر قادر نہ ہو تو نماز کے لئے تیمم کرنا جائز ہوتا ہے، اور اس تیمم سے نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے۔ (۱)

نماز کے لئے تیمم کیا

اگر پانی کے استعمال کرنے پر قادر نہ ہونے کی صورت میں ایک نماز کے لئے تیمم کیا، اور دوسرا وقت داخل ہونے تک وہ فاسد نہیں ہوا تو اس سے دوسرے وقت کی نماز پڑھنا بھی درست ہے، اور اس تیمم سے قرآن مجید کو چھونا بھی درست ہے۔ (۲)

ننگا ہونا

☆ وضو کے بعد ننگے ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، (۳) البتہ لوگوں کے سامنے ننگا

---

(۱) (وان عجز عن استعمال الماء لبعده میلا او لمرض او برد یهلک الجنب او یمرضه ولو في المصر اذا لم تکن له أجرة حمام ولا ما یدفئه ...... (او خوف عدو) ...... او عطش أو عدم آلة تیمم).

ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/۲۳۲-۲۳۶)، ط: سعید

☆ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۱/۲۸)، ط: رشیدیة

☆ البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/۱۴۱)، ط: سعید

(۲) لو تیمم قبل دخول الوقت جاز عندنا، هکذا في الخلاصة، ویصلی بالتیمم الواحد ماشاء من الصلوات فرضا او نفلا. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/۳۰)، ط: رشیدیة)

☆ ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/۲۳۱)، ط: سعید

☆ البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/۱۵۶)، ط: سعید

(۳) (وینقضه) خروج نجس منه) أي وینقض الوضوء خروج نجس، فدخل تحت هذه الکلمة جمیع النواقض الحقیقیة. (تبیین الحقائق: کتاب الطهارة، (۱/۷)، ط: امدادیه ملتان)

☆ والحاصل أنّ الصوم یبطل بالدخول والوضوء بالخروج. (شامي: کتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف إذا لم یرتکب مکروه ملهبه، (۱/۱۳۹)، ط: سعید)

ہونا حرام ہے۔ (۱)

ننگے ہوکر پیشاب پاخانہ کرنا

تمام کپڑے اتار کر پیشاب پاخانہ کرنا بری بات ہے۔

البتہ انگلش کموڈ میں پیشاب پاخانہ کرنے سے پہلے تمام کپڑے اتارنا ضروری ہوتا ہے ورنہ کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں اس لئے مجبوری کی بناء پر اس کی گنجائش ہوگی۔ (۲)

ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنا

ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنے سے وضو ہوجاتا ہے، البتہ مناسب نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) قال العلامة نوح: المستجي لايكشف عورته عند احد للاستجاء فإن كشفها صار فاسقًا؛ لأن كشف العورة حرام، ومرتكب الحرام فاسق. (حاشية الطحطاوي على المراقي : كتاب الطهارة، فصل فيما يجوز به الاستجاء ،(ص: ۳۹)، ط: قديمي)

☜ شامي: كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستجاء، مطلب: إذا دخل المستجي في ماء قليل ،(۱/۳۳۸)، ط: سعيد.

☜ حلبي كبير: مناهي الوضوء ،(ص: ۳۸)، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) ومن الآداب(ان يستر عورته حين فرغ)أي من الاستنجاء والتجفيف لان الكشف كان لضرورة وقد زالت وكشف العورة في الخلوة لغير ضرورة لايستحب لقوله عليه الصلاة والسلام:الله احق ان يستحي منه.

كبيری،آداب الوضوء ،(ص: ۳۱)،ط:سهيل اكيڈمي۔

☜ ومن الآداب ان لايترك عورته مكشوفة يعني بعد الاستجاء.

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول،(۱/۱۱۲)، ط:ادارة القرآن

☜ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستجاء،مطلب في الفرق بين استبراء والاستنقاء، (۱/۳۳۵)، ط:سعيد

(۳) الفقم لتخريجه لحت عنوان:"ننگاهونا"

نہر

کسی شخص کی ذاتی زمین میں نہر ہو، تو دوسرے لوگوں کو پانی پینے سے یا جانوروں کو پانی پلانے سے یا وضو، غسل وغیرہ کرنے سے منع نہیں کر سکتا۔ (۱)

نہر کے کنارے پر پاخانہ پیشاب کرنا

نہر اور تالاب وغیرہ کے کنارے پر پاخانہ پیشاب کرنا مکروہ ہے جب کہ نجاست نہر اور تالاب میں گرے۔ (۲)

نیت

زبان سے وضو کی نیت کرنا مستحب ہے۔ (۳)

---

(۱) اعلم أن المياه أربعة أنواع..... والثالث: ما دخل في المقاسم أي المجاري المملوكة لجماعة مخصوصة وفيه حق الشفة. (ردالمحتار، كتاب احياء الموات، فصل الشرب، (۶/۴۳۸)، ط:سعيد)
⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الشرب، (۵/۳۹۰)، ط:رشيدية
⇦ البحر الرائق، كتاب احياء الموات، مسائل الشرب، (۸/۲۱۳)، ط:سعيد
⇦ (والشفة شرب بني آدم والبهائم) أي استعمالهم الماء للعطش والطبخ والوضوء والغسل ونحوها. (مجمع الأنهر: كتاب إحياء الموات، فصل في الشرب، (۴/۲۳۵)، ط: دار الكتب العلمية)
⇦ شامي: كتاب إحياء الموات، فصل الشرب، (۶/۴۳۸)، ط: سعيد.
(۲) يكره على طرف نهر او بئر او حوض او عين.
البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۲۴۳)، ط:سعيد
⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰)، ط: رشيديه
⇦ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، (۱/۳۴۳)، ط:سعيد
⇦ وكذا اذا بال في اناء ثم صبه في الماء او بقرب النهر فجرى اليه فكله مذموم قبيح منهي عنه. ردالمحتار، كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، مطلب القول مرجح على الفعل، (۱/۳۴۲)، ط:سعيد
⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰)، ط: رشيديه
⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۲۴۳)، ط: سعيد
(۳) (و من آدابه) ...... (والجمع بين نية القلب وفعل اللسان) هذه رتبة وسطى بين من سن =

نیت کیا کرے مسواک کرتے وقت

"مسواک کرتے وقت کیا نیت کرے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۰۹/۲)

نیل پالش

عورتیں اپنے ناخنوں پر جو پالش لگاتی ہیں، اس پالش کے ناخن پر موجود ہوتے ہوئے وضو اور غسل صحیح نہیں ہوتا، اس لئے کہ اس کی وجہ سے پانی ناخن تک نہیں پہونچتا ہے، ایسی صورت میں عورتوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی، اور جتنی نمازیں نیل پالش کے ساتھ وضو کر کے ادا کی ہیں سب کا لوٹانا واجب ہے، ساتھ ساتھ توبہ استغفار بھی کریں۔

اس لئے وضو سے پہلے ریمور وغیرہ سے اتارلیں پھر اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھیں۔[1]

= التلفظ بالنية ومن كرهه لعدم نقله عن السلف.

ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۲۳-۱۲۷)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۸)، ط:رشيدية.

☆ مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، كتاب الطهارة فصل من آداب الوضوء أربعة عشر شيئا، (ص:۷۵)، ط:قديمي.

(۱) و اذا كان في أظفاره درن او طين أو عجين او المرأة تصنع الحناء جاز في القروي والمدني و هو صحيح وعليه الفتوى و لو لصق بأصل ظفره طين يابس و بقي قدر رأس ابرة من موضع الغسل لم يجز.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۱۳)، ط:سعيد

☆ الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة مطلب في أبحاث الغسل، (۱/۱۵۴)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/۴)، ط:رشيدية

☆ فما يضعه بعض النساء من طلاء على أظافرهن يمنع وصول الماء الى الأظافر فلايصح الوضوء حتى يزال هذا الطلاء و يغسل ما تحته. (الفقه الحنفي في ثوبه الجديد، أحكام الطهارة، الوضوء، شروط صحة الوضوء، (۱/۲۹)، ط:دار القلم، دمشق) =

نیند

☆ نیند خود وضو توڑنے والی نہیں ہے، البتہ نیند کی حالت میں وضو توڑنے والی بات لاحق ہو سکتی ہے اور نیند کی وجہ سے اس کا علم نہیں ہوتا اس لئے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (۱)

☆ مزید ''سونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۲۲/۱)

''نیند'' سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

''سونا ناقض وضو ہے یا نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۲۷/۱)

= طوقال النووي: اجتمعت الأئمة على أن من صلى محدثا مع إمكان الوضوء لصلاته باطلة وتجب عليه الإعادة بالإجماع، سواء تعمد ذلک أو نسيه أو جهله على المذهب. (البناية شرح الهداية: كتاب الصلاة، باب الإمامة، قبيل: باب الحدث في الصلاة، (۳۶۸/۲)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☆ المجموع شرح المهذب: كتاب الصلاة، باب صفة الأئمة، (۲۶۲/۳)، ط: دار الفكر.

(۱) لأن مناط النقض الحدث لا عين النوم فلما خفي بالنوم أدير الحكم على ما ينتهض مظنة له ولذا لم ينقض نوم القائم والراكع والساجد ونقض في المضطجع لأن المظنة منه ما يتحقق معه الاسترخاء على الكمال وهو في المضطجع لا فيها.

فتح القدير، كتاب الطهارات، (۳۹/۱)، ط: دار الكتب العلمية

☆ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۱۳۴/۱)، ط: رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۷/۱)، ط: سعيد

☆ كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة، مبحث نواقض الوضوء، (۸۳/۱)، ط: مكتبة الحنفية.

واجبات وضو

''وضو کے واجبات'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۷۴/۲)

واش بیسن

''کھڑے ہو کر وضو کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۲/۲)

وتر کی نماز کے لئے تیمم کرنا

وتر کی نماز فوت ہونے کا خوف ہونے کی صورت میں تیمم کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ وتر کی نماز کا بدل قضاء کی صورت میں موجود ہے، لہٰذا وضو کر کے پڑھے۔[1]

ودی

''ودی'' نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔[2] (۲۹۵/۲)

---

(۱) (لا) يتيمم (لفوت جمعة ووقت) ولو وترا لفواتها إلى بدل وقيل يتيمم لفوات الوقت قال الحلبي فالأحوط أن يتيمم ويصلي ثم يعيده

قوله (لفواتها) أي هذه المذكورات إلى بدل فبدل الوقتيات والوتر القضاء وبدل الجمعة الظهر فهو بدلها صورة عند الفوات وإن كان في ظاهر المذهب هو الأصل والجمعة خلف عنه خلافا لزفر كما في البحر . (الدر مع الرد، كتاب الطهارة، باب التيمم،مطلب في تقدير الغلوة،(۱/ ۲۴۶)، ط:سعيد)

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم ،(۱/ ۱۵۹-۱۵۸)، ط:سعيد

☜ كتاب المبسوط، كتاب الطهارة، باب التيمم،(۱/ ۲۶۰)، ط:المكتبة الغفارية

(۲) و ودي ... وهو ماء أبيض كدر ثخين لا رائحة له يعقب البول ، وقد يسبقه . (قوله : وهو ماء أبيض كدر ثخين) يشبه المني في الثخانة و يخالفه في الكدرة ... وينقض الوضوء . (حاشية الطحطاوي على المراقي : كتاب الطهارة ، فصل عشرة أشياء لايغتسل منها ،(ص: ۱۰۰ ، ۱۰۱)، ط: قديمي) =

وسوسہ ختم کرنے کی ترکیب

''پاکی میں وسوسہ ختم کرنے کی ترکیب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۰/۱)

وسوسہ ڈالتا ہے شیطان

''شیطان وضو کے وقت لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈال کران کوحیران پریشان اور بے عقل بنادیتا ہے، کبھی یہ خیال ڈالتا ہے کہ پانی سب جگہ نہیں پہونچا، اور کبھی اس وہم میں مبتلا کردیتا ہے کہ وضو کے اعضاء کوایک بار دھویا ہے یا دوبار اور کبھی یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ پانی ناپاک تھا اب دوسرے پانی سے وضو کرنا چاہئے اور کبھی یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ پیشاب کا قطرہ آ گیا ہے اب پھر استنجاء کرو اور دوبارہ وضو کرو۔

غرض کہ وہ مختلف طریقے سے وسوسہ اور وہم میں مبتلا کر کے پانی خرچ کرنے میں اسراف کراتا ہے، اور اعضاء کو مسنون حد سے زیادہ دھلوانا چاہتا ہے۔

لہٰذا اگر وضو کے دوران پانی کے استعمال میں اس قسم کے وسوسے آئیں توان کی طرف خیال اور دھیان نہ دے، نہ اس سے متاثر ہو اور نہ ان کو نکالنے کی کوشش کرے، بلکہ انہیں اپنی حالت پر رہنے دے، اور وضو ایسی توجہ اور اتنے دھیان سے کرے کہ شیطان وسوسہ ڈال کر پریشان کرنے میں کامیاب نہ ہو، اور سنت کی حد سے تجاوز نہ کرپائے۔[1]

= ☜ المذي ينقض الوضوء و كذا الودي ...... والمذي رقيق يضرب الى البياض يخرج خروجه عند ملاعبة مع أهله بالشهوة.

الفتاوى الهندية ، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۰/۱)، ط:رشيدية

☜ ردالمحتار، كتاب الطهارة ،(۱۶۵/۱) ،ط:سعيد

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة ،(۶۱/۱) ،ط:سعيد

(۱) عن أبي بن كعب عن النّبي صلى الله عليه وسلم قال : إنّ للوضوء شيطانًا يقال له : الولهان فاتقوا وسواس الماء . (جامع الترمذي : أبواب الطهارة بباب كراهية الإسراف في الوضوء،(۱۹/۱)، ط: قديمى) =

وسوسہ کا علاج

بعض لوگ حوض پر یا وضو خانہ پر بیٹھ کر وضو کرتے وقت بار بار دسیوں بار ہاتھ منہ دھوتے رہتے ہیں، یہ شیطانی وسوسہ اور وہم ہے، اور شیطانی وسوسہ اور وہم کے

ﮦ (الولهان) بفتحتين مصدر وله يوله ولهانًا وهو ذهاب العقل والتحير من شدة الوجد وغاية العشق فسمي به شيطان الوضوء، إمّا لشدة حرصه على طلب الوسوسة في الوضوء، وإمّا لإلقائه الناس بالوسوسة في مهواة الحيرة حتى يرى صاحبه حيران ذاهب العقل لايدرى كيف يلعب به الشيطان ولم يعلم هل وصل الماء إلى العضو أم لا ؟ وكم مرة غسله ؟ (فاتقوا وسواس الماء) قال الطيبي : أي وسواسه هل وصل الماء إلى أعضاء الوضوء أم لا ؟ وهل غسل مرة أو مرتين وهل هو طاهر او نجس ؟ أو بلغ قلتين أو لا ؟ قال ابن الملك وتبعه ابن حجر : أي وسواس الولهان وضع الماء موضع ضميره مبالغة في كمال الوسواس في شان الماء أو لشدة ملازمته. (مرقاة المفاتيح : كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، الفصل الثاني، (۱۱۷/۲)، ط: رشيديه)

ﮦ (فاتقوا وسواس الماء) ...... أي وسواسًا يفضي إلى كثرة إراقة الماء حالة الوضوء والاستنجاء. والمراد بالوسواس التردد في طهارة الماء ونجاسة بلاظهور علامات النجاسة، ويحتمل أن يراد بالماء البول، أي وساوس البول المفضية إلى الاستنجاء ...... والحديث يدل على كراهية الإسراف في الماء للوضوء وهو أمر مجمع عليه. (مرعاة المفاتيح : كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، (۱۱۹/۲)، ط: إدارة البحوث الإسلامية)

ﮦ فيض القدير للمناوي : رقم الحديث : ۲۷۸۰، حرف الهمزة، (۵۰۳/۲)، ط: مكتبة التجارية الكبرى.

ﮦ شك في بعض وضوئه أعاد ما شك فيه لو في خلاله ولم يكن الشك عادة له وإلا لا، ولو علم أنه لم يغسل عضوا وشك في تعيينه غسل رجله اليسرى لأنه آخر العلم.

وفي الرد: (قوله: شك في بعض وضوئه) أي شك في ترك عضو من أعضائه (قوله: وإلا لا) أي وإن لم يكن في خلاله بل كان بعد الفراغ منه وإن كان أول ما عرض له الشك أو كان الشك عادة له وإن كان في خلاله فلا يعيد شيئا قطعا للوسوسة عنه كما في التاتارخانية وغيرها. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في مراعاة الخلاف إذالم يرتكب مكروه مذهبه، (۱۵۰/۱)، ط: سعيد

ﮦ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، نوع آخر في مسائل الشك، (۱/ ۱۲۲)، ط: ادارة القرآن

ﮦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۳/۱)، ط: رشيدية.

مطابق عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (۱)

اس کا علاج یہ ہے کہ اچھی طرح تین دفعہ دھونے کے بعد بھی اگر نفس یا شیطان کہے کہ ابھی بھی کچھ جگہ خشک رہ گئی ہے اور دھو وَ! تو یہ بات نہ مانے اور کہے کہ تین مرتبہ اچھی طرح دھونے سے سنت کے مطابق وضو صحیح ہوگیا ہے اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ تین مرتبہ سے زائد دھونے کی صورت میں گناہ ہوگا، ایسا کرنے سے وسوسہ کی بیماری ختم ہوجائے گی۔ (۲)

وسوسہ کی وجہ سے تین مرتبہ سے زائد دھونا

وضو میں وسوسہ ہوتا ہے، مثلاً اعضاء ابھی تک نہیں دھلے، اور ابھی تک پانی سے تر نہیں ہوئے، اس لئے بعض لوگ تین مرتبہ دھونے کے بعد بھی بار بار دھوتے رہتے ہیں یہ شیطانی وسوسہ ہے، اس وسوسہ پر عمل کرنا شیطانی تقاضے پر عمل کرنا ہے،

(۱) عن أبي بن كعب رضي الله عنه، عن النّبي صلى الله عليه وسلم أنّه قال: إنّ للوضوء شيطانًا يقال له: الولهان فاحذروه أو قال: فاتقوه ......

عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اتقوا وسواس الماء فإنّ للماء وسواسًا و شيطانًا. (السنن الكبرى للبيهقي: (۱۹۷/۱) كتاب الطهارة، جماع أبواب الغسل من الجنابة، باب النهي عن الإسراف في الوضوء، ط: دار الإشاعت)

⇐ كنز العمال: (۳۲۵/۹) رقم الحديث: ۲۶۲۳۷، حرف الطاء، كتاب الطهارة من قسم الأقوال، الباب الثاني في الوضوء، الفصل الثالث: في محظورات الوضوء، ط: مؤسّسة الرسالة.

⇐ التلخيص الحبير: (۲۹۹/۱) كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ط: دار الكتب العلمية.

(۲) ومكروهه لطم الوجه بالماء ...... والإسراف) ومنه الزيادة على الثلاث (فيه) تحريمًا لو بماء النهر والمملوك له. وأمّا الموقوف على من يتطهر به ومنه ماء المدارس فحرام. (الدر المختار: (۱۳۲/۱) كتاب الطهارة، مطلب في الإسراف في الوضوء، ط: سعيد)

⇐ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۸۰) كتاب الطهارة، فصل في المكروهات، ط: قديمي.

⇐ وفي الحديث: أنّ شيطانًا يقال له: الولهان لا شغل له إلّا الوسوسة في الوضوء، فلايلتفت إلى ذلك. (المبسوط للسرخسي: (۸۶/۱) كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، ط: دار المعرفة.

شیطانی تقاضے پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی کے وسوسوں سے بچو، پانی کا بھی وسوسہ ہوتا ہے۔ (۱)

وسوسہ کی وجہ سے تین مرتبہ سے زائد دھوتا ہے

"تین بار سے زیادہ دھونا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۶۱/۱)

وضو اور غسل دونوں سے معذور ہو

جو شخص وضو اور غسل دونوں سے معذور ہو وہ جنابت (ناپاکی) کی حالت میں وضو اور غسل دونوں کی نیت سے ایک تیمم کر لے تو کافی ہو جائے گا۔ (۲)

وضو اور غسل دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کیا

اگر وضو اور غسل دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کیا، تو جب وضو ٹوٹ جائے گا تو وہ تیمم وضو کے حق میں ٹوٹ جائے گا، البتہ جب تک غسل واجب کرنے والی کوئی چیز نہیں پائی جائے گی، تب تک وہ تیمم غسل کے حق میں باقی رہے گا۔ (۳)

(۱) عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اتقوا وسواس الماء فإن للماء وسواسًا و شيطانًا. (السنن الكبرى للبيهقي: (۱۹۷/۱) كتاب الطهارة، جماع أبواب الغسل من الجنابة، باب النهي عن الإسراف في الوضوء، ط: دار الإشاعت) التلخيص الحبير: (۲۹۹/۱) كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ط: دار الكتب العلمية.

(۲) وصح تيمم جنب بنية الوضوء، به يفتى

وفي الرد: فيصح التيمم عن الجنابة بنية رفع الحدث الأصغر كما في العكس.

(الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۴۸/۱)، ط: سعيد

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۵۱/۱)، ط: سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۲۶/۱)، ط: رشيدية

(۳) فلو تيمم للجنابة ثم أحدث صار محدثا لا جنبا. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم مطلب في الفرق بين الظن وغلبة الظن، (۲۴۸/۱)، ط: سعيد) =

وضو اور غسل کے تیمم میں فرق

وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں ہے، دونوں کا طریقہ ایک ہی ہے صرف نیت کا فرق ہے۔ (۱)

وضو اور غسل کے تیمم میں فرق نہ ہونے کی وجہ

وضو اور غسل کے تیمم میں فرق نہ ہونے کی حکمت یہ ہے کہ جب بے وضو شخص کے لئے تیمم میں ہاتھ اور منہ پر مسح کرنے کے بعد سر اور پاؤں کا مسح ساقط ہو گیا تو جنبی کے تیمم کے لئے ہاتھ اور منہ پر مسح کرنے کے بعد سارے بدن کا مسح کرنا بدرجۂ اولی ساقط ہو جانا چاہئے کیونکہ سارے بدن کا مسح کرنے میں تکلیف اور حرج ہے، اور یہ تیمم کی رخصت اور آسانی کے منافی ہے۔

مزید یہ کہ سارے بدن پر مٹی ملنے سے اللہ تعالی کی افضل مخلوق انسان کو خاک میں لوٹ پوٹ ہونا پڑے گا جس سے جانوروں کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے، لہذا جو کچھ شریعت نے مقرر کیا ہے حسن وخوبی اور عدل میں اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہو سکتی ہے۔ (۲)

= ⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۵۱/۱)، ط:سعيد

⇦ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان ما يطل به التيمم و ما لا يبطله، (۲۵٦/۱)، ط:ادارة القرآن

(۱) و التيمم من الجنابة و الحدث سواء يعني فعلا و نية.

الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، باب التيمم، كيفية التيمم، (٦۹/۱)، ط:قديمى

⇦ الهداية، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۵۰/۱)، ط:شركة علمية

⇦ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۳۸/۱)، ط:سعيد

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۵۱/۱)، ط:سعيد

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۲٦/۱)، ط:رشيدية

(۲) وأما كون تيمم الجنب كتيمم المحدث فلما سقط مسح الرأس و الرجلين بالتراب عن المحدث سقط مسح البدن كله بالتراب عنه بطريق الأولى، إذ في ذلک من المشقة والحرج =

وضو اور غسل کے لئے ایک تیمم

کسی پر غسل بھی فرض ہوا، اور وضو بھی نہیں ہے، تو ایک ہی تیمم دونوں کے لئے کافی ہے، دونوں کے لئے الگ الگ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۱)

وضو ایک صورت میں فرض نہیں رہتا

اگر کسی کے ہاتھ کہنیوں کے ساتھ اور پیر ٹخنوں کے ساتھ کٹ گئے ہوں، اور منہ زخمی ہو، اور منہ کا دھونا یا مسح کرنا ممکن نہ ہو تو ایسی حالت میں وضو فرض نہیں رہتا۔ (۲)

= والعسر ماينافض رخصة التيمم ، ويدخل أكرم المخلوقات على الله في شبه البهائم إذا تمرغ في التراب ، فالذي جاءت به الشريعة لامزيد في الحسن والحكمة والعدل عليه ، ولله الحمد .
(إعلام الموقعين عن ربّ العالمين : فصل ليس في شئ على خلاف القياس ، فصل : التيمم جار على وفق القياس ،(۱/ ۳۰۱)، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

☆ وإنما لم يفرق بين بدل الغسل والوضوء -ولم يشرع التمرغ -لأن من حق ما لا يعقل معناه بادى الرأى أن يجعل كالمؤثر بالخاصية دون المقدار ، فإنه هو الذى اطمأنت نفوسهم به فى هذا الباب ، ولأن التمرغ فيه بعض الحرج ، فلا يصلح رافعا للحرج بالكلية. (حجة الله البالغة، القسم الثانى فى بيان أسرار ما جاء عن النبى ﷺ تفصيلا، التيمم، الأرض خصت بالتيمم، (ص:۲۰۶)، ط:قديمى)

☆ المصالح العقلية (ص: ۳۱) باب التيمم، ط: دار الإشاعت.

(۱) و صح تيمم جنب بنية الوضوء ، به يفتى
وفي الرد:لو تيمم الجنب عن الوضوء كفى و جازت صلاته ولا يحتاج أن يتيمم للجنابة و كذا عكسه. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم،مطلب في الفرق بين الظن وغلبة الظن، (۱/ ۲۳۸)، ط:سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۵۱)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۱/ ۲۶)، ط:رشيدية

(۲) وأما الطهارة ففي الظهيرية وغيرها من قطعت يداه ورجلاه وبوجهه جراحة يصلى بلا وضوء ولا تيمم ولا يعيد
وفي الرد: قوله (وبوجهه جراحة) قيد به لأنه لو كان سليما مسحه على الجدار بقصد التيمم ط وسكت عن الرأس لأن أكثر الأعضاء جريح والوظيفة حينئذ التيمم ولكنه سقط لفقد آلته =

وضو ایک ہاتھ سے کرنا

☆ایک ہاتھ سے بھی وضو کرنا درست ہے، مگر سنت کے خلاف ہے، بلاضرورت ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ (۱)

☆مزید ''ایک ہاتھ سے وضو کرنا'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(۱۱۰/۱)

= وهما اليدان اهـ ح. (الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۸۰/۱)، ط:سعيد)

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة،باب التيمم، (۱۳۱/۱)، ط:سعيد

⇦ الفتاوى الهندية، الباب الأول، الفصل الأول، (۵/۱)، ط:رشيدية

(۱) باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة...... عن ابن عباس رضي الله عنه أنه يتوضأ فغسل وجهه أخذ غرفة من ماء فتمضمض بها واستنشق ثم أخذ غرفة من ماء فجعل بها هكذا أضافها إلى يده الأخرى فغسل بها وجهه ...... ثم قال : هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ . (الصحيح للبخاري: كتاب الوضوء، باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة ،(۲۶/۱)، ط: قديمي)

⇦ قال ابن عباس رضي الله عنه : أتحبون أن أريكم كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ ؟ فدعا بإناء فيه ماء فاغترف غرفة بيده اليمنى فتمضمض واستنشق ، ثم أخذ أخرى فجمع بيديه ثم غسل وجهه ...... الخ . (جمع الفوائد : كتاب الطهارة ، صفة الوضوء ،(۹۵/۱)، ط: مكتبه ابن كثير)

⇦ وفيه دليل الجمع بين المضمضة والاستنشاق بغرفة واحدة وغسل الوجه باليدين جميعًا إذا كان بغرفة واحدة ، لأنّ اليد الواحدة قد لاتستوعبه . (فتح الباري : كتاب الوضوء ، باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة ،(۲۴۱/۱)، ط: دار المعرفة ، بيروت)

⇦ عمدة القاري : كتاب الوضوء ، باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة ،(۳۰۳/۲)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

⇦ ومن الآداب ...... وغسل رجليه بيساره.

وفي الرد: يفرغ الماء بيمينه على رجليه و يغسلهما بيساره.

(ردالمحتار، كتاب الطهارة،(۱۳۰/۱)، ط:سعيد)

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الثالث ،(۸/۱)، ط:رشيدية

⇦ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، نوع منه في بيان سنن الوضوء وآدابه،(۱۱۲/۱-۱۱۱)، ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

⇦ چہرہ ایک ہاتھ سے دھونا اور سر کا مسح ایک ہاتھ سے کرنا خلاف سنت ہے۔(امداد الاحکام،کتاب الطہارۃ، (۳۳۷/۱)، ط:دارالعلوم کراچی۔=

وضو پر قدرت کے باوجود تیمم کرنا

بعض مریض وضو کرنے پر قدرت ہونے کے باوجود تیمم کر لیتے ہیں، یہ جائز نہیں جب تک وضو کرنا مضر نہ ہو تیمم کرنا جائز نہیں ہے، ایسے تیمم سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

وضو پر وضو کرنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں

وضو ہونے کے باوجود تازہ وضو کر کے نماز پڑھنے سے دس نیکیاں زائد ملتی ہیں ابوغطیف کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ظہر کی اذان ہوئی تو انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر عصر کی اذان ہوئی پھر انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی، تو میں نے پوچھا (کہ بظاہر تو آپ کا وضو تھا پھر آپ نے دوبارہ وضو کیوں کیا؟) تو انہوں نے کہا میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے

☜ سوال: فقط داہنے ہاتھ سے بلا عذر وضو تمام کرے جائز ہے یا مکروہ؟

الجواب: اس کی کراہت کی نہ کوئی روایت نظر سے گزری نہ درایت اس کی موجب معلوم ہوتی ہے بلکہ بعضے اعضاء تو دونوں ہاتھ سے دھل بھی نہیں سکتے، جیسے یدین الی المرفقین اور بعضے اعضاء میں تعسر ہے جیسے رجلین اور روایت بھی اکتفاء کے جواز کی موید ہے۔ فی الدر المختار فی الآداب غسل رجلیه بیساره فی ردالمحتار عن شرح الشیخ اسمعیل قال یفرغ الماء بیمینه علی رجلیه ویغسلهما بیساره.

(امداد الفتاوی، کتاب الطهارة، (۱/ ۶۶-۶۵)، ط: مکتبه دار العلوم)

(۱) ومنها عدم القدرة علی الماء ..... والأصل أنه متی أمکنه استعمال الماء من غیر لحوق الضرر فی نفسه أو ماله وجب استعماله. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۲۸/۱)، ط: رشیدیة)

(۲) ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/ ۲۳۲)، ط: سعید

(۳) البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/ ۱۳۹)، ط: سعید

(۴) ولا یجوز أداء السجدة بالتیمم مع القدرة علی الماء. (المحیط البرهانی، کتاب الصلاة، الفصل الحادی والعشرون: سجدة التلاوة، ط: إدارة القرآن.

ہوئے سنا کہ جو شخص باوضو ہونے کے باوجود وضو کر کے نماز پڑھے گا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ [1]

وضو توڑنے والی چیز ناپاک ہوتی ہے

''قاعدہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۸/۲)

وضو توڑنے والی چیزیں

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جو انسان کے جسم سے نکلیں، دوسری وہ جو اس کو طاری ہوں، جیسے بے ہوشی اور نیند وغیرہ۔

پہلی قسم کی دو صورتیں ہیں: ایک وہ جو خاص حصہ اور مشترک حصہ سے نکلیں جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ، دوسری وہ جو جسم کے باقی مقامات سے نکلیں جیسے خون، الٹی، پیپ وغیرہ۔ [2]

---

(۱) عن أبي غطيف الهذلي قال: كنت عند عبد الله بن عمر، فلما نودي بالظهر توضأ فصلى، فلما نودي بالعصر توضأ، فقلت له، فقال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من توضأ على طهر كتب الله له عشر حسنات. (سنن أبي داود: (۲۰/۱) كتاب الطهارة، باب الرجل يجدد الوضوء من غير حدث، ط: رحمانيه)

☜ سنن ابن ماجه: (ص: ۳۹) أبواب الطهارة، باب الوضوء على الطهارة، ط: قديمي.

☜ شرح معاني الآثار: (۳٦/۱) كتاب الطهارة، باب الوضوء هل يجب لكل صلوة أم لا؟، ط: حقانيه.

(۲) والمعاني الناقضة للوضوء: كل ما خرج من السبيلين، والدم والقيح والصديد إذا خرج من البدن فتجاوز إلى موضع يلحقه حكم التطهير والقيء إذا كان ملء الفم، والنوم مضطجعاً أو متكأً أو مستنداً إلى شيء لو أزيل لسقط عنه، والغلبة على العقل بالإغماء، والجنون، والقهقهة في كل صلاة ذات ركوع وسجود. (مختصر القدوري، كتاب الطهارة، (ص: ٦)، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۹/۱)، ط: رشيديه

☜ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب: نواقض الوضوء، (۱۳۴/۱)، ط: سعيد

وضوتوڑنے والی چیزیں برابر جاری ہیں

☆اگر کسی شخص کو کوئی ایسا مرض لاحق ہے جس میں وضوتوڑنے والی چیزیں برابر جاری رہتی ہوں اور اس کو کسی نماز کے وقت اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وہ اس مرض سے خالی ہو کر نماز پڑھ سکے تو ایسے آدمی کو ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا ضروری ہے، کیونکہ ایسے آدمی کا وضو مرض کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا بلکہ وقت نکل جانے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ (۱)

☆اگر کسی کو ایسا مرض لاحق ہے جس میں وضوتوڑنے والی چیزیں برابر جاری رہتی ہیں، تو اس آدمی کے لئے نماز کے مستحب وقت کے آخر تک انتظار کرنا مستحب ہے، شروع وقت میں وضو نہ کرے، اس خیال سے کہ ہوسکتا ہے آخر وقت تک اس کا

(۱) فمن أصيب بمرض من هذه الأمراض، فإنه يكون معذورا، ولكن لا يثبت عنده في ابتداء المرض إلا إذا استمر نزول حدثه متتابعا وقت صلاة مفروضة...... وأما حكمه: فهو أن يتوضأ لوقت كل صلاة، ويصلي بذلك الوضوء ماشاء من الفرائض والنوافل، فلايجب عليه الوضوء لكل فرض، ومتى خرج وقت المفروضة انتقض وضوءه بالحدث السابق على العذر عند خروج ذلك الوقت. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة، مبحث في كيفية طهارة المريض بسلس بول ونحوه، (۱/۱۰۶)، ط: مكتبة الحقيقة)

☆ المستحاضة ومن به سلس البول او استطلاق البطن او انفلات الريح او رعاف دائم او جرح لايرقأ يتوضئون لكل صلاة ويصلون بذلك الوضوء في الوقت ما شاء وا من الفرائض والنوافل هكذا في البحر الرائق...... ويبطل الوضوء عند خروج وقت المفروضة بالحدث السابق. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/۴۱)، ط: رشيدية)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۲۱۷)، ط: سعيد

☆ حاشية الطحطاوي على الدر، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۱۵۵)، ط: رشيدية

☆ فالحاصل أن صاحب العذر ابتداء من استوعب عذره تمام وقت صلاة ولو حكما لأن الانقطاع اليسير ملحق بالعدم. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۲۱۵)، ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/۴۱)، ط: رشيدية

☆ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، (۱/۳۰۵)، ط: سعيد

مرض دور ہو جائے۔[1]

وضو حیض کی حالت میں کیا

"حیض کی حالت میں وضو کیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۳/۱)

وضوخانہ کا پانی باہر لے جانا

مسجد کے وضوخانہ کا پانی نمازیوں کے وضو کے لئے خاص ہے، اس لئے وضوخانہ کا پانی باہر لے جانا درست نہیں ہے، البتہ اگر محلے والوں نے یا وقف کرنے والوں نے نل یا ٹینکی وغیرہ رفاہ عام کے لئے لگایا ہے اور باہر لے جانے کی اجازت ہے تو جائز ہے۔[2]

وضوخانہ کی نالی مسجد کے صحن میں نکالنا

وضوخانہ کی نالی مسجد کے صحن میں نکالنا درست نہیں ہے، اگر مسجد بناتے وقت

(۱) رجل رعف أو سال عن جرحه الدم ينتظر آخر الوقت فان لم ينقطع توضأ و صلى قبل أن يخرج الوقت، كذا في الذخيرة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۴۱/۱)، ط: رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، احكام المعذور، (۳۰۵/۱)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۲۱۵/۱)، ط: سعيد.

(۲) وفي التوضي من السقاية إذا اتخذها للشرب اختلاف المشايخ، ولو اتخذها للتوضؤ لا يجوز الشرب منه بالإجماع. (البحر الرائق، كتاب الوقف، (۲۵۵/۵)، ط: سعيد.

☆ وحمل ماء السقاية إلى أهله إن كان مأذونا يجوز وإلا فلا. (الفتاوى البزازية على هامش الهندية، كتاب الكراهية، التاسع في المتفرقات، (۳۷۲/۶)، ط: رشيديه.

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الحادي عشر في الكراهية في الأكل وما يتصل به، (۳۴۱/۵)، ط: رشيديه.

☆ الدر المختار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، (۴۲۷/۶)، ط: سعيد.

☆ قولهم: شرط الواقف كنص الشارع: أي في المفهوم والدلالة، ووجوب العمل به. (الدر المختار، كتاب الوقف، (۴۳۳/۴، ۴۳۴)، ط: سعيد.

وضوخانہ کی نالی صحن کے نیچے سے بنائی گئی ہے تو جائز ہے، لیکن مناسب پھر بھی نہیں ہے۔(۱)

وضو سردی میں کرنے کا ثواب

”سردی میں وضو کا ثواب“ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۴۰۴)

وضو سے سستی دور ہوجاتی ہے

”نفس پر بڑا اثر ہوتا ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۲۸۲)

---

(۱) وإذا أراد الإنسان أن يتخذ تحت المسجد حوانيت غلة لحرمة المسجد أو فوقه ليس له ذلک كذا في الذخيرة. (الفتاوی الهندية، كتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد وما يتعلق به، (۲/ ۳۵۵)، ط: سعيد.

☆ لو بنى فوقه بيتا للإمام لايضر لأنه من المصالح، أما لوتمت المسجدية ثم أراد البناء منع، ولو قال عنيت ذلک لم يصدق تتارخانية، فإذا كان هذا فی الواقف فكيف بغيره فيجب هدمه ولو على جدار المسجد، ولايجوز أخذ الأجرة منه ولا أن يجعل شيئا منه مستغلا ولاسكنی بزازية. (قوله: ولا أن يجعل...... إلخ) ......قلت: وبهذا علم أيضاً حرمة إحداث الخلوات فی المساجد كالتی فی رواق المسجد الأموی، ولاسيما مايترتب على ذلک من تقذير المسجد بسبب الطبخ والغسل ونحوه ورأيت تاليفاً مستقلاً في المنع من ذلک. (الدر مع الرد، كتاب الوقف، مطلب في احكام المسجد، (۴/ ۳۸۵)، ط: سعيد)

☆ ويحرم فيه السوال ويكره الإعطاء...... والوضوء فيما أعد للك.

(قوله: والوضوء)؛ لأن ماءه مستقذر طبعاً، فيجب تنزيه المسجد عنه، كما يجب تنزيهه عن المخاط والبلغم بدائع. (الدر مع الرد، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، (۱/ ۶۵۹، ۶۶۰)، ط: سعيد)

☆ ويكره الوضوء في المسجد الا أن يكون فی موضع اتخذ لذلک، ولايصلی فيه وفی القدوری: كره ابوحنيفة وابو يوسف الوضوء فی المسجد، وقال محمد: لابأس به اذا لم يكن عليه قذر. (المحيط البرهانی، (۵/ ۳۰۰)، كتاب الإستحسان والكراهية، الفصل الثانی والثلاثون في المتفرقات)

وضو سے شیطان بھاگتا ہے

''شیطان بھاگتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۵۸/۲)

وضو سے گناہ جھڑ جاتے ہیں

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں ہے کہ وضو سے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں کہ جیسے درخت کے پتے (بعض موسم میں) جھڑ جاتے ہیں۔[1]

وضو سے گناہ معاف

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو کرے اور (سنن وآداب کی رعایت کرتے ہوئے) اچھی طرح وضو کرے تو اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے (بھی نکل جاتے ہیں)۔[2]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو

---

(۱) إذا توضأ العبد تحاط عنه ذنوبه كما تحاط ورق هذه الشجرة . هب سلمان . (كنز العمال : (۲۸۳/۹) رقم الحديث : ۲٦۰۳۰، حرف الطاء ، كتاب الطهارة من قسم الأقوال ، الباب الثاني في فضائل الوضوء ، ط: مؤسسة الرسالة .

☜ شعب الايمان للبيهقي : (۲۵٦/۳) رقم الحديث : ۲۳۸۲، الطهارات ، ط: مكتبة الرشد .

☜ تحفة الأحوذي : (۳۰/۱) أبواب الطهارة ، باب ماجاء في فضل الطهور ، ط: دار الكتب العلمية .

(۲) عن عثمان بن عفان رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من توضأ فأحسن الوضوء ، خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت أظفاره . (صحيح مسلم : (۱۲۵/۱) كتاب الطهارة ، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء ، ط: قديمي)

☜ مشكاة المصابيح : (ص : ۳۸) كتاب الطهارة ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي .

☜ مسند أحمد : (۵۱٦/۱) رقم الحديث : ۴۷٦ ، مسند عثمان بن عفان رضي الله عنه ، ط: مؤسسة الرسالة .

فرمایا: پھر فرمایا جو میری طرح وضو کرے گا اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔[1]

وضو صحیح ہونے کی شرطیں

وضو صحیح ہونے کی شرطیں یہ ہیں:

① تمام اعضاء پر پانی کا پہونچ جانا، اگر کوئی جگہ بال برابر بھی خشک رہ جائے گی تو وضو نہیں ہوگا۔

② جسم پر ایسی چیز کا نہ ہونا جس کی وجہ سے جسم پر پانی نہ پہونچ سکے۔ مثلاً وضو کے اعضاء پر چربی یا خشک موم لگا ہوا ہو، یا انگلی میں تنگ انگوٹھی ہو، تو وضو نہیں ہوگا۔

③ جن حالتوں میں وضو جاتا رہتا ہے، اور جو چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں وضو کی حالت میں ان چیزوں کا نہ ہونا، بشرطیکہ وہ آدمی معذور نہ ہو، معذور کا وضو ان حالتوں کے ساتھ بھی صحیح ہو جاتا ہے۔

جیسے کسی کو پیشاب کا مرض ہو، اور ہر وقت پیشاب کا قطرہ آتا رہتا ہے اور وضو کے بعد اکیلے میں فرض پڑھنے کا وقت نہیں ملتا ہے اور قطرہ آجاتا ہے، تو اس کا وضو اسی حالت میں درست ہے، حیض یا نفاس والی عورت وضو کرے تو وضو درست نہیں، جنبی وضو کرے تو وضو نہیں ہوگا، پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت وضو کرے تو وضو نہیں ہوگا۔[2]

[1] عن حمران مولیٰ عثمان بن عفان قال: رأيت عثمان بن عفان قاعدا في المقاعد فدعا بوضوء فتوضأ، ثم قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في مقعدي هذا توضأ مثل وضوئي هذا، ثم قال: من توضأ مثل وضوئي هذا غفر له ما تقدم من ذنبه. (سنن ابن ماجه: (ص: ٢٥) أبواب الطهارة، باب ثواب الطهور، ط: قديمي)

☆ صحيح ابن حبان: (٢/٧٥) رقم الحديث: ٣٦٠، كتاب البر والإحسان، ذكر الزجر عن الاغترار بالفضائل التي رويت للمرء على الطاعات، ط: مؤسسة الرسالة.

☆ كنز العمال: (٩/٣٢٣) رقم الحديث: ٢٦٧٩٦، حرف الطاء، كتاب الطهارة من قسم الأفعال، باب الوضوء، فضله، ط: مؤسسة الرسالة.

[2] فأما شروط صحة الوضوء فقط فمنها أن يكون الماء طهورا وقد تقدم بيان الطهور في =

وضو غسل کے بعد کرنا

"غسل کے بعد وضو کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۸۵/۲)

وضو غسل کے دوران ٹوٹ جاتا ہے

"غسل کے دوران وضو ٹوٹ جائے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۸۶/۲)

وضو قبر پر کرنا

"قبر پر وضو کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۳/۲)

وضو کا باقی ماندہ پانی

وضو کا باقی ماندہ پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد حضرت علی رضی

= "مباحث المياه "ويكفي أن يكون طهورا في ظن المتوضئ منه ومنها أن يكون المتوضئ مميزا فلا يصح وضوء صبي غير مميز وهذه صورة فرضية قد يحتاج إليها من يقول :إن الصبي يمنع من مس المصحف إذا لم يكن متوضئا ومنها أن لا يوجد حائل يمنع وصول الماء إلى العضو الذي يراد غسله فإذا كان على اليد أو الوجه أو الرجل أو الراس شيء يمنع وصول الماء إلى ظاهر الجلد فإن الوضوء لا يصح .مثلا إذا كان على العين عماص لا ينفذ منه الماء إلى الجلد .فإن الوضوء لا يصح وكذا إذا كان على الوجه أو اليد قطعة دهن جامدة أو قطعة شمع أو عجين أو نحو ذلك .فإن الوضوء لا يصح ومنها أن لا يوجد من المتوضئ ما ينافي الوضوء مثل أن يصدر منه ناقض للوضوء في أثناء الوضوء .فلو غسل وجهه ويديه مثلا ثم أحدث فإنه يجب عليه أن يبدأ الوضوء من أوله إلا إذا كان من أصحاب الأعذار الآتي بيانها فإذا كان مصابا بسلس البول ونزلت منه قطرة أو قطرات أثناء الوضوء فإنه لا يجب عليه استئناف الوضوء كما ستعرفه في مبحثه ..... ومنها نقاء المرأة من دم الحيض والنفاس فلايجب الوضوء على حائض ولانفساء ولايصح منهما بحيث إذا توضأت وهي حائض ثم ارتفع حيضها فإن وضوء ها لايعتبر لعدم صحته.(كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، المبحث الثاني (۳۹/۱) ط: داراحياء التراث)

ـ ردالمحتار، كتاب الطهارة،مطلب في اعتبارات المركب التام، (۸۸/۱)، ط:سعيد

ـ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۹/۱)، ط:سعيد.

اللہ عنہ نے وضو کیا اور وضو کا باقی ماندہ پانی کھڑے ہو کر پیا، میں نے تعجب کیا، مجھے دیکھا اور کہا تعجب مت کرو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا جو میں نے کیا۔[1]

---

(۱) أخبرنا إبراهيم بن الحسن المقسمي قال : أنبأنا حجاج قال : قال ابن جريج : حدثني شيبة أن محمد بن علي أخبره قال: أخبرني أبي علي، أنّ الحسين بن علي قال : دعاني أبي عليّ بوضوء فقربته له، فبدأ فغسل كفيه ثلاث مرات قبل أن يدخلهما في وضوئه، ثم مضمض ثلاثا واستنثر ثلاثا، ثم غسل وجهه ثلاث مرات، ثم غسل يده اليمنى إلى المرفق ثلاثا ثم اليسرى كذلك، ثم مسح برأسه مسحة واحدة، ثم غسل رجله اليمنى إلى الكعبين ثلاثا، ثم اليسرى كذلك، ثم قام قائمًا، فقال : ناولني فناولته الإناء الّذي فيه فضل وضوئه فشرب من فضل وضوئه قائمًا، فعجبت فلما رآني قال : لاتعجب، فإنّي رأيت أباك النّبي صلى الله عليه وسلم يصنع مثل ما رأيتني صنعت يقول لوضوئه هذا و شرب فضل وضوئه قائمًا. (سنن النسائي : (۲۸/۱) كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء، ط: قديمي)

☆ شرح معاني الآثار: (۳۳۰/۲) كتاب الكراهية، باب صفة الوضوء، ط: رحمانيه.

☆ إعلاء السنن : (۱۳۱/۱) كتاب الطهارة، باب استحباب شرب الماء الّذي فضل عن الوضوء قائمًا، ط: إدارة القرآن.

☆ مصنف عبد الرزاق : (۴۰/۱) رقم الحديث : ۱۲۳، كتاب الطهارة، باب الوضوء من غسله، ط: إدارة القرآن.

☆ مصنف ابن أبي شيبة : (۱٦/۱) رقم الحديث : ۵۳، كتاب الطهارات، في الوضوء كم هو مرة، ط : مكتبة الرشد، الرياض.

☆ السنن الكبرى للبيهقي : (۷۵/۱) كتاب الطهارة، جماع أبواب سنة الوضوء وفرضه، باب قراءة من قرأ وأرجلكم نصبًا وخفضًا، ط: دار الإشاعت.

☆ مسند أحمد : (۳۱۱/۲) رقم الحديث : ۱۰۵۰، مسند الخلفاء الراشدين، مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ط: مؤسسة الرسالة.

☆ جامع الترمذي: (۱۷/۱) أبواب الطهارة، باب في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد.

☆ سنن أبي داود : (۲۷/۱) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النّبي صلى الله عليه وسلم، ط: رحمانيه.

☆ شامي : (۱۳۰/۱) كتاب الطهارة، مطلب في الغرة والتحجيل، ط: سعيد.

☆ السعاية : (۱۸٦/۱) كتاب الطهارة، استحباب مسح الرقبة، ط: سعيد. =

وضو کا بچا ہوا پانی

وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجاء کرنا جائز ہے لیکن نہ کرنا بہتر ہے۔ (۱)

وضو کا بچا ہوا پانی پینے کا راز

☆ وضو کا بچا ہوا پانی پینے میں راز یہ ہے کہ جس طرح انسان جسم کے ظاہری اعضاء پر پانی ڈال کر ظاہری اعضاء کے گناہوں سے توبہ کرنے والا اور مغفرت کا طالب ہوتا ہے، ایسے ہی وضو کرنے والے کی طرف سے وضو کا بقیہ پانی پینے سے یہ اشارہ ہوتا ہے کہ اے میرے اللہ! جس طرح تو نے میرے ظاہر کو پاک کیا اسی طرح

= ⇐ صحيح ابن خزيمة : (۱/۱۰۱) رقم الحديث : ۲۰۲ ، كتاب الوضوء ، باب ذكر الدليل على انّ مسح النّبي صلى الله عليه وسلم على القدمين كان وهو طاهر لامحدث ، ط: المكتب الإسلامي، بيروت)

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه:قال: كان النبي ﷺ إذا أتى الخلاء أتيته بماء في تور أو ركوة فاستنجى ثم مسح يده على الأرض ثم أتيته بإناء آخر فتوضأ.(سنن أبي داود، كتاب الطهارة،باب الرجل يدلك يده بالأرض إذااستنجى،(۱/۱۸)، ط:رحمانيه.

⇐ (ثم أتيته بإناء آخر):ليتوضأ به (فتوضأ) بالماء . ليس المعنى أنه لا يجوز التوضؤ بالماء الباقي من الاستنجاء أو بالإناء الذي استنجى به . وإنما أتى بإناء آخر لأنه لم يبق من الأول شيء أو بقي قليل . والإتيان بالإناء الآخر اتفاقي كان فيه الماء فأتي به . وقال بعض العلماء : قد يؤخذ من هذا الحديث أنه يندب أن يكون إناء الاستنجاء غير إناء الوضوء .(عون المعبود،كتاب الطهارة،باب الرجل يدلك يده بالأرض إذااستنجى، (۱/٦٨)،ط:المكتبة السلفية بالمدينة المنورة.

⇐ مرعاة المفاتيح، كتاب الطهارة،باب الخلاء، الفصل الثاني،(۱/٦٦)،ط:ادارة البحوث الإسلامية.

⇐ ويستفاد من هذا الحديث فائدتان ... والثانية:أن يكون إناء الوضوء غير إناء الاستنجاء وهذا أيضاً مستحب فمن توضأ من الإناء الذي استنجى فيه جاز .(شرح أبي داود للعيني، كتاب الطهارة،باب الرجل يدلك يده بالأرض اذااستنجى ،(۱/۱۳۵، ۱۳٦)،ط:مكتبة الرشد.

⇐ بہشتی زیور، استنجے کا بیان، حصہ دوم، (ص:۱۲۸)، ط: میر محمد کتب خانہ۔

میرے باطن کو پاک اور صاف کردے۔ [1]

☆ وضو کے پانی میں ایک خاص طرح کی برکت اور نیک تاثیر پیدا ہوجاتی ہے، اس لئے وضو کا بچا ہوا پانی اگر پیاس ہو تو پی لینا چاہئے، اور یہ پانی کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے۔ [2]

وضو کا بقیہ پانی

وضو کے بقیہ پانی سے استنجاء اور استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے۔ [3]

---

(۱) (المصالح العقلیہ، باب الوضوء، (ص: ۲۳)، ط: دار الاشاعت.

(۲) وعن ابی حیة قال رأیت علیا توضأ فغسل کفیه حتی انقاهما ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا وذراعیه ثلاثا ومسح برأسه مرة ثم غسل قدمیه إلی الکعبین ثم قام فأخذ فضل طهوره فشربه وهو قائم ثم قال احببت أن اریکم کیف کان طهور رسول الله صلی الله علیه وسلم .رواه الترمذی والنسائی(مشکاة المصابیح، ص: ۴۶، کتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، الفصل الثانی،ط: قدیمی)

☆ قال ابن الملک: أما شرب فضله فلأنه ماء أدی به عبادة وهی الوضوء فیکون فیه برکة فیحسن شربه قائما تعلیما للأمة أن الشرب قائما جائز فیه.(مرقاة المفاتیح، کتاب الطهارة،باب سنن الوضوء، الفصل الثانی،(۲/۱۱۰)،ط: رشیدیه.

☆ وأن یشرب بعده من فضل وضوئه) کماء زمزم (مستقبل القبلة قائما) أو قاعدا وفیما عداهما یکره قائما تنزیها وعن ابن عمر کنا نأکل علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم ونحن نمشی ونشرب ونحن قیام ورخص للمسافر شربه ماشیا

وفی الرد :وفی السراج ولا یستحب الشرب قائما إلا فی هذین الموضعین فاستفید ضعف ما مشی علیه الشارح کما نبه علیه ح وغیره . (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، (۱/۱۲۹)، ط:سعید)

☆ البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۲۹)، ط:سعید

☆ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/۸)، ط:رشیدیة

(۳) بہشتی زیور، استنجے کا بیان، (ص: ۱۲۹-۱۲۸) دوسرا حصہ، ط: دار الاشاعت

☆ فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الطهارة، الباب الثالث، فصل اول، (۱/۱۳۸ و ۱۴۰)، ط:دار الاشاعت =

وضو کا بھی شیطان ہوتا ہے

وضو میں شریعت کے خلاف کام کرانے کے لئے جو شیطان مقرر ہے، اس کا نام ولہان ہے اس کا کام یہ ہے کہ وہ تین مرتبہ اچھی طرح دھونے کے بعد بھی وسوسہ ڈالتا ہے، کہ ابھی تک پاک نہیں ہوا، اچھی طرح پانی نہیں پہنچا وغیرہ، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وضو کرنے والا بار بار دھوتا رہتا ہے، تو یاد رہے کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے اس سے بچنا چاہیے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وضو کا بھی شیطان ہوتا ہے جسے ولہان کہا جاتا ہے، اس سے بچو، اس سے بچو۔ (۱)

وضو کا پانی

لوگوں کے وضو کے لئے جو پانی رکھا ہوا اس کو پینا درست ہے۔ (۲)

= ویتنزل علیکم من السماء ماء لیطهر کم به، دل بعبارته علی کون ماء المطر مطهرا و بدلالته علی کون سائر المیاه المطلقة مثله مطهرة مالم یعرض لها عارض یزیل ذلک الحکم عنها.
الحلبی الکبیر بالشرط الاول الطهارة من الحدث، فصل فی بیان احکام المیاه، (ص: ۷۷)، ط: مکتبه نعمانیه

⇐ وانظر أیضا تحت العنوان: "وضو کا بچا ہوا پانی"۔

(۱) عن ابي بن كعب رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: إنّ للوضوء شيطانًا يقال له: الولهان فاحذروه او قال: فاتقوه. (السنن الكبرى للبيهقي: (۱/۱۹۷) كتاب الطهارة، جماع أبواب الغسل من الجنابة، باب النهي عن الإسراف في الوضوء، ط: دار الإشاعت)

⇐ سنن ابن ماجه: (ص: ۳۴) أبواب الطهارة، باب ماجاء في القصد في الوضوء و كراهية التعدي فيه، ط: قديمي.

⇐ مشكاة المصابيح: (ص: ۴۷) كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، الفصل الثاني، ط: قديمي.

⇐ فاتقوا أي احذروا (وسواس الماء) قال الطيبي أي وسواسه، هل وصل الماء إلى أعضاء الوضوء أم لا؟ وهل غسل مرة أو مرتين؟ (مرقاة المفاتيح: (۲/۱۷۴) كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، الفصل الثاني، ط: دار الفكر)

(۲) فذكر أن ما سبل للوضوء يجوز الشرب منه وكان الفرق ان الشرب اهم لانه لاحياء النفوس=

وضو کا تیمم کب ٹوٹتا ہے؟

"تیمم جن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۲۹/۱)

وضو کا خلیفہ تیمم ہونے کی وجہ

"تیمم کو وضو اور غسل کا خلیفہ ٹھہرانے کی وجہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔

وضو کا طریقہ

☆اگر وضو کرنے کے لئے وضو خانہ بنا ہوا ہے تو اس پر بیٹھ کر اور اگر وضو خانہ بنا ہوا نہیں ہے تو برتن یا لوٹے میں پانی لے کر اونچے مقام پر قبلہ رو ہو کر بیٹھے (۱) اور دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں یہ وضو خالص اللہ تعالیٰ کی خوشی اور ثواب کے لئے کرتا ہوں، صرف بدن صاف کرنا، اور منہ ہاتھ دھونا مقصود نہیں۔ (۲)

= بخلاف الوضوء لان له بدلا فيأذن صاحبه بالشرب منه عادة لانه انفع. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم ،(۲۵۳/۱)، ط:سعيد)

○ حاشية الطحطاوى على الدر المختار، كتاب الطهارة، باب التيمم،(۱۳۳/۱)، ط:رشيدية

○ بہشتی زیور، کتاب الطہارة، پانی کے استعمال کے احکام، گیارھواں حصہ ،(۸۵۹/۱)، ط:دارالاشاعت

(۱)(والجلوس فى مكان مرتفع) تحرزا عن الماء المستعمل وعبارة الكمال:وحفظ ثيابه من المتقاطر وهى اشمل. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، آداب الوضوء،(۱۲۷/۱)، ط:سعيد)

○ (ومن الآداب ان يجلس المتوضى مستقبل القبلة عند غسل سائر الأعضاء......وان يكون جلوسه على مكان مرتفع.(حلبى كبير، آداب الوضوء، (ص: ۳۱)، ط:سهيل اكيڈمى.

○ حاشية الطحطاوى على المراقى، كتاب الطهارة، فصل فى آداب الوضوء أربعة عشر شيئا، (ص:۷۵)، ط:قديمى.

○ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الثالث ،(۹/۱)، ط:رشيدية

(۲)(البداية بالنية) اى نية عبادة لا تصح إلا بالطهارة كوضوء او رفع حدث او امتثال امر اصرحوا بانها بدونها ليس بعبادة ويأثم بتركها. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، مطلب الفرق بين النية والقصد والعزم، (۱۰۵/۱-۱۰۷)، ط:سعيد) =

☆ پھر "بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْإِسْلَام" پڑھ کر داہنے چلّو میں پانی لے اور دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک مل کر دھوئے، اسی طرح تین بار کرے۔ (۱)

☆ پھر داہنے ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر کلی کرے، اور مسواک کو داہنے ہاتھ میں اس طرح پکڑے کہ چھوٹی انگلی مسواک کے سرے پر اور انگوٹھا دوسرے سرے کے قریب رکھے، اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ہوں، اور اوپر کے دانتوں کو لمبائی میں داہنی طرف سے ملتا ہوا بائیں طرف لائے، پھر اسی طرح نیچے کے دانتوں کو لمبائی میں داہنی طرف سے مسواک سے ملتا ہوا بائیں طرف لائے، پھر مسواک کو منھ سے نکال کر نچوڑ ڈالے اور دھو کر پھر اسی طرح ملے، اسی طرح تین بار ملے، اور اس کے بعد دو دفعہ اور کلی کرے، تاکہ تین کلیاں پوری ہو جائیں، تین سے زیادہ بھی نہ ہوں، کلی اس طرح کرے کہ پانی حلق تک پہونچ جائے یعنی غرغرہ

= ⇐ فآداب الوضوء (الجلوس في مكان مرتفع ...... والنية) اى استصحابها كما في الفتح ولذا عبر بقوله باستصحابها إلى أن المنوى واحد، وهو امتثال الأمر مثلا. (حاشية الطحطاوى على المراقي، كتاب الطهارة، فصل في آداب الوضوء أربعة عشر شيئا، (ص: ٧٦)، ط: قديمى).

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (١/ ٢٣٣)، ط: سعيد

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (١/ ٨)، ط: رشيدية

(١) (وَسُنَنُهُ)...... (الْبُدَاءَةُ بِالنِّيَّةِ) ...... (وَ) الْبُدَاءَةُ (بِالتَّسْمِيَةِ) اى بأن يقول قبل الوضوء بسم الله العظيم، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْإِسْلَام ...... (وَ) الْبُدَاءَةُ (بِغَسْلِ الْيَدَيْنِ إلَى الرُّسْغَيْنِ). (درر الحكام شرح غرر الأفكار، كتاب الطهارة، (١/ ١٠)، ط: دار الكتب العلمية.

⇐ قوله (وسنته) ...... قوله (غسل يديه إلى رسغيه ابتداء) يعني غسل اليدين ثلاثا إلى رسغيه في ابتداء الوضوء سنة والرسغ منتهى الكف عند المفصل (كالتسمية) ...... ولفظها ...... بسم الله العظيم والحمد لله على دين الاسلام.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (١/ ١٦-١٧)، ط: سعيد

⇐ الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، (١/ ١١٠-١١١)، ط: سعيد

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (١/ ٦)، ط: رشيدية

کرے، اگر روزہ دار نہ ہو۔ [1]

☆ کلی کرتے وقت "بسم اللہ" اور کلمۂ شہادت پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھا جائے: "اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ، وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ"۔

☆ ناک میں پانی لیتے وقت "بسم اللہ" اور کلمۂ شہادت کے بعد یہ دعا پڑھا جائے: "اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَاتُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ"۔ [2]

---

(۱) (وغسل الفم) أى استيعابه ولذا عبر بالغسل أو للاختصار (بمياه) ثلاثة (والأنف) ببلوغ الماء المارن (بمياه) وهما سنتان مؤكدتان مشتملتان على سنن خمس الترتيب والتثليث وتجديد الماء وفعلهما باليمنى (والمبالغة فيهما) بالغرغرة ومجاوزة المارن (لغير الصائم) لاحتمال الفساد. (الدر المختار، كتاب الطهارة، مطلب فى منافع السواك، (۱/۱۱۵-۱۱۶)، ط:سعيد)

د البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۱)، ط:سعيد

د الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۶)، ط:رشيدية

(والسواك) سنة مؤكدة كما فى الجوهرة عند المضمضة وقيل قبلها وهو للوضوء عندنا إلا بأنه ..... والله ثلاث فى الأعالى وثلاث فى الأسافل (بمياه) ثلاثة

(و) ندب إمساكه (بيمناه) وكونه لينا مستويا بلا عقد فى غلظ الخنصر وطول شبر ويستاك عرضا لا طولا ..... ولا يقبضه بل ينصبه وإلا فخطر الجنون قهستانى ..... وعند فقده أو فقد أسنانه تقوم الخرقة الخشنة أو الأصبع مقامه كما يقوم العلك مقامه للمرأة مع القدرة عليه.

وفي الرد: قوله (وندب إمساكه بيمناه) ..... وفى البحر والنهر والسنة فى كيفية أخذه أن يجعل الخنصر أسفله والإبهام أسفل رأسه وباقى الأصابع فوقه كما رواه ابن مسعود. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱/۱۱۳-۱۱۵)، ط:سعيد

ﷺ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۰)، ط:سعيد

ﷺ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط:رشيدية

(۲) (و) من الآداب (أن يتشهد) أى يأتى بالشهادتين (عند غسل كل عضو) قال فى فتاوى الزاهدى: يسمى عند كل عضو ويقول: اشهد ان لا إله إلا الله واشهد أن محمدا عبده ورسوله (وأن يدعو) عند غسل كل عضو (بما جاء فى الآثار عن) السلف الصالحين فيقول بعد التسمية ..... اللهم اعنى على ذكرك وشكرك وتلاوة كتابك ..... وعند الاستنشاق ..... =

پھر داہنے ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر ناک میں اس طرح کہ نتھنوں کی جڑ تک پانی پہونچ جائے بشرطیکہ روزہ دار نہ ہو، اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے، اس طرح تین بار کرے اور ہر بار نیا پانی ہو۔[1]

☆ پھر دونوں ہاتھوں کے چلو میں پانی لے کر تمام منہ کو مل کر دھوئے، اس طرح کہ کوئی جگہ بال برابر بھی خشک نہ رہے۔[2]

پھر اگر احرام میں نہ ہو تو ڈاڑھی کا خلال بھی کرے اس طرح کہ داہنے ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر ڈاڑھی کی جڑ تک تر کرے اور ہاتھ کی پشت گردن کی طرف

= اللهم أرحني رائحة الجنة وارزقني من نعيمها ولا ترحني رائحة النار. (حلبي كبير، آداب الوضوء، (ص: ۳۱، ۳۲)، ط: سهيل اكيڈمي.

⇐ فيقول بعد التسمية عند المضمضة اللهم أعني على تلاوة القرآن وذكرك وشكرك وحسن عبادتك وعند الاستنشاق اللهم أرحني رائحة الجنة ولا ترحني رائحة النار.

(ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱۲۷/۱)، ط: سعيد)

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۹/۱)، ط: رشيدية

(۱) (و) من الآداب (أن يمضمض...... ويستنشق) أى يصعد الماء في أنفه (بيده اليمنى) لأنها من جملة الطهور (ويمتخط ويستنثر بيده اليسرى). (حلبي كبير، آداب الوضوء، (ص: ۳۲)، ط: سهيل اكيڈمي)

(وغسل الفم) أى استيعابه ولذا عبر بالغسل أو للاختصار (بمياه) ثلاثة (والأنف) ببلوغ الماء المارن (بمياه) وهما سنتان مؤكدتان مشتملتان على سنن خمس الترتيب والتثليث وتجديد الماء وفعلهما باليمنى (والمبالغة فيهما) بالغرغرة ومجاوزة المارن (لغير الصائم) لاحتمال الفساد. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، (۱۱۵/۱-۱۱۶)، ط: سعيد)

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۱/۱)، ط: سعيد

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني (۶/۱) ط: رشيدية

(۲) (غسل الوجه مرة وهو من مبدأ سطح جبهته الى أسفل ذقنه طولا وما بين شحمتي الأذنين عرضا فيجب غسل المياقي ومابين العذار والأذن) لدخوله في الحد. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في اعتبارات المركب التام، (۹۶/۱-۹۷)، ط: سعيد)

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۳/۱-۴)، ط: رشيدية

⇐ حلبي كبير، كتاب الطهارة، (ص: ۱۵)، ط: سهيل اكيڈمي

کر کے انگلیاں بالوں میں ڈال کر نیچے سے اوپر کی جانب لے جائے، اسی طرح دو مرتبہ اور منہ دھوئے اور ڈاڑھی کا خلال کرے تاکہ پورا منہ تین مرتبہ دُھل جائے اور تین بار ڈاڑھی کا خلال ہو جائے اور منہ دھوتے وقت "بسم اللّٰہ" اور کلمہ شہادت کے بعد یہ دعا پڑھتا جائے: "اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ". (۱)

☆ پھر داہنے چلو میں پانی لے کر دائیں ہاتھ کی کہنی تک بہادے، اور مل کر دھوئے کہ ایک بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہ جائے، اگر انگلی میں انگوٹھی ہے تو اس کو حرکت دیدے اگرچہ انگوٹھی ڈھیلی ہو۔

اسی طرح عورت اپنے چھلوں، کنگن، چوڑی وغیرہ کو حرکت دے، اسی طرح

---

(۱) (وتخليل اللحية) لغير المحرم بعد التثليث ويجعل ظهر كفه إلى عنقه قوله (لغير المحرم) أما المحرم فمكروه، نهر. قوله (بعد التثليث) أى تثليث غسل الوجه، إمداد. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، مطلب فى منافع السواک، (۱/۱۱۷)، ط: سعيد)

☆ (قوله: ويجعل ظهر كفه) فى المنح: وكيفيته على وجه السنة أن يدخل أصابع اليد فى فروجها التى بين شعراتها من أسفل إلى فوق بحيث يكون كف اليد الخارج وظهرها إلى المتوضئ اهـ. (حاشية الطحطاوى على الدر المختار، كتاب الطهارة، (۱/۷۱)، ط: المكتبة العربية.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/۲۲) ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط: رشيدية

(و) من الآداب (أن يتشهد) أن يأتى بالشهادتين (عند غسل كل عضو ...... وأن يدعو) عند غسل كل عضو (بما جاء من الآثار عن) السلف الصالحين فيقول .... عند غسل الوجه: اللهم بيض وجهى يوم تبيض وجوه وتسود وجوه. (حلبى كبير، آداب الوضوء، ص: ۳۱، ۳۲)، ط: سهيل اكيدمى)

☆ وعند غسل الوجه اللهم بيض وجهى يوم تبيض وجوه وتسود وجوه رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۲۷)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/۹)، ط: رشيدية

دومرتبہ دا ہنی ہاتھ کواور دھوئے پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھوئے۔ (۱)

اور داہنا ہاتھ دھوتے وقت "بسم اللہ" اور کلمۂ شہادت کے بعد یہ دعا پڑھتا جائے: "اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِيَمِيْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا يَّسِيْرًا".

اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت "بسم اللہ" اور کلمۂ شہادت کے بعد یہ دعا پڑھے: "اَللّٰهُمَّ لَاتُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَامِنْ وَرَاءِ ظَهْرِیْ". (۲)

☆ پھر دونوں ہاتھوں کو پانی میں تر کر کے پورے سر کا مسح اس طرح کرے کہ

---

(۱) (فرض الوضوء......غسل الوجه مرة) ......(وَالْيَدَيْنِ ......فَرَادَى) وَكَيْفِيَّتُهُ عَلَى مَا فِي الْكَافِي وَغَيْرِهِ: أَنْ يأخذ الماء بشماله ويصب على يمينه ثلاثا ثم يأخذ بيمينه ويصب على اليسرى كذلك .(مرة بالمرفقين)وهو ملتقى عظم العضد،والذراع.(درر الحكام شرح غرر الأفكار، كتاب الطهارة،(۱/۶،۹)ط:دار إحياء الكتب العربية.

☆ (وَالثَّانِي:غَسْلُ الْيَدَيْنِ) وَالْمِرْفَقَانِ يَدْخُلَانِ فِي الْغَسْلِ عِنْدَ عُلَمَائِنَا الثَّلَاثَةِ ...... وَفِي مَجْمُوعِ النَّوَازِلِ تَحْرِيكُ الْخَاتَمِ سُنَّةٌ إنْ كَانَ وَاسِعًا وَفَرْضٌ إنْ كَانَ ضَيِّقًا بِحَيْثُ لَمْ يَصِلْ الْمَاءُ تَحْتَهُ. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول في فرائض الوضوء، (۱/۳)، ط:رشيديه.

☆ ومن آدابه......... وتحريك خاتمه الواسع،ومثله القرط،وكذا الضيق إن علم وصول الماء وإلا فرض.(الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، مطلب الفرض أفضل من النفل إلا في مسائل،(۱/۱۲۶)،ط:سعيد.

☆ وَمِنْهَا (أي من سنن الوضوء) تَكْرَارُ الْغَسْلِ ثَلَاثًا فِيمَا يُفْرَضُ غَسْلُهُ نَحْوَ الْيَدَيْنِ وَالْوَجْهِ وَالرِّجْلَيْنِ. كَذَا فِي الْمُحِيطِ.(الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء،الفصل الثاني في سنن الوضوء،(۱/۷)،ط:رشيديه.

(۲) (و)من الآداب(أن يتشهد)أن يأتي بالشهادتين(عند غسل كل عضو)......وأن يدعو عند غسل كل عضو(بما جاء في الآثار عن) السلف الصالحين فيقول......عند غسل اليد اليمنى اللهم اعطني كتابي بيميني وحاسبني حسابا يسيرا وعند غسل اليد اليسرى اللهم لاتعطني كتابي بشمالي ولا من وراء ظهري.(حلبي كبير،آداب الوضوء،(ص: ۳۱،۳۲)،ط:سهيل اكيڈمی. طرد المحتار، كتاب الطهارة،مطلب في مباحث الاستعانة في الوضوء بالغير، (۱/۱۲۷)، ط:سعيد.

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/۹)، ط:رشيدية.

دونوں ہتھیلیوں کو انگلیوں سمیت سر کے اگلے حصے پر رکھ کر آگے سے پیچھے لے جائے اور پیچھے سے آگے لے آئے، اور ان ہی ہاتھوں سے (اگر خشک نہ ہو گئے ہوں اور اگر خشک ہو گئے ہوں تو دوسری دفعہ پانی میں تر کر کے) کانوں کا مسح اس طرح کرے کہ چھوٹی انگلی دونوں کانوں کے سوراخ میں ڈالے اور سر کا مسح کرتے وقت "بسم اللّٰہ" اور کلمۂ شہادت کے بعد یہ دعا پڑھے: "اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّ عَرْشِکَ"۔ (۱)

(۱) (ومسح كل رأسه مرة) مستوعبة فلو تركه وداوم عليه أثم.
قوله (مستوعبة)...... وتكلموا في كيفية المسح والأظهر ان يضع كفيه وأصابعه على مقدم رأسه ويمدهما إلى القفا على وجه يستوعب جميع الرأس ثم يمسح أذنيه بأصبعيه اهـ (الدر المختار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۲۰-۱۲۱)، ط: سعيد)
☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۶)، ط: سعيد
☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/ ۷)، ط: رشيدية
☆ (وأذنيه) معا ولو (بمائه) لكن لو مس عمامته فلا بد من ماء جديد
وفي الرد: قوله (وأذنيه) أي باطنهما بباطن السبابتين وظاهرهما بباطن الإبهامين قهستاني قوله (معا) أي فلا تيامن فيهما كما سيذكره قوله (ولو بمائه) قال في الخلاصة لو أخذ للأذنين ماء جديدا فهو حسن وذكره منلا مسكين رواية عن أبي حنيفة
(قوله: لكن...... إلخ) ذكره في شرح المنية، ولعله محمول على ما إذا انعدمت البلة بمس العمامة، قال في الفتح: وإذا انعدمت البلة لم يكن بد من الأخذ. اهـ (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۲۱-۱۲۲)، ط: سعيد)
☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۶)، ط: سعيد
☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/ ۷)، ط: رشيدية
☆ (و) من الآداب (أن يتشهد) أي يأتي بالشهادتين (عند غسل كل عضو)...... وأن يدعو) عند غسل كل عضو (بما جاء في الآثار عن) السلف الصالحين فيقول...... عند مسح الرأس اللهم حرم شعري وبشري على النار وأظلني تحت ظل عرشك يوم لاظل إلا ظلك. (حلبي كبير، آداب الوضوء، (ص: ۳۱، ۳۲)، ط: سهيل اكيڈمي.
☆ وعند مسح رأسه: اللهم أظلني تحت عرشك يوم لا ظل إلا ظل عرشك. (شامي، كتاب الطهارة، مطلب في مباحث الاستعانة في الوضوء بالغير، (۱/ ۱۲۷)، ط: سعيد. =

اور سر کا مسح ایک ہی بار کرے، باقی اعضاء کے مانند تین بار نہ کرے۔[1]

اور کانوں کے مسح کے وقت "بسم اللہ" اور کلمۂ شہادت کے بعد یہ دعا پڑھے: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ". [2]

☆ پھر دائیں ہاتھ سے دائیں پیر پر پانی ڈالے، اور بائیں ہاتھ سے تین بار دھوئے، اور ہر بار اس کی انگلیوں کا بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کرتا جائے، اور خلال دائیں پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے، پھر بایاں پیر تین بار دھوئے، اور ہر بار اس کی انگلیوں کو بھی بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کرتا جائے، اور بائیں پیر کے انگوٹھے سے شروع کرے، اور دایاں پیر دھوتے وقت "بسم اللہ" اور کلمۂ شہادت کے بعد یہ دعا پڑھے: "اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ".

= ☜ الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثالث في المستحبات، (۹/۱)، ط: رشيديه.

(۱) (ومكروهه لطم الوجه)...... (وتثليث المسح بماء جديد) أما بماء واحد فمندوب لو مسنون. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في التمسح بمنديل، (۱/۱۳۱-۱۳۳)، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۹/۱)، ط: سعيد

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الرابع، (۹/۱)، ط: رشيدية

(۲) والتسمية عند غسل كل عضو والدعاء بالوارد عنده. قوله: والتسمية)...... وزاد في المنية التشهد.

(قوله: والدعاء بالوارد فيقول بعد التسمية...... عند مسح رأسه اللهم أظلني تحت عرشك يوم لا ظل إلا ظل عرشك وعند مسح أذنيه اللهم اجعلني من الذين يستمعون القول فيتبعون أحسنه وعند مسح عنقه اللهم أعتق رقبتي من النار. (الدر مع الرد، كتاب الطهارة، مطلب في مباحث الاستعانة في الوضوء بالغير، (۱۲۷/۱)، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۹/۱)، ط: رشيدية.

☜ حلبي كبير، آداب الوضوء، (ص: ۳۲،۳۱)، ط: سهيل اكيدمي.

اور بایاں پیر دھوتے وقت "بسم اللّٰہ" اور کلمۂ شہادت کے بعد یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ". (۱)

اب وضو تمام ہو چکا ہے، اگر کوئی مجبوری اور عذر نہیں ہے تو وضو خود ہی کرے کسی دوسرے سے نہ کرائے اور ایک عضو دھونے کے بعد خشک ہونے سے پہلے فوراً دوسرا عضو دھو ڈالے، اگر برتن یا لوٹے سے وضو کرنے کے بعد کچھ پانی بچ جائے تو

---

(۱) ومن السنّة عند غسل الرجلين أن يأخذ الإناء بيمينه ويصبه على مقدم رجله الأيمن ويدلكه بيساره، فيغسلها ثلاثا، ثم يفيض الماء على مقدم رجله الأيسر ويدلكه بيساره. (المحيط البرهاني، كتاب الطهارات، الفصل الأول في الوضوء، نوع منه في بيان سنن الوضوء وآدابه، (۱/ ۱۷۷، ۱۷۸)، ط: ادارة القرآن.

☆ في بداية الهداية من آداب الوضوء: ثم اغسل رجلك اليمنى مع الكعبين، وتخلل بخنصر يدك اليسرى أصابع رجلك اليمنى مبتدئا من خنصرها حتى تختم الخنصر اليسرى، ويدخل الاصبع من أسفل. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول في الوضوء، نوع منه في بيان سنن الوضوء وآدابه، (۱/ ۲۲۴)، ط: مكتبه فاروقيه.

☆ فتح القدير، كتاب الطهارات، (۱/ ۲۶)، ط: رشيديه.

☆ والثالث غسل الرجلين، ويدخل الكعبان في الغسل عند علمائنا الثلاثة والكعب هو العظم الناتئ في الساق الذي يكون فوق القدم، كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول، (۱/ ۵)، ط: رشيدية)

☆ الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه إلى ثلاثة أقسام، (۱/ ۹۸)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۳)، ط: سعيد

والتسمية عند غسل كل عضو والدعاء بالوارد عنده.

قوله: (والتسمية)...... وزاد في المنية التشهد...... وعند غسل رجله اليمنى اللهم ثبت قدمي على الصراط يوم تزل الأقدام وعند غسل اليسرى اللهم اجعل ذنبي مغفورا وسعيي مشكورا وتجارتي لن تبور (ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في مباحث الاستعانة في الوضوء بالغير، (۱/ ۱۲۷)، ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/ ۹)، ط: رشيدية

☆ حلبي كبير، آداب الوضوء، (ص: ۳۱، ۳۲)، ط: سهيل اكيدمى.

پیاس ہونے کی صورت میں کھڑے ہوکر پی لے۔ (۱)

پھر کلمۂ شہادت پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ (۲)

(۱) (والولاء) بكسر الواو غسل المتأخر أو مسحه قبل جفاف الأول بلا عذر حتى لو فنى ماؤه فمضى لطلبه لا بأس به ومثله الغسل والتيمم. (الدر المختار، كتاب الطهارة، (۱/۱۲۲-۱۲۳)، ط:سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۷)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۸)، ط:رشيدية

☆ وأن يشرب بعده من فضل وضوئه (كماء زمزم (مستقبل القبلة قائما) أو قاعدا وفيما عداهما يكره قائما تنزيها وعن ابن عمر كنا نأكل على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نمشي ونشرب ونحن قيام ورخص للمسافر شربه ماشيا

وفي الرد :وفي السراج ولا يستحب الشرب قائما إلا في هذين الموضعين فاستفيد ضعف ما مشى عليه الشارح كما نبه عليه ح وغيره. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة،مطلب في مباحث الشرب قائما، (۱/۱۲۹)، ط:سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۹)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/۸)، ط:رشيدية

☆ (ومن آدابه) ...... (وعدم الاستعانة بغيره) إلا لعذر وأما استعانته عليه الصلاة والسلام بالمغيرة فلتعليم الجواز.

وحاصله أن الاستعانة في الوضوء ان كانت بصب الماء أو استقائه أو احضاره فلا كراهة بها أصلا ولو بطلبه وان كانت بالغسل والمسح فتكره بلا عذر. (الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة،مطلب في مباحث الاستعانة في الوضوء بالغير، (۱/ ۱۲۷-۱۲۶)، ط:سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۸)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/۸)، ط:رشيدية

(۲) (ومن الآداب أن يقول عند تمامه) أي تمام الوضوء......(اللهم اجعلني من =

یہی وضو ہے کہ جس کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ اگر کوئی میرا جیسا وضو کرے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (۱)

☆ وضو کے بعد سورۂ "انا انزلنا" پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں، بعض مشائخ کرام کے معمولات میں اس کا اور بعض دیگر دعائیں پڑھنے کا ذکر ملتا ہے، اس لئے اس کا التزام کرنا اور مستحب سمجھنا درست نہیں، باقی اگر مستحب اور سنت سمجھ کر نہ پڑھے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (۲)

= التوابین...... واجعلنی من المتطهرین واجعلنی من عبادک الصالحین واجعلنی من الذین لاخوف علیهم ولاهم یحزنون. (حلبی کبیر، آداب الوضوء، (ص: ۳۵)، ط: سهیل اکیڈمی.

☆ شامی، کتاب الطهارة، مطلب فی بیان ارتقاء الحدیث الضعیف...... الخ، (۱/ ۱۲۸، ۱۲۹)، ط: دار الفکر بیروت.

☆ روح البیان، سورة المائدة، الآیة: ۶، (۲/ ۳۵۲)، ط: دار الفکر بیروت.

(۱) وعنه (عثمان رضی الله عنه) انه توضأ...... ثم قال: رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ نحو وضوئی هذا ثم قال: من توضأ وضوئی هذا ثم یصلی رکعتین لایحدث نفسه فیها بشیء إلا غفرله ما تقدم من ذنبه. (مشکاة المصابیح، کتاب الطهارة، (ص: ۳۹)، ط: قدیمی.

☆ الصحیح للبخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، (۱/ ۲۷، ۲۸)، ط: قدیمی.

☆ الصحیح لمسلم، کتاب الطهارة، باب صفة الوضوء وکماله، (۱/ ۱۱۹، ۱۲۰)، ط: قدیمی.

(۲) وروی أیضا من قرأ إنا أنزلنا علی أثر الوضوء مرة کتبه الله من الصدیقین ومن قرأها مرتین کتبه الله من الشهداء ومن قرأها ثلث مرات یحشره الله تعالی مع الأنبیاء انتهی، وفی المصنوع فی معرفة الموضوع لعلی القاری حدیث من قرأ فی الفجر بألم نشرح وألم تر لم یرمد. قال السخاوی لا أصل له، وکذا قراءة إنا أنزلنا عقیب الوضوء لاأصل له وهو مفوت سنة وأراد السخاوی لاأصل له فی المرفوع وإلا فقد ذکره أبو اللیث السمرقندی وهو إمام جلیل وأما قوله هو مفوت سنة أی سنة الوضوء ولیس له سنة مستقلة کما حققه الغزالی وإنما یستحب أن یصلی بعد کل وضوء ولم یشترط أحد فوریة صلاة بعده وینافی قراءة سورة وغیرها انتهی، وفی الحلیة: سئل عن أحادیث ذکرها أبو اللیث فی مقدمته فی فضل قراءة سورة القدر بعد الوضوء شیخنا الحافظ ابن حجر العسقلانی، فأجاب بأنه لم یثبت منها شیء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم لامن قوله ولافعله والعلماء یتساهلون فی ذکر الحدیث الضعیف والعمل به فی فضائل الأعمال، انتهی. (السعایة، کتاب الطهارة، (۱/ ۱۸۳)، ط: سعید). =

☆وضو کرنے کے بعد کلمۂ شہادت پڑھتے وقت آسمان کی طرف دیکھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

☆وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے یہ دعا پڑھے: "سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُاَنْ لَااِلٰهَ اِلَّااَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ"۔ [۱]

☆جو شخص وضو کرتے ہوئے مذکورہ دعائیں پڑھتا ہے اس کے لئے مغفرت کا ایک پرچہ لکھ کر اور پھر اس پر مہر لگا کر رکھ دیا جاتا ہے، قیامت کے دن تک اس کی مہر نہ توڑی جائے گی۔ [۲]

= ⇐ حلبی کبیر، آداب الوضوء، (ص: ۳۶)، ط: سہیل اکیڈمی.

⇐ حاشیہ امداد الفتاوی، کتاب الطھارۃ، عنوان: وضو کے بعد (انا انزلنا) پڑھنا"، ط: دارالعلوم کراچی.

(۱) عن عقبة بن عامر الجهني رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه...... قال عند قوله: فأحسن الوضوء ثم رفع نظره إلى السماء. (سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب يقول الرجل إذا توضأ، (۱/ ۲۶)، ط: امدادیہ ملتان.

⇐ مسند أحمد برقم الحديث: ۱۲۱ مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه، (۱/ ۱۹)، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.

⇐ وزاد في المنية: وأن يقول بعد فراغه: سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك، وأشهد أن محمدا عبدك ورسولك ناظرا إلى السماء. (شامي، كتاب الطهارة، مطلب في بيان ارتقاء الحديث الضعيف إلى مرتبة الحسن، (۱/ ۱۲۸) ط: سعيد.

⇐ حلبی کبیر، آداب الوضوء، (ص: ۳۵)، ط: سہیل اکیڈمی.

(۲) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من توضأ فأسبغ الوضوء، ثم قال عند فراغه من وضوئه: سبحانك اللهم وبحمدك، أشهد أن لا إله إلا أنت، أستغفرك اللهم وأتوب إليك، ختم عليها بخاتم فوضعت تحت العرش فلم يكسر إلى يوم القيامة. (عمل اليوم والليلة لابن السني، رقم الحديث: ۳۰، باب مايقول إذا فرغ من وضوئه، (ص: ۳۱)، ط: دار القبلة للثقافة الإسلامية.

⇐ مصنف عبدالرزاق برقم الحديث: ۶۰۲۳، كتاب فضائل القرآن، باب تعليم القرآن وفضله، (۳/ ۳۷۷)، ط: ادارة القرآن. =

وضو کا فائدہ

☆ جب وضو کے بعد طہارت کی کیفیت نفس میں مضبوط اور راسخ ہو جاتی ہے، تو ہمیشہ کے لئے فرشتہ والے نور کا ایک شعبہ اس میں ٹھہر جاتا ہے، اور بہیمیت اور جانور پنے کی تاریکی کا حصہ مغلوب ہو جاتا ہے۔

☆ گناہ اور سستی کی وجہ سے جو روحانی نور اور سرور اعضاء سے سلب ہو جاتا ہے، وضو کرنے سے وہ روحانی نور و سرور دوبارہ ان اعضاء میں لوٹ آتا ہے، یہی روحانی نور قیامت کے دن وضو کے اعضاء پر واضح اور نمایاں طور پر چمکے گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن میدان حشر میں میری امت جب آئے گی تو وضو کے آثار سے ان کے ہاتھ، پاؤں اور چہرے روشن ہوں گے، اس لئے تم میں سے جو کوئی اپنی روشنی بڑھا سکے وہ بڑھائے۔"[1]

= ت: كنز العمال، رقم الحديث: ٢٦٠٨٠، حرف الطاء، كتاب الطهارة من قسم الأقوال، الفصل الثاني: في آداب الوضوء، (٢٩٧/٩)، ط: مؤسسة الرسالة.

ث اتحاف السادة المتقين، كتاب أسرار الطهارة، كيفية الوضوء، (٣٦٨/٢)، ط: مؤسسة التاريخ العربي.

(١) وإذا استقرت في النفس وتمكنت منها تقررت فيها شعبة من نور الملائكة، وانقهرت شعبة من ظلمة البهيمية وهو معنى كتابة الحسنات وتكفير الخطايا، وإذا جعلت رسما نفعت من غوائل الرسوم، وإذا حافظ صاحبها على ما فيها من هيآت يؤاخذ الناس بها أنفسهم عند الدخول على الملوك وعلى النية المستصحبة والأذكار نفعت من سوء المعرفة، وإذا عقل الإنسان أن مله كماله، فآداب جوارحه حسبما عقل من غير داعية حسية وأكثر من ذلك كانت تمرينا على انقياد الطبيعة للعقل والله أعلم. (حجة الله البالغة، القسم الأول، المبحث الخامس، باب أسرار الوضوء والغسل، (١٣٦/١)، ط: دار الجيل.)

ت أقول: النظافة المؤثرة في جلاء النفس تقدس النفس وتلحقها بالملائكة، وتنسي كثيرا من الحالات الدنسية، فجعلت خاصيتها خاصية للوضوء الذي هو شبحها ومظنتها وعنوانها. قوله صلى الله عليه وسلم: إن أمتي يدعون يوم القيامة غراً محجلين من آثار الوضوء، فمن استطاع منكم أن يطيل غرته فليفعل. (حجة الله البالغة، القسم الثاني: في بيان أسرار ما جاء عن النبي صلى الله عليه وسلم من أبواب الطهارة، صفة الوضوء، (٢٩٥/١)، ط: دار الجيل. =

وضو کامل کرنا ضروری ہے

اگر جماعت ہو رہی ہے تب بھی وضو کامل طور پر کرے، وضو کی سنتوں کو پورا کرنا ضروری ہے، اگرچہ جماعت ختم ہو جائے۔ (۱)

وضو کرتے وقت مسواک کرنا

وضو کرتے وقت مسواک کرنا سنت ہے، خواہ وضو پر وضو کیا جائے یا وضو نہ ہونے کی صورت میں وضو کیا جائے۔ (۲)

= وحدثنی هارون بن سعید الأیلی حدثنی ابن وهب قال أخبرنی عمرو بن الحارث عن سعید بن أبی هلال عن نعیم بن عبد الله أنه رأى أبا هریرة یتوضأ فغسل وجهه ویدیه حتى كاد یبلغ المنكبین ثم غسل رجلیه حتى رفع إلى الساقین ثم قال سمعت رسول الله صلى الله علیه وسلم. یقول إن أمتی یأتون یوم القیامة غرا محجلین من أثر الوضوء فمن استطاع منكم أن یطیل غرته فلیفعل. (الصحیح لمسلم، كتاب الطهارة، باب استحباب اطالة الغرة و التحجیل فی الوضوء، (۱/۱۵۹)، ط: رحمانیة)

(۱) ..... فقال رسول الله صلى الله علیه وسلم: ویل للأعقاب من النار اسبغوا الوضوء. (الصحیح لمسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلین بكمالهما، (۱/۱۵۸)، ط: رحمانیة)

ﷺ أی اتموه باتیان جمیع فرائضه وسننه واكملوا واجباته.. (مرقاة المفاتیح شرح المشكاة، كتاب الطهارة، باب ، الفصل، (۱/۳۱۰)، ط: المكتب الاسلامی)

⇦ عن عبد الله بن عمر قال رجعنا مع رسول الله صلى الله علیه وسلم من مكة الى المدینة حتى اذا كنا بماء بالطریق تعجل قوم عند العصر فتوضؤا وهم عجال فانتهینا الیهم واعقابهم تلوح لم یمسها الماء فقال رسول الله صلى الله علیه وسلم ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء. (مشكاة المصابیح، كتاب الطهارة باب سنن الوضوء، الفصل، (۱/۳۶)، ط: قدیمی)

(۲) والسواک معطوفا على ما قبله ...... ثم قیل إنه مستحب لأنه لیس من خصائص الوضوء وصححه الزیلعی وغیره وقال فی الفتح إنه الحق لكن فی شرح المنیة الصغیر وقد عده القدوری والأكثرون من السنن وهو الأصح اهـ قلت وعلیه المتون... (وهو للوضوء عندنا) أی سنة للوضوء. (رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب فی دلالة المفهوم، (۱/۱۱۳)، ط: سعید)

ﷺ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۰)، ط: سعید

ﷺ مرقاة المفاتیح، كتاب الطهارة، باب السواک، الفصل الأول، (۱/۸۱)، ط: رشیدیة

وضو کرتے ہوئے قبلہ کی طرف تھوکنا

"تھوکنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۱۹/۱)

وضو کرسکتا ہے غسل نہیں کرسکتا

جو مریض وضو کرسکتا ہے مگر عذر یا بیماری کی وجہ سے غسل نہیں کرسکتا تو وہ پانی سے وضو کرے اور غسل کے لئے تیمم کرے۔ (۱)

وضو کر کے سونے کی فضیلت

"سوتے وقت وضو کی فضیلت" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۹/۱)

وضو کر کے مسجد جانا

گھر سے وضو کر کے نماز کے لئے چلنے والے کو چلتے ہی نماز کا ثواب ملنا شروع ہو جاتا ہے، جیسے مسجد میں نماز کا انتظار کرنے سے نماز کا ثواب ملتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص وضو کر کے گھر سے چل کر مسجد آتا ہے، تو وہ گویا نماز میں ہوتا ہے۔ (۲)

---

(۱) ويجوز التيمم اذا خاف الجنب اذا اغتسل بالماء ان يقتله البرد او يمرضه هذا اذا كان خارج المصر اجماعا فان كان في المصر فكذا عند ابي حنيفة خلافا لهما والخلاف فيما اذا لم يجد ما يدخل به الحمام فان وجد لم يجز اجماعا وفيما اذا لم يقدر على تسخين الماء فان قدر لم يجز، هكذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۲۸/۱)، ط:رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمم ومن لا يجوز، (۲۳۳/۱)، ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۳۳/۱)، ط:سعيد

(۲) وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا توضأ احدكم في=

اس سے معلوم ہوا کہ گھر سے وضو کر کے نماز کے لئے آنا مسجد میں آ کر وضو کرنے سے افضل اور بہتر ہے، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کل لوگ مسجد میں آ کر وضو کرنے کے عادی ہو گئے ہیں، اور گھر سے باوضو آنے کی فضیلت سے محروم ہو رہے ہیں، کاش اس نقصان کا احساس کر لیتے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

وضو کر کے مسجد جانے پر اللہ خوش ہوتا ہے

"اللہ خوش ہوتا ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۷/۱)

وضو کر کے مسجد جانے کی فضیلت

"باوضو مسجد جانے کی فضیلت" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۷/۱)

وضو کرنا چاندی کے برتن سے

"سونے کے برتن سے وضو کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤٢٧/١)

وضو کرنا چاندی کے لوٹے سے

"سونے کے برتن سے وضو کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤٢٧/١)

= بينه ثم أتى المسجد كان في الصلاة حتى يرجع الحديث . (الترغيب والترهيب : (۸۳/۱) رقم الحديث : ۴۵۴ ، كتاب الصلاة ، الترهيب من البصاق في المسجد الخ ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

ت صحيح ابن خزيمة : (۲۲۶/۱) رقم الحديث : ۴۳۹ ، كتاب الصلاة ، باب النهي عن التشبيك بين الأصابع عند الخروج ، ط: المكتب الإسلامي ، بيروت

ب المستدرك على الصحيحين للحاكم : (۳۲۲/۱) رقم الحديث : ۷۴۴ ، كتاب الطهارة ، ومن كتاب الإمامة وصلاة الجماعة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

وضو کرنا سونے کے برتن سے

"سونے کے برتن سے وضو کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۴۲۷)

وضو کرنا سونے کے لوٹے سے

"سونے کے برتن سے وضو کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۴۲۷)

وضو کرنا مستحب ہے ان موقعوں پر

مندرجہ ذیل امور کو ادا کرنے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے:

① دعا سے قبل وضو کرنا مستحب ہے، ② سونے سے پہلے، ③ جنبی کے لئے کھانے پینے اور سونے سے پہلے، ④ جنابت میں غسل کرنے میں تاخیر ہونے کی صورت میں، ⑤ جنابت کے بعد دوبارہ ہمبستری کرنے سے پہلے، ⑥ نیند سے بیدار ہونے کے بعد، ⑦ ہر نماز کے آغاز میں جب کہ پہلے سے باوضو ہو تو وضو کرنا، ⑧ زبانی طور پر قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے، اور قرآن مجید کو ہاتھ سے پکڑ کر پڑھنے کے لئے وضو کرنا واجب ہے، اگر پہلے سے وضو نہیں ہے، ⑨ حدیث پاک کے سبق اور اس کی روایت کے لئے، ⑩ نکاح کے خطبہ سے پہلے، ⑪ قبر اطہر کی زیارت سے پہلے، ⑫ مسجد نبوی میں داخل ہونے سے پہلے، ⑬ وقوف عرفہ کے لئے، ⑭ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے سے پہلے، ⑮ غصہ آنے کے وقت، ⑯ جنازہ اٹھا کر آنے کے بعد، ⑰ غیبت اور ہر گناہ کے بعد۔

ان تمام موقعوں پر وضو کرنا مستحب ہے۔[1]

---

[1] باب الوضوء عند الدعا، فيه ابو موسى قال: دعا النبي صلى الله عليه وسلم بماء فتوضا به، ثم رفع يديه، فقال: اللّٰهم اغفر لعبيد ابي عامر، ورأيت بياض ابطيه، فقال: اللّٰهم اجعله يوم القيامة فوق كثير من خلقك من الناس. قال المؤلف: فيه استعمال الوضوء عند الدعاء، وعند=

وضو کرنے کو ہر حال میں لازم سمجھنا

بعض لوگ ایسے بیمار ہوتے ہیں کہ پانی استعمال کرنا ان کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے یا بیماری میں اضافہ کا سبب بنتا ہے، اس حالت میں تیمم کرنا جائز ہوتا ہے، لیکن اس کے باوجود تیمم نہیں کرتے، وضو ہی کرتے ہیں چاہے مرض بڑھنے کی وجہ سے جان بھی نکل جائے، یہ غلو ہے، اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے دی ہوئی سہولت کو قبول نہ کرنا گستاخی اور بے ادبی ہے، کیونکہ جس طرح وضو کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، تیمم کرنا بھی اللہ کا حکم ہے، بندہ کا کام اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہے، دل کی چاہت اور صفائی کو دیکھنا نہیں، بندگی اس بات کا نام ہے کہ جس وقت اللہ کی جانب سے جو حکم ہو دل و جان سے اس کی اطاعت کرے۔[1]

= ذكر الله، وذلك من كمال أحوال الداعي والذاكر، ومما يرجى له به الإجابة لتعظيمه لله تعالىٰ وتنزيهه له حين لم يذكره إلا على طهارة (شرح البخاري لابن بطال: (١٢٣/١٠) كتاب الوضوء، باب الوضوء عند الدعاء، ط: مكتبة الرشد)

: والقسم الثالث وضوء مندوب في أحوال كثيرة　ونذب الوضوء للنوم على طهارة وأيضًا إذا استيقظ منه أي النوم　وبعد كلام غيبة　وبعد كل خطيئة　وغسل ميت وحمله ... ولوقت كل صلوة　وقبل غسل الجنابة　وللجنب عند إرادة أكل و شرب و نوم ومعاودة وطء وللغضب　ولقراءة قرآن وقراءة حديث و روايته　ودراسة علم شرعي، وأذان وإقامة وخطبة ولو خطبة نكاح، وزيارة النبي صلى الله عليه وسلم　ودخول مسجده و وقوف بعرفة ... وللسعي بين الصفا والمروة. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ٨٣ـ٨٥) كتاب الطهارة، فصل في أوصاف الوضوء، ط: قديمى)

(١) إتحاف السادة المتقين: (٣٧٣،٣٧٢/٢) كتاب أسرار الطهارة، كتاب قضاء الحاجة، كيفية الوضوء، ط: مؤسسة التاريخ العربي.

، قوله صلى الله عليه وسلم: إن الصعيد الطيب وضوء المسلم وإن لم يجد الماء عشر سنين ، أقول المقصود منه سد باب التعمق، فان مثله يتعمق فيه المتعمقون ويخالفون حكم الله في الترخيص. (حجة الله البالغة، القسم الثاني في بيان أسرار ما جاء عن النبي ﷺ تفصيلا، التيمم، الأرض خصت بالتيمم، (ص: ٣٠٩)، ط: قديمى) =

وضو کرنے کے بعد استنجاء کرنا

☆اگر ڈھیلے یا ٹشو وغیرہ سے استنجاء کر کے وضو کر لیا اور وضو کرنے کے بعد یاد آنے پر پانی سے بھی دھو لیا تو اگر نجاست نے مخرج (نکلنے کی جگہ) سے تجاوز نہیں کیا، تو پہلا وضو درست ہے، دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆اور اگر نجاست مخرج (سوراخ) سے دائیں بائیں اوپر نیچے پھیلی نہیں تو پانی سے استنجاء کرنا سنت ہے، اور اگر نجاست مخرج سے تجاوز کر گئی تو اگر ایک درہم کی مقدار سے زائد نہیں ہے تو دھونا واجب ہے اور اگر ایک درہم کی مقدار سے زائد ہے تو دھونا فرض ہے۔[1]

اگر نجاست ایک درہم کی مقدار سے زائد تھی اور ڈھیلہ اور ٹشو وغیرہ سے

= إن الله تعالى يحب أن تقبل رخصه كما يحب العبد مغفرة ربه. (الحديث)

لينبغي استعمال الرخصة في مواضعها عند الحاجة لها سيما العالم يقتدى به وإذا كان من أصر على مندوب ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان فكيف بمن أصر على بدعة فينبغي الأخذ بالرخصة الشرعية فإن الأخذ بالعزيمة في موضع الرخصة تنطع كمن ترك التيمم عند العجز عن استعمال الماء فيفضي به استعماله إلى حصول الضرر. (فيض القدير للمناوي، رقم الحديث: ۱۸۸۱، حرف الهمزة، (۲/ ۲۹۳)، ط: المكتبة التجارية الكبرى.

[1] (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وإن كره تحريما فيجب غسله وما دونه تنزيها فيسن وفوقه مبطل فيفرض.

وفي الرد: قال في شرح المنية ولنا أن القليل عفو إجماعا إذ الاستنجاء بالحجر كاف بالإجماع وهو لا يستأصل النجاسة ...... والأقرب أن غسل الدرهم وما دونه مستحب مع العلم به والقدرة على غسله، فتركه حينئذ خلاف الأولى، نعم الدرهم غسله آكد مما دونه فتركه أشد كراهة كما يستفاد من غير ما كتاب من مشاهير كتب المذهب ففي المحيط يكره أن يصلي ومعه قدر درهم أو دونه من النجاسة عالما به لاختلاف الناس فيه. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۳۱٦-۳۱۷)، ط: سعيد)

= البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۲۳۲)، ط: سعيد

= الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثاني، (۱/ ۳٦)، ط: رشيدية

صاف کرنے کے بعد وضو کرکے نماز شروع کردی اور پانی سے دھویا نہیں تھا تو اگر پانی سے نہ دھونے کی بات نماز کے درمیان یاد آئی تو اس صورت میں نماز باطل ہوجائے گی، لہٰذا نماز توڑ دے اور دھو کر وضو کرکے نماز دوبارہ پڑھے۔

اور اگر نجاست درہم کی مقدار سے زائد نہیں تھی بلکہ درہم کی مقدار کے برابر تھی اور پانی کے بغیر ڈھیلہ اور ٹشو وغیرہ سے صاف کرکے نماز شروع کردی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، اور دھو کر وضو کرکے نماز دوبارہ پڑھے، اور اگر نجاست بمقدار درہم سے کم تھی تو نماز مکروہ تنزیہی ہوگی۔ (۱)

وضو کرنے کے بعد یاد آیا کہ خاص مقام کو پانی سے دھونا ہے

پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد ڈھیلہ سے استنجاء کرلیا تھا لیکن پانی سے پاک نہیں کیا اور وضو کرلیا، اس کے بعد یاد آیا کہ چھوٹا یا بڑا استنجاء پانی سے پاک کرنا ہے، اس صورت میں پانی سے پاک کرنے کے بعد دوبارہ وضو کرلینا بہتر ہے، تاکہ اختلاف سے نکل جائے۔ (۲)

---

(۱) ومراده من العفو صحة الصلاة بدون إزالته لا عدم الكراهة لما في السراج الوهاج وغيره إن كانت النجاسة قدر الدرهم تكره الصلاة معها إجماعا وإن كانت أقل وقد دخل في الصلاة نظر إن كان في الوقت سعة فالأفضل إزالتها واستقبال الصلاة وإن كانت تفوته الجماعة ..... والظاهر أن الكراهة تحريمية لتجويزهم رفض الصلاة لأجلها ولا ترفض لأجل المكروه تنزيها وسوى في فتح القدير بين الدرهم وما دونه في الكراهة ورفض الصلاة وكذا في النهاية والمحيط وفي الخلاصة ما يقتضي الفرق بينهما فإنه قال وقدر الدرهم لا يمنع ويكون مسيئا وإن كان أقل فالأفضل أن يغسلها ولا يكون مسيئا . (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۲۲۸/۱)، ط:سعيد)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۳۳۸/۱)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، بالباب السابع، الفصل الثالث، (۴۸/۱)، ط:رشيدية

(۲) (لا) ينقضه (مس ذكر) لكن يغسل يده ندبا (وامرأة) وامرد لكن يندب للخروج من الخلاف لا سيما للإمام لكن بشرط عدم لزوم ارتكاب مكروه مذهبه. =

وضو کرنے کے دوران وضو توڑنے والی چیز پیش آگئی

اگر وضو کرنے کے دوران وضو توڑنے والی کوئی چیز پیش آگئی مثلاً منہ اور دونوں ہاتھ دھونے کے بعد ہوا خارج ہوگئی، تو وضو دوبارہ شروع سے کرے، لیکن معذور ہونے کی حالت میں دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

= وفي الرد: قوله (لكن يغسل يده ندبا) لحديث من مس ذكره فليتوضأ أي ليغسل يده جمعا بينه وبين قوله صلى الله عليه وسلم :هل هو إلا بضعة منك حين سئل عن الرجل يمس ذكره بعد ما يتوضأ وفي رواية في الصلاة أخرجه الطحاوي وأصحاب السنن إلا ابن ماجه وصححه ابن حبان وقال الترمذي إنه أحسن شيء يروى في هذا الباب وأصح ويشهد له ما أخرجه الطحاوي عن مصعب بن سعد: قال كنت آخذا على أبي المصحف فاحتككت فأصبت فرجي؟فقلت: نعم فقال قم فاغسل يدك وقد ورد تفسير الوضوء بمثله في الوضوء مما مسته النار وتمامه في الحلية والبحر أقول: ومفاده استحباب غسل اليد مطلقا كما هو مفاد إطلاق المبسوط خلافا لما استفاده في البحر من عبارة البدائع من تقييده بما إذا كان مستنجيا بالحجر كما أوضحه في النهر. (ردالمحتار، كتاب الطهارة،مطلب في ندب مراعاة الخلاف إذالم يرتكب مكروه مذهبه، (۱۴۷/۱)، ط:سعيد)

☆ البحرالرائق، كتاب الطهارة، (۳۵/۱)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۳/۱)، ط:رشيدية

(۱) فأماشروط صحة الوضوء فقط فمنها أن يكون الماء طهورا......ومنها:أن لا يوجد من المتوضئ ما ينافي الوضوء مثل أن يصدر منه ناقض الوضوء في أثناء الوضوء .فلو غسل وجهه ويديه مثلاً ثم أحدث فإنه يجب عليه أن يبدأ الوضوء من أوله .إلا إذا كان من أصحاب الأعذار الآتي بيانها .فإذا كان مصاباً بسلس البول .ونزلت منه قطرة أو قطرات أثناء الوضوء فإنه لا يجب عليه استئناف الوضوء. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة،شروط الوضوء،(۵۵/۱)،ط:مكتبة الحقيقة.

☆ وأما شرائطها فذكر العلامة الحلبي في شرح منية المصلي أنه لم يطلع عليها صريحة في كلام الأصحاب وإنما تؤخذ من كلامهم وهي تنقسم إلى شروط وجوب وشروط صحة ...... والثانية أربعة مباشرة الماء المطلق الطهور لجميع الأعضاء وانقطاع الحيض و انقطاع النفاس وعدم التلبس في حالة التطهير بما ينقضه في حق غير المعذور بذلك اهـ (البحرالرائق، كتاب الطهارة، (۹/۱)، ط:سعيد)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة،مطلب في اعتبارات المركب التام،(۸۸/۱)، ط:سعيد.

وضو کرنے میں مدد لینا

عذر کے بغیر کسی دوسرے سے وضو کرنے میں مدد نہیں لینی چاہئے۔[1]

وضو کرنے والے کو سلام کرنا

وضو کرنے والے کو سلام کرنا درست ہے، جبکہ وہ دعا نہ پڑھ رہا ہو ورنہ مکروہ ہے۔[2]

---

(۱) (ومن آدابه) ...... (وعدم الاستعانة بغيره) إلا لعذر وأما استعانته عليه الصلاة والسلام بالمغيرة فلتعليم الجواز.

و حاصله أن الاستعانة في الوضوء ان كانت بصب الماء أو استقائه أو احضاره فلا كراهة بها اصلا و لو بطلبه وان كانت بالغسل و المسح فتكره بلا عذر. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة،مطلب في مباحث الاستعانة في الوضوء بالغير، (۱/ ۱۲۶-۱۲۷)، ط: سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۸)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/ ۸)، ط: رشيدية

نوٹ: وضو میں مدد سے عام طور پر یہ مراد لی جاتی ہے کہ مدد کرنے والا پانی ڈالے اور وضو کرنے والا خود وضو کرے، یہ مکروہ نہیں، بلکہ مکروہ یہ ہے کہ وہ اعضاء دھوئے۔

(۲) فآداب الوضوء (الجلوس في مكان مرتفع)...... وعدم التكلم بكلام الناس) لأنه يشغله عن المأثور بلاضرورة. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، كتاب الطهارة،فصل من آداب الوضوء أربعة عشر شيئا، (ص: ۷۵)، ط: قديمي)

☆ حلبي كبير، آداب الوضوء، (ص: ۳۱)، ط: سهيل اكيڈمي

☆ سلامك مكروه على من ستسمع　　ومن بعد ما أبدي يسن ويشرع

مصل وتال ذاكر ومحدث　　خطيب ومن يصغي إليهم ويسمع

قوله: ذاكر) فسره بعضهم بالواعظ لأنه يذكر الله تعالى ويذكر الناس به، والظاهر انه أعم، فيكره السلام على مشتغل بذكر الله تعالى بأي وجه كان رحمتي. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب: المواضع التي يكره فيها السلام، (۱/ ۶۱۶)، ط: سعيد.

وضو کی ابتداء میں "بسم اللہ" پڑھنا

وضو شروع کرتے وقت "بسم اللہ" پڑھنا سنت ہے، اگر کسی نے وضو کے شروع میں قصداً یا بھول سے "بسم اللہ" نہیں پڑھا تو اس کے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، تاہم بار بار جان بوجھ کر ترک کرنا مناسب نہیں ہے۔ (۱)

وضو کی تعریف

وضو کا معنی لغت میں خوبی اور پاکیزگی ہے، اور شریعت کی اصطلاح میں خاص خاص مثلاً چہرہ، ہاتھ اور پاؤں پر خاص طریقے سے پانی کا استعمال کرنا اور سر کا مسح کرنا ہے۔

یعنی شریعت میں خاص طریقے سے پاکیزگی حاصل کرنی ہے جس سے ظاہری، حسی اور باطنی معنوی پاکیزگی حاصل ہوتی ہو۔ (۲)

---

(۱) والبداءة بالتسمية(أي من سنن الوضوء). (الدر مع الرد، كتاب الطهارة، (۱/۱۰۸)، ط:سعيد)

☜ وترك السنة لا يوجب فساداً ولا سهواً بل اساءة لو عامداً غير مستخف، وقالوا: الاساءة دون الكراهة. (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، (۱/۴۷۳)، ط:سعيد)

☜ وأما السنة فهي ما واظب عليها النبي صلى الله عليه وسلم مع الترك بلا عذر مرة أو مرتين وحكمها الثواب وفي تركها العتاب لا العقاب.

قوله: لا العقاب) لكن إذا اعتاد الترك فعليه إثم يسير دون إثم ترك الواجب. (حاشية الطحطاوي على المراقي، كتاب الطهارة، فصل من آداب الوضوء أربعة عشر شيئا، (ص:۷۵)، ط:قديمي.

☜ (قوله كالتسمية) أي كما أن التسمية سنة في الابتداء مطلقا.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۱۸)، ط:سعيد

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۶)، ط:رشيدية

(۲) الوضوء لغة معناه الحسن والنظافة. وهو اسم مصدر، لأن فعله إما أن يكون توضأ، فيكون مصدره التوضؤ، وإما أن يكون فعله وضؤ: فيكون مصدره الوضاءة - بكسر الواو - فيقال: وضؤ، ككرم، وضاءة بمعنى حسن ونظف، فالوضوء على كل حال اسم للنظافة، أو للوضاءة =

وضو کی جگہ پر پیشاب پاخانہ کرنا

جہاں پر لوگ وضو کرتے ہیں وہاں پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

وضو کی دعائیں

وضو کے دوران جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں ان کے بارے میں "وضو کا طریقہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۵/۲)

وضو کی سنتیں

① نیت کرنا۔

= (وهذا المعنى عام يشمل المعنى الشرعي، لأن المعنى الشرعي نظافة مخصوصة، فترتب عليه الوضاءة الحسية، والمعنوية، أما معناه في الشرع، فهو استعمال الماء في أعضاء مخصوصة، وهي الوجه واليدان، الخ، بكيفية مخصوصة. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة مباحث الوضوء، المبحث الأول: في تعريف الوضوء، (۱/ ۵۰)، ط: مكتبة الحقيقة.

↩ والوضوء مأخوذ من الوضاءة وهي النظافة والحسن وقد وضؤ يوضؤ وضاءة فهو وضيء كذا في طلبة الطلبة وفي المغرب إنه بالضم المصدر وبالفتح الماء الذي يتوضأ به اهـ

وفي الاصطلاح الشرعي غسل الأعضاء الثلاثة ومسح ربع الرأس. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۱)، ط: سعيد)

↩ وأصل الوضوء من الوضاءة وهي الحسن والنظافة، وسمي وضوء الصلاة وضوءا لأنه ينظف المتوضئ ويحسنه، وكذلك الطهارة أصلها النظافة والتنزه. (شرح النووي للمسلم، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۵۰)، ط: رحمانيه)

↩ مرقاة المفاتيح، كتاب الطهارة، الفصل الأول، (۱/ ۸)، ط: رشيدية

(۱) (وكذا يكره) هذه تعم التحريمية والتنزيهية ..... (..... أو) يبول (في موضع يتوضأ) هو (أو يغتسل فيه) لحديث لا يبولن أحدكم في مستحمه فإن عامة الوسواس منه.

الدر المختار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، مطلب القول مرجح على الفعل، (۱/ ۳۴۲-۳۴۴)، ط: سعيد

↩ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۲۴۳)، ط: سعيد

↩ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰)، ط: رشيدية

اور نیت میں زبان سے کچھ کہنا ضروری نہیں بلکہ دل سے یہ ارادہ کرے کہ میں صرف ثواب اور اللہ کی خوشی کے لئے وضو کرتا ہوں، ہاتھ پیر اور منہ صاف کرنے کے لئے وضو نہیں کر رہا ہوں، (۱) اگر نیت کے الفاظ زبان سے بھی ادا ہو جائیں تو بہتر ہے تا کہ دل وزبان ایک ہو۔ (۲)

② بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْإِسْلَامِ پڑھ کر وضو شروع کرنا۔ (۳)

③ منہ دھونے سے پہلے دونوں ہاتھوں کا گٹوں کے ساتھ ایک بار دھونا، اور جب ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے تو ہاتھوں کو پھر یہیں سے دھونا چاہئے۔ (۴)

---

(۱) (البداية بالنية) أى نية عبادة لا تصح إلا بالطهارة كوضوء أو رفع حدث أو امتثال أمر وصرحوا أنها بدونها ليس بعبادة ويأثم بتركها (الدر المختار، كتاب الطهارة، مطلب الفرق بين النية والقصد والعزم، (۱/۱۰۵–۱۰۷)، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۳)، ط: سعيد

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۸)، ط: رشيدية

(۲) (و من آدابه) (والجمع بين نية القلب وفعل اللسان) هذه رتبة وسطى بين من سن التلفظ بالنية ومن كرهه لعدم نقله عن السلف. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في تعم مندوبات الوضوء، (۱/۱۲۴–۱۲۷)، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۸)، ط: رشيدية

☜ تبيين الحقائق، كتاب الطهارة، (۱/۷)، ط: امداديه ملتان.

(۳) (و) البداءة (بالتسمية) قولا، وتحصل بكل ذكر، لكن الوارد عنه عليه الصلاة والسلام "باسم الله العظيم، والحمد لله على دين الاسلام" (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، مطلب سائر بمعنى باقي لا بمعنى جميع، (۱/۱۰۸)، ط: سعيد.)

☜ (الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، (۱/۵)، ط: حقانيه)

☜ مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، كتاب الطهارة، فصل في سنن الوضوء، (ص: ۶۷)، ط: قديمي.

(۴) قوله: غسل اليدين ثلاثا) يعني إلى الرسغ وهو منتهى الكف عند المفصل ويغسلها قبل الاستنجاء وبعده هو الصحيح وهو سنة تنوب عن الفرض حتى إنه لو غسل ذراعيه من غير ان يعيد غسل كفيه أجزاه. (الجوهرة النيرة، كتاب الطهارة، (۱/۵)، ط: حقانيه.) =

④ تین بار کلی کرنا، اور کلی کرتے وقت ہر دفعہ نیا پانی ہو، اور منہ بھر کر ہو، اور کلی میں اس قدر مبالغہ کرے کہ پانی حلق کے قریب تک پہونچ جائے بشرطیکہ روزہ دار نہ ہو، اگر روزہ دار ہو تو کلی میں اس قدر مبالغہ نہ کرے۔[1]

⑤ کلی کرتے وقت مسواک کرنا۔

مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسواک داہنے ہاتھ میں اس طرح لے کہ مسواک کے ایک سرے کے قریب انگوٹھا اور دوسرے سرے کے نیچے آخری انگلی، اور درمیان میں اوپر کی جانب اور انگلیاں رکھے، اور مٹھی باندھ کر نہ پکڑے۔

اور پہلے اوپر کے دانتوں کی چوڑائی میں داہنی طرف مسواک کرے، پھر بائیں طرف اسی طرح مسواک کرے، پھر نیچے کے دانتوں میں اسی طرح دانتوں کی چوڑائی میں داہنی طرف، پھر بائیں طرف مسواک کرے، اور ایک بار اس طرح مسواک کرنے کے بعد مسواک کو منہ سے نکال کر نچوڑے اور نئے پانی سے بھگو کر پھر

= ☆ والبداءة بغسل اليدين الطاهرتين ثلاثا قبل الاستنجاء وبعده.

قوله: ثلاثا ---قال في الحلية: والظاهر أنه لو نقص غسلهما عن الثلاث كان آتيا بالسنة تاركا لكمالها على أنه في رواية عند أصحاب السنن الأربع لحديث المستيقظ "أنه صلى الله عليه وسلم قال: مرتين أو ثلاثا" وقال الترمذي حسن صحيح. (الدر مع الرد، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، (۱/ ۱۱۰)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱٦-۱۷)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/ ٦)، ط: رشيدية

(۱) (وغسل الفم) أي استيعابه ولذا عبر بالغسل أو للاختصار (بمياه) ثلاثة (والأنف) ببلوغ الماء المارن (بمياه) وهما سنتان مؤكدتان مشتملتان على سنن خمس الترتيب والتثليث وتجديد الماء وفعلهما باليمنى (والمبالغة فيهما) بالغرغرة ومجاوزة المارن (لغير الصائم) لاحتمال الفساد.

الدر المختار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۱۵-۱۱٦)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۱)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/ ٦)، ط: رشيدية

اسی طرح مسواک کرے، اسی طرح تین بار کرے، اس کے بعد مسواک کو دھو کر دیوار وغیرہ سے کھڑی کرکے رکھ دے، زمین پر ویسے ہی نہ رکھے، دانتوں کی لمبائی میں مسواک نہیں کرنی چاہئے (یعنی مسواک کو دانتوں پر دائیں بائیں چلانا چاہئے اوپر نیچے نہیں چلانا چاہئے)

اگر مسواک نہ ہو یا دانت نہ ہوں تو کپڑے یا انگلی سے مسواک کا کام لینا چاہئے۔[1]

⑨ ناک میں تین بار پانی لینا اور ہر بار نیا پانی ہو، اور اس قدر مبالغہ کیا جائے کہ پانی نتھنوں کی جڑ تک پہنچ جائے بشرطیکہ روزہ دار نہ ہو۔[2]

⑩ منہ دھونے کے بعد تین بار ڈاڑھی کا خلال کرنا بشرطیکہ داڑھی گھنی ہو، اور وہ شخص حج یا عمرہ کے احرام میں نہ ہو، کیونکہ احرام کی حالت میں ڈاڑھی کا خلال کرنا منع ہے تاکہ بال نہ ٹوٹیں۔[3]

---

(۱) (والسواک) سنة مؤكدة كما في الجوهرة عند المضمضة وقيل قبلها وهو للوضوء عندنا إلا إذا نسيه ...... وأقله ثلاث في الأعالي وثلاث في الأسافل (بمياه) ثلاثة (و) ندب إمساكه (بيمناه) وكونه لينا مستويا بلا عقد في غلظ الخنصر وطول شبر ويستاك عرضا لا طولا ...... ولا يمصه بل ينصبه وإلا فخطر الجنون قهستاني ...... وعند فقده أو فقد أسنانه تقوم الخرقة الخشنة أو الأصبع مقامه كما يقوم العلك مقامه للمرأة مع القدرة عليه

وفي الرد: قوله (وندب إمساكه بيمناه) ...... وفي البحر والنهر والسنة في كيفية أخذه أن يجعل الخنصر أسفله والإبهام أسفل رأسه وباقي الأصابع فوقه كما رواه ابن مسعود. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة،مطلب في دلالة المفهوم، (۱/۱۱۳-۱۱۵)، ط:سعيد)

ﷺ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۰)، ط:سعيد

ﷺ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط:رشيدية

(۲) انظر رقم الحاشية: ۵

(۳) (وتخليل اللحية) لغير المحرم بعد التثليث ويجعل ظهر كفه إلى عنقه =

⑧ ہاتھوں کو انگلیوں کی طرف سے دھونا، کہنیوں کی طرف سے نہیں دھونا چاہئے۔ (1)

⑨ کہنیوں تک تین بار دھونے کے بعد ہاتھوں کی انگلیوں کا تین بار خلال کرنا۔
ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرنا اس وقت مسنون ہے کہ جب انگلیوں کی گھائی میں ہاتھ دھوتے وقت پانی پہنچ جائے اور اگر پانی نہ پہنچے تو پانی پہنچانا فرض ہے، اور یہی کیفیت پیر کے انگلیوں کے خلال کی بھی ہے۔
اور ہاتھوں کی انگلیوں کو خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی پشت دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر اوپر کے ہاتھ کی انگلیاں نیچے کے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر کھینچ لے۔

⑩ تین بار پیر دھوتے وقت پیر کی انگلیوں کا ہر بار خلال کرنا، پیر کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے کرنا چاہئے، اس طرح کہ داہنے پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ (۲)

= (قوله: لغير المحرم) أما المحرم فمكروه، نهر. (قوله: بعد التثليث) أي تثليث غسل الوجه، إمداد. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، (۱/۱۱۷)، ط: سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۲)، ط: سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط: رشيدية

(۱) ويسن البداءة بالغسل من رؤوس الأصابع في اليدين والرجلين، لأن الله تعالىٰ جعل المرافق والكعبين غاية الغسل فتكون منتهى الفعل كما فعله النبي صلى الله عليه وسلم. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، كتاب الطهارة، فصل في سنن الوضوء، (ص: ۷۳)، ط: قديمي.

المحيط البرهاني، كتاب الطهارات، الفصل الأول في الوضوء، نوع منه في بيان سنن الوضوء وآدابه، (۱/۱۷۸)، ط: ادارة القرآن.

تحفة الفقهاء، كتاب الطهارة، (۱/۱۳)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

(۲) (و) تخليل (الأصابع) اليدين بالتشبيك والرجلين بخنصر يده اليسرى بادئا بخنصر رجله اليمنى وهذا بعد دخول الماء خلالها فلو منضمة فرض =

⑪ پورے سر کا ایک بار مسح کرنا، اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ انگلی اور ہتھیلیوں کے ساتھ پانی میں تر کر کے سر کے آگے کے حصے پر رکھ کر پیچھے لے جائے اور پھر پیچھے سے آگے لے آئے۔ (۱)

⑫ سر کے مسح کے بعد کانوں کا مسح کرنا، اور کانوں کے مسح کے لئے ہاتھ کو پانی میں دوبارہ تر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ سر کے مسح کے لئے تر کرنا کانوں کے مسح کے لئے بھی کافی ہے، ہاں اگر سر کے مسح کے بعد عمامہ یا ٹوپی یا ایسی چیز چھوئے جس سے ہاتھوں کی تری جاتی رہے تو پھر دوبارہ تر کر لے۔

کانوں کے مسح کا طریقہ یہ ہے کہ چھوٹی انگلی کو کان کے سوراخ میں ڈال کر حرکت دے اور شہادت کی انگلی سے کان کے اندرونی حصے پر اور انگوٹھے سے ان کی پشت پر مسح کرے۔ (۲)

= وفي الرد: قوله: وتخليل الأصابع) هو سنة مؤكدة اتفاقا...... وفيه رأى في البحر عن الظهيرية: أن التخليل إنما يكون بعد التثليث، لأنه من سنة التثليث. اهـ

قوله (وهذا) أي وكون التخليل سنة قوله (فرض) أي التخليل لأنه حينئذ لا يمكن إيصال الماء إلا به فافهم . (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة مطلب في منافع السواك، (۱/۱۱۷-۱۱۸)، ط: سعيد)

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۲)، ط: سعيد

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط: رشيدية

(۱) (ومسح كل رأسه مرة) مستوعبة فلو تركه ودارم عليه أثم.

قوله (مستوعبة)...... وتكلموا في كيفية المسح والأظهر أن يضع كفيه وأصابعه على مقدم رأسه ويمدهما إلى القفا على وجه يستوعب جميع الرأس ثم يمسح أذنيه بأصبعيه اهـ . (الدر المختار، كتاب الطهارة، (۱/۱۲۰-۱۲۱)، ط: سعيد)

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۶)، ط: سعيد

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط: رشيدية

(۲) (وأذنيه) معا ولو (بمائه) لكن لو مس عمامته فلا بد من ماء جديد

وفي الرد: قوله (وأذنيه) أي باطنهما بباطن السبابتين وظاهرهما بباطن الإبهامين قهستاني قوله=

⑬ ہر عضو کا تین بار اس طرح دھونا کہ ہر بار پورا دھل جائے، اور اگر ایک بار آدھا پھر دوسری بار باقی آدھا دھویا تو یہ دوبارہ نہیں ہوگا بلکہ ایک ہی بار ہوگا۔ (۱)

⑭ وضو ترتیب سے کرنا یعنی پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئے، پھر کلی کرے، پھر ناک میں پانی لے، پھر منہ دھوئے، پھر داڑھی کا خلال کرے، پھر ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے، پھر انگلیوں کا خلال کرے، پھر سر کا مسح کرے، پھر کانوں کا مسح کرے، پھر پیروں کو دھوئے اور اس دوران انگلیوں کا خلال بھی کرے۔ (۲)

= (معا) أى فلا ثيامن فيهما كما سيذكره قوله (ولو بمائه) قال في الخلاصة لو أخذ للاذنين ماء جديدا فهو حسن وذكره منلا مسكين رواية عن أبى حنيفة

الدر المختار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۲۱-۱۲۲)، ط: سعيد

☆ قوله: وأذنيه بمائه)أى بماء الرأس وفي المجتبى: يمسحها بالسبابتين داخلهما وبالابهامين خارجهما وهو المختار كذا في المعراج، وعن الحلواني وشيخ الاسلام يدخل الخنصر في أذنيه ويحركهما. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲٦)، ط: سعيد).

☆ حاشية الطحطاوى على المراقي، كتاب الطهارة، فصل في سنن الوضوء، (ص: ۷۲)، ط: قديمي.

(۱) وتثليث الغسل) المستوعب ولا عبرة للغرفات ولو اكتفى بمرة إن اعتاده أثم وإلا لا

وفي الرد: قوله (ولا عبرة للغرفات) أى الغير المستوعبة قال في البحر والسنة تكرار الغسلات المستوعبات لا الغرفات اهـ

الدر المختار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۱۸)، ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۳)، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/ ۷)، ط: رشيدية

(۲) ومنها الترتيب وهو أن يبدأ الفرائض بغسل الوجه، ثم بغسل اليدين إلى المرفقين ثم بمسح الرأس ثم بغسل الرجلين إلى الكعبين كما ذكر الله تعالى في قوله: فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق وامسحوا برؤوسكم وأرجلكم إلى الكعبين. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/ ۷۲) كتاب الطهارة، مبحث سنة الوضوء تعريف السنة...... الخ، ط: مكتبة الحقيقة) =

⑮ داہنے عضو کو بائیں عضو سے پہلے دھونا۔ [1]

⑯ ایک عضو دھونے کے بعد خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کو دھونا، ہاں اگر کسی ضرورت کی وجہ سے خشک ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ [2]

⑰ دھونے کے وقت اعضاء کو ہاتھ سے ملنا اور ہاتھ کا اعضاء پر پھیرنا۔ [3]

= والترتيب) المذكور في النص وعند الشافعي رضي الله عنه فرض وهو مطالب بالدليل

وفي الرد: قوله (المذكور في النص) أي الترتيب الذكري في آية الوضوء

الدرالمختارمع الرد، كتاب الطهارة، (١/١٢٢)، ط:سعيد

☆ البحرالرائق، كتاب الطهارة، (١/٢٧)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (١/٨)، ط:رشيدية

[1] (التيامن) في اليدين والرجلين ولو مسحا لا الأذنين والخدين

قوله (التيامن) أي البداءة باليمين لما في الكتب الستة كان عليه الصلاة والسلام يحب التيامن في كل شيء حتى في طهوره وتنعله وترجله وشأنه كله

الدرالمختارمع الرد، كتاب الطهارة،مطلب في تيمم مندوبات الوضوء، (١/١٢٣)، ط:سعيد

☆ البحرالرائق، كتاب الطهارة، (١/٢٧)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (١/٨)، ط:رشيدية

[2] (والولاء) بكسر الواو غسل المتأخر أو مسحه قبل جفاف الأول بلا عذر حتى لو فنى ماؤه فمضى لطلبه لا بأس به ومثله الغسل والتيمم

الدرالمختارمع الرد، كتاب الطهارة، (١/١٢٢-١٢٣)، ط:سعيد

☆ البحرالرائق، كتاب الطهارة، (١/٢٧)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (١/٨)، ط:رشيدية

[3] ومن السنن الدلك

وفي الرد: قوله (الدلك) أي بإمرار اليد ونحوها على الأعضاء المغسولة، حلية .

الدرالمختارمع الرد، كتاب الطهارة،مطلب لافرق بين المندوب والمستحب والنفل والتطوع، (١/١٢٣)، ط:سعيد

☆ البحرالرائق، كتاب الطهارة، (١/٢٩)، ط:سعيد

☆ حلبي كبير سنن الوضوء،(ص:٢٧)،ط:سهيل اكيڈمي.

وضو کی وجہ سے گناہ دھل جاتے ہیں

''گناہ دھل جاتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱٦٨/۲)

وضو کے اعضاء دھونے میں ترتیب کا لحاظ رکھنا

وضوء کے اعضاء دھونے اور مسح کرنے میں ترتیب کا لحاظ رکھنا سنت ہے فرض نہیں ہے۔ (۱)

وضو کے اعضاء کے شمار کے بارے میں قاعدہ

''قاعدہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۸/۲)

وضو کے باقی ماندہ پانی میں شفا ہے

اگر کسی برتن یا لوٹے وغیرہ میں پانی لے کر وضو کیا، اور وضو کے بعد کچھ پانی باقی رہ گیا تو اس کو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے، ایسے پانی کو شفاء کی نیت سے پینے سے ہر قسم کی بیماری میں شفاء ہوتی ہے، شیخ عبدالغنی نابلسی رحمہ اللہ جو جلیل القدر مشائخ میں سے ہیں، اور تین سو سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں، اور شام کی مبارک زمین میں مدفون ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی بیمار ہوا اور میں نے وضو کے باقی ماندہ پانی

(۱) واتفق المالكية، والحنفية على أن الترتيب بين أعضاء الوضوء ليس بفرض بل هو سنة فيصح غسل اليدين مثلا قبل غسل الوجه وهكذا. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، خلاصة لما تقدم من فرائض الوضوء، (۱/ ٦٨)، ط: مكتبة الحقيقة)

(و) والترتيب) المذكور في النص وعند الشافعي رضي الله عنه فرض وهو مطالب بالدليل وفي الرد: قوله (المذكور في النص) أي الترتيب الذكرى في آية الوضوء. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۲۲)، ط: سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۷)، ط: سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/ ۸)، ط: رشيدية

کو شفاء کی نیت سے پیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء سے نوازا، مجرب ہے۔ (۱)

وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُاَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّداًعَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ۔ (۲)

وضو کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنا

''آیۃ الکرسی پڑھنا وضو کے بعد'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۶۹/۱)

(۱) والحاصل أنّ انتفاء الكراهة في الشرب قائمًا في هذين الموضعين محل كلام فضلاً عن استحباب القيام فيهما ، ولعل الأوجه عدم الكراهة إن لم نقل بالاستحباب ؛ لأنّ ماء زمزم شفاء وكذا فضل الوضوء . وفي شرح هدية ابن العماد لسيدي عبد الغني النابلسي : ومما جربته أني إذا أصابني مرض أقصد الاستشفاء بشرب فضل الوضوء فيحصل لي الشفاء ، وهذا دأبي اعتمادًا على قول الصادق صلى الله عليه وسلم في هذا الطب النبوي الصحيح . (شامي: (۱۳۰/۱) كتاب الطهارة ، قبيل : مطلب في الفرة والتحجيل ، ط: سعيد)

(۲) عن عمر بن الخطاب قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين فتحت له ثمانية أبواب الجنة يدخل من أيها شاء .

سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب فيما يقول بعد الوضوء، (۱۸/۱)، ط: قديمى

☜ قوله (وأن يقول بعده) زاد في المنية وغيرها أو في خلاله لكن قال في الحلية إن الوارد في السنة بعده متصلا بما تقدم من ذكر الشهادتين كما هو في رواية الترمذي اهـ

وزاد في المنية وأن يقول بعد فراغه سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك وأشهد أن محمدا عبدك ورسولك ناظرا إلى السماء . (ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في بيان ارتقاء الحديث الضعيف الى مرتبة الحسن ، (۱۲۸/۱)، ط:سعيد)

☜ حاشية الطحطاوى على المراقي، كتاب الطهارة، فصل من آداب الوضوء أربعة عشر شيئا، (ص:۷۷)، ط: قديمى.

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۷/۱-۲۸)، ط: سعيد

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۸/۱)، ط: رشيدية

وضو کے بعد پانی خشک کرنا

''پانی کو تولیہ وغیرہ سے خشک کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۵۷)

وضو کے بعد تشبیک منع ہے

''تشبیک'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۱۵)

وضو کے بعد خوشبو کا استعمال

''خوشبو کا استعمال'' عوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۲۶)

وضو کے بعد درود شریف پڑھنا

''درود شریف پڑھنا وضو کے بعد'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۳۹)

وضو کے بعد دو رکعت سے جنت واجب ہو جاتی ہے

''جنت واجب ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۸۳)

وضو کے بعد رومالی پر پانی چھڑکنا

''رومالی پر پانی چھڑکنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۷٤)

وضو کے بعد شرمگاہ پر نمی دیکھی

''شرمگاہ پر نمی دیکھی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/٤۷)

وضو کے بعد صابن لگانا

''صابن لگانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/٦۲)

وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھتے وقت آسمان کی طرف دیکھنا

''آسمان کی طرف دیکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۶۳/۱)

وضو کے بغیر نماز پڑھنا

وضو کے بغیر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

وضو کے پانی کا چھینٹا

''پانی کا چھینٹا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۶/۱)

وضو کے پانی کے قطرے

وضوکرنے کے بعد مسجد میں داخل ہوتے وقت مسجد کے فرش پر جو وضو کے

---

(۱) عن ابن عمر : عن النبی صلی الله علیه و سلم قال لا تقبل صلاة بغیر طهور و لا صدقة من غلول . (سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء لا تقبل صلاة بغیر طهور (۹۰/۱)، ط: رحمانیه)

☜ حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق بن همام حدثنا معمر بن راشد عن همام بن منبه أخی وهب بن منبه قال هذا ما حدثنا أبو هریرة عن محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم . فذکر أحادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم - لا تقبل صلاة أحدکم إذا أحدث حتی یتوضأ. (الصحیح لمسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، (۱۵۲/۱)، ط: رحمانیه)

☜ قلت وبه ظهر أن تعمد الصلاة بلا طهر غیر مکفر کصلاته لغیر القبلة أو مع ثوب نجس وهو ظاهر المذهب کما فی الخانیة وفی سیر الوهبانیة وفی کفر من صلی بغیر طهارة مع العمد خلف فی الروایات یسطر

الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، (۸۱/۱)، ط: سعید

☜ (هی) ستر (طهارة بدنه) أی جسده لدخول الأطراف فی الجسد دون البدن فلیحفظ (من حدث) بنوعیه وقدمه لأنه أغلظ (وخبث) مانع کذلک

الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، (۴۰۲/۱)، ط: سعید

پانی کے قطرے گرتے ہیں وہ ناپاک نہیں ہوتے۔ (۱)

وضو کے پانی میں خاص طرح کی برکت ہوتی ہے

''وضو کا بچا ہوا پانی پینے کا راز'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۲/۲)

وضو کے چمکدار نشانات سے امت کی پہچان

''امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۸/۱)

وضو کے ختم پر دعاء توبہ پڑھنے کا راز

☆ وضو میں ساتوں اندامول کو دھونا سات قسم کے گناہوں کو ترک کرنے کی طرف اشارہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی صورت، اور ظاہر و باطن کی صفائی کی درخواست، اور زبان حال کی دعا ہے، اس کے بعد توبہ کی دعا کو زبان سے پڑھنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے بہت ہی زیادہ مناسب ہے، کیونکہ جب انسان کا ظاہر پانی سے پاک ہوجاتا ہے تو یہ اس کی فطرت کا تقاضہ ہے کہ اس کا دل بھی اسی طرح پاک اور صاف ہوجائے مگر وہاں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سوا کسی کی رسائی نہیں اس لئے وضو کے بعد توبہ کی دعاء پڑھتے ہیں۔ (۲)

---

(۱) (أو) بماء (استعمل لـ) اجل (قربة) اى ثواب ولو مع رفع حدث ...... (أو) لأجل (رفع حدث) ولو مع قربة كوضوء محدث (أو) لأجل (إسقاط فرض) ...... (إذا انفصل عن عضو وإن لم يستقر) في شيء ...... (وهو طاهر).

وفي الرد: قوله (وهو طاهر الخ) رواه محمد عن الإمام وهذه الرواية هي المشهورة عنه واختارها المحققون قالوا عليها الفتوى لا فرق في ذلك بين الجنب والمحدث.

ردالمحتار، كتاب الطهارة باب المياه، مبحث الماء المستعمل، (۲۰۰/۱)، ط: سعيد

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۹۶/۱)، ط: سعيد

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۲۲/۱)، ط: رشيدية

(۲) والله سبحانه بحكمته جعل الدخول عليه موقوفا على الطهارة، فلا يدخل المصلي عليه =

☆ اور دعائے توبہ ''وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے یہ دعا پڑھے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۴۷/۲)

وضو کے درمیان کے گناہ معاف

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جو وضو کرتے ہوئے باتیں نہ کرے، اور یہ پڑھے اس کے وضو کے درمیان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (۱)

= حتى يتطهر. وكذلك جعل الدخول إلى جنته موقوفا على الطيب والطهارة، فلا يدخلها إلا طيب طاهر. فهما طهارتان: طهارة البدن، وطهارة القلب. ولهذا شرع للمتوضئ أن يقول عقيب وضوئه: "أشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله. اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين". فطهارة القلب بالتوبة، وطهارة البدن بالماء. فلما اجتمع له الطهران صلح للدخول على الله تعالى، والوقوف بين يديه ومناجاته. (إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان، الباب التاسع: في طهارة القلب من أدرانه ونجاسته، (۵۶/۱)، ط: مكتبة المعارف.

☆ المصالح العقلية، باب الوضوء، (ص: ۲۱)، ط: دار الإشاعت.

(۱) وروى عثمان بن عفان رضي الله عنه أنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من توضأ فغسل يديه ثم مضمض ثلاثًا، واستنشق ثلاثًا، وغسل وجهه ثلاثًا ويديه إلى المرفقين ثلاثًا، ومسح رأسه ثلاثًا، ثم غسل رجليه، ثم لم يتكلم حتى يقول: أشهد أن لا إله إلا الله وحده لاشريك له، وأشهد أنّ محمدًا عبده ورسوله، غفرله ما بين الوضوءين. (الترغيب والترهيب: (۶۹/۱) رقم الحديث: ۳۵۵، كتاب الطهارة، الترغيب في كلمات يقولهن بعد الوضوء، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

☆ كنز العمال: (۲۹۷/۹) رقم الحديث: ۲۶۰۸۱، حرف الطاء، كتاب الطهارة من قسم الأقوال، الباب الثاني، الفصل الثاني: في آداب الوضوء، ط: مؤسسة الرسالة.

☆ سنن الدار قطني: (۱۶۰/۱) رقم الحديث: ۳۰۵، كتاب الطهارة، باب تثليث المسح، ط: مؤسسة الرسالة.

وضو کے درمیان وضو ٹوٹ جائے

اگر وضو کرتے ہوئے بیچ میں وضو ٹوٹ جائے مثلاً ہوا خارج ہو جائے یا خون نکل کر بہہ جائے تو پھر شروع سے وضو کرنا ضروری ہے، ورنہ وضو صحیح نہیں ہوگا۔

حضرت معمر نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ وضو پورا ہونے سے پہلے وضو ٹوٹ جائے (مثلاً چہرہ یا ہاتھ دھونے کے بعد درمیان ریح خارج ہوگئی) تو پھر بالکل شروع سے وضو کرے۔[1]

وضو کے درمیان یا بعد کی ایک دعا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے، میں نے یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَ وَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ.[2]

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے گناہ معاف فرما، ہمارے گھر کو کشادہ بنا، ہمارے رزق میں برکت عطا فرما۔

---

(۱) عن معمر، عن قتادة رضي الله عنه قال: إذا أحدث الرجل قبل أن يتم وضوءه استأنف الوضوء. (مصنف عبد الرزاق: (۱/۱۸۱) رقم الحديث: ۷۰۵، كتاب الطهارة، باب الرجل يحدث بين ظهراني وضوئه، ط: المكتب الإسلامي بيروت)

☜ عن ابن جريج قال: قال عطاء: إن توضأ رجل ففرغ من بعض أعضائه وبقي بعض فأحدث وضوء مستقبل. (مصنف عبد الرزاق (۱/۱۸۱) رقم الحديث: ۷۰۳، كتاب الطهارة باب الرجل يحدث بين ظهر اني وضوئه، ط: ادارة القرآن.

(۲) عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال: أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء، فتوضأ، سمعته يدعو ويقول: اللّٰهم اغفر لي ذنبي ووسّع لي في داري وبارك لي في رزقي. (الأذكار للنووي: (ص: ۱۱۸، ۱۱۹) رقم الحديث: ٦٦٠، باب مايقول على وضوئه، ط: دار ابن كثير) =

وضو کے دوران اذان کا جواب دینا

اگر وضو کے دوران اذان شروع ہو جائے تو اذان کا جواب بھی دیتے رہیں، اور وضو بھی کرتے رہیں۔ (۱)

وضو کے دوران باتیں کرنا

وضو کے دوران بلاضرورت باتیں کرنا مکروہ ہے، البتہ ضروری بات کرنا بلاکراہت جائز ہے۔ (۲)

= ⇐ عمل اليوم والليلة لابن السني: (ص:۵۹) رقم الحديث: ۲۸، باب مايقول بين ظهراني الوضوء، ط: دار القبلة، بيروت.

⇐ اتحاف الخيرة المهرة: (۱/۳۳۱) رقم الحديث: ۵۸۱، كتاب الطهارة، باب مايقال بعد الوضوء، ط: دار الوطن.

(۱) عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن. (الصحيح لمسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، (۱/۱۶۶)، ط: قديمي)

⇐ صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب ما يقول اذا سمع المنادى، (۱/۸۶)، ط: قديمي

⇐ (ويجيب) وجوبا وقال الحلواني ندبا والواجب الإجابة بالقدم (من سمع الأذان) ...... (بأن يقول) بلسانه (كمقالته) ...... (إلا في الحيعلتين) فيحوقل (وفي الصلاة خير من النوم) فيقول صدقت وبررت ويندب القيام عند سماع الأذان بزازية ولم يذكر ...... (فيقطع قراءة القرآن لو) كان يقرأ (بمنزله ويجيب) لو أذان مسجده كما يأتي (ولو بمسجد لا) لأنه أجاب بالحضور وهذا متفرع على قول الحلواني وأما عندنا فيقطع ويجيب بلسانه مطلقا والظاهر وجوبها باللسان لظاهر الأمر في حديث إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الأذان، (۱/۳۹۶-۳۹۹)، ط: سعيد)

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني، (۱/۵۷)، ط: سعيد

(۲) ويكره التكلم بكلام الناس لأنه يشغله عن الأدعية.

قوله: ويكره التكلم بكلام الناس) مالم يكن لحاجة تفوته بتركه. (حاشية الطحطاوي على المراقي، كتاب الطهارة، فصل في المكروهات، (ص: ۸۱)، ط: قديمي. =

وضو کے دوران کوئی حصہ خشک رہ جائے

''خشک رہ گیا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۲۰/۱)

وضو کے دوران منقول دعاؤں کی تحقیق

''اعضاءِ وضو کی دعاؤں کی تحقیق''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۳/۱)

وضو کے ذریعہ کون سے گناہ معاف ہوتے ہیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''جس نے وضو کیا اور اچھی طرح سے کیا تو اس کے جسم کے تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے تک کے گناہ صاف ہو جاتے ہیں۔

تشریح:جسم اور روح میں نہایت ہی قریبی تعلق ہے، اس وجہ سے کسی ایک پر جو کیفیت طاری ہوگی، اس سے قدرتی طور پر دوسرا متاثر ہوتا ہے، نیکی اور بدی کا تعلق روح سے ہے، نیک اعمال سے نورانیت اور بدعملیوں سے ظلماتی اثرات روح پر پڑتے ہیں اور ان چیزوں کے اچھے اور برے اثرات سے جسم بھی ضرور متاثر ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ وضو ایک نیکی ہے اس کا تعلق اصل کے اعتبار سے روح سے ہے، اس وضو کے ذریعہ بدعملیوں کے ان ظلماتی اثرات کی صفائی ہو جاتی ہے جو روح کے توسط سے جسم پر بھی آئے ہوتے ہیں۔

حدیث شریف کے الفاظ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ پلکوں کی جڑوں

= ⇐ (و) عدم (التكلم بكلام الناس) إلا لحاجة لقوله

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في مباحث الاستعانة في الوضوء بالغير، (۱۲٦/۱)، ط:سعيد

ت الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول. الفصل الثالث، (۸/۱)، ط:سعيد

ت البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۹/۱)، ط:سعيد

اور ناخنوں کے نیچے تک کے گناہ وضو سے دھل جاتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ گناہ صرف روح ہی کو ناپاک نہیں کرتا بلکہ جسم پر بھی روح کا یہ میل جسمانی میل کی طرح جم جاتا ہے، جس کو وضو اور اسی طرح دوسری نیکیاں دھوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے "ان الحسنات یذهبن السیئات" (بلاشبہ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں) سورۂ ہود۔

روزانہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ معمولی گرد وغبار تو ذرا جھاڑنے جھٹکنے یا تھوڑا سا پانی بہا دینے سے صاف ہو جاتا ہے، لیکن جو میل زیادہ گہری جمی ہوتی ہے اس کے لئے رگڑنا، مسلنا، صابن وغیرہ لگانا ضروری ہوتا ہے، اسی طرح گناہوں کے بھی مختلف درجات ہیں، معمولی درجے کے چھوٹے گناہ تو دن رات کی عبادت اور وضو نماز وغیرہ کے ذریعہ معاف ہو جاتے ہیں، لیکن بڑے گناہوں کی صفائی کے لئے یہ چیزیں کافی نہیں ہوتیں انہیں دھونے کے لئے توبہ، استغفار اور ندامت وشرمندگی کے آنسوؤں کے قطروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

مختلف اعمال صالحہ پر جو گناہوں کی معافی کی بشارت ہوتی ہے اس سے چھوٹے چھوٹے گناہ مراد ہوتے ہیں، اور بڑے گناہوں کی معافی کے لئے اللہ کے سامنے توبہ کرنا بھی ضروری ہے، اس لئے نیک اعمال کے ساتھ ساتھ توبہ واستغفار کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ (۱)

---

(۱) عن عثمان بن عفان رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من توضأ فأحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت أظفاره. (الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، (۱/ ۱۵۸)، ط: رحمانيه)

= وعن عبد الله الصنابحيّ رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا توضأ العبد فمضمض خرجت الخطايا من فيه، فإذا استنثر خرجت الخطايا من أنفه، فإذا غسل وجهه خرجت الخطايا من وجهه حتى تخرج من تحت أشفار عينيه، فإذا غسل يديه خرجت الخطايا من يديه حتى تخرج من تحت أظفار يديه، فإذا مسح برأسه خرجت الخطايا من رأسه حتى تخرج =

وضو کے ساتھ سونا فرشتہ کے ساتھ سونا ہے

''فرشتہ کے ساتھ سونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۳/۲)

وضو کے شروع میں پہلے ہاتھ دھونا مسنون

''شروع میں ہاتھ دھونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۵۱/۲)

= من اذنيه، فإذا غسل رجليه خرجت الخطايا من رجليه حتى تخرج من تحت أظافر رجليه، ثم كان مشيهُ إلى المسجد وصلاته نافلة. (الترغيب والترهيب برقم الحديث: ۲۹٦، كتاب الطهارة، الترغيب في الوضوء وإسباغه، (۱/ ٦۱)، ط: دار الكتب العلمية.

ﻫ (خرجت خطاياه) هو محمول على الحقيقة بناء على أن الخطايا جواهر متعلقة ببدن الإنسان تتصل به وتنفصل عنه، لا اعراض كما قيل، قال السيوطي في قوت المغتذي: الظاهر حمله على الحقيقة، ثم حقق ذلك بأحاديث تدل على أن الذنوب جواهر وأجسام، ووافقه شيخنا في شرح الترمذي....ثم الظاهر عموم الخطايا، والعلماء خصصوها بالصغائر المتعلقة بحقوق الله للتوفيق بين الأدلة، فإن منها ما يقتضي الخصوص. (مرعاة المفاتيح، كتاب الطهارة، الفصل الأول، (۲/ ۵)، ط: ادارة البحوث الإسلامية.

ﻫ قوله حتى يخرج نقيا من الذنوب) اختلفوا في هذه الذنوب هل هي صغائر فقط دون الكبائر أو ما يعمهما فاختار المتأخرون أنها الصغائر فقط، لأن الحسنات يذهبن السيئات. (معارف السنن، أبواب الطهارة، باب ماجاء في فضل الوضوء، (۱/ ۳۷)، ط: سعيد.

ﻫ قوله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " من تَوَضَّأ فأحسن الوضُوء خرجت خطاياه من جسده حَتَّى تخرج من أظْفَاره "أَقُول: النَّظَافَة المؤثرة فِي جذر النَّفس، تقدس النَّفس، وتلحقها بِالْمَلَائِكَة، وتنسى كثيرا من الْحَالَات الدنية فَجعلت خاصيتها خاصية للْوُضُوء الَّذِي هُوَ شبحها ومظنتها وعنوانها. (حجة الله البالغة، القسم الثاني: في بيان أسرار ماجاء عن النبي صلى الله عليه وسلم تفصيلا من أبواب الطهارة، صفة الوضوء، (۱/ ۲۹۵) ط: دار الجيل)

ﻫ خرجت خطاياه) تمثيل وتصوير لبراءته، لكن هذا العام خص بالصغائر المتعلقة بحقوق الله تعالى لما يأتي "مالم يأت كبيرة" وللإجماع على ماحكاه ابن عبدالبر على أن الكبائر لاتكفر إلا بالتوبة وأن حقوق الآدميين منوطة برضاهم كذا نقله ابن حجر. (مرقاة المفاتيح، كتاب الطهارة، الفصل الأول، (۲/ ۹)، ط: رشيديه.

وضو کے شروع میں "بسم اللہ" پڑھنا

☆ وضو کے شروع میں "بسم اللہ" پڑھنا سنت ہے۔ (۱)

☆ اگر کسی نے "بسم اللہ" پڑھے بغیر وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا، اور ظاہری طہارت حاصل ہو جائے گی اور اس وضو سے نماز پڑھنے سے نماز بھی ہو جائے گی، لیکن وضو کامل نہیں ہوگا، اور سنت پر عمل کرنے کے ثواب سے محروم ہو جائے گا۔ (۲)

☆ علامہ نووی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الاذکار" میں لکھا ہے کہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پوری پڑھنا مستحب ہے، اور اگر صرف "بسم اللہ" پڑھے گا تب بھی کافی

(۱) والبداءة بالتسمية (أي من سنن الوضوء). (الدر المختار: (۱۰۸/۱) كتاب الطهارة، مطلب بمعنى بالي لا بمعنى جميع، ط: سعيد)

☆ الفتاوىٰ الهندية: (۶/۱) كتاب الطهارة، الباب الأوّل، الفصل الثاني في سنن الوضوء ط: رشيديه.

☆ تبيين الحقائق: (۳،۳/۱) كتاب الطهارة، ط: امداديه.

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لاصلوٰة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله تعالىٰ. (سنن أبي داود: (۲۵/۱) كتاب الطهارة، باب في التسمية على الوضوء، ط: رحمانيه)

☆ سنن ابن ماجه: (ص: ۳۲) أبواب الطهارة، باب ماجاء في التسمية في الوضوء، ط: قديمي.

☆ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا وضوء – أي كاملاً – لمن لم يذكر اسم الله عليه. وقال القاضي: هذه الصيغة حقيقة في نفي الشيء، ويطلق مجازًا على نفي الاعتداد به لعدم صحته، كقوله عليه الصلاة والسلام: ولاصلوٰة إلاّ بطهور، وعلى نفي كماله كقوله عليه الصلاة والسلام: لاصلاة لجار المسجد إلاّ في المسجد. وهاهنا محمول على نفي الكمال: (مرقاة المفاتيح: (۱۰۶،۱۰۵/۲) كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، الفصل الثاني، ط: رشيديه)

☆ ترك السنة لا يوجب فسادًا ...... بل إساءة لو عامدًا غير مستخف، وقالوا: الإساءة أدون من الكراهة. (الدر المختار مع الرد: (۴۷۳/۱) كتاب الصلاة، مطلب: في قولهم الإساءة دون الكراهة، ط: سعيد)

☆ ويحتمل لا وضوء له متكاملاً في الثواب. (طحاوي: (۱۴/۱) كتاب الطهارة، باب التسمية على الوضوء، ط: حقانيه)

ہو جائے گا۔ [۱]

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو پانی کو ہاتھ پر رکھتے اور ''بسم اللہ'' پڑھتے، ابوبدر نے کہا جب آپ وضو کے لئے کھڑے ہوتے تو بسم اللہ پڑھتے، ہاتھ پر پانی ڈالتے۔ [۲]

وضو کے شروع میں کیا دعا پڑھے

وضو کے شروع میں پڑھنے کے لئے مختلف الفاظ منقول ہیں، اور وہ الفاظ یہ ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ''بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ'' [۳] اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَ تَمَامَ الصَّلَاةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِکَ وَ تَمَامَ مَغْفِرَتِکَ'' ۔ [۴]

---

(۱) بسم أن يقول في أوله : بسم الله الرحمن الرحيم ، وإن قال : بسم الله ، كفى . (الأذكار للنووي: (ص: ۱۱۳) باب مايقول على وضوئه ، ط: دار ابن كثير ، بيروت)

(۲) عن عائشة رضي الله عنه قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم : إذا مس طهوره يسمى الله ، وقال ابو زيد : كان يقوم إلى الوضوء ، فيسمى الله ثم يفرغ الماء على يديه . (سنن الدار قطني : (۱۲۱/۱) رقم الحديث : ۲۲۳ ، كتاب الطهارة ، باب التسمية على الوضوء ، ط: مؤسسة الرسالة ، بيروت)

☆ نصب الراية : (۱۵/۱) كتاب الطهارة ، ط: مؤسسة الريان .

☆ السعاية : (۱۰۹/۱) كتاب الطهارة ، بيان سنة الابتداء بالتسمية ، ط: سعيد .

(۳) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يا أبا هريرة إذا توضأت فقل : بسم الله والحمد لله ...... الحديث . (مجمع الزوائد : (۲۲۰/۱) رقم الحديث : ۱۱۱۲ ، كتاب الطهارة ، باب التسمية عند الوضوء ، ط:

☆ كنز العمال : (۳۵۳/۹) رقم الحديث : ۲۶۹۳۱ ، حرف الطاء ، كتاب الطهارة من قسم الأفعال ، باب الوضوء ، أذكار الوضوء ، ط: مؤسسة الرسالة .

☆ البناية شرح الهداية : (۱۹۳/۱) كتاب الطهارة ، سنن الطهارة ، ط: دار الكتب العلمية .

(۴) عن علي رضي الله عنه أنه قال : قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم : يا علي إذا توضأت =

امام طحاوی سے "بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الإسْلَام"[1] پڑھنا منقول ہے۔

علامہ عینی نے مجتبی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ وضو کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، بِاسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الإسْلَام"[2] پڑھے۔

وضو کے طبی فوائد

''طبی فوائد'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۶۵/۲)

وضو کے فرائض

وضو کے چار فرض ہیں: ① منہ کا دھونا۔ ② دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت

= فقل: بسم الله، اللّهم إنّي أسألك تمام الوضوء، و تمام الصلاة، و تمام رضوانك، وتمام مغفرتك. (إتحاف الخيرة المهرة: (۳۲۸/۱) كتاب الطهارة، باب التسمية عند الوضوء، ط: دار الوطن، الرياض)

⇦ كنز العمال: (۳۶۹/۹) رقم الحديث: ۲۶۹۹۳، حرف الطاء، كتاب الطهارة من قسم الأفعال، باب الوضوء، أذكار الوضوء، ط: مؤسسة الرسالة.

⇦ المطالب العالية: (۲۵۲/۲) كتاب الطهارة، باب الذكر على الوضوء، ط: دار العاصمة.

(۱) قال الطحاوي: هو ان يقول: بسم الله العظيم والحمد لله على دين الإسلام، هو المنقول عن السلف. (العناية في شرح الهداية: (۱۹/۱) كتاب الطهارة، ط: رشيديه)

⇦ البناية شرح الهداية: (۱۹۳/۱) كتاب الطهارة، سنن الطهارة، ط: دار الكتب العلمية.

⇦ المحيط البرهاني: (۱۷۰/۱) كتاب الطهارة، الفصل الأوّل في الوضوء، ط: إدارة القرآن.

(۲) وفي المجتبى: لوقال: بسم الله الرحمن الرحيم، بسم الله العظيم، والحمد لله على دين الإسلام لحسن. (البناية شرح الهداية: (۱۹۴/۱) كتاب الطهارة، سنن الطهارة، ط: دار الكتب العلمية)

⇦ اللباب في شرح الكتاب: (۳۴/۱) كتاب الطهارة، ط: قديمى.

⇦ السعاية (۱۰۸/۱) كتاب الطهارة، بيان سنة الابتداء بالتسمية ط: سعيد.

دھونا۔ ③ سر کا مسح کرنا۔ ④ دونوں پیروں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔
ان چار اعضاء میں سے تین کو دھونے اور ایک کو مسح کرنے کا نام وضو ہے۔[1]

تفصیل:

① پہلا فرض تمام منہ کا ایک مرتبہ دھونا، خواہ وضو کرنے والا خود دھوئے یا کوئی دوسرا دھلوائے یا خود بخود دھل جائے، جیسے کوئی شخص دریا، ندی یا تالاب میں غوطہ لگائے، یا بارش کا پانی چہرے پر پڑ جائے اور تمام منھ دھل جائے۔

☆ اور تمام منہ سے مراد وہ سطح ہے جو اوپر پیشانی کی ابتداء سے نیچے ٹھوڑی تک اور دونوں اطراف میں دونوں کانوں کے درمیان میں ہے۔

☆ آنکھ کا جو گوشہ ناک کے قریب ہے اس کا دھونا فرض ہے، اور اکثر اس پر میل آجاتا ہے اس کو دور کر کے پانی پہونچانا ضروری ہے۔

☆ چہرے کے ساتھ جو سطح کان اور رخسار کے درمیان میں ہے اس کا دھونا بھی فرض ہے، خواہ داڑھی نکلی ہو یا نہیں۔

☆ اگر ٹھوڑی پر داڑھی کے بال نہ ہوں یا ہوں مگر اس قدر کم ہوں کہ کھال نظر آئے تو ٹھوڑی دھونا فرض ہے، اور اگر ٹھوڑی پر داڑھی کے بال اس قدر زیادہ ہوں کہ کھال نظر نہ آئے تو ٹھوڑی دھونا فرض نہیں ہے۔

☆ ہونٹ کا جو حصہ ہونٹ بند ہونے کے بعد نظر آتا ہے اس کا دھونا فرض

---

[1] والخلاصة: أن أركان الوضوء المتفق عليها أربعة: غسل الوجه واليدين والرجلين مرة واحدة والمسح بالرأس مرة واحدة. (الفقه الإسلامي وأدلته، القسم الأول: العبادات، الباب الأول: الطهارات، الفصل الرابع، المطلب الثاني فرائض الوضوء، (۱/ ۲۱۴)، ط: دار الفكر.

[2] الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، فرائض الوضوء، (۱/ ۵۸)، ط: مكتبة الحقيقة.

[3] الاختيار لتعليل المختار، كتاب الطهارة، (۱/ ۷)، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

ہے۔(۱)

② دوسرا فرض دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ایک مرتبہ دھونا، خواہ وضو کرنے

(۱) (غسل الوجه) أى إسالة الماء مع التقاطر ولو قطرة وفى الفيض أقله قطرتان فى الأصح (مرة) لأن الأمر لا يقتضى التكرار (وهو) مشتق من المواجهة واشتقاق الثلاثى من المزيد إذا كان أشهر فى المعنى شائع كاشتقاق الرعد من الارتعاد واليم من التيمم (من مبدأ سطح جبهته) أى المتوضىء بقرينة المقام (إلى أسفل ذقنه) أى منبت أسنانه السفلى (طولا) كان عليه شعر أو لا عدل عن قولهم من قصاص شعره الجارى على الغالب إلى المطرد ليعم الأغم والأصلع والأنزع (وما بين شحمتى الأذنين عرضا) وحينئذ (فيجب غسل المياقى) وما يظهر من الشفة عند انضمامها (وما بين العذار والأذن) لدخوله فى الحد وبه يفتى (لا غسل باطن العينين) والأنف والفم وأصول شعر الحاجبين واللحية والشارب ونيم ذباب للحرج.

قوله: وأصول شعر الحاجبين) يحمل هذا على ما إذا كان كثيفين، أما إذا بدت البشرة فيجب...... وكذا يقال فى اللحية والشارب. (الدر المختار مع الرد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب فى فرض القطعى والظنى، (۱/ ۹۵ – ۹۸)، ط: سعيد)

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/ ۳ و ۴)، ط: رشيدية

⇐ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول، (۱/ ۸۷ و ۸۸)، ط: ادارة القرآن

⇐ (وإذا نسى المتوضئ مسح رأسه فأصابه ماء المطر مقدار ثلاثة أصابع فمسحه بيده، أو لم يمسحه أجزاه عن مسح الرأس)، وكذلك الجنب إذا وقف فى المطر الشديد حتى غسله، وقد أنقى فرجه، وتمضمض، واستنشق، وكذلك المحدث إذا جرى الماء على أعضاء وضوئه؛ لأن الماء مطهر بنفسه قال الله تعالى: {وأنزلنا من السماء ماء طهورا}، والطهور الطاهر فى نفسه المطهر لغيره فلا يتوقف حصول التطهر به على فعل يكون منه كالنار فإنه لا يتوقف حصول الاحتراق بها على فعل يكون من العبد، وإذا ثبت هذا فى المغسول ثبت فى الممسوح بطريق الأولى؛ لأنه دون المغسول، والمعتبر فيه إصابة البلة، وعلى هذا الأصل قلنا بجواز الوضوء، والغسل من الجنابة بدون النية. (المبسوط للسرخسى، باب الوضوء والغسل، (۱/ ۷۲)، ط: دار المعرفة بيروت).

⇐ الأصل المعروف بالمبسوط للشيبانى، كتاب الصلاة، باب الوضوء والغسل من الجنابة، (۱/ ۵۲)، ط: ادارة القرآن.

⇐ والآلة لم تقصد إلا لايصال إلى المحل فإذا أصابه من المطر قدر الفرض أجزاه. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۳)، ط: سعيد

والا خود دھوئے یا کوئی دوسرا دھلوائے یا کسی اور طریقہ سے دھل جائیں، دونوں ایک مرتبہ ملا کر دھوئے یا الگ الگ دھوئے۔[(۱)]

☆اگر انگلیوں کی گھائی میں خلال کے بغیر پانی نہ پہونچے تو خلال کرنا فرض ہے۔[(۲)]

☆اگر کسی آدمی کے ایک جانب پورے دو پاؤں، یا دو ہاتھ ہوں تو وہ اگر دونوں ہاتھوں میں سے ہر ایک سے کام لیتا ہے اور چیزوں کو پکڑ سکتا ہے اور اٹھا سکتا ہے تو دونوں ہاتھوں کا دھونا فرض ہے، اسی طرح اگر دونوں پاؤں میں سے ہر ایک سے کام لیتا ہے، چل سکتا ہے تو دونوں پاؤں کو دھونا فرض ہے، اور اگر دونوں سے کام نہیں لے سکتا تو اگر دونوں جڑے ہوئے انگوٹھے ہوں تب بھی دونوں کا دھونا فرض ہے، اور اگر ملے ہوئے نہ ہوں بلکہ جدا ہوں تو صرف اسی کا دھونا فرض ہے جو کام دیتا ہے۔[(۳)]

---

(۱) (وغسل اليدين)...... (مرة) لما مر (مع المرفقين والكعبين) على المذهب وما ذكروا أن الثابت بعبارة النص غسل يد ورجل والأخرى بدلالته . (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه، (۱/۹۸)، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/۳)، ط: رشيدية

☜ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول، (۱/۸۹)، ط: ادارة القرآن

(۲) وهذا بعد دخول الماء خلالها فلو منضمة فرض

وفي الرد: قوله (وهذا) أي وكون التخليل سنة ، قوله (فرض) أي التخليل لأنه حينئذ لا يمكن إيصال الماء إلا به فافهم (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في منافع السواك (۱/۱۱۸)، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷)، ط: رشيدية

☜ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول، نوع منه في بيان سنن الوضوء و آدابه، (۱/۱۰۹)، ط: ادارة القرآن

(۳) ولو خلق له يدان ورجلان فلو يبطش بهما غسلهما ولو بأحدهما فهي الأصلية فيغسلها.

وفي رد المحتار: (قوله: فلو يبطش)... والبطش قاصر على اليدين فلو قال: ويمشي بهما نظرا

ہاتھ پیر کے درمیان سے اگر دوسرا ہاتھ پیر جڑا (ملا ہوا) ہو تو اس کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ اس مقام سے جڑا ہوا ہو جس کا دھونا وضو میں فرض ہے، مثلاً ہاتھ میں کہنی یا کہنی کے نیچے جڑا ہو، پیر میں ٹخنے کے نیچے سے جڑا ہو تو دھونا فرض ہے، اور اگر کہنی یا ٹخنے کے اوپر سے جڑا ہو تو اس قدر حصہ کا دھونا فرض ہے جو کہنی یا ٹخنے کے حصے کے مقابل میں ہو۔ (۱)

③ تیسرا فرض سر کے چوتھائی حصے کا مسح کرنا (۲)

= الى الرجلين لكان حسناً. ط ... والظاهر أنه يعتبر البطش أولاً، فان بطش بهما وجب غسلهما والا فان كانتا تامتين متصلتين وجب غسلهما وان كانتا منفصلتين لا يجب الا غسل الأصلية التى يبطش بها وهو حسن جمعاً بين العبارتين. (ردالمحتار، كتاب الطهارة،مطلب فى معنى الاشتقاق وتقسيمه إلى ثلاثة أقسام، (۱/ ۱۰۲)، ط: سعيد)

☆ والظاهر أنه يعتبر البطش أولاً فان بطش بهما وجب غسلهما والا فان كانتا تامتين متصلتين وجب غسلهما وان كانتا منفصلتين لا يجب الا غسل الأصلية التى يبطش بها ، وهو حسن جمعاً بين العبارتين.

حاشية الطحطاوى على الدر المختار، كتاب الطهارة، (۱/ ٦۵)، ط:رشيديه

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/ ۱۳) ط:سعيد

(۱) وكذا الزائدة ان نبتت من محل الفرض كأصبع عكف زائدين والا فما حاذى منها محل الفرض غسله ومالا فلا لكن يندب. مجتبى. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۰۲)، ط: سعيد)

☆ ويجب غسل كل ما كان مركبا على أعضاء الوضوء من الأصبع الزائدة والكف الزائدة ، كذا فى السراج الوهاج. ولو خلق له يدان على المنكب فالتامة هى الأصلية يجب غسلها والأخرى زائدة فما حاذى منها محل الفرض يجب غسله والا فلا. كذا فى فتح القدير.. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة ، الباب الأول فى الوضوء، الفصل الأول فى فرائض الوضوء، (۱/ ۳)، ط: رشيديه)

☆ حاشية الطحطاوى على الدر المختار، كتاب الطهارة ،(۱/ ٦۵)، ط: رشيدية.

(۲) (ومسح ربع الرأس مرة) فوق الأذنين . (الدرالمختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة،مطلب فى معنى الاشتقاق وتقسيمه إلى ثلاثة أقسام، (۱/ ۹۹)، ط:سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/ ۵)، ط:رشيدية

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول، (۱/ ۹۰)، ط:ادارة القرآن

④ چوتھا فرض دونوں پیروں کو ٹخنوں سمیت ایک مرتبہ دھونا فرض ہے، بشرطیکہ چمڑے کا موزہ پہنے ہوئے نہ ہو،[1] اگر پاؤں کی انگلیوں کی گھائی میں خلال کے بغیر پانی نہ پہونچے تو خلال کرنا فرض ہے۔[2]

☆ اگر پیروں پر چمڑے کے موزے پہنے ہوتو مسافر کے لئے تین دن تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات تک مسح کرنا جائز ہے،[3] اور اگر پیروں پر چمڑے کا موزہ نہ ہوتو پیروں کا دھونا فرض ہے، اور جو لوگ پیروں پر موزہ ہو یا نہ ہو ہر حال میں مسح کے قائل ہیں ان کا قول بالکل درست نہیں کیونکہ یہ قرآن وحدیث کے سراسر خلاف ہے۔[4]

---

(۱) (وغسل اليدين)...... (والرجلين) البادیتين السليمتين فإن المجروحتين والمستورتين بالخف وظيفتهما المسح (مرة) لما مر

وفي الرد: (البادیتين) أي الظاهرتين اللتين لا خف عليهما. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه إلى ثلاثة أقسام، (۹۸/۱)، ط: سعيد)

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۵/۱)، ط: رشيدية

⇦ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول، (۹۳/۱)، ط: ادارة القرآن

(۲) انظر رقم الحاشية: ۳ على الصفحة السابقة.

(۳) ويجوز للمقيم يوما وليلة وللمسافر ثلاثة أيام ولياليها، لقوله عليه السلام: يمسح المقيم يوما وليلة والمسافر ثلاثة أيام ولياليها. (الهداية، كتاب الطهارات، باب المسح على الخفين، (۵۷/۱)، ط: المصباح).

⇦ مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، (ص: ۱۳۱)، ط: قديمي.

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، (۳۳/۱)، ط: رشيديه.

(۴) ولا عبرة بقوم تجارت بهم الأهواء، فأنكروا غسل الرجلين متمسكين بظاهر الآية، فإنه لا فرق عندي بين من قال بهذا القول ومن أنكر غزوة بدر أو أحد مما هو كالشمس في رابعة النهار. (حجة الله البالغة، القسم الثاني في بيان أسرار ما جاء عن النبي صلى الله عليه وسلم تفصيلا، من أبواب الطهارة، صفة الوضوء، (۲۹٦/۱)، ط: دار الجيل). =

وضو کے فوائد

وضو انسان کو ظاہری، باطنی گناہ اور غفلت ترک کرنے پر آگاہ کرتا ہے، اگر نماز وضو کے بغیر پڑھنے کی اجازت ہوتی، تو انسان غفلت کے پردہ میں ڈوبا رہتا، اور سستی اور غفلت میں نماز میں داخل ہو جاتا، دنیاوی ہموم، غموم اور کاموں میں مشغول رہ کر نشیلے آدمی کی طرح ہو جاتا اس لئے غفلت اور سستی کے نشہ کو اتارنے کے لئے وضو کا حکم دیا گیا، تاکہ انسان باخبر اور باحضور ہو کر اللہ کے آگے کھڑا ہو۔ (۱)

وضو کے قابل پانی ہے اور غسل بھی واجب ہے

اگر کسی آدمی پر غسل واجب ہے، اور اس کے پاس صرف وضو کے قابل پانی ہے، غسل کے لائق پانی نہیں ہے، تو اس صورت میں نماز کے لئے وضو اور غسل کے لئے تیمم کرنا جائز ہے، خواہ پہلے تیمم کرے یا پہلے وضو کرے اور پھر جنابت کے لئے تیمم کرے دونوں طرح جائز ہے۔ (۲)

= ☆ وعن عطاء ما علمت ان احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على القدمين، فهذا إجماع من الصحابة على وجوب الغسل وهو يؤيد الأحاديث الصحيحة الظاهرة بمن جوز المسح على القدمين من الشيعة ومن شذ وقرأ الحسن وأرجلكم بالرفع بمعنى وأرجلكم مغسولة. (حلبی كبير فرائض الوضوء، (ص: ١٦)، ط: سهيل اكيڈمی).

☆ شرح النووي على المسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين، (١٢٣/١)، ط: قديمی.

(١) وفقه ذلك أنها ظاهرة تسرع اليها الأوساخ وهي التي ترى و تبصر عند ملاقاة الناس بعضهم لبعض و أيضا التجربة شاهدة بأن غسل الأطراف و رش الماء على الوجه والرأس ينبه النفس من نحو النوم والغشي المثقل تنبيها قويا وليرجع الانسان في ذلك الى ما عنده من التجربة والعلم والى ما أمر به الأطباء في تدبير من غشي عليه أو أفرط به الاسهال والفصد.

حجة الله البالغة، القسم الأول، المبحث الخامس، باب أسرار الوضوء والغسل، (١٦٦-١٦٧/١)، ط: قديمی

(٢) وفي الهندية إذا كان للجنب ماء يكفي لبعض أعضائه أو للوضوء تيمم ولم يجب عليه =

وضو کے متعلق ایک جامع دعا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کی دعا سکھاتے ہوئے فرمایا: جب تم وضو شروع کرو تو یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الإِسْلَامِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا اَعْطَيْتَهُمْ شَكَرُوْا وَإِذَا ابْتَلَيْتَهُمْ صَبَرُوْا.

اور جب تم اپنے ستر کے مقام کو دھوؤ تو تین مرتبہ یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ.

اور جب کلی کرو یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ ذِكْرِكَ.

اور ناک صاف کرو تو یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

اور جب چہرہ دھوؤ تو یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ.

= صرفه إليه إلا إذا تيمم للجنابة ثم أحدث فإنه يجب عليه الوضوء لأنه قدر على ماء كاف ولا يجب عليه التيمم لأنه بالتيمم خرج عن الجنابة إلى أن يجد ماء كافيا للغسل كذا في شرح الطحاوي وغيره اهـ. (الدر المختار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۳۲)، ط:سعيد)

ﭫ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث، (۱/ ۳۰)، ط:رشيدية

ﭫ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر من هذا الفصل في مسائل المتفرقات، (۱/ ۲٦۱)، ط:ادارة القرآن

اور جب دایاں ہاتھ دھوؤ تو یہ پڑھو:

اَللّٰھُمَّ آتِنِيْ کِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا.

اور جب بایاں ہاتھ دھوؤ تو یہ پڑھو:

اَللّٰھُمَّ لَاتُعْطِنِيْ کِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ.

اور جب سر کا مسح کرو تو یہ پڑھو:

اَللّٰھُمَّ غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِکَ.

اور جب کان کا مسح کرو تو یہ پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُ اَحْسَنَهٗ.

اور جب پیر دھوؤ تو یہ پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِيْ سَعْيًا مَشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ.

اور پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَفَعَهَا بِغَيْرِ عَمَدٍ.

فرشتے تمہارے سرہانے پڑھی ہوئی دعاؤں کو لکھیں گے اور اس پر مہر لگا کر آسمان پر لے جائیں گے، اور عرش کے نیچے رکھ دیں گے، قیامت تک اس بند مہر کو کوئی نہ کھولے گا۔ [1]

---

(1) عن أبي إسحاق السبيعي رفعه إلى علي بن أبي طالب: علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم كلمات أقولهن عند الوضوء فلم أنسهن، كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتى بماء فغسل يديه قال: بسم الله العظيم والحمد لله على الإسلام، اللّهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين، واجعلني من الذين إذا أعطيتهم شكروا وإذا ابتليتهم صبروا، فإذا غسل فرجه قال: اللّهم حصن فرجي للآلاء، وإذا تمضمض قال: اللّهم أعنّي على تلاوة ذكرك، وإذا استنشق =

(نوٹ) اگرچہ یہ دعائیں مستند طور پر ثابت نہیں ہیں، ان کو ضعیف اور منکر بھی کہا گیا ہے، مگر متعدد طرق سے حدیث اور فقہ کی کتابوں میں موجود ہیں۔ علامہ نووی نے ان دعاؤں کو اسلاف سے منقول کہا ہے، اس لئے ان دعاؤں کو پڑھنا نہ صرف جائز بلکہ بہتر ہے۔[1]

وضو کے مستحبات

وضو میں چودہ مستحب ہیں:

① وضو کرنے کے لئے کسی اونچے مقام پر بیٹھنا تاکہ استعمال کیا ہوا پانی جسم اور کپڑوں پر نہ پڑے۔[2]

= قال : اللّٰهم ارحني رائحة الجنة ، وإذا غسل وجهه قال : اللّٰهم بيّض وجهي يوم تبيض وجوه وتسود وجوه ، وإذا غسل يمينه قال : اللّٰهم آتني كتابي بيميني و حاسبني حسابًا يسيرًا ، وإذا غسل شماله قال : اللّٰهم لاتعطني كتابي بشمالي ولا من وراء ظهري ، وإذا مسح رأسه قال : اللّٰهم غشّني برحمتک ، وإذا مسح أذنيه قال : اللّٰهم اجعلني من الّذين يستمعون القول فيتّبعون أحسنه ، وإذا غسل رجليه قال : اللّٰهم اجعل لي سعيًا مشكورًا وذنبًا مغفورًا وتجارة لن تبور ، ثم رفع رأسه إلى السماء فقال : الحمد لله الّذي رفعها بغير عمد ، قال النّبي صلى الله عليه وسلم : والملک قائم على رأسه يكتب مايقول في ورقة ثم يختمه فيضعه تحت العرش فلايفک خاتمه إلى يوم القيامة . (كنز العمال : (۳۶۶/۹) رقم الحديث : ۲۶۹۹۱ ، حرف الطاء ، كتاب الطهارة من قسم الأفعال ، باب الوضوء ، أذكار الوضوء ، ط: مؤسسة الرسالة)

: البدر المنير : (۲۷۱/۲) الحديث الحادي والستون ، ط: دار الهجرة الرياض .

(۱) وأمّا الدعاء على أعضاء الوضوء فلم يجئ فيه شئ عن النّبي صلى الله عليه وسلم وقد قال الفقهاء : يستحب فيه دعوات جاءت عن السلف . (الأذكار للنووي : (ص: ۱۱۷، ۱۱۸) باب مايقول على وضوئه ، ط: دار ابن كثير)

٭ البدر المنير : (۲۸۰/۲) الحديث الحادي والستون ، ط: دار الهجرة الرياض .

(۲) (والجلوس في مكان مرتفع) تحرزا عن الماء المستعمل وعبارة الكمال وحفظ ثيابه من القاطر وهي أشمل . (الدر المختار مع رد المحتار ، كتاب الطهارة مطلب في تتميم مندوبات الوضوء : (۱۲۴/۱ - ۱۲۷) ، ط: سعيد) =

⑫ وضو کرتے وقت قبلہ رو ہو کر بیٹھنا۔ (۱)

⑬ اگر کوئی عذر اور مجبوری نہیں تو وضو کرتے وقت اعضاء دھوتے ہوئے کسی سے مدد نہ لینا بلکہ خود ہی دھونا، ہاں اگر کوئی عذر اور مجبوری ہے تو دوسرے سے مدد لینے میں کوئی قباحت نہیں ہے، اسی طرح اگر کوئی دوسرا آدمی پانی دیتا جائے اور وضو کے اعضاء کو خود دھوئے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ (۲)

⑭ اعضاء کو جہاں تک دھونا فرض یا واجب ہے، اس سے تھوڑا سا زیادہ دھونا۔ (۳)

= ⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۹)، ط:سعيد

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/۹)، ط:رشيدية

(۱) (ومن آدابه) ..... (استقبال القبلة). (الدرالمختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في تعميم مندوبات الوضوء، (۱/۱۲۳ –۱۲۵)، ط:سعيد)

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۸)، ط:سعيد

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/۸)، ط:رشيدية

(۲) (وعدم الاستعانة بغيره) إلا لعذر وأما استعانته عليه الصلاة والسلام بالمغيرة فلتعليم الجواز.

وحاصله أن الاستعانة في الوضوء إن كانت بصب الماء أو استقائه أو إحضاره فلا كراهة بها أصلا ولو بطلبه وإن كانت بالغسل والمسح فتكره بلا عذر ولذا قال في التاتر خانية من الآداب أن يقوم بأمر الوضوء بنفسه ولو استعان بغيره جاز بعد أن لا يكون الغاسل غيره بل يغسل بنفسه.

(الدرالمختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في مباحث الاستعانة في الوضوء بالغير، (۱/۱۲۶ –۱۲۷)، ط:سعيد

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۸)، ط:سعيد

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/۸)، ط:رشيدية

(۳)، ومن الآداب تعاهد موقيه وكعبيه وعرقوبيه وأخمصيه وإطالة غرته وتحجيله

قوله (وإطالة غرته وتحجيله) لما في الصحيحين عن أبي هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله يقول إن أمتي يدعون يوم القيامة غرا محجلين من آثار الوضوء فمن استطاع منكم أن يطيل غرته فليفعل وفي رواية فمن استطاع منكم فليطل غرته وتحجيله حلية وبه علم أن قول الشارح وتحجيله بالجر عطفا على غرته وفي البحر وإطالة الغرة تكون بالزيادة على الحد =

⑤ داہنے ہاتھ سے کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔

⑥ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (۱)

⑦ انگوٹھی وغیرہ اگر ایسی ہو کہ جسم تک پانی پہنچنے سے منع کرے تو اُسے حرکت دینا۔ (۲)

⑧ کانوں کے مسح کے وقت چھوٹی انگلی کو دونوں کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔ (۳)

= المحدود وفي الحلية والتحجيل يكون في اليدين والرجلين وهل له حد لم أقف فيه على شيء لأصحابنا ونقل النووي اختلاف الشافعية فيه على ثلاثة أقوال الأول أنه يستحب الزيادة فوق المرفقين والكعبين بلا توقيت الثاني إلى نصف العضد والساق الثالث إلى المنكب والركبتين قال والأحاديث تقتضي ذلك كله اهـ ونقل ط الثاني عن شرح الشرعة مقتصرا عليه. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في الغرة والتحجيل، (۱۳۰/۱)، ط: سعيد

: البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۸/۱)، ط: سعيد

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۹/۱)، ط: رشيدية

(۱) واعلم أن المذكور منها هنا ستا وثلاثون وشرحا نيف وعشرون ولنذكر ما بقي منها من الفتح والخزائن فمنها كما في الفتح ... والامتخاط باليسرى ... وزاد في وغسل الفم والأنف باليمنى. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في تتمة مندوبات الوضوء، (۱۲۳/۱ – ۱۲۵)، ط: سعيد)

: البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۹/۱)، ط: سعيد

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الرابع، (۹/۱)، ط: رشيدية

(۲) (وتحريك خاتمه الواسع) ومثله القرط وكذا الضيق إن علم وصول الماء وإلا فرض. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في مباحث الاستعانة في الوضوء بالغير، (۱۲۶/۱)، ط: سعيد

: البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۸/۱)، ط: سعيد

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۵/۱)، ط: رشيدية

(۳) (ومن آدابه) ... (وإدخال خنصره) المبلولة (صماخ أذنيه) عند مسحهما. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱۲۵/۱)، ط: سعيد)

: البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۹/۱)، ط: سعيد

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۷/۱)، ط: رشيدية

⑨ پیر دھوتے وقت داہنے ہاتھ سے پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے ملنا۔(۱)

⑩ سردیوں کے موسم میں پہلے ہاتھ پیروں کو تر ہاتھ سے ملنا تاکہ تمام عضو دھوتے وقت پانی آسانی سے پہنچ جائے کیونکہ بعض مرتبہ پیر پھٹے ہوئے ہوتے ہیں پانی کا پہنچانا مشکل ہوتا ہے۔(۲)

⑪ ہر عضو کو دھوتے وقت یا مسح کرتے وقت "بسم اللہ" اور کلمۂ شہادت پڑھنا اور عبادت کی نیت کرنا۔

⑫ وضو میں اور وضو کے بعد جو دعائیں احادیث شریف میں آئی ہیں ان کا پڑھنا۔(۳)

قوله (وغسل رجليه بيساره) لعل المراد به دلكهما باليسار لما قدمناه أنه يندب إفراغ الماء بيمينه ثم رأيت في شرح الشيخ إسماعيل قال يفرغ الماء بيمينه على رجليه ويغسلها بيساره اهـ واخرج السيوطي في الجامع الصغير عن أبي هريرة رضي الله عنه إذا توضأ أحدكم فلا يغسل أسفل رجليه بيده اليمنى. (رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في الغرة والتحجيل، (۱/۱۳۰)، ط:سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۹)، ط:سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/۸)، ط:رشيدية

قوله (وبلهما الخ) أي الرجلين لكن في البحر عند الكلام على غسل الوجه عن خلف بن أيوب أنه قال ينبغي للمتوضيء في الشتاء أن يبل أعضاءه بالماء شبه الدهن ثم يسيل الماء عليها لأن الماء يتجافى عن الأعضاء في الشتاء اهـ . (رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في التمسح بمنديل، (۱/۱۳۱)، ط:سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۸)، ط:سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/۹)، ط:رشيدية

(والتسمية . كما مر (عند غسل كل عضو) وكذا الممسوح (والدعاء بالوارد عنده) أي عند كل عضو وقد رواه ابن حبان وغيره عنه عليه الصلاة والسلام من طرق قال محقق الشافعية الرملي فيعمل به في فضائل الأعمال وإن أنكره النووي

قوله: والتسمية كما مر)... وزاد في المنية: التشهد هنا أيضا. . (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في مباحث الاستعانة في الوضوء بالغير، (۱/۱۲۷)، ط:سعيد) =

⑬ وضو کے بچے ہوئے پانی کا کھڑے ہو کر پینا۔ [۱]

وضو کے مکروہات

① جو چیزیں وضو میں مستحب ہیں ان کے خلاف کرنے سے وضو مکروہ ہو جاتا ہے۔

② پانی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا۔

③ پانی ضرورت سے کم خرچ کرنا۔

④ وضو کرنے کے دوران بلا عذر دنیوی باتیں کرنا۔

⑤ بلا عذر دوسرے سے وضو کے اعضاء دھلانا۔

⑥ منہ اور دوسرے اعضاء پر زور سے پانی کے چھینٹے مارنا۔

⑦ وضو کے اعضاء کو تین بار سے زیادہ دھونا۔

⑧ سر کا نئے نئے پانی سے تین بار مسح کرنا۔

⑨ وضو کے بعد ہاتھوں کا پانی جھٹکنا۔ [۲]

= ؎ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۸/۱)، ط: سعيد

؎ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۷/۱)، ط: رشيدية

(۱) وان يشرب بعده من فضل وضوئه (كماء زمزم) (مستقبل القبلة قائما) او قاعدا ولما عداهما يكره قائما تنزيها وعن ابن عمر كنا ناكل على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نمشي ونشرب ونحن قيام ورخص للمسافر شربه ماشيا

وفي الرد: وفي السراج ولا يستحب الشرب قائما إلا في هذين الموضعين فاستعبد ضعف ما مشى عليه الشارح كما نبه عليه ح وغيره

الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في مباحث الشرب قائما (۱۲۹/۱)، ط: سعيد

؎ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۹/۱)، ط: سعيد

؎ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۸/۱)، ط: رشيدية

(۲) فمكروهات الوضوء، كراهة تحريمية هي ترك سنة مؤكدة من السنن التي تقدم ذكرها، =

....

= ومكروهاته كراهة تنزيهية هي ترك مندوب أومستحب أوفضيلة من الأمور التي ذكرناها تحت ذلك العنوان.(كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة،مباحث الوضوء، مكروهات الوضوء، (١/ ٨١)، ط: مكتبة الحقيقة.

: ويكره للمتوضئ ...... الإسراف في صب الماء...... والتقتير ......فيه،وضرب الوجه به، والتكلم بكلام الناس،و الاستعانة بغيره من غير عذر.

قوله: والتكلم بكلام الناس)مالم يكن لحاجة تفوته بتركه.(مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، كتاب الطهارة، فصل في المكروهات، (ص: ٨٠، ٨١)،ط:قديمي).

: وأما مكروهاته فمنها:أن ينفض يديه،ذكره في الدراية،لماروى أنه صلى الله عليه وسلم قال:إذا توضأتم فلاتنفضوا أيديكم فإنها مراوح الشياطين.(البناية شرح الهداية، كتاب الطهارة،مكروهات الوضوء،(١/ ٢٥٥)،ط:دار الكتب العلمية).

: (ومكروهه لطم الوجه) أو غيره (بالماء) تنزيها والتقتير (والإسراف) ومنه الزيادة على الثلاث (فيه) تحريما لو بماء النهر والمملوك له وأما الموقوف على من يتطهر به ومنه ماء المدارس فحرام (وتثليث المسح بماء جديد) أما بماء واحد فمندوب أو مسنون

وفي الرد: قوله (أو غيره) أي غير الوجه من الأعضاء كما في الحاوي ولعل المصنف اقتصر على الوجه لما له من مزيد الشرف...... قوله (والتقتير) أي بأن يقرب إلى حد الدهن ويكون التقاطر غير ظاهر بل ينبغي أن يكون ظاهرا ليكون غسلا بيقين في كل مرة من الثلاث شرح المنية ...... قوله (والإسراف) أي بأن يستعمل منه فوق الحاجة الشرعية لما أخرج ابن ماجه وغيره عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله مر بسعد وهو يتوضأ فقال ما هذا السرف فقال أفي الوضوء إسراف فقال نعم وإن كنت على نهر جار حلية ...... قوله (ومنه) أي من الإسراف الزيادة على الثلاث أي في الغسلات مع اعتقاد أن ذلك هو السنة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة،مطلب في التمسح بمنديل،(١/ ١٣١ - ١٣٢)، ط:سعيد)

: البحر الرائق، كتاب الطهارة، (١/ ٢٩)، ط:سعيد

: (وعدم الاستعانة بغيره) إلا لعذر وأما استعانته عليه الصلاة والسلام بالمغيرة فلتعليم الجواز (و)عدم(التكلم بكلام الناس)إلا لحاجة تفوته.(الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة،مطلب في مباحث الاستعانة في الوضوء بالغير، (١/ ١٢٦)، ط:سعيد)

. البحر الرائق، كتاب الطهارة، (١/ ٢٨)، ط:سعيد

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الرابع، (١/ ٩)، ط:رشيدية

وضو کے واجبات

مسئلہ: وضو میں چار واجب ہیں:

① بھنویں یا ڈاڑھی یا مونچھ اگر اس قدر گھنی ہوں کہ ان کے نیچے کی جلد چھپ جائے اور نظر نہ آئے تو ایسی صورت میں اس قدر بالوں کا دھونا واجب ہے جتنی سے جلد چھپی ہوئی ہے باقی بال جو جلد کے آگے بڑھ گئے ہیں ان کا دھونا واجب نہیں۔[1]

② کہنیوں کا دھونا واجب ہے۔[2]

③ چوتھائی سر کا مسح کرنا واجب ہے۔[3]

۱۔ فوجب غسله قبل نبات الشعر فاذا نبت الشعر يسقط غسل ما تحته عند عامة العلماء كثيفا كان الشعر أو خفيفا لأن ما تحته خرج أن يكون وجها لأنه لا يواجه اليه وكذلك لا يجب ايصال الماء الى ما تحت شعر الحاجبين و الشارب اهـ والمراد بالخفيفة التي لاترى بشرتها أما التي ترى بشرتها فانه يجب ايصال الماء الى ما تحتها كذا في فتح القدير ..... وصرح الولوالجي في باب الكراهية على أن المفتى به أنه لا يجب ايصال الماء الى ماتحته كالحاجبين البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۱۱)، ط:سعيد)

- الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه (۱/۹۷)، ط:سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول ، الفصل الأول، (۱/۳)، ط:رشيدية

۲۔ (وغسل اليدين) ... (مع المرفقين والكعبين) على المذهب وما ذكروا أن الثابت بعبارة النص غسل يد ورجل والأخرى بدلالته ومن البحث في إلى وفي القراء تين في ارجلكم قال في البحر لا طائل تحته بعد انعقاد الإجماع على ذلك.. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه، (۱/۹۸)، ط:سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۸)، ط:سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/۳)، ط:رشيدية

۳۔ والمفروض في مسح الرأس مقدار الناصية ، كذا في الهداية والمختار في مقدار الناصية ربع الرأس كذا في الاختيار شرح المختار . (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/۵)، ط:رشيدية) =

④ فقہاء کرام نے وضو اور غسل کے احکام میں فرض اور واجب کی تفصیل نہیں کی ہے دونوں کو ایک ہی جگہ جمع کر دیا ہے بلکہ بعض فقہاء نے واجبات کو بھی فرض ہی کے عنوان سے بیان کیا ہے، اور بعض فقہاء نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ وضو اور غسل میں کوئی واجب نہیں ہے اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ وضو اور غسل میں واجب اور فرض دونوں عمل میں برابر ہیں، جیسا کہ فرض چھوٹنے سے وضو اور غسل نہیں ہوتا ویسا ہی واجب چھوٹنے سے بھی وضو اور غسل نہیں ہوتا، مگر دونوں میں فرق ہے مثلاً دونوں ہاتھوں کا دھونا فرض ہے اور کہنیوں کا دھونا واجب ہے، اسی طرح سر کا مسح کرنا فرض ہے اور چوتھائی سر کا مسح کرنا واجب ہے، اسی طرح دونوں پیروں کا دھونا فرض ہے اور دونوں ٹخنوں کا دھونا واجب ہے، اب جن فقہاء نے فرض اور واجب میں فرق کیا ہے انہوں نے دونوں کو الگ الگ بیان کیا ہے اور جن فقہاء نے دونوں میں فرق نہیں کیا ہے انہوں نے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت اور دونوں پیروں کو ٹخنوں سمیت دھونا اور چوتھائی سر کے مسح کو فرض لکھا ہے۔ (۱)

= ردالمحتار، کتاب الطهارة، (۱/۹۹)، ط:سعید

البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۱۳)، ط:سعید

أفاد انه لا واجب للوضوء ولا للغسل وإلا لقدمه

قوله (افاد الخ) حيث ذكر السنن عقب الأركان هنا وفي الغسل ولم يذكر لهما واجبا ولو لم يكن كلامه مفيدا ذلك لقدم ذكر الواجب على السنن لأنه أقوى فمقتضى الصناعة تقديمه وأراد بالواجب ما كان دون الفرض في العمل وهو أضعف نوعي الواجب لا ما يشمل النوع الآخر وهو ما كان في قوة الفرض في العمل لأن غسل المرفقين والكعبين ومسح ربع الرأس من هذا النوع الثاني وكذا غسل الفم والأنف في الغسل لأن ذلك ليس من الفرض القطعي الذي يكفر جاحده تأمل. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في السنة وتعريفها، (۱/۱۰۳)، ط:سعيد)

البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۱۱)، ط:سعید

حلبی کبیر، فرائض الوضوء، (ص:۱۴)، ط:سہیل اکیڈمی.

وضو کے وقت معذور کیا نیت کرے

''معذور وضو کے وقت کیا نیت کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۱/۲)

وضو گھر سے کر کے مسجد جانے کا ثواب

باوضو گھر سے مسجد جانے پر حج کا ثواب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۶/۱)

وضو میں اعضاء کو رگڑ کر دھونا

''رگڑ کر دھونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۶۹/۱)

وضو میں ایک ہاتھ سے منہ دھونا

''ایک ہاتھ سے منہ دھونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۹/۱)

وضو میں پہلے دایاں دھوئے

''دایاں دھوئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۳۶/۱)

وضو میں دوسرے سے مدد لینا

وضو میں دوسروں سے مدد لینے کی دو صورتیں ہیں:

① وضو کے لئے پانی تیار کر کے لانا، مثلاً لوٹا بھر کر گرم یا ٹھنڈا پانی لانا یا ٹیوب ویل سے پانی نکالنے کے لئے دبانا وغیرہ۔

① اعضاء دھوتے یا مسح کرتے وقت مدد لینا یعنی بلا عذر اپنے اعضاء کو خود نہیں دھوتا بلکہ دوسروں سے دھلاتا ہے۔

تو ان میں سے پہلی صورت میں مدد لینا مکروہ نہیں ہے، البتہ دوسری صورت میں بلا عذر مدد لینا مکروہ ہے۔[1]

(۱) وحاصله ان الاستعانة فى الوضوء ان كانت بصب الماء او استقائه او احضاره فلا كراهة

وضو میں زائد پانی بہانا

پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، ضرورت سے زائد خرچ کرنا اللہ کی نعمت کو ضائع کرنا ہے، اور یہ نعمت کی ناشکری ہونے کی وجہ سے درست نہیں ہے، بعض لوگ جب نلوں سے وضو کرتے ہیں تو نلوں کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں، پانی ضائع ہوتا رہتا ہے، اور وضو بھی کرتے رہتے ہیں، یہ اسراف ہونے کی وجہ سے حرام اور گناہ ہے، ہاں گرمی کے زمانے میں پانی سے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے بدن پر، اعضاء وجوارح پر پانی بار بار گرانا اسراف نہیں ہے۔ (۱)

= بها أصلا ولو بطلبه وإن كانت بالغسل والمسح فتكره بلا عذر ولذا قال في التاتر خانية من الآداب أن يقوم بأمر الوضوء بنفسه ولو استعان بغيره جاز بعد أن لا يكون الغاسل غيره بل يغسل بنفسه (الدرالمختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في مباحث الاستعانة في الوضوء بالغير، (۱۲۶/۱ -۱۲۷)، ط: سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۸/۱)، ط: سعيد

ومن الآداب أن يقوم بأمر الوضوء بنفسه لحديث عمر رضي الله عنه قال ان لانستعين على وضوء نا ومع هذا لو استعان بغيره جاز بعد ان لايكون الغاسل غيره بل يغسل بنفسه وقد صح ان رسول الله صلى الله عليه وسلم استعان بالمغيرة بصب الماء ورسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغسل. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول، آداب الوضوء، (۱۱۲/۱)، ط: ادارة القرآن)

عن عبد الله بن عمر قال: رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلاً يتوضأ، فقال: لاتسرف لاتسرف. ومن الآيات الدالة على منع الإسراف قوله تعالى: ﴿ولا تسرفوا إنّه لايحبّ المسرفين﴾، فإنّه بعمومه يدلّ على أنّ الإسراف مطلقًا منهي عنه، فثبت من هذا كله أنّ نفس الإسراف في الوضوء حرام ...... واعلم أنّ للإسراف في الوضوء صور أحدها أن يسيل الماء على الأعضاء سيلانًا من غير حاجة وهو تضييع للماء مع مفاسد مارة. (السعاية: (۱۸۳/۱، ۱۸۵) كتاب الطهارة، استحباب مسح الرقبة، ط: سعيد)

(و مكروهه: لطم الوجه ...... بالماء ...... والإسراف) ومنه الزيادة على الثلاث (فيه) تحريمًا لو بماء النهر والمملوك له. وأمّا الموقوف على من يتطهر به، ومنه ماء المدارس فحرام. (قوله: والإسراف) أي بأن يستعمل منه فوق الحاجة الشرعية. (الدر مع الرد: (۱۳۲/۱) كتاب الطهارة، مطلب في الإسراف في الوضوء، ط: سعيد) =

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس سے گزرے، وہ وضو کر رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیسا اسراف ہے، انہوں نے کہا کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے، آپ نے فرمایا: ہاں اگر چہ تم بہتے دریا پر کیوں نہ ہو۔ (۱)

وضو میں کسی عضو کو نہ دھونے کا شبہ ہو

''شبہ ہو جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۹/۲)

وضو میں مسواک کس وقت کرے

وضو میں مسواک کلی کرتے وقت کرے، بعض حضرات نے یہ لکھا ہے کہ وضو شروع کرنے سے پہلے مسواک کرے، دونوں طرح جائز ہیں۔ (۲)

= حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۸۰) كتاب الطهارة ، فصل في المكروهات ، ط قديمي .

عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بسعد ، وهو يتوضأ ، فقال : ما هذا السرف ؟ فقال : أفي الوضوء إسراف ؟ قال : نعم ! وإن كنت على نهر جار . (سنن ابن ماجه (ص: ۳۳) أبواب الطهارة ، باب ماجاء في القصد في الوضوء و كراهية التعدي فيه ، ط: قديمي)

مشكاة المصابيح . (ص: ۴۷) كتاب الطهارة ، باب سنن الوضوء ، الفصل الثالث ، ط: قديمي

مسند أحمد . (۶۳۶/۱) رقم الحديث : ۷۰۶۵ ، مسند المكثرين من الصحابة ، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ، ط: مؤسسة الرسالة .

(والسواك) سنة مؤكدة كما في الجوهرة عند المضمضة وقيل قبلها

قوله (سنة مؤكدة) خبر لمبتدأ محذوف استظهر في البحر تبعا للزيلعي الثاني ليفيد أن الابتداء به سنة أيضا واستظهر في النهر الأول لترجيح كونه عند المضمضة. (الدر المختار مع رد المحتار ، كتاب الطهارة ،مطلب في دلالة المفهوم، (۱۱۳/۱)، ط:سعيد)

و اختلف في وقته ففي النهاية و فتح القدير أنه عند المضمضة و في البدائع و المجتبى قبل الوضوء و الأكثر على الأول وهو الأولى . (البحر الرائق، كتاب الطهارة،(۲۰/۱)، ط:سعيد)

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول ، الفصل الثاني، (۷/۱)، ط:رشيدية

وضو میں ناک کو صاف کرنے کی حکمت

''ناک صاف کرنے کی حکمت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۶۸)

وضو میں واجبات نہیں

فقہاء کرام کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ وضو اور غسل دونوں میں واجبات نہیں ہیں۔ (۱)

وضو میں ہاتھ دھونے کی ابتداء

''ہاتھ دھونے کی ابتداء'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۹۱)

وضو نہ ہونے کی حالت میں قرآن پڑھنا

وضو نہ ہونے کی حالت میں قرآن مجید پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ قرآن مجید کو ہاتھ نہ لگائے۔ (۲)

---

(۱) أفاد أنه لا واجب للوضوء ولا للغسل وإلا لقدمه

قوله (أفاد الخ) حيث ذكر السنن عقب الأركان هنا وفي الغسل ولم يذكر لهما واجبا ولو لم يكن كلامه مفيدا ذلك لقدم ذكر الواجب على السنن لأنه أقوى فمقتضى الصناعة تقديمه وأراد بالواجب ما كان دون الفرض في العمل وهو أضعف نوعي الواجب لا ما يشمل النوع الآخر وهو ما كان في قوة الفرض في العمل لأن غسل المرفقين والكعبين ومسح ربع الرأس من هذا النوع الثاني وكذا غسل الفم والأنف في الغسل لأن ذلك ليس من الفرض القطعي الذي يكفر جاحده تأمل. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة،مطلب في السنة وتعريفها، (۱/۱۰۳)، ط:سعيد)

: ذكر في النهاية انه يجوزان يكون الفرض في مقدار المسح بمعنى الواجب لالتقائهما في معنى اللزوم،وتعقب بانه مخالف لما اتفق عليه الاصحاب اذلاواجب في الوضوء.(البحرالرائق، كتاب الطهارة، (۱/۱۱)، ط:سعيد)

: حلبي كبير،فرائض الوضوء،(ص:۱۴)،ط:سهيل اكيڈمی.

(۲) المحدث لا يمس المصحف ... ولا باس بان يقرأ القرآن.(الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني،بيان احكام المحدث، (۱/۱۴۷)، ط:ادارةالقرآن والعلوم الاسلامية) =

وضو نہ ہونے کی حالت میں قرآن لکھنا

☆ وضو نہ ہونے کی حالت میں کاغذ پر قرآن مجید لکھنا مکروہ نہیں ہے، بشرطیکہ اس کاغذ کو نہ چھوئے نہ لکھے ہوئے الفاظ کو، نہ سادے کاغذ کو، کیونکہ کاغذ وغیرہ پر ایک آیت بھی لکھی ہوئی ہو، تو اس پورے کاغذ کو چھونا مکروہ ہوتا ہے۔

☆ کاغذ وغیرہ کے علاوہ کسی اور چیز پر مثلاً پتھر وغیرہ پر بے وضو قرآن مجید لکھنا مکروہ نہیں ہے، بشرطیکہ لکھے ہوئے الفاظ کو نہ چھوئے، البتہ سادے مقام کو چھونا مکروہ نہیں ہے۔

☆ وضو نہ ہونے کی حالت میں ایک آیت سے کم لکھنا مکروہ نہیں ہے خواہ کسی چیز پر بھی لکھے۔ (۱)

= : ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت بشئ من هذه الأقوال إلخ، (۱/ ۲۹۳)، ط: سعيد

- الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/ ۳۹-۳۸)، ط: رشيدية

. (و) لا تكره (كتابة قرآن والصحيفة أو اللوح على الأرض عند الثاني) خلافا لمحمد وينبغي أن يقال إن وضع على الصحيفة ما يحول بينها وبين يده يؤخذ بقول الثاني وإلا فبقول الثالث قاله الحلبي

قوله (على الصحيفة) قيد بها لأن نحو اللوح لا يعطى حكم الصحيفة لأنه لا يحرم إلا مس المكتوب منه ط. (الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب يطلق الدعاء على مايشمل الثناء، (۱/ ۱۷۵)، ط: سعيد)

- البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/ ۲۰۱)، ط: سعيد

- لايجوز مس المصحف كله المكتوب أو غيره بخلاف غيره فانه لايمنع الا مس المكتوب البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/ ۲۰۱)، ط: سعيد

- (قوله: ومسه) أي القرآن ولو في لوح أو درهم أو حائط لكن لا يمنع الا من مس المكتوب بخلاف المصحف فلا يجوز مس الجلد وموضع البياض منه، وقال بعضهم يجوز وهذا أقرب الى القياس والمنع أقرب الى التعظيم كما في البحر أي والصحيح المنع كما نذكره ومثل القرآن =

وضو نہ ہونے کی صورت میں سجدہ کرنا

وضو نہ ہونے کی صورت میں سجدہ کرنا حرام ہے، خواہ تلاوت کا سجدہ ہو، یا شکرانے کا، یا ویسے ہی کوئی شخص سجدہ کرے بے وضو کرنا حرام ہے۔ (۱)

وضو نہ ہونے کی صورت میں نماز پڑھنا

وضو نہ ہونے کی صورت میں نماز پڑھنا حرام ہے، خواہ نفل ہو یا فرض، پانچ وقت کی نماز ہو یا عیدین یا جنازہ کی نماز، سب کا حکم ایک ہے۔ (۲)

= سائر الكتب السماوية كما قدمناه عن القهستاني وغيره وفي التفسير والكتب الشرعية خلاف مر. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب لوافتى مفت بشئ من هذه الأقوال، (۱/ ۲۹۳)، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/ ۳۹)، ط: رشيدية

حاشية الطحطاوى على الدر، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/ ۷۷)، ط: رشيدية

(بشروط الصلاة) المتقدمة (خلا التحريمة) ونية التعيين يفسدها ما يفسدها

قوله (بشروط الصلاة) لأنها جزء من أجزاء الصلاة فكانت معتبرة بسجدات الصلاة ولهذا لا يجوز أداؤها بالتيمم إلا أن لا يجد ماء لأن شرط صيرورة التيمم طهارة حال وجود الماء خشية الفوت ولم توجد لأن وجوبها على التراخي. (الدرالمختار مع ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/ ۱۰٦)، ط: سعيد)

البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، (۲/ ۱۱۸)، ط: سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر، (۱/ ۱۳۵)، ط: رشيدية

وانظر: الحاشية الآتية أيضا.

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا تقبل صلاة بغير طهور. (جامع الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء لا تقبل صلاة بغير طهور، (۱/ ۹۰)، ط: قديمى)

الصحيح لمسلم. كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، (۱/ ۱۵۲)، ط: رحمانيه

قلت وبه ظهر أن تعمد الصلاة بلا طهر غير مكفر كصلاته لغير القبلة أو مع ثوب نجس وهو ظاهر المذهب كما في الخانية وفي سير الوهبانية وفي كفر من صلى بغير طهارة مع العمد خلف في الروايات يسطر. (الدرالمختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۸۱)، ط: سعيد)

(هي) ستة (طهارة بدنه) أي جسده لدخول الأطراف في الجسد دون البدن فليحفظ =

وضو واجب ہونے کی شرطیں

وضو واجب ہونے کے لئے چند شرائط ہیں، اور وہ یہ ہیں:

① مسلمان ہونا، کافر پر وضو واجب نہیں، کیونکہ وضو عبادت ہے اور کافر پر عبادات کا حکم نہیں۔

② بالغ ہونا، نابالغ پر وضو واجب نہیں۔

③ عاقل ہونا، دیوانہ، پاگل، مست اور بے ہوش پر وضو واجب نہیں۔

④ پانی کے استعمال پر قادر ہونا، جس آدمی کو بیماری وغیرہ کی وجہ سے پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو اس پر وضو واجب نہیں بلکہ تیمم کرنا کافی ہوگا۔

⑤ نماز کا اس قدر وقت باقی رہنا کہ جس میں وضو اور نماز دونوں کی گنجائش ہو، اگر کسی کو اتنا وقت نہ ملے تو اس پر وضو واجب نہیں ہے، مثلاً کوئی کافر ایسے تنگ وقت میں اسلام لایا کہ وضو اور نماز دونوں کی گنجائش نہیں یا کوئی نابالغ ایسے تنگ وقت میں بالغ ہوا کہ وضو اور نماز دونوں کی گنجائش نہیں تو وضو واجب نہیں ہوگا۔[1]

= (من حدث) بنوعيه وقدمه لأنه أغلظ (وخبث) مانع. (الدر المختار، كتاب الطهارة، باب شروط الصلاة، (۱/ ۴۰۲)، ط: سعيد)

(۱) فأما شروط وجوب الوضوء فقط منها البلوغ فلا يجب الوضوء على من لم يبلغ الحلم، سواء كان ذكراً، أو أنثى......، وأما شروط وجوبه وصحته معاً فمنها العقل. فلا يجب الوضوء على مجنون، ولا مصروع، ولا معتوه، ولا مغمى عليه...... ومنها الإسلام، فهو شرط في وجوب الوضوء. بمعنى أن غير المسلم لا يطالب بالوضوء. وهو كافر. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، شروط الوضوء، (۱/ ۵۲، ۵۶)، ط: مكتبة الحقيقة)

و: وأما شرائطها فذكر العلامة الحلبي في شرح منية المصلي أنه لم يطلع عليها صريحة في كلام الأصحاب وإنما تؤخذ من كلامهم وهي تنقسم إلى شروط وجوب وشروط صحة

فالأولى تسعة الإسلام والعقل والبلوغ ووجود الحدث ووجود الماء المطلق الطهور الكافي والقدرة على استعماله وعدم الحيض وعدم النفاس وتنجيز خطاب المكلف كضيق الوقت (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۹)، ط: سعيد)

و: رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في اعتبارات المركب التام، (۱/ ۸۷)، ط: سعيد

وضوہوتے ہوئے وضوکرنا

☆اگرکسی نے مثلاً ظہر کی نمازاداکرنے کے لئے وضوکیا،اوراس کے بعد وضونہیں ٹوٹا اوراگلی نماز کاوقت آگیاتو دوبارہ وضوکرناواجب نہیں ہے اسی وضوسے نماز پڑھ سکتا ہے جب تک وضونہ ٹوٹے۔

☆وضوہونے کے باوجودوضوکرنے سے ثواب ملتا ہے۔(۱)

وإذا عرفت أن دخول الوقت شرط لوجوب الوضوء فقط، تعرف أنه يصح الوضوء قبل دخول الوقت، فليس دخول الوقت شرطاً لصحة الوضوء، إلا إذا كان المتوضئ معذورًا كأن كان عنده سلس بول، فإنه لا يصح وضوئه إلا بعد دخول الوقت، ومنها أن لا يكون متوضئاً، فإذا توضأ لصلاة الظهر مثلاً، ولم ينتقض وضوئه طول النهار، فلا يجب عليه الوضوء بدخول وقت الصلاة.(كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة،مباحث الوضوء،شروط الوضوء، (۱/۵۳)،ط:مكتبة الحقيقة).

(۱) ولو زاد لطمانينة القلب أو لقصد الوضوء على الوضوء لا بأس به

وفي الرد :قال في شرح المصابيح وإنما يستحب الوضوء إذا صلى بالوضوء الأول صلاة كذا في الشرعة والقنية اهـ

وكذا ما قاله المناوي في شرح الجامع الصغير للسيوطي عند حديث من توضأ على طهر كتب له عشر حسنات من أن المراد بالطهر الوضوء الذي صلى به فرضا أو نفلا كما بينه فعل راوي الخبر وهو ابن عمر فمن لم يصل به شيئا لا يسن له تجديده اهـ

ومقتضى هذا كراهته وإن تبدل المجلس ما لم يؤد به صلاة أو نحوها لكن ذكر سيدي عبد الغني النابلسي أن المفهوم من إطلاق الحديث مشروعيته ولو بلا فصل بصلاة أو مجلس آخر ولا إسراف فيما هو مشروع اما لو كرره ثالثا أو رابعا فيشترط لمشروعيته الفصل بما ذكر وإلا كان إسرافا محضا اهـ فتأمل. ((الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة،مطلب في منافع السواك، (۱/ ۱۱۸ – ۱۱۹)، ط:سعيد)

روى أحمد بإسناد حسن مرفوعا لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم عند كل صلاة بوضوء يعني ولو كانوا غير محدثين . وروى أبو داود والترمذي وابن ماجه مرفوعا من توضأ على طهر كتب له عشر حسنات (ردالمحتار، كتاب الطهارة،مطلب في حديث"الوضوء على الوضوء نور على نور"،(۱/ ۹۳) ، ط:سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۳)، ط:سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/ ۹)، ط: رشيديه

وقت سے پہلے معذور کا وضو کرنا

"معذور کے لئے وقت سے پہلے وضو کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۲۰)

وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمم کرنا

اگر سردی کے موسم میں غسل واجب ہوا، اور آنکھ دیر سے کھلی، اور سردی کی وجہ سے ٹھنڈے پانی سے غسل نہیں کر سکتا اور گرم پانی موجود نہیں ہے، اور پانی گرم کرنے کی صورت میں فجر کا وقت ختم ہو جائے گا، تو اس صورت میں تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ غسل اور وضو کرے پھر اگر وقت باقی ہے تو نماز ادا کرے ورنہ قضاء پڑھے کیونکہ یہ شخص گرم پانی استعمال کرنے پر قادر ہے۔[1]

وقتی نماز کے لئے تیمم کرنا

وقتی نماز فوت ہونے کے ڈر ہونے کی صورت میں تیمم کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ وقتی نمازوں کا بدل قضاء کی صورت میں موجود ہے، لہٰذا وضو کر کے وقتی نماز پڑھے۔[2]

(لا) يتيمم (لفوت جمعة ووقت) ولو وترا لفوتها إلى بدل وقيل يتيمم لفوات الوقت قال الحلبي فالأحوط أن يتيمم ويصلي ثم يعيده

قوله (لفوتها) أى هذه المذكورات إلى بدل فبدل الوقتيات والوتر القضاء وبدل الجمعة الظهر فهو بدلها صورة عند الفوات وإن كان في ظاهر المذهب هو الأصل والجمعة خلف عنه خلافا لزفر كما في البحر . (الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۴۶)، ط:سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۵۹-۱۵۸)، ط:سعيد

كتاب المبسوط، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۶۰)، ط:المكتبة الغفارية

نفس المرجع السابق

وِگ

سر پر مصنوعی بالوں کا ''وگ'' استعمال کرنا جائز نہیں، اور اس کو استعمال کرنے کے لئے کوئی مجبوری بھی نہیں۔ (۱)

اور ''وِگ'' پر مسح کرنے سے وضو بھی نہیں ہوگا، اس لئے سر کا مسح ''وگ'' اتار کر کرنا ضروری ہے۔ (۲)

عن ابن عمر أن النبي – صلى الله عليه وسلم – قال: "لعن الله الواصلة، والمستوصلة، والواشمة، والمستوشمة". متفق عليه. (مشكاة المصابيح، كتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الأول، (ص: ۳۸۱)، ط: قديمي).

: قوله: لعن الله الواصلة) : اى التى توصل شعرها بشعر آخر زورا وهى أعم من أن تفعل بنفسها او تأمر غيرها بأن يفعله، (والمستوصلة): اى التى تطلب هذا الفعل من غيرها، وتأمر من يفعل بها ذلک، وهى تعم الرجل والمرأة، فالتاء إما باعتبار النفس او لأن الأكثر ان المرأة هى الآمرة والراضية. قال النووى: الأحاديث صريحة فى تحريم الوصل مطلقا، وهو الظاهر المختار. وقد فصله اصحابنا فقالوا: إن وصلت بشعر آدمى فهو حرام بلا خلاف، لأنه يحرم الانتفاع بشعر الآدمى وسائر اجزائه لكرامته، وأما الشعر الطاهر من غير الآدمى، فإن لم يكن لها زوج ولا سيد فهو حرام أيضا، وإن كان فثلاثة أوجه، أصحها: إن فعلته بإذن الزوج والسيد جاز، وقال مالک والطبرى والأكثرون: على أن الوصل ممنوع بكل شىء شعر او صوف او خرق او غيرها، واحتجوا بالأحاديث وقال الليث: النهى مختص بالشعر فلا بأس بوصله بصوف وغيره، وقال بعضهم: يجوز بجميع ذلک وهو مروى عن عائشة، لكن الصحيح عنها كقول الجمهور. (مرقاة المفاتيح، كتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الأول، (۸/ ۲۸۰)، ط: رشيديه).

، الدر مع الرد، كتاب الحظر والإباحة، فصل فى النظر واللمس، (۶/ ۳۷۳)، ط: سعيد

، فلو مسح على طرف ذوابه شدت على رأسه لم يجز. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۹۹)، ط: سعيد)

. لو مسحت على شعر مستعار لا يصح لأن المسح عليه كالمسح فوق غطاء الرأس و هذا لا يجزىء فى الوضوء. (الفقه الحنفى فى ثوبه الجديد، احكام الطهارة، الوضوء، شروط الوضوء، (۱/ ۲۹)، ط: دار القلم، دمشق)

ولا يجوز المسح على القلنسوة والعمامة وكذا لو مسحت المرأة على الخمار. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول فى الوضوء، الفصل الأول فى فرائض الوضوء، (۱/ ۶)، ط: رشيديه)

وہم کا علاج

"وسوسہ کا علاج" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۹۷/۲)

وہم کی وجہ سے تین مرتبہ سے زائد دھونا

"وسوسہ کی وجہ سے تین مرتبہ سے زائد دھونا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

وہم نہ کرے

آبدست کرتے وقت چھینٹوں کا خیال اور وہم نہیں کرنا چاہئے، خیال اور وہم سے کوئی چیز ناپاک نہیں ہوتی، ایسے توہمات کو دور کرتے رہیں، اور "اعوذ باللہ" دل دل میں پڑھتے رہیں زبان سے نہ پڑھیں۔

اور وہم کو دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہم کو وہم سمجھ کر چھوڑ دیں اس کی طرف دھیان نہ دیں اور اس کو اہمیت نہ دیں۔[1]

الیقین لایزول بالشک (الاشباہ والنظائر، القاعدة الثالثة، الیقین لایزول بالشک، (ص: ٦٠)، ط: قدیمی)

من شک فی إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا، فهو طاهر مالم یستیقن. (شامی، کتاب الطہارة، فرع لو شک فی السائل من ذکره أماء أم بول، (١٥١/١)، ط: سعید)

الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الثانی فی مایوجب الوضوء، نوع آخر فی مسائل الشک، (٢٦٩/١)، ط: مکتبة فاروقیة.

وقد حمیع وساوس الشیطان ذکر الله بالاستعاذة والتبری عن الحول والقوة، وهو معنی قولک أعوذ بالله من الشیطان الرجیم ولاحول ولاقوة إلا بالله العلی العظیم، وذلک لایقدر علیه إلا المتقون الغالب علیهم ذکر الله تعالی. (إحیاء علوم الدین، کتاب شرح عجائب القلب، بیان تسلیط الشیطان علی القلب بالوساوس، (٣٧/٣)، ط: دار احیاء التراث العربی

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "یاتی الشیطان أحدکم فیقول: من خلق کذا؟ من خلق کذا؟ حتی یقول: من خلق ربک؟ فإذا بلغه فلیستعذ بالله ولینته" متفق علیه (مشکاة المصابیح، کتاب الإیمان، باب فی الوسوسة، الفصل الأول، ص ١٩)، ط قدیمی =

وہم ہو تو تیمم کرنا

اگر کسی کو خواہ مخواہ پانی استعمال کرنے کی صورت میں بیمار ہونے کا وہم ہو، یا مرض بڑھ جانے کا وہم ہو، لیکن پانی استعمال کرنے کی صورت میں اس طرح بیمار ہونے کی عادت نہیں ہے، اور عام طور پر اس بات کا تجربہ بھی نہیں ہے، اور ماہر طبیب یا ڈاکٹر پانی کو نقصان دہ نہیں بتلاتا تو تیمم جائز نہیں ہے۔[1]

وی، سی، آر، سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

"فلم بینی سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹٦/٢)

= . وأما قوله صلى الله عليه وسلم فليستعذ بالله ولينته: فمعناه إذا عرض له هذا الوسواس فليلجأ إلى الله تعالى في دفع شره عنه، وليعرض عن الفكر في ذلك (شرح النووي على المسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الوسوسة في الإيمان... إلخ: (١/ ٧٩، ٨٠)، ط: قديمي).

(١) (من عجز عن استعمال الماء لبعده ميلا أو لمرض) يشتد أو يمتد بغلبة ظن أو قول حاذق مسلم. وفي الرد: (قوله: بغلبة ظن) اى عن امارة او تجربة، شرح المنية (قوله: او قول حاذق مسلم) اى اخبار طبيب حاذق مسلم غير ظاهر الفسق وقيل عدالته شرط، شرح المنية (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (١/ ٢٣٣)، ط: سعيد)

ن: البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (١/ ١٤٠)، ط: سعيد

ـ: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (١/ ٢٨)، ط: رشيدية

ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں

اگر کسی آدمی کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں تو وضو کے اعضاء پر پانی بہالے، اگر پانی بہانے پر قدرت نہ ہو تو تیمم کرلے، اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو چہرے کو زمین یا دیوار وغیرہ سے تیمم کی نیت سے مل لے، اگر چہرہ پر زخم وغیرہ کی وجہ سے اس پر بھی قادر نہ ہو تو وضو کے بغیر ہی نماز پڑھتا رہے۔[1]

ہاتھ پر ڈھیلہ استعمال کرتے وقت نجاست نہیں لگی

''ڈھیلہ استعمال کرتے ہوئے ہاتھ پر نجاست نہیں لگی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۷/۱)

ہاتھ پر نجاست لگ جائے

اگر ہاتھ پر ایسی نجاست لگ جائے جو نظر نہیں آتی ہے جیسے پیشاب، تو ہاتھ کو اتنا دھونا ضروری ہے کہ پیشاب ہاتھ سے زائل ہونے کا غالب گمان ہوجائے، الگ

ولما الطهارة ففي الظهيرية وغيرها من قطعت يداه ورجلاه وبوجهه جراحة يصلي بلا وضوء ولا تيمم ولا يعيد. قوله (وبوجهه جراحة) قيد به لأنه لو كان سليما مسحه على الجدار بقصد التيمم ط وسكت عن الرأس لأن أكثر الاعضاء جريح والوظيفة حينئذ التيمم ولكنه سقط لفقد آلته وهما اليدان اهـ .(الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۸۰/۱)، ط:سعيد)

مقطوع اليدين والرجلين إذا كان بوجهه جراحة يصلي بغير طهارة ولا يتيمم ولا يعيد على الأصح

قوله إذا كان بوجهه جراحة وإلا مسحه على التراب إن لم يمكنه غسله.(الدر مع الرد،كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب فاقد الطهورين، (۲۵۳/۱)،ط:سعيد)

البحر الرائق. كتاب الطهارة،باب التيمم، (۱۴۱/۱)، ط:سعيد

الفتاوى الهندية، الباب الأول، الفصل الأول، (۳۱/۱)، ط:رشيدية.

الگ تین مرتبہ پانی ڈالنا ضروری نہیں ہے۔[1]

ہاتھ پھٹ گیا

"پھٹ گیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۸۱/۱)

ہاتھ پھٹ گئے

"ہاتھ میں زخم ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۹٤/۲)

ہاتھ تین مرتبہ دھونا

☆وضو میں دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھونا سنت ہے، باقی ترک کرنے کے لئے ایک بار ہاتھ پھیرنے میں کچھ حرج نہیں ہے بلکہ اچھا ہے تاکہ تین مرتبہ پوری طرح پانی بہہ جائے۔[2] اور پانی ہاتھ پر انگلی کی طرف سے بہائے۔[3] اور انگلیوں میں

---

(۱) (و) يطهر محل (غيرها) أى غير مرئية (بغلبة ظن غاسل) لو مكلفا وإلا فمستعمل (طهارة محلها) بلا عدد به يفتى . (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، باب الأنجاس مطلب فى حكم الوشم، (۳۳۱/۱)، ط:سعيد)

(و) البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۲۳۷/۱)، ط:سعيد

(و) الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الأول، (۴۲/۱)، ط: رشيديه

(۲) قوله (وتثليث الغسل) أى تكراره ثلاثا سنة لكن الأولى فرض والثنتان سنتان مؤكدتان على الصحيح كذا فى السراج واختاره فى المبسوط والأولى أن يقال إنهما سنة مؤكدة ... والسنة تكرار الغسلات المستوعبات لا الغرفات ... لو زاد لطمانينة القلب عند الشك أو بنية وضوء آخر بعد الفراغ من الأول فلا بأس به لأنه نور على نور . (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۳/۱)، ط:سعيد)

(و) الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة مطلب فى الوضوء على الوضوء، (۱۱۸/۱)، ط سعيد

(و) الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثانى، (۷/۱)، ط: رشيديه

(۳) ومن السنن البداءة من رؤوس الأصابع فى اليدين والرجلين كذا فى فتح القدير . (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول فى الوضوء، الفصل الثانى فى سنن الوضوء، (۸/۱)، ط:رشيديه) =

خلال دھوتے وقت کرے یا بعد میں ہر طرح درست ہے۔ [۱]

٭وضو میں ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت عمل سے ثابت ہے۔ [۲]

ہاتھ دو ہیں

اگر کسی آدمی کے ایک جانب پورے دو ہاتھ ہوں، تو اگر وہ دونوں ہاتھوں میں سے ہر ایک ہاتھ سے کام لیتا ہے اور چیزوں کو پکڑ سکتا اور اٹھا سکتا ہے، رکھ سکتا ہے تو دونوں ہاتھوں کو دھونا فرض ہے، اور اگر دونوں سے کام نہیں لے سکتا تو اگر دونوں جڑے ہوئے انگوٹھے ہوں تب بھی دونوں ہاتھوں کو دھونا فرض ہے، اور اگر ملے ہوئے نہ ہوں تو اس صورت میں جس ہاتھ سے کام کر سکتا ہے اس کو دھونا فرض ہوگا،

= فتح القدير، كتاب الطهارات، (۳۱/۱)، ط. رشيديه

رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب لافرق بين المندوب والمستحب والنفل والتطوع، (۱۲۳/۱) ط. سعيد.

وفي الظهيرية: والتخليل إنما يكون بعد التثليث لأنه سنة التثليث (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۲/۱)، ط. سعيد)

رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب في منافع السواك، (۱۱۷/۱)، ط. سعيد.

: درر الحكام شرح غرر الأفكار، كتاب الطهارة سنن الوضوء، (۱۱/۱)، ط: دار احياء الكتب العربية.

[۲] عن علي رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم توضأ ثلاثا ثلاثا ... قال أبو عيسى: حديث علي أحسن شيء في هذا الباب وأصح. (جامع الترمذي، أبواب الطهارة، باب ماجاء في الوضوء ثلاثا ثلاثا، (۱۷/۱)، ط. قديمي

وعن عثمان رضي الله عنه قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ثلاثا ثلاثا، وقال: هذا وضوئي ووضوء الأنبياء قبلي ووضوء إبراهيم. (مشكاة المصابيح، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، الفصل الثالث، (ص: ۴۷)، ط. قديمي)

مجمع الزوائد، رقم الحديث ۱۱۷۴، كتاب الطهارة، باب ماجاء في الوضوء، (۲۳۱/۱)، ط: مكتبة القدس، القاهرة.

اور جس ہاتھ سے کام نہیں کر سکتا اس کو دھونا فرض نہیں ہوگا۔ (۱)

ہاتھ دھونے کی ابتداء

وضو میں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ایک مرتبہ دھونا فرض ہے، اور تین مرتبہ دھونا سنت ہے۔ (۲)

اسی طرح ہاتھوں کو دھونے کی ابتداء انگلیوں کی طرف سے کرنا بھی سنت ہے۔ (۳)

---

(۱) ولو خلق له يدان ورجلان فلو يبطش بهما غسلهما ولو باحداهما فهي الأصلية فيغسلها.
وفي ردالمحتار: (قوله: فلو يبطش) والبطش قاصر على اليدين فلو قال: ويمشي بهما نظرًا الى الرجلين لكان حسنًا. ط ... والظاهر انه يعتبر البطش أولاً، فان بطش بهما وجب غسلهما والا فان كانتا تامتين متصلتين وجب غسلهما وان كانتا منفصلتين لا يجب الا غسل الأصلية التي يبطش بها وهو حسن جمعاً بين العبارتين. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه، (۱۰۲/۱)، ط: سعيد)
ط والظاهر انه يعتبر البطش اولاً فان بطش بهما وجب غسلهما والا فان كانتا تامتين متصلتين وجب غسلهما وان كانتا منفصلتين لا يجب الا غسل الأصلية التي يبطش بها، وهو حسن جمعاً بين العبارتين. (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الطهارة، (۶۵/۱)، ط: رشيديه)
البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱۳/۱)، ط: سعيد

(۲) ومنها (أي من سنن الوضوء) تكرار الغسل ثلاثا فيما يفرض غسله نحو اليدين والوجه والرجلين، المرة الواحدة السابغة في الغسل فرض والثنتان سنتان مؤكدتان على الصحيح (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثاني في سنن الوضوء، (۷/۱)، ط: رشيديه).
الدر مع الرد، كتاب الطهارة مطلب في منافع السواك (۱۱۸/۱)، ط: سعيد.
فتح القدير، كتاب الطهارات، (۲۷/۱)، ط: رشيديه.

(۳) ومن السنن: البداءة من رؤوس الاصابع في اليدين والرجلين.
الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۸/۱)، ط: رشيدية
ومن السنن: الترتيب بين المضمضة والاستنشاق والبداءة من مقدم الرأس ومن رؤوس الاصابع في اليدين والرجلين.
فتح القدير كتاب الطهارة، (۳۱/۱)، ط: رشيدية
رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب لافرق بين المندوب والمستحب والنفل والتطوع، (۱۲۳/۱)، ط: سعيد

ہاتھ دھوتے وقت پانی کس طرف سے بہائے

ہاتھ دھوتے وقت پانی انگلی کی طرف سے بہاتے ہوئے کہنی کی طرف لائے۔ (۱)

ہاتھ سے مسح کرے

اگر تیمم کرتے ہوئے ہاتھ سے مسح کرے تو اس کے لئے یہ شرط ہے کہ پورے ہاتھ سے یا ہاتھ کے بیشتر حصہ سے مسح کیا جائے، کیونکہ مسح کرنا تیمم میں فرض ہے، خواہ ہاتھ سے ہو یا ہاتھ کے قائم مقام کسی اور چیز سے۔ (۲)

ہاتھ کٹا ہوا ہے

اگر کسی کے ہاتھ کا کچھ حصہ کٹا ہوا ہے تو باقی حصے کو دھونا فرض ہے، اور اگر پورا عضو کٹ گیا تو اس کا دھونا ساقط ہو جائے گا۔ (۳)

---

(۱) قد مر تخریجه تحت العنوان "هاتھ دھونے کی ابتداء"

(۲) الحنفية قالوا: إذا كان المسح بيده، فإنه يشترط أن يمسح بجميع يده أو أكثرها والمفروض إنما هو المسح سواء كان باليد أو بما يقوم مقامها. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة، مباحث التيمم، أركان التيمم (۱/ ۱۶۶)، ط: مكتبة الحقيقة).

ومنها المسح بثلاثة اصابع لا يجوز المسح بأقل من ثلاثة اصابع كمسح الرأس والخفين، كذا في التبيين.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/ ۲۷)، ط: رشيدية

. ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۳۰)، ط: سعيد

. البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۴۴)، ط: سعيد

(۳) ولو قطعت يده أو رجله فلم يبق من المرفق و الكعب شيئ سقط الغسل ولو بقي وجب. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۳)، ط: سعيد

ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في الاشتقاق وتقسيمه، (۱/ ۱۰۲)، ط: سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/ ۵)، ط: رشيدية

ہاتھ کٹ گئے ہوں

کسی شخص کے ہاتھ یا پیر کٹ گئے ہوں لیکن کہنی یا اس سے زیادہ اور ٹخنے یا اس سے زیادہ موجود ہوں تو ایسی حالت میں کہنی اور ٹخنے کا دھونا واجب ہے، اور اس کے نیچے کے حصہ کا دھونا فرض ہے۔ (۱)

ہاتھ کہنی تک دھونا

''کہنی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۳/۲)

ہاتھ کہنیوں کے ساتھ کٹ گئے

کسی شخص کے ہاتھ کہنیوں کے ساتھ، یا پیر ٹخنوں کے ساتھ کٹ گئے ہوں تو ایسی حالت میں ہاتھ پیر کا دھونا فرض نہیں ہے، اور اگر کسی طریقہ سے منہ دھوسکتا ہے اور سر کا مسح کرسکتا ہے تو کرے، ورنہ وہ بھی فرض نہیں ہوگا، بلکہ تیمم کے ارادہ سے چہرے کو دیوار پر ملے کافی ہوجائے گا۔ (۲)

ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کرنے کا طریقہ

دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھونے کے بعد انگلیوں کے خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی پشت دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر اوپر کے ہاتھ کی انگلیاں نیچے کے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر اوپر کھینچ لے۔ (۳)

---

(۱) اما ارکان الوضوء فاربعة ... احدها غسل الوجه مرة واحدة ... والثاني غسل اليدين مرة واحدة لقوله تعالى "وايديكم" ... والمرفقان يدخلان في الغسل عند أصحابنا الثلاثة وعند زفر لايدخلان ولو قطعت يده من المرفق يجب عليه غسل موضع القطع عندنا خلافا له (بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۱/۳، ۴)، ط: سعيد).

(۲) وانظر أيضا الحاشية السابقة.

(۳) تقدم تخريجه تحت العنوان ''ہاتھ کٹا ہوا ہے'' ''ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں''

(و) تخليل (الأصابع) اليدين بالتشبيك =

ہاتھ کے درمیان دوسرا ہاتھ جما ہوا ہو

اگر ہاتھ کے درمیان دوسرا ہاتھ جما ہوا ہو تو اس کو دھونا فرض ہے، بشرطیکہ اس مقام سے جما ہو جس کا دھونا وضو میں فرض ہے، مثلاً ہاتھ میں کہنی یا کہنی کے نیچے جما ہو تو دھونا فرض ہے، اور اگر کہنی کے اوپر سے جما ہو تو اس قدر حصہ کا دھونا فرض ہے جو کہنی کے حصے کے مقابل میں ہو۔ (۱)

ہاتھ میں زخم ہے

ہاتھ میں زخم ہو یا پھٹ گئے ہوں، جس کی وجہ سے وہ ہاتھوں کو، اور ہاتھوں سے اعضاء کو دھو نہیں سکتا، اور کسی دوسری تدبیر سے بھی بقیہ اعضاء کو دھو نہیں سکتا یا دھلوا بھی نہیں سکتا تو ایسی صورت میں وضو فرض نہیں رہے گا، البتہ اگر تیمم کرنا ممکن ہوگا تو تیمم کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

= و في الرد: قوله (اليدين) أي أصابع اليدين ط قوله (بالتشبيك ، نقله في البحر مصيغة قيل وكيفيته كما قاله الرحمتي انه يجعل ظهر البطن لئلا يكون أشبه باللعب

الدر المختار مع رد المحتار ، كتاب الطهارة، (۱/۱۱۸-۱۱۷)، ط سعيد

. الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني (۱/۲)، ط: رشيديه

البحر الرائق ، كتاب الطهارة، (۱/۲۲)، ط: سعيد

وكذا الزائدة ان نبتت من محل الفرض كاصبع وكف زائدين و... فما حاذى منها محل الفرض غسله وما لا فلا لكن يندب. مجتبى (الدر المختار مع ... المحتار، كتاب الطهارة مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه، (۱/۱۰۲)، ط سعيد)

ويجب غسل كل ما كان مركبا على اعضاء الوضوء من الأصبع الزائدة والكف الزائدة، كذا في السراج الوهاج ولو خلق له يدان على المنكب فالتامة هي الأصلية يجب غسلها والأخرى زائدة فما حاذى منها محل الفرض يجب غسله والا فلا. كذا في فتح القدير ، (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول في فرائض الوضوء. (۱/۳)، ط رشيدية)

(۲) حاشية الطحطاوي على الدر المختار ، كتاب الطهارة ، (۱/۶۵)، ط: رشيدية

. وذكر شمس الأئمة الحلواني اذا كان في أعضائه شقاق وقد عجز عن غسله سقط عنه =

ہاتھ ناپاک ہے

اگر ہاتھ ناپاک ہوں اور پانی میں ہاتھ ڈالے بغیر وضو کرنا ممکن نہ ہو، یعنی کوئی ایسا شخص نہ ہو جو ہاتھ دھلا دے، یا پانی نکال کر دیدے اور نہ کوئی ایسا کپڑا وغیرہ ہے کہ اس کو پانی میں ڈال کر اس کے پانی سے ہاتھ دھولے تو اس صورت میں وضو نہ کرے، اور یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب پانی کی جگہ کا کنواں دہ در دہ (10x10) سے کم ہو، اور اگر پانی کا کنواں دہ در دہ یا اس سے بڑا ہے تو ناپاک ہاتھ ڈال کر پہلے پاک کرلے پھر اس کے بعد وضو کرے۔[1]

= فرض الغسل ويلزم امرار الماء عليه فان عجز عن امرار الماء يكفيه المسح فان عجز عن المسح سقط عنه المسح أيضاً فيغسل ما حوله ويترك ذلك الموضع، كذا في الذخيرة (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۵/۱)، ط: رشيديه)

في اعضائه شقاق غسله ان قدر والا مسحه والا تركه ولو بيده. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه، (۱/ ۱۰۲)، ط: سعيد)

المحيط البرهاني، آداب الوضوء، الفصل السادس، ومما يتصل بهذا الباب، (۱/ ۲۳۶)، ط: داراحياء التراث العربي.

ولو ادخل الكف إن أراد الغسل صار الماء مستعملا وإن أراد الاغتراف لا ولو لم يمكنه الاغتراف بشيء ويداه نجستان تيمم وصلى ولم يعد

قوله (ولو لم يمكنه الاغتراف الخ) في البحر والنهر عن المضمرات لو يداه نجستان أمر غيره بالاغتراف والصب فإن لم يجد أدخل منديلا فيغسل مما تقاطر منه فإن لم يجد رفع الماء بفيه فإن لم يقدر تيمم وصلى ولا إعادة عليه اهـ (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه (۱/ ۱۱۲)، ط: سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۲)، ط: سعيد

الفتاوى الهنديه، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/ ۶)، ط: سعيد

اذا كان الحوض عشرا في عشر فهو كبير لا ينجس بوقوع النجاسة إذا لم ير لها اثر (حلبي كبير فصل في أحكام الحياض، (ص ۹۸)، ط: سهيل اكيڈمي)

شرح الوقاية، كتاب الطهارة بيان مايجوز به الوضوء ومالايجوز به، (۱/ ۸۶)، ط: مير محمد كتب خانه

مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي كتاب الطهارة، فصل في بيان احكام السور، (ص: ۲۷)، ط: قديمي

ہاتھوں پر زخم ہوں

اگر ہاتھوں پر زخم ہوں یا باز و پورے کٹے ہوئے ہوں اور چہرے پر کسی طرح پانی بہانے کی قدرت نہ ہو، اور تیمم پر بھی قدرت نہ ہو، تو چہرے کو زمین یا دیوار وغیرہ سے تیمم کی نیت سے مل لے، اگر چہرے پر زخم وغیرہ کی وجہ سے اس پر بھی قادر نہ ہو تو وضو کے بغیر ہی نماز پڑھتا رہے۔ (۱)

ہاتھوں پر زخم ہے

اگر صرف ہاتھوں پر یا صرف پاؤں پر زخم ہے تو تیمم کرنا جائز نہیں، زخم والے حصہ پر مسح کرلے، باقی اعضاء کو دھو کر وضو کرے، (۲) اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا اس کے بعد ایسا مرض پیش آ گیا جس میں پانی استعمال کرنا نقصان دہ ہے لیکن پانی مل گیا تو اب اس پہلے تیمم سے نماز پڑھنا جائز نہیں، پانی ملنے سے تیمم ختم ہو گیا،

واما الطهارة ففى الظهيرية وغيرها من قطعت يداه ورجلاه وبوجهه جراحة يصلى بلا وضوء ولا تيمم ولا يعيد

قوله (وبوجهه جراحة) قيد به لأنه لو كان سليما مسحه على الجدار بقصد التيمم ط وسكت عن الراس لأن أكثر الأعضاء جريح والوظيفة حينئذ التيمم ولكنه سقط لفقد آلته رحمنا الرحمان اهـ ح. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۸۰)، ط:سعيد)

مقطوع اليدين والرجلين إذا كان بوجهه جراحة يصلي بغير طهارة ولا يتيمم ولا يعيد على الأصح.

قوله.إذا كان بوجهه جراحة) وإلا مسحه على التراب إن لم يمكنه غسله.(الدر مع الرد.كتاب الطهارة مطلب فاقد الطهورين، (۱/ ۲۵۳)، ط:سعيد

البحر الرائق، كتاب الطهارة،باب التيمم، (۱/ ۱۴۱)، ط:سعيد

الفتاوى الهندية، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/ ۵)، ط:رشيدية

وذكر شمس الأئمة الحلواني:إذا كان في أعضائه شقاق وقد عجز عن غسله سقط عنه فرض الغسل ويلزم امرار الماء عليه فان عجز عن امرار الماء يكفيه المسح فان عجز عن مسح سقط عنه المسح أيضاً فيغسل ما حوله ويترك ذلك الموضع. كذا في الذخيرة =

اب مرض کے عذر کی وجہ سے دوبارہ تیمم کرے۔ [1]

ہاتھوں پر مٹی لگ گئی

تیمم میں ہاتھوں پر مٹی اور غبار لگ گیا، تو ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر اس کو جھاڑ لے، کیونکہ تیمم میں مٹی اور غبار ملنا شرط نہیں ہے، بلکہ مٹی وغیرہ پر ہاتھ پھیرنا فرض ہے، البتہ تھوڑا بہت غبار بھی کہیں لگ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ [2]

ہاتھوں کا پہلے مسح کیا چہرے کا بعد میں

اگر تیمم کرتے وقت پہلے ہاتھوں کا مسح کیا، اور دوسری ضرب مار کر چہرے پر مسح

= الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأل، الفصل الأول،(۱/۵)، ط:رشيديه

في اعضائه شقاق غسله ان قدر والا مسحه والا تركه ولو بيده. (رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه،(۱/۱۰۲)، ط: سعيد)

المحيط البرهاني، آداب الوضوء، الفصل السادس، ومما يتصل بهذاالباب، (۱/۲۳۶)، ط:داراحياء التراث العربي

المسافر اذا تيمم لعدم الماء ثم مرض مرضا يبيح له التيمم لو كان مقيما لم تجز له الصلاة بذلك التيمم لان اختلاف اسباب الرخصة يمنع الاحتساب بالرخصة الاولى عن الثانية وتصير الاولى كان لم تكن. كذا في فصول العمادية في احكام المرضى في كتاب الطهارة.(الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثاني،(۱/۳۰-۲۹)، ط:رشيدية

فتاوى قاضي خان على هامش الهندية. كتاب الطهارة، باب التيمم، فصل فيما يجوز له التيمم، (۱/۵۸)، ط:رشيدية

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۵۲)، ط.سعيد

ولو اصاب الغبار وجهه ويديه فمسح به ناويا للتيمم يجوز وان لم يمسح لا يجوز. كذا في الظهيرية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/۲۷)، ط:رشيدية)

ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۴۱)، ط.سعيد

فتاوى قاضي خان على هامش الهندية. كتاب الطهارة، باب التيمم، فصل في صورة التيمم، (۱/۵۳)، ط:رشيدية

کیا تو بھی تیمم ہو جائے گا، لیکن سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔ (۱)

ہاتھوں کو جھاڑنا نہیں

''جھاڑنا نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۸۷)

ہاتھوں میں فالج ہے

''دونوں ہاتھوں میں فالج ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳٤۷)

ہاتھی کی سونڈ سے نکلنے والا پانی

ہاتھی کی سونڈ سے نکلنے والا پانی ناپاک ہے، یہ اصل میں اس کا لعاب ہے اور ہاتھی کا لعاب ناپاک ہے۔ (۲)

سنن التيمم سبع اقبال اليدين بعد وضعهما على التراب وادبارهما ونفضهما وتفريج الاصابع والتسمية في اوله والترتيب والموالاة كذا في البحر الرائق والنهر الفائق وكيفية التيمم ان يضرب يديه على الارض يقبل بهما ويدبر ثم يرفعهما وينفض كذا في التبيين، بقدر ما يتناثر التراب كذا في الهداية ويمسح بهما وجهه بحيث لا يبقى منه شئ ثم يضرب يديه على الارض كذلك ويمسح بهما ذراعيه الى المرفقين، كذا في التبيين قال مشايخنا ويمسح باربع اصابع يده اليسرى ظاهر يده اليمنى من رؤس الاصابع الى المرفقين ثم يمسح بكفه اليسرى باطن يده اليمنى الى الرسغ ويمر باطن ابهامه اليسرى على ظاهر ابهامه اليمنى ثم يفعل باليد اليسرى كذلك وهو الاحوط كذا في محيط السرخسي وهكذا في البدائع. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثالث، (۱/۳۰)، ط: رشيدية)

: البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۳٦-۱۳۵)، ط: سعيد

: كتاب المبسوط، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۳۵)، ط: المكتبة الغفارية

(۲) وسؤر (خنزير وكلب وسباع بهائم) ومنه الهرة البرية (وشارب خمر فور شربها) (وهرة فور اكل فارة نجس)

وفي الرد: (قوله وسباع بهائم) هي ما كان يصطاد بنابه كالأسد والذئب والفهد والنمر والثعلب والفيل والضبع واشباه ذلك (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في السؤر، (۱/۲۲۳)، ط: سعيد) =

ہڈی سے استنجاء منع ہونے کی وجہ

گوبر سے استنجاء منع ہونے کی وجہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۷۲/۲)

ہر بیماری کی دواء

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مسواک موت کے علاوہ ہر بیماری کی دواء ہے۔

منہ کی بدبو اور فاسد مادوں کے ساتھ چبائے گئے لقمہ میں منہ کی گندگی مخلوط ہوجاتی ہے۔ اور یہ معدہ میں جاکر بیماریاں پیدا کرتی ہے، جب مسواک کرنے سے منہ کی صفائی ہوجاتی ہے تو صاف ستھرا لقمہ معدہ میں جاتا ہے، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مسواک کرنے میں دینی فائدے اور ثواب کے علاوہ دنیاوی بیماریوں سے حفاظت بھی ہے۔[1]

ہر عضو کے دھونے کے وقت بسم اللہ پڑھنا

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے ''البنایہ'' میں لکھا ہے کہ وضو کے ہر عضو کو

= . لعاب الفيل نجس كلعاب الفهد و الأسد اذا أصاب الثوب بخرطومه ينجسه.

الفتاوى الخانية على هامش الهندية، كتاب الطهارة ، فصل في الأسار، (۲۱/۱)، ط: شيديه

~ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۲۳/۱)، ط. رشيديه

. السواك شفاء من كل داء إلا السام والسام الموت . فر ، عن عائشة . (كنز العمال : (۳۱۱/۹) رقم الحديث : ۲۶۱۶۳، حرف الطاء ، كتاب الطهارة من قسم الأقوال ، الباب الثاني في الوضوء ، الفصل الثاني في آداب الوضوء ، ط: السواك ، مؤسسة الرسالة)

اتحاف السادة المتقين : (۳۵۰/۲) كتاب أسرار الطهارة ، باب قضاء الحاجة ، كيفية الوضوء ، ط: مؤسسة التاريخ العربي

. فيض القدير للمناوي . (۱۴۹/۴) رقم الحديث : ۴۱۰۳، حرف السين ، ط: المكتبة التجارية ، مصر .

دھونے کے وقت "بسم اللہ" پڑھے۔ (۱)

واضح رہے کہ اگر وضو شروع کرتے وقت "بسم اللہ" پڑھنا بھول گیا، درمیان میں یا آخر میں یاد آجائے تو بسم اللہ پڑھنے سے سنت ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

ہر قدم پر دس نیکیاں

حدیث شریف میں ہے کہ وضو کر کے مسجد کی طرف نماز کے لئے جانے پر، ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی پاکی حاصل کرتا ہے اور پھر (باوضو) مسجد جاتا ہے نماز کے لئے تو لکھنے والے فرشتے اس کے لئے ہر قدم پر دس نیکیاں لکھتے ہیں۔ (۳)

، وذكر العيني في البناية: أن المستحب أن يسمي عند غسل كل عضو. (السعاية (۱/۱۰۸) بيان سنة الابتداء بالتسمية، ط: سعيد)

: البناية شرح الهداية: (۱/۱۹۸) كتاب الطهارة، سنن الطهارة، ط: دار الكتب العلمية

: الدر مع الرد: (۱/۱۰۹) كتاب الطهارة، مطلب سائر بمعنى باقي لا بمعنى جميع، ط: سعيد

، نسي التسمية فذكرها في خلال الوضوء فسمى لا يحصل السنة بخلاف الأكل. (فتح القدير: (۱/۲۱) كتاب الطهارة، ط: رشيدية)

: الدر المختار مع الرد: (۱/۱۰۹) كتاب الطهارة، مطلب سائر بمعنى باقي لا بمعنى جميع، ط: سعيد.

السعاية: (۱/۱۰۸) بيان سنة الابتداء بالتسمية، ط: سعيد.

، عن أبي عشانة، أنه سمع عقبة بن عامر الجهني يحدث، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: إذا تطهر الرجل ثم مر إلى المسجد يرعى الصلاة، كتب له كاتبه - أو كاتباه - بكل خطوة يخطوها إلى المسجد عشر حسنات. (صحيح ابن خزيمة: (۲/۳۷۴) رقم الحديث. ۱۴۹۲، كتاب الوضوء، باب ذكر كتابة الحسنات بالمشي إلى الصلاة، ط: المكتب الإسلامي، بيروت)

. مسند أحمد (۲۸/۲۴۸) رقم الحديث: ۱۷۴۴۰، مسند الشاميين، حديث عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم، ط: مؤسسة الرسالة

، مجمع الزوائد: (۲/۲۹) رقم الحديث: ۲۰۷۰، كتاب الطهارة، باب المشي إلى المساجد، ط: مكتبة القدس، القاهرة.

ہر قدم پر صدقہ کا ثواب

''صدقہ کا ثواب ہر قدم پر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۶۳/۲)

ہسپتال میں کسی برتن میں پیشاب کرنا

''برتن میں پیشاب کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۳/۱)

ہنسنا

☆......نماز میں ہنسنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور وضو برقرار رہتا ہے، اس لئے اس نماز کو دوبارہ نیت باندھ کر پڑھنا لازم ہے۔[۱] ہنسنے سے مراد یہ کہ ہنسنے کی آواز خود سنے، ساتھ والے آدمی نہ سنیں، اس کو شریعت کی زبان میں ہنسنا کہتے ہیں۔[۲]

واضح رہے کہ نماز میں ہنسنا گناہ ہے، اللہ کے دربار کی شان کے خلاف ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔

☆......اگر نماز کے دوران ہنسی میں صرف دانت کھل گئے یعنی صرف مسکرایا آواز بالکل نہیں نکلی تو وضو اور نماز دونوں باقی ہیں، اور اگر اتنی آواز نکلی کہ خود یا بالکل قریب والے شخص نے بھی سن لی تو نماز ٹوٹ گئی وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر اتنی زور سے ہنسا کہ اہل مجلس نے آواز سن لی، تو وضو بھی ٹوٹ گیا اور نماز بھی فاسد ہو گئی بشرطیکہ بالغ

---

(۱) والضحک یبطل الصلاۃ ولا یبطل الطہارۃ، (عالمگیری: ۱۲/۱، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ط: رشیدیۃ کوئٹہ)، (رد المحتار: ۱۳۵/۱، کتاب الصلوۃ، باب ما ینقض الوضوء، ط: سعید کراچی). (ہدایۃ مع فتح القدیر: ۳۶/۱، کتاب الصلوۃ، فصل فی نواقض الوضوء، ط: رشیدیۃ کوئٹہ)

(۲) والضحک ان یکون مسموعا، (عالمگیری: ۱۲/۱)، (رد المحتار: ۱۳۵/۱)، (ہدایۃ مع فتح القدیر: ۳۶/۱)

ہو، نابالغ کا وضو، نماز میں ہنسنے سے نہیں ٹوٹتا۔[۱]

بالغ آدمی رکوع اور سجدہ والی نماز میں زور سے ہنسے، خواہ وہ نماز میں حقیقتاً ہو یا
حکماً دونوں صورتوں میں وضو ٹوٹ جائے گا۔

حقیقتاً نماز میں ہونے کی صورت تو واضح ہے البتہ حکماً نماز میں ہونے کی
صورت یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے اسے حدث ہوا، وضو ٹوٹ گیا، اور وہ نمازی
نماز چھوڑ کر وضو کرنے کے لئے چلا گیا تاکہ وضو کرکے بقیہ نماز پوری کرے، اس
حالت میں وضو کرکے آرہا تھا کہ کسی بات پر وہ زور سے ہنسنے لگا، تو یہاں یہ آدمی حقیقتاً
نماز میں نہیں ہے مگر حکماً نماز ہی میں ہے اس لئے کہ پہلی نماز پر بنیاد رکھ کر بقیہ نماز
پڑھنے والا تھا لہٰذا اس صورت میں بھی اس نمازی کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

اور زور سے ہنسنا اسے کہا جاتا ہے کہ جسے اس کے آس پاس والا سنے۔[۲]

---

(۱) وحد القهقهة ان يكون مسموعا له ولجيرانه، والضحك ان يكون مسموعا له ولا يكون مسموعا لجيرانه، والتبسم ان لا يكون مسموعا له ولا لجيرانه كذا في الذخيرة، والقهقهة في كل صلاة فيها ركوع وسجود تنقض الصلاة والوضوء عندنا كذا في المحيط، سواء كانت عمدا او نسيانا كذا في الخلاصة، ولا تنقض الطهارة خارج الصلاة، والضحك يبطل الصلاة، ولا يبطل الطهارة والتبسم لا يبطل الصلاة ولا الطهارة...... والقهقهة من الصبي في حال الصلاة لا تنقض الوضوء كذا في المحيط. (عالمگیری: ۱۲/۱، کتاب الصلاة، الفصل الخامس في نواقض الوضوء، ط: رشیدیہ کوئٹہ). (هداية مع فتح القدير: ۳۶/۱)، (شامی: ۱۴۴/۱، کتاب الطهارة، مطلب نوم الانبياء غير ناقض، ط: سعید کراچی)

(۲) (و) ينقضه ... (وقهقهة) هي ما يسمع جيرانه (بالغ) ولو امرأة سهوا (يقظان)..... (يصلي) ولو حكما كالباني (بطهارة صغرى) ولو تيمما (مستقلة) .... (صلاة كاملة)

قوله: كالباني) أى من سبقه الحدث في الصلاة، فاراد ان يبنى على صلاته فقهقه في الطريق بعد الوضوء ينتقض وضوءه، وهو إحدى الروايتين، وبه جزم الزيلعي، قال في البحر: قيل وهو الأحوط، ولا نزاع في بطلان صلاته. اهـ. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب نوم الأنبياء غير ناقض، ۱/ ۱۳۶ - ۱۴۴)، ط: سعيد)

: البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۴۱-۴۰)، ط: سعيد.

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/ ۱۲)، ط: رشيدية.

ہوا کے رُخ پر پیشاب کرنا

ہوا کے رُخ پر پیشاب کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

ہوا کے رُخ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا

پیشاب کرتے وقت ہوا کے رخ کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے،اس لئے پیشاب کرتے وقت اس سے بچنا چاہئے ورنہ پیشاب کی چھینٹیں الٹ کر واپس پیشاب کرنے والے کی جانب آئیں گی،اور آدمی کو ناپاک کردیں گی،جبکہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ جسم اور لباس پر گندگی لگ جانے سے گھبراتا ہے،اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی لوگوں کو پاک صاف رہنے کی ترغیب دی ہے،اور یہ فطرت کے مطابق بھی ہے،اور انسان کے لئے فائدہ مند بھی ہے۔ (۲)

(۱،۲) وكذا يكره ...... في ظل) ...... (و) في (مهب ريح وجحر فأرة او حية او نخلة او ثقب) وفي الرد: (قوله: و في مهب ريح) لئلا يرجع الرشاش عليه. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الاستنجاء،مطلب القول مرجح على الفعل، (۱/ ۳۴۳)، ط:سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۲۳۳)، ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية ،كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰)، ط:سعيد

☆ تنظفوا بكل ما استطعتم،فإن الله تعالى بنى الأسلام على النظافة،ولن يدخل الجنة إلا كل نظيف. (كنز العمال،رقم الحديث:۲۶۰۰۲ ،حرف الطاء، كتاب الطهارة،الباب الأول في فضل الطهارة مطلقا،(۹/۲۷۷)،ط:مؤسسة الرسالة).

☆ عن أبى مالك الأشعرى رضى الله عنه قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الطهور شطر الإيمان...... الحديث. (مشكاة المصابيح، كتاب الطهارة،الفصل الأول،(ص:۳۸)، ط: قديمى)

☆ الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة،باب فضل الوضوء،(۱/۱۱۸)،ط:قديمى.

☆ وَالطَّهَارَةُ بَابٌ من أَبْوَابِ الارتفاق الثَّانِي الَّذِي يتَوَقَّف كَمَال الْإِنْسَان عَلَيْهِ، وَصَارَ من جبلتهم، وفيها قرب من الْمَلَائِكَة، وَبعد من الشَّيَاطِين، وتدفع عَذَاب الْقَبْر، وَهُوَ قَوْله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "استنزهوا من الْبَوْل فَإِن عَامَّة عَذَاب الْقَبْر مِنْهُ" وَلها مدْخل عَظِيم فِي قبُول النَّفس لون الْإِحْسَان وَهُوَ قَوْله تَعَالَى:(وَيُحب الْمُطهرين) (حجة الله البالغة،القسم الثانى فى بيان أسرار ماجاء عن النبى صلى الله عليه وسلم تفصيلا، باب أسرار الوضوء والغسل،(۱/۱۳۶)، ط:دار الجيل.

عنقریب منظر عام پر آنے والی مؤلف کی دیگر کتب

نذر

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

عنقریب منظر عام پر آنے والی مؤلف کی دیگر کتب

طلاق

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

عنقریب منظر عام پر آنے والی مؤلف کی دیگر کتب

تجارت کے مسائل

کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

عنقریب منظر عام پر آنے والی ایک اہم کتاب

زیورات

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

میت کے مسائل

کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

سفر کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

زکوٰۃ کے مسائل

کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

تراویح کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

غُسل کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

روزے کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی